New Era Magazine

NEW ERA MAGAZINE .com

The Dark

از قلم اوزائے زہان

www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

The Dark

ازاوزائے زِہان

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

| Pakistan |

تم کہیں نہیں جاؤ گی سن لیا تم دونوں نے ؟

وہ انگلی اٹھا کر ان دونوں کو وارن کرتی غصے سے اپنا بیگ اچکتی باہر نکل گئی

نفرت ہے مجھے تم سے، تم انتہائی خود غرض انسان ہو سنا تم نے میں نفرت کرتی ہوں تم سے رومیصہ عثمان ! ایمان اسکی پشت پر حلق کے بل چلائی

بس بھی کرو ایمان بہت ہو گیا ! نبیشہ کمرے میں بکھری اسکے غصے کا شکار ہوئی چیزوں کو اٹھا کر انکی جگہ پر رکھنے لگی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا بس کروں ہاں ؟ کیا؟ یہ ہمارے گلے کی ہڈی بن چکی ہے نہ نگلی جا سکتی ہے نہ اگلی !

وہ بدلحاظی سے بولی

اپنے لفظوں پر غور کرو ایمان ! وہ ہماری بہن ہے ہمارا بھلہ ہی چاہے گی ! نبیشہ نے اسکی بات کاٹتی کانچ کے ٹکڑے سمیٹنے لگی

سوتیلی بہن ! ایمان سرعت سے اسکی بات کاٹ کر بولی۔ نبیشہ افسوس سے نفی میں سر ہلاتی ایک نظر اس پر ڈالتی باہر نکل گئی۔ نہ جانے ان دونوں کی دوریاں کب ختم ہو گیں

۔رومیصہ عثمان صاحب کی دوسری بیوی کی اولاد تھی جس کے بعد انہوں نے عائیشہ بیگم یعنی نبیشہ،ایمان کی ماں سے شادی محبت کی شادی کی تھی۔جن کے انتقال کو اب دو چار سال ہونے کو تھے انکا کوئی بھائی نہیں تھا۔رومیصہ دونو کریاں کرنے کے باوجود ہر طرح سے انکی ضروریات پوری کرنے کی کوشش کیا کرتی۔جو یقیننا قابل احترام بات تھی۔وہ واقعی ان سے محبت کرتی تھی شاید خود سے بھی زیادہ۔

لیکن ایمان اور رومیصہ کے بیچ یہ دیوار نہ جانے کب سے قائم تھی اور کب تک رہنے والی تھی۔نبیشہ ہر طرح ان کے بیچ کی سرد دیوار کو توڑنے کی کوشش کرتی رہتی مگر بے سُد۔ایمان ہمیشہ اپنی من مانیوں اور بدمزاجی سے اسے ناراض کر دیا کرتی۔

* * *.....* * * *.....* * * *.....

2015: MILAN | ITALY |

ٹائیگر ہلز کی اونچی چوٹی پر بنے سزلی آئی لینڈ کے ٹیرس کے بیچ وبیچ گول میز کے اطراف رکھی کرسیوں پر براجمان نفوسوں کے بیچ کئی دیر سے جاری بحث اب تلخ کلامی تک پہنچ چکی تھی۔ان سے زرا دوری پر ہاتھ باندھے چہرے پر چٹانوں کی سی سختی لیئے کھڑا تھا وہ بجرام علی زمان تھا۔شرٹ کے اوپری دو بٹن حسب عادت کھلے تھے۔تیز ہوا نے اسکے

نفاست سے بنے بالوں کو بگاڑ دیا تھا۔ مگر وہاں پرواہ کسے تھی۔ وہ بیزاری سے دائیں بائیں گردن کو جھٹکنے لگتا تو کبھی ہاتھوں کی انگلیوں کو چٹخاتا۔ ملک سمجھ چکا تھا اسکی حرکات سے سو وہ زرا پرے کھسک کر کھڑا ہو گیا۔ اس سے پہلے مخالفت سمت پارٹی کوئی قدم اٹھاتی وہ تیزی سے آگے بڑھا اور پوری قوت خالی کرسی اٹھا کر آرتھر کے پیچھے کھڑے اسکے خاص آدمی کے سر پر دے ماری۔ اور اسکے ہاتھ بندوق چھین کر دور پھنکتے ہوئے اسکا گلا دبوچ لیا۔ اسکے باپ سمیت سبھی کرسیوں سے اچھلے

بیرو، چھوڑو اسے، ملک تیزی سے اسے دبوچتا ہوا پیچھے لے جانے لگا

ہائوڈیریو؟؟! اسکی آنکھوں میں خون اترنے لگا۔ اسے کہاں منظور تھا کوئی اسکے باپ کو میلی نگاہ سے دیکھتا۔ وہ شخص اسکی کل کائنات تھا

بیرؔوو! چھوڑ دو لڑکے کو! شفقت بھرے الفاظ اسکے کانوں سے ٹکرائے اس نے ایک لمبی سانس اندر کھینچی اور اسکے سینے پر پر ہاتھ مارتے ہوئے غصیلی نظروں سے گھورتے زور سے ٹیبل کی طرف دھکیل دیا

تم نے اسکین نہیں کیا تھا انکو؟؟؟ وہ کھا جانے والی نظروں سے ملک سے سوال کرنے لگا

ک ککیا تھا ! وہ گڑ بڑایا

تو پھر یہ کہاں سے آئی انکے پاس ؟؟ ہاں ! وہ چیخا۔اسکا اشارہ گن کی طرف تھا

کام ڈائون بیٹا ! کام ڈائون ! آل ہینڈل وہ اسکا کندھا تھپتپاتے ہوئے بولے۔ تو وہ غصہ دباتا ٹیبل سے پانی کی بوتل اٹھاتے ہوئے ٹیرس کے کنارے آ کھڑا ہوا۔ دو گھونٹ حلق میں اتارنے کے بعد اسنے بوتل میں موجود سارا پانی سر پر انڈیل لیا۔ بوتل ایک طرف پھینکے اسنے آنکھیں بند کی اور ٹھنڈی ہوا اپنے اندر اتارنے لگا

کیا ہو جاتا ہے تمہیں ! صبر اور برداشت سے کام لیا کرو، وہ اسکا کندھا مسلتے ہوئے بولے

مجھے ڈبل کراس کرنے والے دھوکے بازوں سے سخت نفرت ہے ! وہ اسی پوزیشن میں کھڑا رہا

جواب دینے کا بھی وقت ہوتا ہے، ہمیشہ سہی وقت، اور سہی جگہ ! ہو گئی ڈیل ؟؟ وہ انکی بات کاٹتے ہوئے بولا۔ ہمم ہو گئی ! علی زمان اسکے سنجیدہ چہرے پر نگاہ ڈالتا ہوا بولا

وہ سر ہلاتے ہوئے دونوں ہاتھ ریلنگ پر جمائے جزیرے کے نیچے بیچ کے شفاف پانی کی لہروں کو گھورنے لگا۔ چھن سے کسی کا سراپا اسکے سامنے لہرایا تو بجرام اپنے اندر سکون

اترتا محسوس ہوا اس نے دھیرے سے پلکیں میچ لی۔

کیا سوچ رہے ہو؟ اسکا باپ اسے گہری نظروں سے دیکھنے لگا۔ وہ اکثر یونہی بیٹھے بیٹھے .
کہیں کھو جایا کرتا تھا۔ انکے لاکھ پوچھنے کے بعد بھی اس نے آج تک وجہ نہ بتائی تھی۔

بیرو؟؟؟ وہ پھر سے پکارنے لگی۔

ہوں؟ ہاں بابا! وہ جیسے گہرے خواب سے جاگا

کیا بات ہے میرے شیر؟ وہ ہنوز اس پر نظریں گاڑھے ہوئے تھے۔ انہیں وہ تھکا تھکا سا
لگ رہا تھا بلکل شکست خوردہ انسان کی طرح جو اپنا سب کھو کر چپی سادھ لے

کچھ نہیں! وہ جیبوں میں ہاتھ گھسائے زبردستی مسکرایا

ٹھیک ہے چلو پھر، آرام کر لو تھوڑی دیر، آج رات وکیل صاحب سے بہت ضروری
میٹنگ ہے، تمہارا وہاں ہونا بہت ضروری ہے، اسکے بعد ہمیں واپس لوٹنا ہے وہ سمجھ
گئے وہ بتانا نہیں چاہتا تھا۔ اسی لیئے جلدی سے بات مکمل کیئے مڑ گئے

مجھے پتا ہے آپ کیا چاہتے ہیں! بیرو کی آواز نے انکے بڑھتے قدم روکے

مجھے کچھ نہیں چاہیئے بابا، کچھ بھی نہیں سوائے آپکے! بحرام کی آواز پر علی زمان نے ہلکا

سارخ موڑا۔وہ کیسے اسکے دل کا بھید جان لیتا تھاوہ آج تک سمجھ نہیں پائے۔کاش وہ بھی جان پاتا آخر کیا دکھ تھا جو دیمک کی طرح اسکے بیٹے کو اندر ہی اندر کھائے جا رہا تھا ۔اسکی آنکھوں میں سرخ ڈورے چمکنے لگے

انہیں وہ کتنے سالوں بعد ملا تھا۔تمام بدگمانیاں ختم ہونے کو تھی۔وہ بس اپنے باپ کی خاطر واپس لوٹا تھا اسے کروڑوں اربوں روپے کی جائیداد سے سروکار نہیں تھا۔

بابا میں ! وہ مڑا ہی تھا کہ اچانک سرخ چھینٹے اسکے چہرے پر آ گرے۔اس سختی سے پلکیں میچیں۔نہ محسوس طریقے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے جیسے ہی نظروں کے سامنے کیا اسے اپنا دل بند ہوتا ہوا محسوس ہونے لگا۔اسکے ہاتھوں سمیت اسکی سفید شرٹ خون سے تر تھی۔اسکا باپ آنسوئوں سے تر آنکھیں اور خون میں لت پت شریر کے ساتھ ہاتھ ہوا میں لہراتا ہوا دھڑام سے زمین پر جا گرا۔بجرام حیرت اور صدمے سے اپنے خون آلود ہاتھوں گھورنے لگا۔دھڑام کی آواز پر اس نے جب سر اٹھایا تو اسکا زمین پر جا گرا۔

بابا! وہ حلق کے بل چیخا۔اس سے پہلے وہ انکی طرف بڑھتا۔ایک گولی اسکے سینے پر آ لگی ۔اسکی پلکوں میں ہلکی سی جنبش ہوئی اور وہ کئی قدم پیچھے ےٓ لڑکھڑاتا ہوا ٹیرس کی

ریکنگ سے ٹکرایااور زمین پر بیٹھتا چلا گیا۔

* * . . . . . * * * * . . . . . * * * * . . . . . .

جلدی جلدی کھائو ہم لیٹ ہو رہے ہیں! نبیشہ عجلت میں اسکے برابر میں بیٹھتی نوالے لینے لگی

وہ چلی گئی؟ایمان چور نظروں سے رومیصہ کے کمرے کے بند دروازے کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی

وہ کون؟نبیشہ نہ سمجھی سے جوس کا گلاس حلق میں انڈیلنے لگی

رومی؟اور کون! وہ بدمزگی سے بولی

ہاں وہ تو صبح ہی چلی گئی! ہمارے لیئے ناشتہ بھی ریڈی کر کے گئی ماشاللہ ہم اتنے سگھڑ ہیں کہ پھر بھی لیٹ ہیں کالج سے! وہ کتابیں بیگ میں ٹھونستی خود کو کوسنے لگی۔جبکے ایمان کسی گہری سوچ میں ڈوبی جوس کے گلاس کے گرد انگلی گھمانے لگی

چلو بھی! کیا سوچ رہی ہو ہم پندرہ منٹ آلریڈی لیٹ ہیں! وہ تقریبا چیخی

آں ہاں ہاں! چلو! وہ بیگ کندھے پر لٹکائے اٹھ کھڑی ہوئی۔اسکا دماغ تیزی سے چل

رہا تھا

ارے آج ہمیں فیس پے کرنی تھی نا؟ بھول گئی تم! کچھ یاد آنے پر وہ رکی اور جھومتے ہوئے نبیشہ کو یاد دلانے لگی

اسکی فکر تم مت کرو وہ رومی نے ریڈی کر کے ہمارے بیگ میں رکھ دی ہو گی ہمیشہ کی طرح! وہ فخر سے سر بلند کیئے اسکا ہاتھ کھینچتی ہوئی اپنے ساتھ گھسیٹنے لگی۔ایمان کے ارمانوں اوس آپڑی۔اسے اپنا منصوبہ برباد ہوتے نظر آنے لگا۔

*.**********

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو تم سمجھائو نا اپنی بہن کو ایسے موقع بار بار تھوڑی نہ ملتے ہیں! فیحہ اسکا ہاتھ تھپتھپاتے ہوئے بولی

یار وہ مانے تب نہ!! پتہ نہیں کن گناہوں کی سزا مل رہی اسکی صورت میں! ایمان اپنی قسمت کو کوسنے لگی۔بیگ کی زپ کھولتے ہوئے اس نے ہاتھ نوٹس کی جانب بڑھائے ہی تھے کہ اسے خاکی لفافہ نظر آیا۔یقیننا فیس کے پیسے تھے۔ہونہہ! ہمیشہ کی طرح دی گریٹ رومیصہ نے ایک بار پھر بڑی بہن ہونے فرض ادا کر دیا تھا! وہ جل کر رہ گئی

ایک منٹ وہ رکی،اور کچھ سوچتے ہوئے لفافہ نکال کر فیبحہ کی جانب بڑھایا

یہ کیا؟وہ نہ سمجھی سے بولی

یہ کچھ پیسے میں نے جمع کیئے ہیں شاپنگ کے لیئے !تمہارے پاس امانت ہیں میں وقت آنے پر لے لونگی !وہ مسکراتی ہوئی صفائی سے جھوٹ بولنے لگی

جیسے تم کہو !فیبحہ کندھے اچکاتے لفافہ بیگ میں رکھنے لگی

سمبھال کر رکھنا۔دلکش سی مسکراہٹ نے اسکے لبوں کا احاطہ کیا۔اسکا پلین ریڈی تھا۔کچھ مہینے پہلے ان دونوں نے اِٹلی یونیورسٹی میں اسکالرشپ اپلائی کی تھی جو خوش قسمتی انکی اکیڈمی کی ہائی رینکنگ اور انکی قابلیت کے بنا پر اپروو بھی ہو چکی تھی۔مگر رومیصہ انہیں میلوں دور بھیجنے پر کسی صورت راضی نہ تھی۔مگر پھر سوچتی تو ایک طرح سے اچھا ہی تھا وہ دونوں اعلی تعلیم حاصل کرتیں جسکا اس نے اپنے ماں اور باپ سے وعدہ کیا تھا وہ اکیلے انکی تعلیم اور اخراجات نہیں افورڈ کر سکتی تھی۔یہ واقعی ایک گولڈن چانس تھا مگر جو بھی تھا رومیصہ کا دل مطمئن نہیں تھا۔وہ دونوں اسکے پاس اسکی چھوٹی مما کی امانتیں تھی اسے ہر صورت انکا جی جان سے خیال رکھنا تھا۔جب تک وہ ان دونوں کو کسی محفوظ ہاتھوں میں نہ سونپ دیتی۔

* *. . . . . * * * *. . . . . * * * *. . . . . .

اپنی عمر دیکھواور کام دیکھو! مسز کاظمی ناراض نظروں سے اسے دیکھنے لگی

ک کیاہوا؟؟وہ تمام سوچوں کو جھٹکتی ہوئی ان سے سوال کرنے لگی

تمھارابی پی ہائی ہے! کیوں؟کیاپرابلم ہے! وہ جانچتی نگاہوں سے پوچھنے لگیں

رومیصہ نے ایک ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے۔ سر نفی میں ہلایا۔کچھ توہے؟وہ بضد ہوئیں

رومیصہ نے ایک نظران پر ڈالی اور لمبی سانس کھنچتے ہوئے ہارمان لی۔وہ دونوں اٹلی جانا چاہتی ہیں! مسز کاظمی کئی سالوں سے اسکی ڈاکٹراوراسکی ماں کی پرانی سہیلی تھی۔وہ چاہ کر بھی ان سے کچھ چھپانہیں سکتی تھی

اور تم انہیں روکناچاہتی ہو! انہوں نے اسکی اداسی کی وجہ بوجھ لی تھی۔وہ آنکھوں میں آنسو لیئے بے بسی سے سر ہلا کر رہ گئی

دیکھو میری جان! تم بلاوجہ خود کو ہلکان کر رہی ہوانکی پروہ میں، میری بات مانواورانہیں جانے دووہ پہلے ہی تم سے بہت بدگمان رہتی ہیں! اور پھر اپنی جگہ وہ بلکل سہی ہیں انکا شاندار کریئرانکاانتظار کر رہاہے انہیں اپنے پیروں پر کھڑاہونے دو! تاکہ تمہیں بھی

کچھ راحت ملے ! دیکھو خود کو اتنی سی عمر میں کیا سے کیا ہوتی جا رہی ہو ! میری بات مانو تو ان دونوں کو جانے دو ! ہمم ؟ وہ اسکا ہاتھ تھپتھپاتے ہوئے محبت سے سمجھانے لگیں

وہ بے بسی سے اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو گھورتی سر ہلانے لگی

اسی میں تم سب کی بھلائی ہے ! تم سمجھ رہی ہو نا میری بات ؟؟ مسز کاظمی اسکے ہاتھ پر دباؤ ڈالتے ہوئے بولیں۔ ہوں ہاں ! وہ ہونکوں کی طرح سر ہلاتی اپنا بیگ کندھے پر ڈالتی اٹھ کھڑی ہوئی

اپنی میڈیسنز ٹائم پر لینا اور اگلے سیشن کے یاد سے آجانا۔ مسز کاظمی اسے جاتا دیکھ کر بولی

۔

شکریہ وہ پھیکی سی مسکراہٹ سے سر ہلاتی باہر نکل آئی۔ کوئی اسے نہیں سمجھ رہا تھا۔ اگر ان دونوں کو وہاں کچھ ہو گیا تو وہ اکیلی کیا کرے گی ؟ اپنے ماں باپ کو کیا منہ دکھائے گی ؟ اسکا تو کوئی اور ہے بھی نہیں ان دونوں کے علاوہ ! شاید ان دونوں کو احساس تک نہ تھا کہ وہ اسکے لیئے کیا معنی رکھتی ہیں۔ لفظ 'سوتیلی' نے اسکی تمام تر محبت، احساسات ، قربانیاں اکارت کر دیں تھی اگر اسکے بس میں ہوتا تو وہ اس لفظ کو ہی اپنی زندگی کھروچ کر پھینک دیتی۔ کیونکہ جتنی محبت وہ نبیشہ اور ایمان سے کرتی تھی۔ شاید ہی اسکے 'سگے'

کر پاتے۔وہ اپنی سوچوں میں اس قدر غرق تھی کہ سامنے آتے انسان سے بری طرح ٹکرائی

س سسوری! آئم ریئلی سوری! وہ جھٹ سے اپنی صفائی میں بولی

مگر وہ اسکے لفظوں سے زیادہ اسکے چہرے پر توجہ دے رہا تھا۔لہروں کے مانند اسکے بال اسکے چہرے کے اطراف لہرا رہے تھے۔شفاف آنکھیں، لمبی ناک، سرخ ہونٹ، وہ ہقیننا روئی تھی۔وہ اسکے چہرے کے خدوخال کو محویت سے دیکھنے لگا۔ گردن میں رنگ برنگے پھولوں والا اسکارف جھول رہا تھا۔بلیک جینز، شرٹ پر خاکی لونگ کورٹ پہنے وہ بہت بھلی لگ رہی تھی

ہیلو؟ وہ اس شخص کی آنکھوں کے سامنے ہاتھ لہراتی ہوئی بولی۔ مگر بے سدھ۔اسے اسکی نظروں سے الجھن ہونے لگی۔وہ ناگواری سے کندھے پر بیگ درست کرتی آگے بڑھ گئی۔اور اس شخص کی نظروں نے دور تک اسکا پیچھا کیا۔

****

| ROME |

ITALY-(2015) 10-PM

قبرستان میں اس وقت بلا کا سناٹا تھا۔تڑتڑ برستی بارش میں نفوس سیاہ چھتریوں سے اپنے سروں کو ڈھکے بارش سے بچنے کی کوشش میں تھے۔سینوں پر پچاس سالہ 'مرحوم علی زمان' کی (پاسپورٹ سائز) مسکراتی تصویر چسپاں کیئے۔سروں پر سیاہ اسارف لپیٹے، آنکھوں پر چشمے لگائے، تمام عورتوں کے چہروں پر افسردگی چھائی ہوئی۔ان سے زرا آگے 'زمان حیدر' کے نام کی تختی کے قریب وہ بارش سے بے نیاز، بھیگے کپڑوں، مٹی کی پرواہ کیئے بغیر تازہ بنائی گئی قبر کی مٹی پر محبت سے ہاتھ پھیر رہا تھا۔آنکھوں میں غم و غصے اور چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی۔سلطانہ آنکھوں میں آنسو لیئے انتہائی دکھ سے پوتے کی پشت کی گھور رہی تھیں۔وہ اسے یکے دیگرے پانچ سالوں بعد دیکھ رہی تھی مگر انکی یہ خواہش بیٹے کے جنازے پر پوری ہو گی اسکا انہیں علم نہیں تھا

تبھی وہاں گاڑیوں کے ٹائر چرچرانے کی آوازیں آئیں اور پھر گارڈز دوڑتے ہوئے گاڑی کا دروازہ کھولے مالک کے آنے کا انتظار کرنے لگے۔سیاہ لباس میں ملبوس رین کوٹ پر کلیسی بوٹس پہنے وہ شاندار شخص آنکھوں سے چشما ہٹاتے ہوئے گارڈز کو وہیں رہنے کا اشارہ کیا اور آگے بڑھنے لگا قبر پر ہاتھ حرکت بحرام کے ہاتھ تھے

اسکی توقع کے عین مطابق 'وہ' چلا آیا تھا

اپنا Aura قبرستان کے باہر چھوڑ کر آئو! وہ روکھے لہجے میں بولا۔

condolence !

وہ شخص اسکی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے بولا

اور عین اسکی پشت کے قریب جا کھڑا ہوا۔اور ہاتھ آگے باندھ لیئے

دوستی کا دعوی مت کرنا؟؟جبکے تمہاری دشمنی کی زندہ مثال میرے سامنے ہے! بجرام اس پر نگاہ غلط ڈالے بغیر بولا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

REST IN PEACE '

ونرم نگاہوں سے قبر کے جانب منہ کیئے دو انگلیاں ماتھے پھر سینے،اور پھر دائیں بائیں اپنے کندھوں پر لگاتے ہوئے بولا

بجرام اپنا سوال نظر انداز کیئے جانے پر اٹھ کھڑا ہوا

کل رات میں تھوڑا نشے میں تھا،اسلئے آ نہیں،

تم ابھی بھی نشے میں لگ رہے ہو! وہ اسکی بات کاٹ کر مڑے بغیر بولا

معزرت، لیکن یہ میں نے نہیں کیا میں اس حد! سرد لہجے میں کہتے ہوئے یمان نے نگاہوں کا رخ پھیر لیا

معافی مانگنی ہے تو صفائی مت دو، صفائی دینا چاہتے ہو تو معافی مت مانگو! وہ مڑ کر سخت نگاہوں سے اس شخص کو دیکھا

یہ قبرستان ہے، یہاں تماشہ مت کرو بجرام، میں صرف تمہارے باپ کی تعذیت کے لئے آیا ہوں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یمان نے جیسے یاد دلایا اور لہجے میں نرمی برقرار رکھنے کی بھرپور کوشش کی

سہی فرمایا یمان عاطر، یہ قبرستان ہے اطراف میں نگاہ دوڑائو، اور اپنے لئے جگہ تلاش کرلو کیونکہ میں یہ قبرستان تمہارے لوگوں سے بھر دونگا! وہ بولا۔ نہ ہی دکھ، نہ غم نہ غصہ اسے کچھ محسوس نہ ہوا۔ وہ شخص پتھر ہو جیسے

اوپر والا تمہیں سکون بخشے! وہ اسکے سینے پر تھپکی دیتے ہوئے بولا۔ مگر، وہ رکا۔ اسے نمی محسوس ہوئی تھی

اچھاہوا جنگ کی شروعات میں پہل تم نے کی !

آج سے تم اپنے باپ کی اولاد،اور میں اپنے باپ کی !

اتنے سالوں سے وہ دونوں ہی اپنے ساتھ دوستی کا بوسیدہ سا رشتہ گھسیٹتے آرہے تھے

مگر بجرام کسی صورت اپنے باپ کا خون انہیں معاف کرنے کے حق میں نہیں تھا

اسکی دھیمی آواز پر وہ شاکڈ نظروں سے کبھی اپنے خون آلود ہاتھ تو کبھی اسکے سینے کو دیکھتا

وہ زخمی تھا! لیکن،اس نے یہ نہیں کیا تھا!

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس ملک میں اور کس کی اتنی جرات تھی بھلا؟

ہاں،اور وہ تھا اسکا باپ! یمان دنگ رہ گیا بجرام کی کہی گئی بات کا عنوان اب صاف سمجھ آیا۔

اسکے باپ نے اسکے علم میں لائے بغیر علی زمان کو قتل کر دیا؟ وہ بھی اپنے 'لیڈر' کو !

فون کی رینگنے پر وہ سوچوں سے باہر آیا۔

اور ایک نظر بجرام پر ڈالی۔جو اسکی طرف پشت کیئے قبر کے قریب بیٹھا تھا

اور تیز تیز چلتا ہوا نظروں سے اوجھل ہو گیا

فیملی کو ٹائیگر ہلز پر پہنچانا تمہاری زمہ داری ہے، اور ڈاکٹر سیانا کو انفارم کرو ایمر جنسی ہے ، میں انہیں ہاسپٹل لے جا رہا ہوں، دو بجے ہمارے جہاز تزلہ پورٹ پر آئیں گے، انہیں جہاز میں شفٹ کرنا اور پاکستان بھجوا دینا!

سمجھ گئی تم؟

ملک نے کان میں موجود آلے پر ہاتھ رکھے سرگوشی کی۔جبکے نظریں خواتین کی صف میں کھڑی بجرام کی مینیجر مینیجر پر تھیں

جیسے تم کہو! دیبورہ نے اسے دیکھ کر مئودبانہ سر جھکایا۔

معذورت, آپ سبھی کو یہاں سے جانا ہو گا میم، وہ بولی۔مجھے میرے بیٹے سے بات کرنی ہے! وہ عورت آنسوئوں کے درمیان بولی

یہ پاسبل نہیں ہے میم اس وقت، پلیز ٹرائے این انڈر اسٹینڈ!

وہ میرا بیٹا ہے تم کون ہوتی ہو مجھے انسٹرکشنز دینے والی! وہ برہم ہوئیں

پلیز سمجھنے کی کوشش کریں، وہ اس وقت زخمی ہیں انہیں ٹریٹمنٹ کی سخت ضرورت

ہے، مجھے جو انٹر کشنز ملے ہیں اسی کو فالو کر رہی ہو پلیز کو پریٹ میم پلیز! وہ منت بھرے انداز میں بولی

سلطانہ سمیت وہ سبھی شاکی نگاہوں سے اسکی پیٹھ کو گھورتی آگے بڑھنے لگیں

پلیز! دیبورہ نے باقی خواتین کو راستہ دکھایا اور سکیورٹی انچارج سے بات کرنے لگی

اس نے سفید رومال بچھا کر قبر کی کچھ مٹی اس میں قید کر لی۔ اور سر اٹھا کر ایک نظر ملک کو دیکھا جو مضطرب نظر آ رہا تھا۔ اسکی آنکھیں اب دھیرے دھیرے بند ہونے لگیں تھیں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔ باس، باس وہ فکر مندی کہتا ہوا اسکی طرف بڑھنے لگا۔

بجرام پوری قوت سے اسکا کندھا تھام کر اپنے پیروں پر اٹھا۔

میں ڈھونڈ لوگا بابا، ڈھونڈ لوگا اس قاتل کو بھی اور ایسی سزا دونگا کہ اسکی آنے والی نسلیں اپنے حشر پر ماتم منائیں گی ! افسردگی سے کہتے اس نے رومال مٹھی میں دبوچا اور ملک کا کندھا تھامے دھیرے دھیرے قدم اٹھانے لگا۔

* *

رومیصہ نے گھڑی پر وقت دیکھا جو شام کے سات بجا رہی تھی۔کچھ یاد آنے پر اس نے جلدی جلدی اپنے سامنے رکھے پیپرز جس میں اخبارات کے کٹے ہوئے حصے بھی تھے کا زخیرہ سمیٹا اور کمپیوٹر شٹ ڈائون کرنے کے بعد پیپرز بیگ میں ٹھونستی آفس سے باہر نکل آئی۔ہاتھ بڑھا کر ٹیکسی روکتے ہوئے اس نے پولیس اسٹیشن کا ایڈریس سمجھایا اور مضطرب انداز میں انگلیاں چٹخانے لگی۔آج وہ کسی بھی حالت میں آفیسر کو جانے نہیں دے سکتی تھی وہ ان سے جان کر ہی دم لے گی اس نے سوچ لیا تھا۔ٹیکسی پولیس اسٹیشن کے سامنے رکتے ہی وہ تیزی باہر نکل آئی۔کرایہ ادا کرنے کے بعد اس نے ایک نظر اطراف میں ڈالی لوگوں کی نظریں اس اپنے اندر پیوست ہوتی محسوس ہو رہی تھی ۔اوپر سے شام ڈھل رہی تھی ایک پل کو اسکا دل چاہا بھاگ جائے یہاں مگر وہ اتنے ہفتوں کی محنت برباد نہیں جانے دے سکتی تھی۔

اگلے ہی پل وہ ارادہ بدلتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گئی۔حوالدار کے چہرے پر اسے دیکھتے ہی ناگواری چھا گئی

تم پھر آگئی؟؟وہ رعبدار آواز میں غرایا

کون ہے مقصود ے؟؟اندر سے آواز آئی

یقیناانسپکٹر صاحب کی تھی وہ پہچانتی تھی اس آواز کو

سر پلیز مجھے ایک بار فائلز دیکھنے دیں !اس نے اندر کی طرف منہ کرتے ہوئے ہانک لگائی

صاب جی وہی جرنلسٹ صاحبہ ہیں۔روز دماغ کی دہی کرنے کے لیئے تشریف لے آتی ہیں

جائو بی بی !اپنا کام کرو، تنگ نہ کرو !مقصود ناگواری سے گویا ہوا۔ان آوازوں سے انسپکٹر صاحب کے چہرے پر ناگواری اور غصے سے ملے جلے تاثرات ثنان سے صاف نوٹ کیئے

سر ایک منٹ !میں ابھی آیا۔وہ ثنان سے معزرت کرتا اٹھا اور باہر نکل گیا

تمہیں ایک بات سمجھ میں نہیں آتی لڑکی !روز منہ اٹھا کر چلی آتی ہو !دفعان ہو جائو یہاں سے ورنہ بہت برا ہو گا !وہ تقریباچیخا

ثنان اٹھا اور دروازہ سے باہر نکل آیا

سر پلیز !بس ایک بار میری ہیلپ کر دیں میں زندگی بھر آپکی مشکور رہو گی !پلیز سر

پلیز وہ منتوں پر اتر آئی۔اسکی ہٹ دھرمی انسپکٹر کو غصہ دلا گئی

وہ غصے سے اسکی کہنی دبوچے گھسیٹتا ہوا لایا اور پولیس اسٹیشن سے باہر زور دھکا دیا اور ٹھاہ سے دروازہ بند کر دیا۔ثنان افسوس سے مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا'

کس قدر نامعقول سلوک تھا ایک قانونی افسر کا اپنے شہری کے ساتھ

سوری سر بیٹھیں آپ !انسپکٹر اپنی کرسی سمبھالتا ہوا بولا

کون تھی یہ ؟وہ پوچھے بغیر نہ رہ سکا

چھوڑیں سر !پیشے سے جرنلسٹ ہے !روز منہ اٹھا کے آجاتی ہے !بتائو میرا باپ کس سے ملتا تھا جیل میں !کسے خط لکھتا تھا؟وغیرہ وغیرہ !بتائو؟ہمیں اور کوئی کام نہیں بس سب چھوڑ چھاڑ کر ایک مردہ شخص کے بارے تفتیش جاری کر دیں !حد ہے انسپکٹر اکتائے ہوئے لہجے میں کہتا اسکی بتائی گئی فائل تلاشنے میں مصروف تھا

تو مطلب مر گیا وہ شخص ؟یعنی اسکا باپ ؟ثنان قدرے حیرت سے پوچھنے لگا

ہاں !کچھ سال پہلے جیل میں ہارٹ اٹیک سے مر گیا تھا !وہ جھلایا۔ثنان کو عجیب سا لگا سن کر

یہ لیں سر آپکی فائل ! فائل ملنے پر انسپکٹر کے چہرے سے اکتاہٹ ہوا ہو گئی اور وہ جان چھڑانے کے سے انداز میں بولا۔ شکریہ ! وہ کہتے ہی تیزی سے باہر نکل آیا۔ مگر وہ لڑکی کہیں موجود نہ تھی۔ بیرونی سیڑھیوں پر خون کی بوندیں چمک رہی تھی۔ یقیناً اس لڑکی چوٹ لگی ہو گی

اگر کسی اور مدد کی ضرورت ہو تو بتانا سر ! انسپکٹر داخلی دروازے پر کھڑا فخر سے سر بلند کیئے بولا

وہ رک کر مڑا اور کھا جانے والی نظروں سے انسپکٹر کو دیکھتے ہوئے بولا

ہم اپنے کیس خود سولو کرتے ہیں اور یہ جسے تم مدد کہہ رہے ہو یہ مدد نہیں تمہارا فرض ہے اگر یہ بھی نہیں کر سکتے تو ریزائن کر دو ! سمجھے ؟ ثنان کو اسکی ڈھٹائی پر بے حد غصہ آیا

وہ افسوس سے سر جھٹکتا فون پر چیف کا نمبر ڈائل کرتے ہوئے اپنے جیپ کی جانب بڑھ گیا۔

* *

وہ اپنی ہتھیلی کی پرواہ کیئے بغیر اٹھی اور گھر آ گئی۔بیگ صوفے پر پھنکتے ہوئے وہ شکست خوردہ قدموں سے چلتی ہوئی اپنے کمرے میں آئی اور بیڈ پر گرنے کے سے انداز میں لیٹ گئی۔آنسو آنکھوں سے رواں سے تھے۔اسے اپنی ہتھیلی سمیت پورا جسم جلتا ہوئی محسوس ہو رہا تھا۔کچن سے گزرتے ہوئے ایمان کی نظر اس پر پڑی

وہ تیزی سے اسکی جانب بڑھی۔

تمہاری مجھ سے کیا دشمنی ہے آخر؟تم نے نبیشہ کی فیس پے کر دی لیکن میرے لیئے تمہارے پاس پیسے نہیں ہیں؟

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہے نا؟گلا کنگھارتے ہوئے وہ جان بوجھ کر زرا اونچی آواز میں بولی

مگر سامنے سے کوئی جواب نہ ملا تو پھر سے جھلائی تمہاری وجہ سے آج مجھے ہیڈ سے اتنی ڈانٹ پڑی،اگر نہیں افورڈ کر سکتی تو ہمیں گورمنٹ کالج میں ایڈمٹ کروا دیتی!یہ دکھاوا کرنے کی کیا ضرورت تھی کہ تم ہم پر اپنی تمام تر پونجی خرچ کر رہی ہو!وہ بغیر سوچے سمجھے بولتی جا رہی تھی

رومیصہ کے دل میں اسکے الفاظ تیز کی طرح پیوست ہوئے تھے

کیاہورہاہے یہاں؟نبیشہ اسکی آوازوں سے آنکھیں مسلتی باہر آئی

یہ تم اس سے کیوں نہیں پوچھتی! تمہیں فیس کے پیسے دیئے اس نے اور مجھے نہیں دیئے، کیوں آخر؟وہ چیخی۔ تمیز کے دائرے میں رہو ایمان! مت بھولو اپنی بڑی بہن سے بات کررہی ہو نبیشہ کو اسکا رویہ ایک آنکھ نہ بھایا

بلاارادہ اسکی نظر بیڈ پر بے حال پڑی رومیصہ کی جانب گئی

رومی؟؟؟وہ تیزی سے اسکی جانب بڑھی

کیاہوا تمہیں؟وہ پریشانی سے اسکا ٹمپریچر چیک کرنے لگی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچھ نہیں ہوا! میں ٹھیک ہوں! وہ اسکا ہاتھ ہٹاتی ہوئی ایمان سے مخاطب ہوئی! میں بھول گئی تھی، تم کل اپنی فیس لے لینا! کل میری سیلیری آجائے گی اور میں خود تمہاری ہیڈ سے معزرت کرآئو نگی !

ہونہہ! ایمان سفاکی سے کہتی باہر نکل گئی۔

تم ٹھیک ہونا؟؟؟نبیشہ کا لہجہ بھیگا

وہ اسے ٹھیک نہیں لگ رہی تھی

ہمممم! پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سر ہلاتے ہوئے رومیصہ نے نہ محسوس طریقے سے اپنا زخمی ہاتھ کمر سے لگالیا

اچھا! تم کھانا کھاؤ گی؟ وہ مسکراتے ہوئے پوچھنے لگی۔ نہیں مجھے بھوک نہیں میں آرام کرنا چاہتی ہوں! وہ تھکے تھکے سے انداز میں بولی

نبیشہ خاموشی سے اٹھی اور ایک نظر بیڈ شیٹ پر خون کے دھبے پر ڈالتے ہوئے خاموشی سے باہر نکل گئی

وہ دیکھ چکی تھی اسکے ہاتھ سے خون بہہ رہا تھا۔اسکے کمرے کا دروازہ بند کرنے کے بعد وہ اپنے اور ایمان کے مشترکہ کمرے میں آگئی

کیا حرکت تھی یہ؟؟؟ وہ دبہ دبہ غرائی

کیا؟ وہ بھنویں اچکا کر ایسے پوچھنے لگی جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو

تم بہت پچھتاؤ گی ایک دن! اور اس دن تمہارے پاس سوائے پچھتانے کے کچھ نہیں ہوگا! کچھ بھی نہیں، وہ لفظوں پر زور دیتی ہوئی بولی

ڈرو اس وقت سے اور اپنی حرکتیں سدھارو! ورنہ میں بہت برا پیش آؤنگی! سمجھی تم؟

وہ اسے جھاڑ پلاتی۔سائیڈ ٹیبل سے فرسٹ ایڈ باکس لیئے باہر نکل گئی

ایمان پیر پٹخ کر رہ گئی۔رومیصہ یقیناسو چکی ہو گی وہ کچھ دیر بعد خاموشی اسکے کمرے میں داخل ہوئی۔سائیڈ ٹیبل پر سلیپنگ پلز دیکھ کر اسکا دل دکھ سے بھر گیا۔وہ اپنی زات کے مکمل بھلائے انکے لیئے جی رہی تھی۔اس پر ایمان کا رویہ رومیصہ کے لیئے کس قدر ازیت کا باعث بنتا ہو گا وہ سمجھ سکتی تھی۔اس نے سلیپنز پلز سائیڈ ڈرار میں رکھی اور اسے کمفرٹر اوڑھانے کے بعد فرسٹ ایڈ باکس کھولے اسکے ہاتھ کا معائنہ کرنے لگی۔

جس پر خون نجانے کب کا جم چکا تھا۔

* *

آج سیاستدان خاور حسین کو نیب کے سامنے پیش کیا جانا تھا۔وہ سب عمارت کے سامنے بنے گرائونڈ میں انتظار کر رہے تھے ہر طرف پولیس کے کارکنان سکیورٹی کو یقینی بنانے کی کوشش میں تھے

وہ اپنے زخمی ہاتھ کو گھورتی نہ جانے کن سوچوں میں مصروف تھی جب کالے رنگ کی چمچماتی گاڑی اس سے کچھ دوری پر آرکی وہ چونک کر مڑی اور نظریں سامنے جمادیں ۔گارڈز بھاگتے ہوئے بیک سیٹ کا دروازہ کھولے اسکے باہر آنے کا انتظار کرنے لگے۔

آنکھوں پر بلیک گلاسز جمائے، سفید چست شرٹ پر بلیک رنگ کی بلٹ پروف جیکٹ پہنے وہ جو کوئی بھی بہت خوبصورت تھا گولیاں گن میں لوڈ کرتے ہوئے اس نے گن پشٹ میں اڑسی اور اپنے اسسٹنٹ سے مخاطب ہوا

ہاں ثنان؟ کیا رپورٹ ہے؟ وہ بالوں کو انگلیوں سے سیٹ کرتے ہوئے ثنان سے سوال کرنے لگا

مطمئن رہیں سر! ہم نے ہر طرف چیک کر کے تسلی کر لی ہے سب کلیئر ہے،

ہمم! ٹھیک ہے تم یہی رکو میں آتا ہو! وہ سر ہلاتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گیا

یہ کون ہے؟؟ وہ بھنویں سکیڑے اپنے ٹیم میٹ سے پوچھنے لگی

کون وہ جو ابھی اندر گیا؟؟ وہ بلڈنگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا

ہاں وہی! وہ تھکے تھکے انداز میں بنچ پر ٹک گئی

یہ اطہر ہے، اطہر کاظمی نام ہے اسکا! کرائم آرگنائزڈ پارٹمنٹ کا ہیڈ ہے، اور وہ جو باہر ابھی اس سے بات کر رہا تھا وہ اسکا اسسٹنٹ ہے! وہ تفصیل سے بیان کرنے لگا

تم کیوں پوچھ رہی ہو؟ اسے تشویش ہونے لگی

ایسے ہی وہ کندھے اچکاتی اٹھ کھڑی ہوئی

تم مجھے پانی لادو گے پلیز ! اسے طبیعت عجیب ہوتی معلوم ہو رہی تھی۔ وہ سر ہلاتا ہوا وہاں سے چلا گیا

اس نے صبح جلدی کے چکر میں بریک فاسٹ کیئے بغیر پین کلر کھالی تھی۔ اب اسے چکر آنے لگے تھے

وہ اپنا سر تھامے لڑکھڑائی اس سے پہلے وہ گرتی ثنان تیزی سے بھاگتا ہوا کیاریاں پھلانگتے اسکی طرف آیا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آر یو او کے ؟؟ وہ اسکی کہنی تھامے نرمی سے گویا ہوا

وہ ادھ کھلی آنکھوں سے اسے پہچاننے کی کوشش کرنے لگی مگر اسکی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا۔ وہ اسکی بانہوں میں جھول گئی

ہے ہے ! وہ ہڑبڑاتے ہوئے اسے تھامے بنچ تک لے آیا

کیا ہوا اسے ؟؟ رومیصہ ؟؟؟ اسکا ٹیم میٹ پانی کی بوتل تھامے تقریبا بھاگتا ہوا اسکی طرف آیا

یہ مس یہاں بے ہوش ہو گئی ہیں! وہ جلدی سے بولا

پانی کی چند بوندیں اسے ہوش میں لے آئی

آر یو او کے؟؟؟ وہ اپنا سوال پھر سے دہرانے لگا

وہ معذرت خواہاں نظروں سے ان دونوں کو دیکھتی تیزی سے اثبات میں سر ہلانے لگی

ٹھیک ہے میں چلتا ہوں! اپنا خیال رکھیئے! وہ اسکے زخمی ہاتھ کو دیکھتے ہوئے بولا۔ وہ اسے پہچان چکا تھا وہ وہی پولیس اسٹیشن والی لڑکی تھی۔ اسکے دل میں نہ جانے کیا سمائی وہ رک کر مڑا اور!

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اگر کسی ہیلپ کی ضرورت ہو تو مجھے بتایئے گا! کہتے ہوئے واپس مڑ گیا

ایک منٹ؟ رومیصہ نا سمجھی سے ہانکی

جی؟ میں؟ وہ مسکرایا

آپ مجھے جانتے ہیں؟ وہ تجسس سے پوچھنے لگی

نہیں تو! وہ مزے سے کندھے اچکاتے ہوئے بولا

تو پھر آپکو کیسے پتا مجھے کسی ہیلپ کی ضرورت ہے؟؟؟ثنان اسکے سوال پر مسکرایا اور دائیں بائیں رپورٹرز اور جرنلسٹ کو ایک نظر دیکھتے ہوئے زرا اسکے نزدیک ہوتے ہوئے بولا

تو مطلب آپکو اپنے بابا کے بارے میں نہیں جاننا! اتنا کہنا تھا کہ رومیصہ کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔ جیسے کسی نے زندگی کی نوید سنادی ہو

اسے مسکراتا دیکھ کر ثنان مسکرایا اور جیب سے اپنا کارڈ نکالتے ہوئے اسکے ہاتھ میں تھما دیا۔اور انگوٹھا کان کے قریب کرتے ہوئے اسے کال کرنے اشارہ کرنے لگا

وہ بے اختیار ہنس دی۔اطہر کو باہر آتا دیکھ کر وہ تیزی سے مڑ گیا

رومیصہ کارڈ کو دیکھ کر دل سے مسکرائی آخر کار خدا نے اسکی سن لی تھی

افف میں بھی کتنی بے وقوف ہوں اپنا تعارف تو کروایا ہی نہیں !

رومیصہ ! وہ اسکی پشت پر تیزی سے چلائی

ثِنان ! وہ تقریبا چیختے ہوئے بولا اور کیاریاں پھلانگتے ہوئے بلیک مرسڈیز کے قریب جا کھڑا ہوا

رومیصہ مسکراتے ہوئے کارڈ کو بیگ کے انر میں رکھنے لگی

چلو! وہ باہر آتے ہی تقریباخاور حسین کی کہنی کھینچتے ہوئے اسے گاڑی سے نکالے اندر لے جانے لگا۔اور ثنان اسکی مدد کو آتے ہوئے میڈیااور رپورٹرز کو ہٹانے لگا۔ تقریبا آدھے گھنٹے کی پیشی کے بعد وہ اسی طرح اسے کھینچے باہر لایااور میڈیااور جرنلسٹ کو ڈپٹتے ہوئے خاموش رہنے کا اشارہ دیااور انہیں پندرہ منٹ کا وقت دیتے ہوئے اپنے فون پر کوئی نمبر ڈائل کرنے لگا

چلو جلدی ہمارے پاس صرف پندرہ منٹ ہیں اسکا ٹیم میٹ اسکے پاس آتے ہی عجلت اسے اپنے چیزیں سمیٹنے لگا

تم جا کر نوٹ کرو میں ریکارڈ کرونگی آج! میرے ہاتھ میں چوٹ آئی ہے میں لکھ نہیں سکتی! وہ بیگ سمیٹتی اٹھ کھڑی ہوئی

اتنے لوگوں کی بھیڑ اور شور میں اسے دور سے ہی چکر آنے لگے تھے۔ وہ زرا دور کھڑی بھیڑ کم ہونے کا انتظار کرنے لگی۔ مگر میڈیا تو گڑھے مردے اکھاڑنے بیٹھ گیا تھا۔ وہ سخت اکتاہٹ کا شکار ہونے لگی

اتنے میں وقت تمام ہو چکا تھا۔اطہر کا ظمی نامی بلا کی دھاڑ سنتے ہی تمام لوگ پیچھے ہٹ گئے۔پولیس کے کچھ لوگ اور ثنان اسے ساتھ موجود تھے جبکے وہ ہیڈا سے کہیں نظر نہیں آیا

ثِنان؟؟؟وہ دھیرے سے اسکے پاس آتے ہوئے بولی

یس میم؟؟وہ حیرت اور خوشی ملے جلے تاثرات سے اسکی پکار کا جواب دینے لگا

کیا میں پانچ منٹ بات کر سکتی ہوں؟؟وہ درخواست کرنے لگی

ٹائم اوور ہو چکا ہے ڈیئر!اور تم جانتی نہیں ہمارے چیف بہت اسٹرکٹ ہیں!وہ آخری کے الفاظ رازداری سے کہنے لگا پلیز!!وہ مصر ہوئی

ٹھیک ہے اتنی سی فیور تو تمہیں دے ہی سکتا ہوں!ہماری نئی نئی دوستی ہے نام!وہ دوستانہ انداز میں مسکراتے ہوئے بولا تو رومیصہ کے چہرے پر بھی خوشی کے تاثرات جگمگائے۔جبکے گاڑی کے اس پار فون پر نمبر ڈائل کرتے اطہر کا ظمی نے انکی تمام گفتگو دیکھی اور سنی تھی۔لیکن صرف پانچ منٹ؟ورنہ چیف مجھے فائر کر دینگے ! وہ انگلی اٹھائے تاکید کرنے لگا

اور ساتھ گاڑی کا دروازہ ایک طرف سرکایا جہاں خاور حیسن کو رکھا گیا تھا۔ وہ پولیس کو ہدایت دیتا بلڈنگ کے اندر کی جانب بڑھ گیا

اسکے جاتے ہی وہ تیزی سے اسکی طرف بڑھی۔ خاور حسین اسے دیکھ کر ناگواری سے ماتھا شکن ہونے لگا۔ تو؟؟؟ کیسے ہیں آپ؟ میرے پیارے ماموں جان! آخر کے الفاظ اس نے چبا چبا کر ادا کیئے

گاڑی کے اس پار کھڑے اطہر کے کان کھڑے ہو گئے۔ وہ نا سمجھی سے بھنویں سکیڑتا فون کان سے ہٹا کر انکی گفتگو پر دھیان دینے لگا

تم یہاں بھی آ گئی!

آں آن! آپ بھول گئے آپ نے میری لاء کی ڈگری بار کونسل کو بھیج کر مجھے فائر کروا دیا ہے! کیا کروں، اب میں جرنلسٹ ہوں نا! تو یہ میری ڈیوٹی ہے !

وہ ڈرامائی انداز میں بولی

یہ تو ابھی شروعات ہے! کہا تھا نا میں نے! تمہاری سات نسلیں جیل کاٹیں گی! وہ زور سے ہاتھ گاڑی کی روف پر مارتے ہوئے نفرت سے بولی

اطہر چونک کر اس ادنی سی لڑکی کو دیکھنے لگا جس کے چہرے سے لگ رہا تھا ابھی رو دے گی اور باتوں سے میدان جنگ فتح کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی

خاور اسکی باتوں پر ہنسا اور ہنستا چلا گیا !

میں کورٹ میں یہ ثابت کر دونگی کہ میری ماں، میرے باپ، میرے بھائی کے قاتل بھی تم ہی ہو ! دیکھنا تم،

یہ تو تب ہو گا نا جب تم زندہ رہو گی ! وہ نفرت سے پھنکارتے ہوئے اسکا زخمی ہاتھ دبوچے اپنے طرف کھینچا۔ آہہہ ! وہ جبڑے بھنچتے ہوئے برداشت کی آخری حد پر تھی ۔ تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتی، کچھ بھی نہیں ! وہ اسکی ہتھیلی پر دباؤ ڈالتے ہوئے غرایا

بہتر ہو گا کہ تم اپنی سوتیلی بہنوں کو لو اور یہاں سے دفع ہو جاؤ ورنہ اپنی ماں کی طرح تم بھی ازیت ناک موت مرو گی اور کسی کو خبر بھی نہیں ہو گی ! وہ زہر اگلتے ہوئے اسکا ہاتھ دور جھٹکتے ہوئے بولا

مجھے اگر کچھ ہوا تو میں تمہیں بھی نہیں چھوڑوں گی، تم ہماری زندگی برباد کی ہے نا تم جیل میں بے عیار و مددگار مرو گے، دیکھنا اپنی پیدائش کے دن کو کوسو گے تم، جہنمی

انسان ! وہ نفرت سے پھنکاری

چہ چہ میں تمہارے باپ کی طرح نہیں ہوں جو جیل میں لاوارثوں کی طرح مر جائو نگا میں خاور حسین ہوں، تم دیکھو گی ایک بار پھر میری شہرت کے عروج کو ! وہ زہر خند لہجے میں مسکرایا

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے بابا کا نام بھی لینے کی ! اسکی برداشت جواب دے گئی

ارے ارے کیا کر رہی ہو ! اس سے پہلے وہ اس شخص پر جھپٹ پڑتی

ثنان کی آواز پر اپنا زخمی ہاتھ جھٹکتی ایک طرف ہو گئی۔ ہر عروج کو زوال ہے خاور حسین ! تمہارا برا وقت اب سے شروع ہے جلد پھانسی کے پھندا تمہارے گلے میں ہو گا یہ میرا وعدہ ہے تم سے وہ نفرت سے چلائی

ثنان حیرت سے کبھی اسکے لال بھبھو کے چہرے کو دیکھتا تو کبھی خاور حسین کو

چلو ! اطہر آنکھوں پر گاگلز جماتا ہوا گاڑی میں آ بیٹھا۔ ثنان ہڑ بڑاتے ہوئے تیزی سے دروازہ بند کیا اور گاڑی آگے بڑھ گئی

تم بہت جلد اپنی اصلی جگہ پر ہو گے، یاد رکھنا وہ انکی پشت پر چلائی

ثنان حیرت کے سمندر میں غوطہ زن تھا جبکے اطہر کے کانوں نے اسکے جملے لفظ بہ لفظ سنے۔وہ انکی گفتگو سننے کے بعد سچ اور جھوٹ کے درمیان الجھن کا شکار تھا

****

ROME | ITALY | - | CENTEREL HOSPITAL

|

خون بہت بہہ چکا ہے ایلین ہمیں جلد از جلد خون کی ضرورت ہے!

وہ اوٹی سے پیشانی رگڑتی باہر آئی۔

ہو جائے گا،ہر چیز کا انتظار ہو جائے گا بس باس کو کچھ نہیں ہونا چاہیئے! وہ فورا سے پہلے بولا۔

اچھا ٹھیک ہے تم بلڈ کا انتظام کرو! جلدی

وہ اسکا کندھا تھپتھپاتی باہر نکل گئی

اور ملک کی اگلی ایک فون کال پر آدھے گھنٹے میں 'خون' حاضر تھا۔وہ ویٹنگ روم میں آکر تھکے ماندے شکستہ حال سا سیٹ پر گرا۔اور پشت سے سر ٹکا لیا۔ تبھی ایک نامعلوم

ساشورا اٹھااور چونک کر کھڑکی کے پردے سرکاتا نیچے کا جائزہ لینے لگا۔

ایلین؟؟؟؟

ایلین نہیں 'عالیان'،اس نے چڑ کر ڈاکٹر سیانا کو ٹوکا جو ہمیشہ ہی اسکا نام غلط pronounce ' کر کے نام کا حشر نشر کر دیا کرتی تھی۔وہ پردے برابر کرتا مڑ کر اسے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔جبکے اسکے چہرے کا اڑا رنگ اسے کوئی اور ہی کہانی سنا رہا تھا۔ملک کے دماغ میں خطرے کی گھنٹیاں بجنے لگیں

ن ن نہیں نہیں! وہ چیختا ہوا بجلی کی رفتاری سے اوٹی کی جانب بھاگا۔جہاں ایک خالی اسٹریچر نے اسکا استقبال کیا۔بحرام وہاں سے غائب تھا۔

ایسی حالت میں وہ خود تو چل کر جانے سے رہا اصل پریشانی کی بات تو یہ تھی۔ملک نے لٹے پٹی حالت میں لڑکھڑاتے قدموں کو پیچھے کی جانب دھکیل کر دیوار کا سہارا لیا۔اور دونوں ہاتھوں سے سر تھام لیا۔

ک کہاں گیا بیرو؟؟؟وہ از حد پریشان لہجے میں بولی۔سِسیلین،ملک کے لب پھڑپھڑائے۔

سِسیلین اٹھالے گئے انہیں! وہ آہستگی سے بولا اتنا آہستہ کہ سیانا بمشکل اسے سن سکی۔

اب کیا ہوگا؟؟؟ وہ صدمے سے چور اسٹریچر کا سہارا لیتی ہوئی بولی۔

جبکہ وہ سن ہی کہاں رہا تھا اسکی دماغی صلاحیتیں جیسے جیسے پھر سے کام کرنا شروع ہوئیں اس نے گھڑی میں وقت دیکھا۔ جو صبح کے پانچ بجنے کا پیغام دے رہی تھی۔ دو بجے انکے جہاز آنے والے تھے۔ اس نے دیبورہ کے زمے کام لگایا تھا کو مکمل کرنے کے بعد 'اسے 'ملک اطلاع دینی تھی۔ جو اس نے ابھی تک نہیں دی تھی۔ اس کے ہاتھ پیر پھولنے لگے۔ جلدی سے فون نکال کر چیک کیا اسکی بیٹری ڈیڈ ہو چکی تھی۔

ڈیم اٹ! اس نے طیش سے فون دیوار دے مارا اور برق رفتاری سے بھاگتے ہوئے گاڑی کا رخ کیا۔ آج پندرہ کی مسافت بھی اسے طویل صدیوں کے برابر لگ رہی تھی۔

جب وہ جزیرے پہنچا تو ایک اور بری خبر اسکا انتظار کر رہی تھی۔

دیبورہ؟؟؟ وہ سوکھے کی پتے کی مانند لرز رہی تھی۔

دیبورہ؟ ملک نے پھر سے اسے پکارا۔

ہاہاں؟ وہ چونکی اور اسے دیکھ کر تیزی سے اسکی طرف آئی۔ اسکے چہرے سے صاف

واضع تھا کچھ تو ہوا ہے۔ ہمارے جہاز تب تباہ ہو گئے ! کہتے ساتھ ہی وہ رو دی۔

بحرام کی فیملی اسکے زمہ تھی۔ جو اس نے نبھائی بھی۔ مگر !

ملک نے زوروں سے مٹھیاں بھینچتے ہوئے خود کو کچھ انتہائی کرنے سے روکا۔

آآاب ہم کیا کریں گے ملک ؟ وہ بے طرح سے روتی خود کو مورد الزام ٹھہرانے لگی۔

سوال یہ نہیں کہ ہم کیا کریں گے دیبورہ اب سوال یہ ہے کہ باس انکے ساتھ کیا کرتے ہیں ! کہتے ہوئے اس نے گن میں گولیاں لوڈ کی اور اسکی جانب بڑھائی۔

کیا مطلب ؟؟ دیبورہ نے چونک کر سر اٹھایا اور اسکے بڑھے ہوئے ہاتھ کو دیکھا۔

مطلب یہ کہ سسیلین باس کو' بھی' اٹھا لے گئے ہیں ! اور یہ بھی انہی کی کرتوت ہے

اس رکھو اپنے ساتھ دفاع کے لئے ! ساتھ ہی گن اسکے ہاتھ میں دی۔

میں سمجھی نہیں ! وہ الجھن کا شکار ہوئی۔

سمجھنے سمجھانے کا وقت نہیں ہے دیبورہ، میری بات دھیان سے سنو ہمارے سارے بپ، کسینو، ہاسپٹل، ریسٹورنٹ حتی کہ ایئرلائنز،

سب بند کروادو،اور کوئی بھی نیوز چینل یا سوشل ایکٹیوسٹ، سرکاری افسران کو صرف اتنا جواب دو کہ ہم 'لورڈ'(علی زمان) کے قتل کی وجہ سے یہ سوگ تین دن تک جاری رکھیں گے ! سمجھ گئی؟؟

وہ پوری آب وتاب سے اسے سنتی ہاں میں ہاں ملانے لگی۔آاور فی فیملی؟ باس؟انکا کیا؟

ہم انہیں کیسے بچائیں گے ؟

اسکے دماغ میں شدت سے سوال گردش کرنے لگا۔

انہیں بچانے کے لئے باس خود ہی کافی ہیں، تم اپنا کام کرواور مجھے بھی کرنے دو !

وہ اسکے سوالوں سے عاجز آنے لگا۔

دیبورہ ایک نظر اس پر ڈال کر تیزی سے آئی پیڈ پر انگلیاں چلاتی وہاں سے غِاب ہو گئی۔

اگر کسی کو بھی کچھ ہوا تو میں اس شہر میں تباہی مچادونگا! وہ بڑبڑاتے ہوئے تیزی سے اٹھا اور میٹنگ روم کا رخ کرنے لگا اسے بہت سارے کام نپٹانے تھے۔

* *

جی دادی !

وہ فون کان سے لگائے اپنے آفس میں داخل ہوتے ہوئے چیزیں سمیٹنے لگا

جی جی بس نکل رہا ہوں ! جی لے آئونگا !

وہ عجلت میں ٹیبل سے چابی اٹھاتے ہوئے۔کائونٹر پر مطلوبہ فائل دینے لگا

یہ ثنان سے کہنا اسٹڈی کرنے کے بعد میرے گھر پہنچادے ! شیور چیف ! وہ حکم کی تعمیل کرتی فائلیں اٹھانے لگی۔وہ تیزی سے باہر نکل گیا۔آج اسکی دادی کی ویڈنگ اینیورسری تھی اور اسے کسی بھی حالت میں انکا فیورٹ گفٹ کیک لیئے وقت پر گھر پہنچنا تھا۔گفٹ لینا وہ بھول گیا تھا مگر کیک لینا اس نے ضروری سمجھا۔کیک لیئے وہ ریش ڈرائیونگ کرتے ہوئے گھر پہنچا

میں لیٹ تو نہیں ہو گیا نا؟؟؟ کیک کائونٹر پر رکھتے ہوئے اس نے مدھم لہجے میں نہ جانے کس سے سوال کیا۔کیونکہ وہاں کوئی موجود نہیں تھا

بلکل نہیں بھائی ! اوپر آجائیں آج ڈائینگ ٹیبل اوپر لگایا ہے دادی کی فرمائش پر !

ایمل ریکنگ سے نیچے جھانکتی کسی بھوت کی طرح اپنی بات مکمل کرتی غائب ہو چکی تھی

وہ کیک فریزر میں رکھنے کے بعد فریش ہونے کمرے میں چلا آیا۔شاور لینے کے بعد

اس نے ڈھیلی ڈھالی بلیک شرٹ اور جینز پہنی اور بال سنوارنے کی زحمت نہیں کی تھی ۔کیک اٹھائے وہ ٹیرس پر آ گیا۔نومبر کی ٹھیک ٹھاک سرد موسم تھا۔مگر دادی اور انکی انوکھی فرمائشیں وہ مسکرا کر سر جھٹکتا آگے بڑھ گیا

سلام بیوٹیفل لیڈیز! وہ مشترکہ سلام کیئے انکے درمیان بیٹھ گیا

واللہ دادی کسی ظالم حسینہ سے کم نہیں لگ رہی آپ! اگر دادا ہوتے تو یقیننا آپ سے ایک بار پھر شادی کرنے کی ڈیمانڈ کرتے

چل شریر کہیں کا! زینب بیگم اسکی باتوں پر جھینپی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ہمیشہ ہنس مکھ اور زندہ دل رہنے والی خاتون تھی۔حالانکہ انکا شوہر کئی برس پہلے اس دنیا سے رخصت ہو چکا تھا مگر وہ انکی یاد میں ہمیشہ یہ دن سیلیبریٹ کرتیں انکی پسند کے کھانے بناتی، کجا کہ روایتی عورتوں کی طرح رونا دھونا چھوڑ کر

مما کہاں ہیں؟ وہ بلون سیٹ کرتی ایمل سے سوال کرنے لگا

کچن میں ہونگی! وہ مصروف سے انداز میں بولی

وہ اٹھا اور کچن کی جانب بڑھ گیا

ہیلو مسز کاظمی! وہ خوشدلی سے گویا ہوا

آگیا میرا شہزادہ ! وہ اسے دیکھ کر مسکرائی

شہزادے صاحب تو آچکے ہیں مگر آپکا دستر خوان ریڈی نہیں ہوا؟ بہت بھوک لگی ہے!

وہ بے صبری سے آنکھیں مٹکانے لگا

بلکل ریڈی ہے میری جان! وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی

بابا نہیں آئے؟ وہ انہیں نہ پا کر پوچھنے لگا

نہیں بیٹا! انہیں آفیشل میٹنگ سے جانا پڑا! ضروری تھی اسلئے میں اسرار نہ کر سکی ورنہ میں روک لیتی انہیں! ہمم! وہ پر سوچ سر ہلانے لگا حالانکہ اسے یہ بات کچھ جمی نہ تھی

تم یہ ڈشز ایمل کے ساتھ ٹیبل پر لگاؤ میں زرا فریش ہو کر آتی ہوں! وہ ساتھ ہی ایمل کو آواز لگاتی

سیڑھیاں اتر گئی

ایمل کی گہری نگاہوں سے بے خبر وہ خاموشی ڈشز اٹھائے ٹیبل پر سجانے لگا۔ایمل نے نوٹ کیا تھا وہ ڈیلی روٹین کے مقابلے میں آج کچھ چپ چپ تھا

سین آن ہے؟آں! وہ شوخی سے اسے کہنی مارتی ہوئی بولی

کیا مطلب؟کونسا سین؟اطہر نے بھنویں اچکائیں

بڑے چپ چپ ہو آج ضرور کوئی بات ہے وہ گنگنائی

اطہر اسکے انداز پر مسکرائے بغیر نہ رہ سکا

آں ہاں! مسکرائے بھی؟؟؟وہ لہراتے ہوئے اسکے راستے میں آئی

اب تو پکا کوئی بات ہے؟؟؟وہ بھی کہاں ہار ماننے والی تھی

دور ہٹو! اطہر اسے گھور کر رہ گیا

کہیں محبت تو نہیں ہو گئی بھائی! وہ جانچتی نگاہوں سے سوال کرتی کھلکھلائی۔اطہر خاموشی سے کھانے کی ٹرے اٹھائے ٹیبل تک لے جانے لگا

ہے نا؟ہے نا؟ہے نا؟وہ ابرو اٹھائے تصدیق چاہنے لگی۔اطہر اسکے سوالوں کا عادی ہو چکا تھا۔سو وہ خاموشی سے منہ پر نو لفٹ کا بورڈ لگائے مصروف نظر آنے لگا

کیا نام ہے اسکا؟کہاں رہتی ہے؟کیسی دکھتی ہے؟

وہ رازداری سے ابرو اٹھائے نان اسٹاپ بولنے میں مصروف تھی

کون کیسی دکھتی ہے؟ مسز کاظمی انکی گفتگو میں حصہ ڈالا

چہ بھابھی اور کون! کب سے پوچھ رہی ہوں لیکن مجال ہے بھائی بتادیں، وہ ہار مانتے کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔ تو تم وہ سوال کیوں پوچھتی ہو جن کے جواب میرے معصوم بیٹے کے پاس نہیں ہیں! مسز کاظمی سمجھ چکی تھی انکی گفتگو کا محور

اللہ اللہ! بہت ہی معصوم ہے آپکا بیٹا ایمل کو صدمہ ہوا۔ اطہر نے بمشکل لب دبائے جلنے کی بو آرہی ہے! وہ چڑانے کے سے انداز میں بولا۔ ہونہہ! ایمل برا سا منہ بنا کر رہ گئی۔ کھانا کھانے کے بعد انہوں نے کیک کاٹا۔ اور خاندان کی خوشحالی کے لیئے ڈھیروں دعائیں مانگیں

بس اب مجھے اس گھر میں بچے کی کلکاریاں سننی ہیں! دادی نے آخر کار ایمل کے دل کی کہی

ہوں ہوں! ایمل نے شوخی سے اسکے کندھے پر کہنی ٹکائی۔

جیسے کہہ رہی ہو 'ہاں اب بتائو, بچ کر کہاں جائو گے !

وہ خاموشی سے سینے پر ہاتھ جمائے انکی روداد سننے لگا۔بولو بھی !اگر تمہیں کوئی پسند ہے تو ٹھیک ورنہ !میں ایک چاند سی لڑکی ڈھونڈو گی اپنے پوتے کے لیئے !

دادی اسکی بلائیں لینے لگی

واہ دادی چاند سی بہو !ہاں ؟دھیان سے کہیں آپکا سورج سا پوتا جلا کر راکھ نہ کر دے بے چاری کو !

وہ اپنی بات کہتے ہی کھلکھلا کر ہنس پڑی

بکو مت !اطہر برا سا منہ بناتے ہوئے بولا

چلو جائو !سو جائو تمہیں صبح کالج بھی جانا ہے !

وہ اسکی ٹیل پونی کھینچتے ہوئے بولا

کیا ہے نا؟مجھے بھی سننا ہے بھابھی کے بارے میں

وہ چڑتے ہوئے اپنے بال چھڑانے لگی

سنا نہیں تم نے دادی نے کیا کہا'چاند سی ہو گی میری بیوی !چاند سی وہ شوخی سے بولا

طوبہ طوبہ !

وہ ڈرامائی انداز میں کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے سیڑھیاں اترنے لگی۔اطہر کھلکھلا کر ہنس پڑا

پتا ہے میں کیا کہتی ہو ! وہ کچھ یاد آنے پر واپس آئی۔شادی وادی کو رہنے دیتے ہیں کیوں کسی معصوم کو گھر کم اور 'ٹارچر سیل' میں بیاہ کر لانا، یہ انکے ہزبنڈ کم اور تفتیشی آفیسر زیادہ ہونگے کہاں سے آئی ہو؟ کہاں جائو گی؟ کیا کھاتی ہو؟ کیا پہنتی ہو؟ یہ مت کرو؟ وہ مت کرو وہ؟ مجھے یہ پسند نہیں؟ مجھے وہ پسند نہیں؟ بے چاری کی آدھی زندگی تو ان سوالوں کے جواب دیتے ہی گزر جائے گی ! وہ نان اسٹاپ کسی ریموٹ سے چلنے والے کھلونے کی طرح شروع ہو چکی تھی

وہیں رکو تم زرا ! اطہر بمشکل لب دباتا ہوا اسے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ

وہ 'سچ تو کہہ رہی اس میں جھوٹ کیا ہے' چلاتی ہوئی نیچے کی طرف بھاگی

اطہر؟؟ مسز کاظمی کی آواز پر اسکی ہنسی کو بریک لگی۔کیا خیال ہے پھر تمہارا؟؟ وہ سنجیدگی سے گویا ہوئی۔کس بارے میں مام؟ وہ جان بوجھ کر انجان بنا

شادی کے بارے میں ! وہ نرمی سے گویا ہوئی

مام ! وہ انکا ہاتھ تھامتے ہوئے انکے قریب بیٹھ گیا

میں ابھی مینٹلی کسی بھی رشتے میں بندھنے کے لیئے تیار نہیں ہوں ! جب مجھے کوئی پسند آئی گی، یا میں مینٹلی ایزی فیل کرونگا میں آپکو بتادونگا۔ ہمم ؟

پکا؟؟؟ وہ مطمئن انداز میں مسکرائی

پکا ! اس نے آنکھیں میچے زور سے اثبات میں سر ہلایا

مسز کاظمی اسے اندر پر کھلکھلائی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

* *

گھڑی دن کے آٹھ بجا رہی تھی۔ وہ کئی بار اسکا نمبر پش کرتے کرتے ہاتھ روک لیتی۔ مگر اور کوئی چارہ نہیں تھا اسکے سوا۔ اس نے نمبر پش کرتے ہوئے کان سے لگایا اور اسٹڈی ٹیبل سے چیزیں سمٹنے لگی

ہیلو ؟ کون ؟ خمار آلود اسکے کانوں سے ٹکرائی۔ ایک پل کو اسکا دل کیا کال کاٹ دے مگر ہمت جٹا کر بول پڑی۔ رومیصہ !

تم؟وہ مارے حیرت کے بیڈ سے تقریبا اچھلا

تمہیں ڈسٹرب تو نہیں کیا؟؟؟وہ مدعے پر آئی

ایسا ہو سکتا ہے بھلا! وہ سوال پر سوال کرنے لگا

تم سے ایک ہیلپ چاہیئے تھی! ثنان! وہ جھجکی

آں ہاں! حکم؟وہ شاہانہ انداز میں بولا

ایسے نہیں،اسے اپنا مسلہ بیان کرنے کے لیئے لفظ نہیں مل رہے تھے

تو پھر کیسے؟وہ جھٹ سے بولا

یعنی تم مل سکتے ہو کہیں باہر! اگر فری ہو تو !

وہ شرمندہ سی ہونے لگی ابھی کل کی ہی تو بات تھی وہ ملے تھے اور اب اس سے مدد مانگا

اسے عجیب سا لگ رہا تھا

شیور! میں آفس سے فری ہوتے ہی لوکیشن شیئر کرونگا تم وہاں آجانا! پھر بات کرتے

ہیں !

وہ سمجھ چکا تھا اسے کیا مدد چاہیئے تھی۔اور وہ خوشدلی سے اسکی تمام پریشانیاں حل کرنا چاہتا تھا۔تھینک یو ثنان! وہ مشکور تھی اسکی

نیور مائنڈ! بے تکلفی سے کہتے اس نے فون بند کر دیا

کتنا بے لوث اور رحم دل انسان ہے۔وہ فون کی سیاہ اسکرین کو گھورتی ہوئی سوچنے لگی

نبیشہ اور ایمان کو جگانے کے بعد اس نے آفس کا رخ کیا۔اسکا کام تقریبا مکمل ہونے کو تھا جب ثنان کا پیغام موصول ہوا۔وہ اسے کھڑکی کے قریب آنے کا کہہ رہا تھا

وہ حیرت بھری نگاہوں سے پیغام کو دیکھتے ہی کرسی پر ے دھکیلتی کھڑکی سے نیچے جھانکنے لگی

وہ اپنے گھاڑی میں موجود اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے ہاتھ ہلانے لگا

رومیصہ سر تھام کر رہ گئی۔تیزی سے چیزیں سمیٹتے ہوئے وہ گاڑی میں آ بیٹھی۔اسکے بیٹھتے ہی وہ گاڑی آگے بڑھا لے گیا

ہم کہاں جا رہے ہیں؟؟ وہ پوچھے بغیر نہ رہ سکی

آپ کی مطلوبہ جگہ پر! وہ مزے سے بولا

ک کیا مطلب؟ تمہیں کیسے پتا؟ مجھے کہاں جانا ہے! وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی

تم قیدیوں کا ریکارڈ چیک کرنا چاہتی ہو رائٹ؟ وہ اسکی حالت سے محفوظ ہوتا مزے بولا

ہاں بلکل! وہ فورا بولی

ہم میرے ڈپارٹمنٹ جا رہے ہیں، وہاں کمپیوٹر ریکارڈ تو نہیں مگر فائلز موجود ہیں

ہزاروں کی تعداد میں تمہیں انہی میں سے تلاشنہ ہو گا کر لو گی؟؟؟ وہ تفصیل بتانے لگا۔

ہمم مجھے کوئی پرابلم نہیں! وہ مضبوط لہجے میں بولی۔ وہ توقع کے عین مطابق جواب ملنے

پر مسکرایا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گاڑی آسمانوں سے باتیں کرتی ایک خوبصورت طرز کی عمارت کے سامنے رکی۔ وہ

گاڑی پارکنگ میں کھڑی کرنے کے بعد اسکی طرف آیا

ایک بات سنو یار! وہ کنپٹی کھجاتا ہوا مضطرب انداز میں گویا ہوا

کیا ہوا کوئی پرابلم ہے؟ وہ نا سمجھی سے گویا ہوئی

آں ہاں! مطلب نہیں! دیکھو! چیف اس وقت جا چکے ہونگے میں آفیشل کیس پر ہوں

اسلیئے آج رات یہی ہوں، میں نے سوچا تمہاری ہیلپ کر دوں! آئوٹ سائیڈرز کو

یہاں آنا آلوئوڈ نہیں ہے،اسلئے محتاط رہنا جسٹ میک شیور کہ تم چیف کی نظروں میں نہ آئو،ویسے تو وہ جا چکے ہونگے لیکن پھر بھی تم محتاط رہنا ورنہ میرے لیئے پرابلم ہو جائے گی! واللہ انکی نظریں انکے سوالوں سے زیادہ خطرناک ہیں ! وہ محتاط انداز میں دائیں بائیں دیکھتا لفٹ کا بٹن دبانے لگا

رومیصہ سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلانے لگی

لفٹ تھرڈ فلور پر آرکی

سامنے ایک لمبی سی گلی نما راہداری میں کئی کمرے تھے۔میرا آفس فورتھ فلور پر ہے۔ وہ سامنے رائیٹ سائیڈ پر ففتھ روم میں تمام فائلز رکھی ہیں!

وہ راہداری کی طرف اشارہ کرنے لگا

تھینکس! وہ واقعی اسکی شکر گزار تھی

پلیزر! وہ کندھے اچکاتا ہوا لفٹ میں داخل ہو گیا

ثنان؟؟اس نے کچھ سوچتے ہوئے اسے پکارا

ہمم؟؟؟وہ رکا

اگر میں پکڑی جائوں تو تم کہنا تم مجھے نہیں جانتے !

وہ عام سے انداز میں بولی۔ جبکہ ثنان حیرت غش کھا کر گرنے کو تھا

ہے ہے؟؟؟اس سے پہلے وہ کچھ کہتا لفٹ اوپر کی طرف سلائیڈ کر گئی۔ وہ تیزی سے اطراف میں نظر گھماتی مطلوبہ کمرے میں داخل ہو گئی

باپ رے باپ ! وہ سر اٹھائے پریشان سے بڑے بڑے ریک میں رکھی فائلوں کو دیکھنے لگی۔ وسیع کمرہ تمام تر فائلوں سے بھرا پڑا تھا۔ وہ کیسے اتنا سارا ریکارڈ چیک کرے گی۔ اسے نے دونوں ہاتھوں سے سر تھام لیا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

! 2015 ہاں جس سال بابا کی ڈیتھ ہوئی وہاں سے اسٹارٹ کرتی ہوں !

فائنلی اسکا دماغ کام کرنا شروع ہوا

گلے سے اسکارف اتار کر ایک طرف رکھتے ہوئے اس نے بیگ فون کی ٹارچ آن کی اور کام میں جُٹ گئی

۔1970,19801960,1950 انگلی فائلوں پر جمائے ہوئے وہ زیر لب بڑبڑاتی جا رہی تھی

افف اللہ میری مدد کر!اسے ابھی سے گردن میں ٹھیسیں اٹھتی محسوس ہونے لگیں

گلاس وال کے اس پار جیبوں میں ہاتھ پر سوچ انداز میں وہ روشنیوں کو گھورتا مگن انداز

میں کچھ سوچ رہا تھا جب پارکنگ ایریا میں ثنان کی گاڑی جاتے دیکھ کر وہ چونکا۔

یہ اس وقت کہاں گیا تھا؟؟اطہر نے زیر لب بڑبڑاتے ہوئے کریڈل اٹھایا

ثنان کہیں گیا تھا؟؟

جی سر وہ پندرہ منٹ کے لیئے باہر گئے تھے اسکے بعد واپس آ گئے

اور کون تھا اسکے ساتھ؟؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ پراسرار انداز میں پوچھنے لگا۔کیونکہ وہ گاڑی میں دوسرے نفوس کو محسوس کر چکا تھا

کوئی بھی نہیں سر!وہ اکیلے گئے تھے اور اکیلے واپس آئے!ریسپشنسٹ کے موعدبانہ

جواب پر اس نے کریڈل واپس پٹخ دیا۔اور ثنان کے آفس کا رخ کیا

تم کہیں باہر گئے تھے؟

ثنان اسے آفس میں دیکھ اپنی کرسی سے اچھلا۔وہ اسکی موجودگی کی توقع نہیں کر رہا تھا

ج جی میں کسی کام سے باہر گیا تھا !

وہ پر اعتماد انداز میں بولا۔ مگر اطہر تو پھر اطہر تھا وہ اسکی ہڑ بڑاہٹ نوٹ کر چکا تھا

کون تھی وہ لڑکی ؟اطہر کی بھنویں سکڑیں

کون لڑکی چیف ؟ثنان کو گڑ بڑی کا احساس ہوا

وہی سیاہ بالوں والی خوبصورت سی لڑکی، جسے کل تم فیور دے رہے تھے ! وہ گہری نظریں اس پر گاڑھے ہوئے تھا۔ اسکا حلیہ بیان کرنے ثنان کے لب بے اختیار مسکرائے، اس نے پہلی بار اطہر کے منہ سے کسی لڑکی کو 'خوبصورت' کہتے سنا تھا۔ اطہر ابرو اٹھائے اس کے جواب کا منتظر تھا۔ وہ میری دوست تھی ! وہ مسکرایا

دوست ؟اطہر نے تصدیق چاہی

جی ! ثنان کا سر جھٹ سے دائیں بائیں ہلا

ٹھیک ہے، تم کیس ریڈی کرو اور مجھے ڈیٹیل میل کر دینا۔ وہ حکم صادر کرتا ہوا باہر نکل گیا

راہداری سے گزرتے ہوئے اسے غیر ارادی طور پر آوازیں سنائی دی۔ وہ رکا اور کچھ

قدم پیچھے لیتے ہوئے

دروازے سے کان لگا کر اندر کی صورتحال جاننے کی کوشش کرنے لگا

2012,2013,2015وہ چونکا !

کوئی نسوانی آواز تھی۔دھیرے سے دروازے کا لاک گھماتے ہوئے وہ اندر داخل ہو گیا۔ٹیبل پر ایک طرف اسکارف اور بیگ پڑا تھا۔جبکہ وہ اطمینان سے ٹارچ کی مدد سے فائلوں کا معائنہ کرنے میں مصروف تھی

اطہر نے ضبط سے مٹھیاں بھینچیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسے شان کی ہڑبڑاہٹ کا قصہ پلوں میں سمجھ آ گیا

کیا کر رہی ہو تم یہاں پر؟؟؟

وہ اسکی پشت پر جا کھڑا ہوا

اس ناگہانی آفت پر رومیصہ ہڑبڑا کر پلٹی

فون اسکی گرفت سے چھوٹتا اطہر کے قدموں میں جا گرا۔یہ کیا طریقہ ہے؟ڈرا دیا مجھے !

وہ سینے پر ہاتھ جمائے تیز تیز سانسیں لینے لگی

میں نے پوچھا کیا کر رہی ہو تم یہاں؟؟

وہ سخت تاثرات لیئے اپنے سوال پر اٹل تھا

رکو زرا مجھے تمھاری شکل تو دیکھے دو !

وہ برہمی کا اظہار کرتی۔ جھک کر اپنا فون اٹھانے لگی

شکر ہے بچ گیا! وہ بڑبڑائی

جبکہ اطہر کی گہری نظریں اسکے چہرے پر جمیں تھی

وہ روشنی اسکے چہرے پر مارتے ہی دنگ رہ گئی

ثنان نے تو کہا تھا چیف جا چکے ہیں! وہ زیر لب بڑبڑائی

ہاہائے چیف! وہ دانت دکھاتی بمشکل بولی۔

اسکی سمجھ سے بالاتر تھا وہ کیا کہے !

پکڑی جو جا چکی تھی

میں نے پوچھا تم یہاں کیا کر رہی ہو؟؟

وہ شعلہ بار نگاہوں سے گھورتا دو قدم آگے آیا

آں آن! ٹھیک ہے، ٹھیک ہے! وہ دونوں ہاتھ اسکے سینے کے قریب کرتے ہوئے بولی

۔اور بیگ سے ایک کاغز نما نوٹس نکال کر اسکے ہاتھ میں تھمایا

یہ کیا ہے؟ تقریبا چھیننے کے سے انداز میں اسکے ہاتھ نوٹس سے لیا اور ایک نظر اس پر

ڈال کر کاغز کو کئی ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا

تم خود کو بہت اسمارٹ سمجھتی ہو یا مجھے بے وقوف! اس کے ابرو تنے

پرمیشن لیٹر اصلی تھا !

رومیصہ کو اسکی حرکت پر سخت غصہ آیا

وٹ ایور! وہ ناک سے مکھی اڑانے کے سے انداز میں بولا۔ یہ میرا ڈپارٹمنٹ ہے اور تم

میری اجازت کے بغیر یہاں ایک کاغذ کو بھی چھو نہیں سکتی

وہ لفظ چبا چبا کر بولا

تو ٹھیک ہے مسٹر چیف! وہ اسی کے انداز میں بولی

یہ میرے لیگل ڈاکیمنٹس ہیں،اور میں پر فیشنل لائر ہوں، کیااب میں اپنا کام کر سکتی ہوں؟

وہ بیگ سے فائل نکال کر اسکے سامنے پٹختے ہوئے قدرے اونچی آواز میں بولی

اطہر ایک قہر بھری نگاہ اس پر ڈال کر فائل پر نظر دوڑانے لگا۔اور انتہائی بے یقینی سے ان تمام کاغذوں کو الٹ پلٹ دیکھنے لگا۔جو دیکھنے میں اصلی معلوم ہو رہے تھے۔تو پھر جو اس نے انکی گفتگو میں سنا تھا کہ خاور حیسن نے اسے جھوٹے کیس میں پھنسا کر اسکی ڈگری بار کونسل کو سبمت کرادی تھی۔وہ سب کیا تھا؟؟؟سچ یا جھوٹ !

اسے مصروف پا کر رومیصہ نے نا محسوس طریقے سے اپنی مطلوبہ فائل کھولی اور ڈھر اڈھڑ تمام صفحوں کی تصویریں نکال لیں۔وہ اپنی محنت ایسے ہی رائیگاں نہیں جانے دے سکتی تھی

ہو گئی تسلی؟؟اس نے جھٹ سے اپنی فائل اسکے ہاتھوں سے کھینچی

اطہر کو اسکی حرکت پر سخت تاؤ آیا

یقیننا نہیں ہوئی ہو گئی ! خیر کوئی بات نہیں، میں کوئی اور طریقہ تلاش کر لونگی ! وہ اپنی

بات کے جواب میں خود ہی بولی۔اور بیگ کندھے پر لٹکائے تیزی سے باہر نکل گئی۔

اطہر ایک بار پھر اس لڑکی کو سمجھنے کی ناکام کوشش کرنے لگا۔

رومیصہ؟؟؟ثنان اسے راہداری سے گزرتے ہوئے دیکھ کر اسکی طرف آیا

سوری؟میں آپکو نہیں جانتی!وہ ایک آنکھ دبا کر کہتی آگے بڑھ گئی۔

ثنان ہکا بکا اسے جاتا دیکھنے لگا۔

تم نے تو کہا تھا وہ تمہاری دوست ہے؟؟؟اطہر کی آواز پر وہ کرنٹ کھا کر مڑا۔یعنی چیف سب جان چکے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ج.جی مجھے لگا وہ مجھے دوست سمجھتی ہے مگر کوئی بات نہیں!ثنان جملہ ادھورا چھوڑ کر تیزی سے آفس کی طرف بڑھتا اپنا دامن بچا گیا

اسے چیف کی نظریں اپنے اندر گڑھتی محسوس ہو رہی تھی۔زرا دیر اسکی نظروں سے سامنے رہتا تو سارا سچ بوجھ لیتا۔

اطہر دانت پیس کر رہ گیا۔اسکے آفس کی طرف بڑھتے قدم رکے۔فائل کمرے میں جوں توں پڑی تھی اور اسکا اسکارف بھی۔یقننا وہ اسی فائل کی تلاش میں آئی تھی۔اس

نے وہ فائل اٹھالی۔اس بند کمرے میں ہر طرف اسکے کلون کی خوشبو پھیل چکی تھی ۔اور کچھ سوچتے ہوئے اسکارف بھی اپنی ہتھیلی میں دبوچہ اور ایگزٹ کا رخ کیا۔وہ گھر جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔

* *

رومی تم کچھ کھاؤ گی؟؟نبیشہ کی آواز پر اسکی تیزی سے پیڈ پر چلتی انگلیاں تھمی

نہیں یار! مجھے ایک کپ کافی لادو بس !

کہتے ہوئے وہ پھر سے مصروف نظر آنے لگی.

گھڑی رات کے آٹھ بجنے کا سندیش دے رہی تھی۔

نبیشہ اور ایمان ڈنر کے بعد اپنے کمرے میں تھی

جبکے وہ اخبارات کے کئی ٹکڑے اپنے سامنے بکھیرے ٹیرس پر موجود تھی۔اسے جو نام ملا تھا وہ کسی قیامت خیز انکشاف سے کم نہیں تھا۔سو وہ معاملے کی جڑ تک پہنچنے میں جٹ گئی تھی۔

تمہاری کافی!

نبیشہ کافی کا کپ اسکے سامنے رکھتے ہوئے برابر والی کرسی پر براجمان ہوئی۔

کیا کر رہی ہو تم؟ وہ اخبارات کے ذخیرے پر نظر ڈال کر سرسری سا پوچھنے لگی۔اور ساتھ ہی ایک اخبار کا ٹکڑا اٹھائے نظروں کے سامنے کیا۔

'حیدر یز گروپ آف انڈسٹریز کے مالک زمان حیدر اور انکے صاحب زادے بحرام زمان کو نامعلوم افراد نے اٹلی میں قتل کر دیا' وہ زیر لب بڑبڑائی۔

تم ان سب کے ساتھ کیا کر رہی ہو؟؟؟ یہ تو دو سال پرانا ہے ! وہ اچھنبے سے پوچھنے لگی ۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رومیصہ سوچ میں پڑ گئی اسے بتائے یا نہ بتائے،

نبیشہ ابرو اٹھائے جواب کی منتظر تھی۔

چونکے تم میری بہن ہو اسلیئے تمہیں بھی یہ جاننے کا حق کا ہے کہ،

شاید میں بھی تمہاری بہن ہو ڈیئر رومی !

ایمان اس کی بات کاٹتے ہوئے تنزیہ بولی۔

کیا باتیں ہو رہی ہیں یہاں؟ اور کافی کا کپ تھامے انکے قریب ٹیرس کی ریلنگ کے

سامنے جا کھڑی ہوئی۔

میں آج پولیس اسٹیشن گئی تھی! رومیصہ ایک نظر ایمان کی پشت پر ڈال کر سلسلہ کلام دوبارہ جوڑنے لگی۔

کیوں؟ خیریت؟

نبیشہ حیرت سے کہتی کپ ٹیبل پر رکھے سیدھی ہو بیٹھی

ایمان بھی توجہ سے اسے سننے لگی۔البتہ اسنے رخ نہیں موڑا تھا۔

ہاں بلکل خیریت ہے، میں بس یہ جاننے گئی تھی کہ ہمارے بابا سے جیل میں کون ملنے آتا تھا،اور وہ کسے خط لکھتے تھے! تمہیں یاد ہو گا ہم سے مل کر وہ اکثر اداس ہو جایا کرتے تھے اسلئے ہمیں وہاں جانے روک دیا تھا بابا نے

وہ تفصیل سے بتانے لگی۔

پھر؟؟؟نبیشہ بے تابی سے بولی۔

یہ دیکھو! 'زمان حیدر' کا نام سامنے آیا ہے رومیصہ پیپر اسکے سامنے رکھتے ہوئے بولی۔

ناممکن! بابا کا ان جیسے کرمنلز اور مافیاز سے کیا تعلق بھلا! ایمان نے برہمی سے گویا

ہوئی۔

میں بھی یہی جاننے کی کوشش کر رہی ہوں، ہو سکتا کوئی اور زمان حیدر ہو!

رومیصہ نے اسکی بات سے اتفاق کیا۔

ویسے تم کیسے جانتی ہو انکا مافیاز سے تعلق ہے؟؟

وہ حیرت سے پوچھنے لگی۔

انکے بارے میں کون نہیں جانتا، آئے دن کبھی CNN تو کبھی BBC میں انکے کارناموں کے چرچے ہوتے رہتے ہیں! ایمان ناگواری سے بولی۔

لیکن اس پرانے اخبار میں تو لکھا ہے کہ وہ دونوں باپ بیٹا قتل کیئے جا چکے، وہ بھی دو سال پہلے !

نبیشہ حیرانی سے گویا ہوئی۔

ایسے لوگ تو مر جاتے ہیں، لیکن انکے نقشے قدم پر چلنے والے زندہ رہتے ہیں،

ایمان چائے کا کپ لبوں سے لگاتی نفرت انگیزی سے بولی وہ یقیناً زندہ ہے! یہ دیکھو, دو سال پہلے کی خبر 'ٹائمز آف نیویارک نے اسے 'ہیرو آف نیشن' کا نام دیا۔

رومیصہ لیپ ٹاپ نبیشہ کو تھماتی ہوئی بولی۔

طوبیٰ کس قدر شرم کی بات ہے !ہزاروں لاکھوں لوگوں کے قاتل،فساداور بربریت پھیلانے والے اب 'قوم کے ہیرو کہلائیں گے !

ایمان نے ناپسندیدگی سے لقمہ دیا۔

اسکی بھی کوئی وجہ ہو گی ایمان !نبیشہ مصروف انداز میں تیزی سے انگلیاں پیڈ پر چلاتی ہوئی بولی۔

ہونہہ !ایمان نے ناگواری سے رخ موڑ لیا۔

جبکے رومیصہ کافی کا کپ لبوں سے لگالیا۔اسکے سر میں شدید درد تھا۔کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کیا سچ ہے اور کیا جھوٹ۔وہ الجھ کر رہی گئی۔

دیکھا میں نے کہا تھانا اسکی بھی کوئی وجہ ہو گی !

نبیشہ کی زبان پھسلی۔

کیا ہے ؟رومیصہ نے بھنویں سکیڑیں۔

"حیدریز کے پریزڈنٹ نے دوسوارب اٹیلین گورمنٹ کوایکانمی ڈونیٹ کی،اور لاسٹ

ایئر ٹائمز آف نیویارک نے یہ دعوی کیا ہے کہ اٹلی میں انکے دس ہزار سے زیادہ ہاسپٹل، ریسٹورنٹ اور ریزورٹ ہیں جہاں وہ لوگوں کو مفت ہیل، اور فیڈ کرتے ہیں !

so here is the 'grand' reason of calling them 'pride of italy' and 'hero of the nation'

وہ کسی نیوز اینکر کی طرح تنقید سے بھرپور لہجے میں اپنی بات مکمل کیئے لمبی سانس لینے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رومیصہ خاموشی سے اسکا چہرہ تکنے لگی۔

جبکہ ایمان ہکا بکا رہ گئی۔

کس قدر دوغلی ہے اتالوی سرکار! کیسے ایک کرمنل کو ہیرو قرار دے دیا! نبیشہ نے لقمہ دیا۔

یہ تو ہونا ہی تھا، اس نے خرید لیا ہے سرکار کو، وہ اب اسکے گُن نہ گائے تو اور کیا کرے! ان جیسے خطرناک لوگوں سے گورمنٹ بھی خوفزدہ ہے بات سیدھی اور صاف ہے

رومیصہ پر سوچ انداز میں بولی۔

جو بھی ہے تم ان دہشت گردوں کا نام میرے بابا کے ساتھ مت جوڑو انکا ان سے کوئی لینا دینا نہیں وہ ایک عزت دار شہری تھے! ایمان برہمی سے کہتی واک آئوٹ کر گئی۔

ہمم! مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے

رومیصہ نے پر سوچ انداز میں سر گوشی کی۔

خیر مجھے نیند آرہی ہے میں سونے جارہی ہوں! گڈ نائٹ، نبیشہ کافی کا خالی مگ اٹھائے اسکے گال سے گال مس کرتی کمرے کا رخ کرنے لگی۔

جبکے رومیصہ نے آنکھیں مندے سر کرسی کی پشت سے ٹکالیا۔ وہ یقین کر لینا چاہتی تھی کہ اسکے بابا کا حیدر یز سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ اگر ایسا نہ ہوا تو؟؟؟؟ یہ سوچ ہی اسکے لیئے جان لیوا تھی۔ اس سب میں الجھن کا شکار وہ 'علی زمان' اور 'زمان حیدر' کے بیچ فرق کی پہچان نہ کر پائی۔

* *

MOSCOW | RUSSIA |

AND OUR NEXT DESIGNER OF

TONIGHT

APREL O'NEIL

اسکے نام کی پکار کے ساتھ وہ بھاگتی ہوئی اسکے کمرے کی طرف گئی۔

یش اٹھو، کم آن جلدی کرو

وہ اسکا کوٹ اٹھائے عجلت میں اسکی طرف بڑھی۔

جو ہنوز ارد گرد سے بے نیاز فون پر بزی نظر آرہا تھا۔

اٹھو بھی! اپرل چیخی۔

وٹس یور پرابلم لَو؟ وہ تپ کر بولا۔

خدا کے لیئے، تمہاری اسٹیج پر ایک واک میرے نئے نویلے برینڈ کو آسمانوں تک پہنچا سکتی، پلیز میری خاطر اتنا کر دو! وہ بلا کی معصومیت پر سجائے درخواست کرنے لگی۔

ایک شرط پر؟ وہ معنی خیزی سے کہتا اسکی طرف جھکا

یششششمم! وہ آتی جاتی ماڈلز کی جانب اسکی توجہ دلاتی ہوئے گھور کر بولی

تمہاری ساری شرطیں منظور؟ چلواب جلدی کرو

وہ جھٹ سے بولی۔

تو ٹھیک ہے، تم آج رات پارٹی دو گی، نائٹ کلب میں، وہ اسکی پیشانی پر لب رکھتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

ڈن! وہ فوراسے مان گئی۔ ساتھ ہی اسے کوٹ پہناتے ہوئے باہر لے آئی۔ بیک اسٹیج سے گزرتے ہوئے وہ ریمپ پر آپہنچے۔ اسکی کہنی تھامے چہرے پر خوبصورت سی مسکراہٹ سجائے ایپرل اپنے خوبصورت 'ایتھلیٹ بوائے فرینڈ' کے ہمراہ لوگوں کی داد وصول کرتی خوش نظر آرہی تھی۔ جبکے یشم زبردستی بڑی سی مسکان چہرے پر سجائے اپنے فینز کو ہاتھ ہلانے لگا۔ وہ اس 'نیم فیم' والی سیلبریٹی لائف سے سخت عاجز آچکا تھا۔ یہاں بھی وہ صرف ایپرل کے خیال سے آیا تھا کچھ ہی دیر میں انکی فائنل واک ختم ہوئی۔ یشم اکتائے ہوئے انداز میں کوٹ اتار کر اپنی مینیجر کی طرف اچھالتا ایگزٹ کی جانب بڑھا تھا۔ جو اس بے چاری سے ہڑبڑا کر کیچ کیا اور تیزی سے اسکے ہم قدم ہوئی۔

مجھے اکیلا چھوڑ دو! وہ دوٹوک بولا اور کیز سے اپنی گاڑی انلاک کرتا آگے بڑھ گیا۔

لیکن سر میں تاتیہ میڈم کو کیا جواب دوں !

بمشکل اسکے گلے سے آواز نکلی۔

دیکھو شرائے تم میری مینیجر ہو نہ کہ میڈم تاتیہ کی،اب جائو یہاں سے اور کوئی بھی بہانہ بنا دینا۔

وہ عاجزی سے کہتے ہوئے زن سے گاڑی آگے بڑھا لے گیا۔جبکے بے چاری شرائے میڈم تاتیہ کو کنوینس کرنے کے لیئے نیا بہانہ سوچنے لگی۔ہمیشہ کی طرح۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم کیا چاہتی ہو آج بھی مجھے ڈانٹ پڑے ؟؟

ایمان صبح صبح غصے سے بھری اسکے سر پر آ کھڑی ہوئی۔میں ایسا کیوں چاہوں گی ایمان !

وہ دھیمے لہجے میں بولی۔

تو مجھے ایگزام فیس دینا پسند کرو گی شہزادی صاحبہ تاکہ میں پے کر سکو کیونکہ آج لاسٹ ڈیٹ ہے !

اسکا لہجہ تمسخر اڑاتا ہوا تھا۔

سیلیری کی تمام رقم بار کونسل کے سپرد کر چکی تھی۔اسے جلد سے جلد اپنی ڈگری کلیئر چاہیئے تھی۔

ٹھیک ہے میں آج پے کر دونگی!

وہ ٹھنڈی آہ بھرتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

میں تمام عمر آپکی مشکور رہوں گی! بہت شکریہ آپکا !

تنز سے بھرپور لہجے کہتی وہ بیگ کندھے سے لٹکاتی باہر نکل گئی۔جہاں نبیشہ اسے مسلسل آوازیں لگا رہی تھی۔فائنلی ون اینڈ ہاف منتھ رہ گیا ہم ایگزام کے بعد اٹلی ہو نگے !وہ ایڑھیوں کے بل گھومی۔

نبیشہ اسکے چہرے پر جگمگاتی خوشی دیکھ کر بمشکل خود کو کچھ کہنے سے ٹوکا۔ورنہ وہ اچھے سے جانتی تھی کہ رومیصہ کچھ بھی کرے گی مگر انہیں اتنی دور جانے کی اجازت کبھی نہیں دے گی۔

رومیصہ عجلت میں دو چار نوالے زہر مار کرتی ٹیبل چھوڑ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔اسے ایک

نئ ٹینشن نے آلیا تھا۔وہ ایمان کی فیس کیسے ادا کرتی۔اسکی دوسری جاب کی سیلیری آنے میں ابھی وقت تھا۔بلاارادہ اسکا دھیان گلے میں جھولتے پینڈنٹ پر گیا۔وہ اسکی ماں کی آخری نشانی تھی۔اسے بیچ نہیں سکتی تھی۔مگر کیا کرتی کوئی دوسرا راستہ بھی تو نہ تھا

وہ آنسو ضبط سے اندر دھکیلتی لاکٹ اتار کر بیگ میں رکھتے ہوئے جیولرز کا رخ کرنے لگی

۔

آپ سے ایک ریکویسٹ ہے انکل،وہ جھجکی

دکاندار نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا۔

یہ میری مام کی آخری نشانی ہے اگر مجبوری نہ ہوتی تو میں اسے کبھی نہ بیچتی آپ پلیز اسے امانت کے طور پر گروری رکھ لیں،جب میرے پاس پیسے ہونگے میں آپکے پیسے ادا کر کے واپس لے لونگی

!وہ التجائیہ انداز میں گویا ہوئی

میں پوری کوشش کرونگا بیٹا،وہ خوشدلی سے گویا ہوا۔شکریہ انکل!وہ بھیگی آواز میں

کہتی شاپ سے نکل گئی۔

****

**

رومیصہ اپنے آفس میں مصروف تھی جب اسکے سیل فون پر مسز کاظمی کا کال آنے لگی۔

اس وقت ؟خیریت ہو بس !

اس نے بڑبڑاتے ہوئے فون کان سے لگایا۔

ہیلو !رومی تم فری ہو؟مسز کاظمی کی پریشانی سے بھرپور آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی۔

کیا ہوا سب خیریت؟وہ فکرمندی سے بولی۔

تمہاری ہیلپ کی ضرورت ہے بیٹا،ہاسپٹل سے ایک پیشنٹ مسنگ ہے اور سی سی ٹی کیمراز بھی کام نہیں کر رہے،پلیز تم جہاں کہیں بھی ہو میرے ہاسپٹل آجاؤ اٹس ویری ارجنٹ ہاسپٹل کی ریپوٹیشن کا سوال ہے !انکے لہجے سے چھلکتی پریشانی بتا رہی تھی کہ معاملہ کتنا گھمبیر ہے

میں اپنے ڈرائیور کو بھیجتی ہوں تم جلدی سے آجاؤ !

ٹھیک ہے میں آتی ہوں، آپ فکر نہ کریں !

وہ انہیں تسلی دیتی عجلت میں اپنا سامان سمیٹنے لگی۔ تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد وہ مسز کاظمی کے آفس میں موجود تھی۔ وہ اسے تمام صورتحال سے آگاہ کرنے کے بعد پریشانی سے چکر کاٹ رہی تھی۔

آپ پریشان نہ ہو، آپ بس مجھے کنٹرول روم تک پہنچادیں اور مجھے بیس منٹ دیں آپکا کام ہو جائے گا !

وہ اپنا ٹیب سنبھالتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پلیز جلدی کچھ کرو رومی ! وہ پولیس کو اس معاملے میں کسی طور شامل کرنا نہیں چاہتی تھی

مسز کاظمی اسے کنٹرول روم تک لے آئی۔

یہ پولیس ڈیپارٹمنٹ سے آئی ہیں، تم انہیں کچھ وقت دو یہ کیمرا ز کی فوٹیج دیکھنا چاہتی ہیں !

مسز کاظمی نے مسکراتے ہوئے صفائی سے جھوٹ گھڑا اور سکیورٹی انچارج سے مخاطب

ہوئی۔اور آنکھوں ہی آنکھوں میں مڑ کر اسے اشارہ کیا

شیور میم! وہ ایک نظر انکے برابر میں کھڑی رومیصہ پر ڈال کر ایک طرف ہو گیا۔

میک شیور کوئی اندر نہ آئے! مجھے کوئی ڈسٹربنس نہیں چاہیئے! وہ مسز کاظمی کے کان میں سرگوشی کرنے لگی۔تو وہ سر ہلاتی باہر نکل گئی۔

اور وہ تیزی سے کمپیوٹر اسکرین پر انگلیاں چلاتی مگن نظر آنے لگی۔تقریباً آدھے گھنٹے میں اس نے تمام اگلی پچھلی ڈیلیٹڈ فوٹیج ریکور کر دی اور گہری سانس لیتے ہوئے۔بیگ اٹھائے باہر نکل آئی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا ہوا میم پرابلم سولو ہو گئی؟؟انچارج اسے باہر آتا دیکھ کر پوچھنے لگا۔

ہاں یہ تو میرے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا! وہ کندھے اچکا کر کہتی آگے بڑھ گئی۔اور یہی اسکی سب سے بڑی غلطی تھی

تم نے یہ کر دیا؟اومائی گاڈ آئی جسٹ کانٹ بلیو رومی؟مجھا لگا تم مجھے کوئی سجیشن دو گی اس سے نکلنے کا مگر تم نے تو پرابلم ہی سولو کر دی؟حیرانی سے انکی آنکھیں باہر آنے کو تھی۔رومیصہ نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے جیسے کہہ رہی ہو'اب ایسی بھی کوئی

بات نہیں تھینک یو سو مچ! وہ اسکا ہاتھ دباتے ہوئے بولی۔

کوئی بات نہیں، بس یہ بات ہم دونوں کے درمیان رہنی چاہیئے مسز کاظمی! وہ اپنا 'راز' راز ہی رکھنا چاہتی تھی۔ شیور، شیور تم بلکل فکر مت کرو۔ وہ اسے یقین دہانی کروانے لگی۔

اب مجھے جازت دیں، نبیشہ پریشان ہو رہی ہو گی

اللہ حافظ! وہ گھڑی پر نظر ڈالتے ہوئے انکے آفس سے نکل آئی۔ شام ڈھل رہی تھی اسے گھر پہنچنا تھا۔ ہاسپٹل کے باہر ٹیکسی کا انتظار کر رہی تھی۔ جب اطہر اپنی کار پارکنگ لاٹ میں کھڑی کرنے کے بعد ہاسپٹل کی طرف بڑھا۔ غیر ارادی طور پر اسکی نظر رومیصہ پر پڑی۔ یہ وہی لڑکی تھی جسے ثنان نے اس دن اپنی دوست بتایا تھا۔

لیکن یہ یہاں کیا کر رہی ہے؟؟

ہاسپٹل ہے کوئی بھی آ جا سکتا ہے میں بھی کیسی بے تکی باتیں سوچ رہا ہوں، وہ اگلے ہی لمحے اپنی سوچ کو مسترد کرتے ہوئے اسے نظر انداز کرتا آگے بڑھ گیا۔

تم یہاں؟؟؟ مسز کاظمی اسے دیکھ کر خوشگوار حیرت سے بولی۔

آفیشل کیس پر کام کر رہا ہوں ! آپکے ہاسپٹل سے کچھ ڈیٹیل چاہیئے تھی تو سوچا آپ سے ملتا جائو !

وہ پیپر ویٹ گھماتے ہوئے کرسی پر ڈھے گیا۔

ٹھیک ہے تم اپنا کام مکمل کر لو، تب تک میں ایک پیشنٹ کو دیکھ آئوں، پھر تمہیں ایک اچھی کافی پلاتی ہوں !

وہ اسکا گال تھپتھپاتی کوٹ اٹھائے آفس سے نکل گئی۔

تو اطہر نے کنٹرول روم کا رخ کیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سلام سر ! وہ اسے دیکھتے ہی اٹھ کھڑا ہوا۔

اس ڈیٹ کی تمام فوٹیج دکھائو ! وہ جواباً سر خم دیتا ایک چٹ انچارج کے سامنے رکھتے ہوئے برابر والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ہاسپٹل کے تمام ورکرز اسے 'پرفیشنل' اور مسز کاظمی کے بیٹے ہونے کے حوالے سے بھی جانتے تھے سو اس سے سوال کرنے کی جرات نہ کرتے۔

بھلا ہو سر آپکا جنہوں نے جس نے ہمارے ہاسپٹل کی پرابلم منٹوں میں سولو کر دی !

انچارج مصروف سے انداز میں بڑبڑایا۔

کیا مطلب؟وہ نا سمجھی سے بولا۔

اس ڈیٹ سمیت اور بھی کافی جگہوں کی فوٹیج غائب تھی!آج آپکے ڈپارٹمنٹ سے کوئی لڑکی آئی تھی اس نے تمام ڈیٹا کچھ ہی وقت میں ریکور کر دیا سر!ماشااللہ بہت ذہین تھی اللہ ترقی دے۔

کون لڑکی؟ہم نے کسی لڑکی کو نہیں بھیجا؟

وہ ہکا بکا اسکا چہرہ تکنے لگا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سر آپ ضرور بھول رہے ہیں!اس نے کہا تھا وہ پولیس ڈپارٹمنٹ سے ہے!انچارج ہنوز مطمئن انداز میں بولا۔کیسی دکھتی تھی وہ؟؟مطلب حلیہ کیا تھا اسکا؟

اسے تشویش ہوئی۔لمبے سے بال تھے اسکے،قد بھی ماشااللہ لمبا چوڑا تھا دکھنے میں بھی اچھے خاصے گھر کی لگتی تھی،وہ اپنی ہی جون میں بولے جا رہا تھا

اسکارف بھی تھا اسکے گلے میں؟

جب اطہر نے پر سوچ لہجے میں مگن اسکی بات کاٹی۔

ہاں سر!اسکارف بھی لیاہوا تھااس نے!انچارج جھٹ سے بولا۔اوراسکے شک کی تصدیق ہوگئی۔اوپر سے وہ انٹرینس کے وقت اسی لڑکی کو ہاسپٹل کے باہر دیکھ چکا تھا۔

یہاں سے کب گئی وہ؟؟وہ تیزی سے کرسی چھوڑتا اٹھ کھڑا ہوا۔

آپ کے آنے سے کچھ دیر پہلے سر!اتنا کہنا تھا کہ اطہر تقریبا بھاگتے ہوئے ہاسپٹل سے باہر جانے لگا۔

****

**

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسے تقریبا پانچ منٹ گزر چکے تھے مگر ٹیکسی تھی کے آکے نہیں دے رہی تھی۔

ہائے!تبھی اسے اپنی پشت پر کسی کی مردانہ آواز کا گمان ہوا۔

جی؟؟وہ ناسمجھی سے اس لڑکے کو دیکھنے لگی۔جو نا جانے کہاں سے برآمد ہوا تھا۔وائٹ شرٹ پر بلیک لیدر کی جیکٹ اور ہاتھوں میں کئی ریبن نما چیزیں پہنے وہ امیر گھرانے کا معلوم ہوتا تھا مگر بگڑا ہوا۔

میں چھوڑ دوں؟؟؟وہ بھرپور نظر اس پر ڈالتے ہوئے بولا۔نہیں شکریہ!وہ اسکی

نظروں سے خار کھانے لگی۔اسے لگااس نے پہلے بھی کہیں دیکھا تھااس شخص کو۔مگر کہاں؟اسے یاد نہیں۔

چلو تمہیں ایک گفٹ بھی دینا ہے!وہ مصر ہوا۔

میں تم جیسے لوگوں کے کسی بھی گفٹ میں انٹرسٹڈ نہیں ہو!وہ چبا چبا کر بولی۔اور زرا دور جا کھڑی ہوئی۔

اچھا!اس میں بھی نہیں۔وہ جیب سے لاکٹ نکال کر اسکے سامنے لہراتا ہوا بولا۔

ی یہ یہ کہاں سے ملا تمہیں!وہ حیرانی سے بولی۔یہ اسکی ماں کا لاکٹ تھا جو وہ جیولر کو دے آئی تھی۔

اب تمہاری چیزوں کی ہم حفاظت نہیں کرینگے تو اور کون کرے گا!وہ آنکھ دباتا ہوا بولا۔اور لاکٹ واپس مٹھی میں دبوچ کر جیب میں گھسایا

کیا بکواس ہے یہ؟وہ زہر خند لہجے میں بولی۔رحمان،رحمان خاور نام ہے میرا!ڈیئر کزن

وہ سنجیدگی سے کہتا دو قدم آگے آیا۔

رومیصہ کے سر پر گویا کسی نے بم پھوڑ دیا ہو۔اسکا باپ کیا ایک کم تھا جو بیٹا بھی انکی

زندگی میں زہر گھولنے آگیا تھا۔

کیامسلہ ہے تمہارا؟کیاچاہیئے تمہیں اب؟وہ غرائی۔

تم،تم،اور صرف تم!وہ گہری نگاہوں سے اسے دیکھتا ہوا بولا۔

اپنی بکواس بند کرواور چلتے پھرتے نظر آئو یہاں سے ورنہ بہت براہو گا!وہ نفرت سے پھنکاری۔

ورنہ کیا؟مثلاً کیا براہو گا؟؟

وہ اسکے عین نزدیک آ کھڑا ہوا۔

دور ہٹو مجھے!وہ ناگواری سے بولی۔

کیاہوا؟ہاں؟بہت ہوائوں میں اڑ رہی تھی تم بابا کے سامنے،مس جرنلسٹ ساری دھمکیاں ہواہو گئیں اب

وہ قدم قدم اسے طرف بڑھنے لگا۔

رومیصہ ضبط سے مٹھیاں بھینچنے لگی۔

تمہاری دھڑکنوں کی آواز مجھے یہاں تک سنائی دے رہی ہے! وہ اسکے کان میں سرگوشی کرنے لگا۔

دور ہٹو مجھسے جاہل انسان! وہ ہڑبڑائی۔

ڈر گئی؟ ہاں؟ وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہتا ہنس پڑا

رومیصہ ضبط سے جبڑے بھینچے اور جواب دیئے بغیر جانے کے لیئے مڑی۔ وہ اس سے بلا جواز الجھنا نہیں چاہتی تھی۔ ارے رے؟ کہاں چلی؟ وہ لپک کر اسکی کہنی دبوچتے ہوئے بولا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا بدتمیزی ہے چھوڑو مجھے! وہ مچلی۔

بدتمیزی تو ابھی میں نے کی ہی نہیں! دراصل تمہارے لیئے میرے پاس ایک آفر ہے کل میرے بھیجے گئے ایڈریس پر آجانا! آرام سے بیٹھ کر بات کریں گے! اپنی بات مکمل کیئے اس نے اسکی کلائی چھوڑ دی۔ اور کسی آندھی طوفان کی طرح غائب ہو گیا۔

رومیصہ دل تھام کر رہ گئی۔

جبکے گارڈن ایریا کے قریب درخت کی اوٹ میں کھڑے اطہر نے تمام منظر ملاحظہ کیا۔

وہ اور الجھ گیا۔

کوئی نمبر ڈائل کرتے ہوئے اس نے فون کان سے لگایا۔اور واپس مڑ گیا۔

تمہیں ایک لڑکی کی تصویر بھیج رہا ہوں، کہاں آتی جاتی، کس ملتی ہے اس کی ہر ہر حرکت پر نظر رکھو اور مجھے خبر کرتے رہو حکم صادر کرتے ہوئے اس نے فون بند کر دیا۔

****

**

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ تمام رات مختلف سوچوں اور خوف کے بعث سو نہیں پائی۔ایک نئی مصیبت اسے گلے پڑ چکی تھی۔

اگلی صبح آفس میں بھی وہ گم سم سی تھی تقریبا دس بجے کے قریب اسے رحمان خاور کا پیغام موصول ہوا۔وہ اسے کسی کیفے میں بلا رہا تھا۔اس نے لمبی سانس اندر کھینچی اور اٹھ کھڑی ہوئی۔وہ اسے رشوت یا لالچ دینے کی کوشش کرے گا اپنے باپ کی طرح مگر وہ اسکی آفر اسکے منہ پر مار کر قصہ تمام کر دے گی اس نے سوچ لیا تھا۔

کئی لمحوں بعد وہ اسکے بتائے گئے ایڈریس پر موجود تھی۔میں نے زیادہ انتظار تو نہیں کروایا !

وہ اسکے مقابل کرسی سنبھالتا ہوا بولا۔

مدعے کی بات پر آئو! وہ دوٹوک بولی۔

کیا لوگی کافی یا جوس؟؟ وہ کسی اور موڈ میں تھا۔تمہارا مسلہ کیا ہے؟ کیا چاہتے ہو تم مجھ سے؟؟

وہ دانت پیسنے لگی۔

تمہیں، وہ سنجیدگی سے گویا ہوا۔

کیا بیہودگی ہے یہ؟ رومیصہ ہاتھ ہوا میں اٹھا کر رہ گئی۔میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں !

وہ اسے نظروں کے حصار میں لیئے بولا۔

گویا اسکے سر پر دھماکہ کیا۔وہ پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔اسے 'اس' قسم کے آفر کی توقع ہر گز نہیں تھی۔اسکے چہرے سے صاف ظاہر تھا۔

کیا ہوا؟ایسے کیا دیکھ رہی ہو! میں سیریس ہوں سچ میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں! وہ اپنی بات پر اٹل تھا۔ناممکن! وہ زہر خند لہجے میں کہتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

کیوں آخر؟؟وہ چیخا۔

یہ تم اپنے باپ سے پوچھو تو بہتر ہو گا! وہ دوبدو بولی۔دیکھو وہ سب پاسٹ کی غلطیاں تھی،جو بھی ہوا بھول جائو سب !

رومیصہ کے دل میں یہ الفاظ تیر کی طرح پیوست ہونے لگے۔وہ پتھرائی آنکھوں میں آنسو لئے اسے گھورنے لگی اسکی ماں،اسکے معصوم بھائی کو اس سے چھین کر۔

کس قدر وثوق سے کہہ رہا تھا کہ غلطی ہو گئی سب بھول جائو۔کیا کسی کی زندگی ان لوگوں کے لیئے کوئی معنی نہیں رکھتی؟

مجھ سے شادی کر لو ایک نئی زندگی شروع کرو،میرا یقین کرو میں تمہاری بہنوں کو بھی بہت خوش رکھونگا۔رومیصہ نے طیش میں آکر ہاتھ میں پکڑا ٹیب اسکے سر پر دے مارا۔

اسکے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا۔

وہ لڑکھڑا کر دو قدم پیچھے ہوا۔

قاتل کا بیٹا بھی قاتل ہی کہلاتا ہے !اور میں ایک قاتل سے شادی ہر گز نہیں کرو نگی !

باسٹرڈ

وہ زہر خند لہجے میں چلاتی تیز تیز قدم اٹھاتی کیفے سے نکل گئی۔ میلوں دور بیٹھے اطہر کاظمی کے چہرے پر یہ سن کر بے ساختہ جاندار سی مسکراہٹ ابھری۔

آگے کیا کرنا ہے سر؟ کیفے میں کچھ دوری پر رخ موڑے بیٹھا شخص اسکے اگلے حکم کے انتظار میں تھا

ٹیب اٹھاؤ اور اسے ریپئر کرواکے میرے آفس لے آئو !اگلا حکم صادر کیئے اس نے وڈیو لنک ڈسکنیکٹ کر کے فون ٹیبل پر اچھال دیا

****

**

دن پر لگا کر اڑتے جا رہے تھے لیکن بار کونسل سے اسے کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ وہ دو سال تک ایزاے لائر کوئی آفیشل کام سرانجام نہیں دے سکتی تھی۔اور ستم تو یہ تھا کہ وہ پولیس کے پاس جا سکتی تھی نہ خود کچھ کر سکتی تھی۔اوپر سے رحمان نامی بلا کی

بے خوفیاں بڑھتی ہی جارہی تھی وہ کرتی بھی تو کیا کرتی۔اسکے پاس اب کوئی چارہ نہیں تھا سوا اسکے کہ وہ ثنان کو سب بتادیتی شاید وہ اسکی کوئی مدد کر پاتا۔

انگلیاں چٹختی وہ عمارت کے باہر کھڑی تھی۔اس شش وپنج میں مبتلا کہ اندر جائے یا نہ جائے۔وہیں کھڑے اس نے ثنان کو میسیج کیا۔خوش قسمتی سے وہ آج فری تھا سو اسے لیئے کیفے ٹیریا آگیا۔

کیا لو گی؟؟

کچھ نہیں بس پانی کا گلاس!

وہ ٹیبل پر ہاتھ جماتی آگے کو آئی۔

کیا ہوا تم کچھ پریشان لگ رہی ہو؟

وہ فکر مند ہوا۔

ثنان؟ مجھے تمہاری ہیلپ چاہیئے! وہ جھجکی۔

ہاں بولو! وہ تیار تھا ہمیشہ کی طرح۔

نہیں! تم پہلے میری پوری بات سنو،اور پھر فیصلہ کرو میں تمہیں یا تمہاری نوکری کو

کسی خطرے میں نہیں ڈال سکتی۔وہ بولی

ٹھیک ہے لیکن بات کیا ہے؟؟اسے تجسس ہوا۔

تم نہیں جانتے شاید، لیکن میں ایک لائر ہوں !

کیا؟؟؟وہ حیرانی سے چیخا۔

ہاں !اس نے سر ہلایا۔

تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا یار ! وہ سخت برہم ہوا۔

وہ اس لیئے کہ اب میں آفیشلی دو سال تک کام نہیں کر پاؤنگی ! میں نے اپیل بھی دائر کی ہے مگر،

اس نے افسوس سے جملا ادھورا چھوڑا۔

مگر اسکی بھی کوئی وجہ ہو گی؟وہ الجھا۔

خاور حیسن ہے اسکی وجہ !

اس نے تاسف سے ہتھیلیاں رگڑی۔

کیا؟وہ پولیٹیشن ؟خاور حیسن ! مطلب میں سمجھا نہیں تفصیل سے بتائو ! وہ مزید الجھا

۔

کچھ سال پہلے میری مما کی اچانک ڈیتھ ہو گئی۔جب فارنسک رپورٹ آئی تو پتا چلا انکی ڈاکٹر انہیں دوا کے نام پر سلو پوائزن دے رہی تھی۔میں نے اپنی لاء کی ڈگری کمپلیٹ ہوتے ساتھ ہی کورٹ میں ڈاکٹر کے خلاف کیس فائل کر دیا۔مگر ثبوت اور گواہاں محدود ہونے کی وجہ سے کورٹ نے اس ڈاکٹر کو رہا کر دیا مگر میں نے ہار نہیں مانی۔میں مسلسل اسکے تعاقب میں تھی پھر ایک دن میں نے اسے خاور حسین سے ملتے دیکھا۔ میں نہیں جانتی تھی انکے بیچ کے کیا معاملات تھے مگر اسکے بعد میں نے ایک دن منصوبہ بنا کر اس ڈاکٹر کو اغوا کر لیا۔کیونکہ میرے پاس اور کوئی چارہ نہیں تھا میں سیدھا خاور حسین پر ہاتھ نہیں ڈال سکتی تھی

کیا؟؟؟وہ حیران پریشان رہ گیا۔

ہمم،میں نے اس سے تمام سچ اگلوایا اور اسکے بعد چھوڑ دیا !

کیا کہا اس ڈاکٹر نے؟؟؟وہ دلچسپی سے گویا ہوا۔

اس نے کہااس یہ سب میرے ماموں کے کہنے پر کیا،

اس نے اگلا بم اسکے سر پر پھوڑا۔

ماموں؟خاور حسین تمہارے ماموں ہیں؟؟وہ شاکڈ تھا۔ہاں،اوراس نے مجھے یہ بھی بتایاکہ مماںنے بابا سے شادی اپنی فیملی کے خلاف جاکر کی تھی تب انکی فیملی نے انہیں اپنی تمام جائیداداور حتی کہ اپنے نام سے بھی عاق کر دیا تھا، مما بابا نے مجھسے یہ بات چھپائی۔

وہ بے بسی سے اپنی ہتھیلیاں رگڑنے لگی۔اور پھر سے سلسہ کلام جوڑا

جبکے کچھ عرصے بعد نانا کا انتقال ہو گیااور نانی بیمار رہنے لگی،انہیں اپنی اکلوتی بیٹی کی آخر کار یاد ستانے لگی،وہ مما کو واپس بلانا چاہتی تھی جبکے ماموں ایسا نہیں چاہتے تھے،انہیں معلوم تھا اگر مما سے رشتہ دوبارہ جوڑا تو انہیں قانوناً جائیداد کا آدھا حصہ مما یا انکے بعد انکی اولاد یعنی،مجھے یا زوہان کو دینا کو پڑے گا،اوراسی لئے انہوں نے! وہ بے ساختہ روپڑی۔

رومت یار،لو پانی پیو

ثنان کو اب سارا قصہ سمجھ آنے لگا۔

انہوں نے میرے معصوم بھائی کو بھی نہ بخشا !

تمہارا بھائی بھی تھا؟؟؟ ثنان حیران ہوا۔ کیونکہ اس نے ابھی تک اسکا ذکر نہیں کیا تھا۔

ہاں زوہان نام تھا اسکا، وہ پیدائشی زرا ابنارمل تھا! اسکا ٹریٹمنٹ چل رہا تھا زیادہ تر وہ ہاسپٹل میں ہی رہتا تھا جب مما کی ڈیتھ ہوئی تو میں اسے گھر لے آئی، وہ میرے ساتھ کافی وقت گزارنے لگا، مجھے پہچاننے لگا تھا وہ دھیرے دھیرے نارمل ہو رہا تھا پھر ایک دن وہ سیڑھیوں سے گرا اور، وہ رکی۔ اسکا چہرہ آنسوئوں سے تر تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ثنان کے دل کو کچھ ہوا۔

میں کئی دن صدمے میں رہی اسکی اچانک موت پر،، پھر دھیرے دھیرے میں بھی اپنی زندگی میں مصروف ہو گئی، میرے گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ ایکسیڈنٹل موت نہیں بلکے جان بوجھ کے کی گئی سازش تھی۔ اسے بھی قتل کر دیا گیا تھا، میری مما کی طرح اور میں بے وقوف ہمیشہ کی طرح دیر سے سمجھی! اس نے خود کو کوسا۔

تم، تمہیں کیسے پتا چلا؟؟ اس نے حیرانی سے پوچھا۔

جب میری مما کی طبیعت زیادہ بگڑی تو انہیں بابا نے الگ انیکسی میں شفٹ کر دیا، تاکے میں انکی حالت سے بے خبر رہو، میرے ایگزام چل رہے تھے ان دنوں، ظاہر ہے میں پریشان ہو جاتی وہ تو کئی کئی دن بستر پر بنا کچھ کھائے پیئے پڑی رہتی، انہیں دنیا کا کوئی ہوش نہیں تھا حتی کہ وہ مجھے بھی نہ پہچانتی! وہ رو پڑی۔

ثنان اسکے ہاتھ پر ہاتھ جمائے تسلی دینے لگا۔

چونکہ بابا آفس میں رہتے تھے سارا دن تو کبھی رات رات بھر، اسلیئے انہوں نے انیکسی میں ایک چھوٹا سا کیمرا لگا دیا تھا تاکے وہ مما کو دیکھ سکیں، ویسے تو کیئر ٹیکر بھی موجود تھی مگر وہ بہت پریشان تھے انہیں لے کر، بیوی کو اس حال میں دیکھ کر وہ آدھے رہ گئے تھے!

اس نے ٹشو ناک رگڑا۔

تو تم نے رکیارڈنگ دیکھی ان کیمرا ز کی؟؟؟ ثنان نے پوچھا۔

ہمم مما کے بعد وہ گھر خالی تھا اسلیئے میں زوہان کو وہاں لے گئی، وہاں ایسی کوئی چیز نہیں تھی جو ہارم لیس ہو، میں نے کچن لاکڈ کر دیا تھا اور باقی پورا گھر بھی اسی حساب سے

سیٹ کیا تھا ! حتی کہ ٹیرس کا دروازہ تک لاک کیا تھا میں نے، وہ وہیں رہتا تھا میں اکثر شام میں اور ویکاینڈ کا دن اسکے ساتھ گزارتی تھی، میرے علاوہ اس جگہ کا کسی کو علم نہیں تھا ! پھر کیسے ! انہوں نے پتا لگا لیا تھا، اور پھر اسکے قتل کو ایکسیڈنٹ کا نام دے دیا گیا۔ انکے لیئے یہ کوئی مشکل کام نہیں تھا کیونکہ زوہان ابنارمل تھا وہ عدالت میں آسانی سے ثابت کر سکتے تھے ! میرے پاس سوائے ایک آدھ فوٹیج کے اور کچھ بھی نہیں تھا ! فوٹیج والے انسان کو وہ پہلے ہی راستے سے ہٹا چکے تھے ! ثنان نے تاسف سے سر جھٹکا۔

اور تمہاری ڈگری؟ وہ کیسے ؟

میری مام کی ڈاکٹر نے میرے خلاف کیس دائر کیا کہ میں نے انہیں مارا پیٹا اور ڈرایا دھمکایا کہ انہوں نے کورٹ میں سچ کیوں نہیں بولا کہ میری ماں کو فلاح فلاح بیماری تھی اسلیئے وہ مر گئی ! حالانکہ یہ بھی سراسر جھوٹ ہے انہیں کوئی بیماری تھی ہی نہیں ! جھوٹی رپورٹس اور جھوٹے گواہان جن میں وہ ڈاکٹر بھی شامل تھی سب ایک جال تھا !

اور مجھے ایسا لگتا ہے اس ڈاکٹر نے تمہارے خلاف کیس بھی خاور حسین کے کہنے پر کیا ؟؟؟

ثنان پر سوچ لہجے میں کڑیاں جوڑنے لگا

ظاہر ہے، وہ ڈاکٹر شہر کی مشہور ڈاکٹر تھی تبھی جج نے اسکے حق میں فیصلہ دیا! اور میری ڈگری پر اسٹرائک لگ گیا، الٹا مجھے جرمانہ بھی ادا کرنا پڑا

بے بسی ہی بے بسی تھی اسکے لہجے میں۔

اب کہاں ہیں وہ؟؟ ثنان نے پوچھا۔

مر چکی ہے تبھی تو یہ مصیبت میرے گلے آپڑی ہے وہ بھی دو سال تک! خود تو وہ مری ہی ساتھ میں میرا کریئر بھی تباہ کر گئی! ناگواری کے بل اسکے ماتھے پر پڑے۔

کیسے مری وہ؟ ثنان کی چھٹی حس اسے سگنل دینے لگی۔ ایکسیڈنٹ! وہ سرسری سا بولی۔

تمہیں واقعی لگتا ہے یہ موت ایکسیڈنٹ ہے! ثنان کو شک ہوا۔

یہ تو تم یا میں جانتے ہیں ثنان! کس کس کو یقین دلائیں گے کہ یہ موت ایکسیڈنٹل نہیں ہے! اس نے سرد آہ بھری۔ تم سب جان چکے ہو ثنان! فیصلہ تمہارا ہے ایک دوست ہونے کے ناطے تم پر یہ فرض نہیں ہے کہ تم ہر حال میں میرا ساتھ دو، تم انکار بھی کر سکتے ہو، یقین مانو مجھے زرا بھی برا نہیں لگے گا، مگر میں نہیں چاہتی تم کسی مصیبت میں

پڑواسلیئے اپنافائدہ اور نقصان مد نظر رکھتے ہوئے فیصلہ کرنا! وہ سنجیدگی سے بولی۔

ہمم وہ مسکرایا۔

خیر اب میں چلتی ہوں! بیگ کندھے پر ڈالتی وہ جیسے ہی اٹھی اسے زوردار چکر آیا۔اس نے لڑکھڑا کر کرسی کی پشت تھامی۔

کیاہوا تم ٹھیک تو ہو؟ رومیصہ؟

وہ سرعت سے اسکی طرف بڑھا۔

ہاہاں میں ٹھیک ہوں! اس نے پلکیں جھپکی۔

تم مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی، چاہو تو ڈاکٹر کے پاس چل سکتے ہیں ہم! وہ فکر مند ہونے لگا۔

آہہ نہیں اسکی ضرورت نہیں! رومیصہ نے ایک لمبی سانس اندر کھینچی اور نفی میں سر ہلایا۔

میں نے شاید ٹیبلٹ نہیں لی آج صبح اسی لیئے یہ سب ہو رہا ہے تم فکر مت کرو میں بس گھر ہی جا رہی ہو!

وہ زبردستی مسکرائی۔

کیسی ٹیبلٹ؟ وہ چونکا۔

ایسی بہت سی باتیں ہیں جو تم میرے بارے میں ابھی بھی نہیں جانتے، ڈونٹ وری جلد ہی جان جائو گے !

اس نے شرارتاً کہتے ایک آنکھ دبائی۔

ثنان نفی میں سر ہلا کر رہ گیا۔ اور کتنے راز چھپا رکھے تھے اس لڑکی نے خود میں ! وہ حیرت زدہ تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سوری سر ہم نے پوری کوشش کی لیکن یہ پاسورڈ کھلنے کا نام نہیں لے رہا،

کمپیوٹر اسکرین کے سامنے بیٹھے شخص نے سر اسکی جانب اٹھاتے ہوئے مایوسی سے کہا

کیا مطلب کھل نہیں رہا؟

اطہر نے زور سے ٹیبل پر ہاتھ مارا۔

تمہارا کام ہے یہ، کھولو اسے ہر صورت میں ! اسی دوران اسکا فون رنگ کرنے لگا۔

وہ کمپیوٹر کی طرف اشارہ کرتا دروازہ بند کیئے کمرے سے باہر آیا۔

ہاں بولو! وہ فون کان سے لگاتے ہوئے بولا۔

سر وہ لڑکی آپکے آفس کی بلڈنگ کے کیفے میں موجود تھی، اب واپس جا رہی ہے!

احمق انسان تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا! وہ خبری کی پیش گوئی پر بھڑکا۔

سوری سر، میں نے کال کی تھی مگر آپ نے اٹینڈ نہیں کی،

ٹھیک ہے اسے انویسٹی گیشن روم میں لے آئو، میں آرہا ہو! وہ تیزی سے کہتا لفٹ کی جانب بڑھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایکسکیوزمی مس!

کی آواز پر رومیصہ نہ سمجھی سے پلٹی۔

وہیں ثنان راہداری سے گزرتے ہوئے چونک کر مڑا۔

چیف آپ سے کچھ بات کرنا چاہتے ہیں! اس نے پیغام رسانی کی۔

کون اطہر کاظمی؟؟

رومیصہ نے بے خوفی اسے اسکا نام لے کر کہا۔

جی جی! اس شخص نے جھٹ سے سر ہلایا۔

وہ حیران ہوئی۔ کیا بات ہو سکتی ہے آخر؟؟

مارے گئے! ثنان دونوں ہاتھ سر پر رکھے اپنے کیبن کی طرف دوڑا۔ چیف یقیناً اسکی کلاس لینے والے تھے۔ مگر کیوں؟؟ یہ وہ خود بھی نہیں جانتا تھا لیکن اسکی چھٹی حس اس سے یہی کہہ رہی تھی۔

پلیز میم دِس وے! وہ شخص اسے راستہ دکھانے لگا۔ وہ اثبات میں سر ہلاتی اسکے ہمراہ چلتی ہوئی۔ ایک کمرے میں آگئی۔ کمرہ صاف ستھرا کشادہ تھا۔ مگر ایک ٹیبل کے گرد دو چیئر کے علاوہ کمرہ تمام تر خالی تھا۔ سامنے کی دیوار کے بیچ و بیچ کھڑکی نما گلاس نسب تھا۔ جسکے اس پار ایک اور کمرہ تھا جو یقیناً یہاں پر نظر رکھنے کے کام آتا ہو گا۔ ایسا اس نے سوچا۔ اور بیگ کندھے سے اتار کر دائیں بائیں چکر کاٹنے لگی۔

کہاں سے آرہے ہو! وہ ہانپتا ہوا آفس میں داخل ہو رہا تھا جب اطہر کی آواز اسکے کانوں میں پڑی۔

کیف کیفے میں تھا چیف، بریک لیا تھا کچھ وقت کا !

وہ برا سا منہ بنا کر مڑا۔

بہتر ہو گا کام پر دھیان دو تم، یہ نہ ہو تمہیں ایک طویل بریک لینی پڑ جائے ! وہ ڈھکے چھپے لفظوں میں اسے وارن کرتا آگے بڑھ گیا۔

سلام ! کی آواز پر اسکے مسلسل حرکت کرتے قدموں کو بریک لگی۔ وہ ٹیبل کے اس پار اسکے عین مقابل آ کھڑا ہوا۔ کرسی کی طرف ہاتھ اٹھائے وہ اسے بیٹھنے کا اشارہ دینے لگا۔ وہ نا سمجھی سے کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نام کیا ہے تمہارا؟؟ وہ جیبوں ہاتھ ڈالے اسکی طرف متوجہ ہوا۔

کیا؟؟؟ وہ تقریبا چلائی۔

نام ! نام جوہر انسان کا ہوتا، جس سے وہ پہچانا جاتا ہے

وہ ایسے اسے سمجھانے لگا جیسے وہ کسی اور دنیا سے آئی ہو۔

رومیصہ ! وہ شعلہ بار نگاہوں سے گھورتی ہوئی بولی۔

پورا نام؟؟ وہ جھٹ سے بولا۔

رومیصہ عثمان وہ احسان کرنے کے انداز میں بولی۔

کرتی کیا ہو؟یعنی پروفیشن کیا ہے تمہارا؟

اگلا سوال حاضر تھا۔

اس انوسٹیگیشن کی وجہ! وہ اکتائی۔

میرے سوال کا جواب دو! وہ لفظوں پر زور دیتا ہوا بولا۔ نہیں دوں گی! وہ اسے کھا جانے والی نگاہوں سے گھورنے لگی۔

دیکھو لڑکی! وہ ٹیبل پر ہاتھ جمائے اسکی طرف جھکا۔میرے پاس جواز بھی ہے اور حق بھی،اب خاموشی سے میرے سوالوں کے جواب دو،اسکے بغیر تم یہاں سے نہیں جا سکتی! رومیصہ نے نوٹ کیا ثنان سہی کہتا تھا اسکے سوالوں سے زیادہ اسکی نظریں جان لیوا تھی۔اس نے نظروں کا زاویہ بدل لیا۔

سمجھ گئی؟ وہ سیدھا ہوتے ہوئے بولا۔

پروفیشن؟اس نے سوال دہرایا۔

جرنلسٹ،وہ سرسری سا بولی۔

کچھ دن پہلے تم لائر تھی، حیرت ہے ویسے لوگ کس قدر ایڈوانس ہو چکے ہیں! اسکا انداز تمسخر اڑاتا ہوا تھا۔

ہو گیا آپکا؟ یا کچھ اور بھی باقی ہے؟

رومیصہ کو سخت تاؤ آیا۔

کل ٹھیک سات بجے تم نیشنل ہاسپٹل گئی تھی،

ہاں تو؟؟ وہ اسکی بات کاٹتے ہوئے بول پڑی۔

تم کیا کرنے گئی تھی وہاں؟؟؟ اطہر اپنا سوال چھوڑ کر اس سے اسی کے انداز میں مخاطب ہوا۔

ایک فرینڈ کو وزٹ کو کرنے گئی تھی! وہ بڑا بڑائی۔

آر یو شیور؟؟ اسکی نظریں مسلسل اسی پر ٹکیں تھی۔

آف آفکورس! رومیصہ نے نظریں چرائیں۔

کب سے جانتی ہو تم جمن کو؟؟؟

وہ مطمئن انداز میں کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

کون جمن؟اس نے بھنویں اچکائیں۔

ارے کل کی ہی تو بات ہے اتنی جلدی بھول گئی تم! وہ بولا

میں نے کہانا میں کسی جمن کو نہیں جانتی! وہ اکتائی۔وہی جمن جس سے کل تم ہاسپٹل میں ملنے گئی تھی، تم نے کنڑول روم میں کافی وقت گزارااور مزے کی بات تو یہ ہے کہ تم نے اسے پہلے کبھی بتایاہی نہیں کہ تم پولیس ڈپارٹمنٹ سے 'بھی' ہو نہ ہی تم نے خاطر داری کا موقع دیااسے! ویسے تم کس ڈپارٹمنٹ سے ہو محترمہ؟

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ یقیننا اسکا مزاک اڑارہا تھا۔

اسکے ماتھے پر پسینے کی بوندیں چمکنے لگیں۔وہ اتنا سب کیسے جانتا تھا؟؟؟

ایسا،ایسا کچھ نہیں، کپکپاتے ہاتھوں سے پیشانی تھپتھپاتی ہوئی بولی۔اطہر سے اسکی یہ حرکت چھپی نہ رہ سکی۔

جاسکتی ہوں اب میں؟؟؟ وہ ادھر ادھر دیکھتی ہوئی بولی۔جبکہ اطہر لبوں پر انگلیاں جمائے اس پر نظریں گھاڑے ہوئے تھا۔کچھ تو تھا اس لڑکی میں جو وہ سمجھنے سے قاصر

تھا۔رومیصہ ہنوز جواب کی منتظر تھی۔

ایک آخری سوال کا جواب دو اور پھر تم جا سکتی ہو! سچ بولنا، میں صرف سچ سننا چاہتا ہوں !

وہ آخری لفظوں پر زور دیتا ہوا بولا۔

تم ہیکر ہو؟؟؟اسکے الفاظ تھے گویا کمرے کی چھت اسکے سر پر آ گری۔

اسے کیسے پتا چلا؟ وہ شاکڈ تھی۔

بولو؟ وہ جواب کا منتظر تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نن ن نہیں نہیں تو! اس نے کپکپاتے ہاتھ ٹیبل سے کھینچ کر جھولی میں دھرے۔ مگر اطہر تو پھر اطہر تھا اسکی نظروں سے کچھ چھپا نہیں رہ سکتا تھا۔

وہ سخت غصے کے عالم میں کرسی دھکیل کر اٹھ کھڑا ہوا۔ کنپٹی مسلتے ہوئے اس نے بمشکل اپنے غصے پر قابو پایا۔وہ لڑکی مسلسل اسکے غصے کو ہوا دے رہی تھی اسے جھوٹ سے نفرت تھی اور وہ جھوٹ پر جھوٹ بولے جا رہی تھی۔میں جا سکتی ہو؟؟ وہ بمشکل بولی۔

شٹ اپ! وہ ناگواری سے بولا۔آپ کو !

آئی سیڈ جسٹ شٹ اپ! وہ پوری قوت سے ٹیبل پر ہاتھ مار کر چیخا۔

رومیصہ دھک سے رہ گئی۔

جھوٹ پر جھوٹ بولے جارہی ہواوپر سے زبان درازی،اور کتنا جھوٹ بولو گی تم؟ہاں !وہ غرایا۔

اسکے انتہائی رویے پر رومیصہ کا چہرہ سرخ پڑنے لگا۔اس سے پہلے وہ کچھ اور کہتا رومیصہ لب بھینچے آنسو ضبط کرنے لگی۔اطہر ہکا بکا اسے تکنے لگا۔غلطی پر ہونے کے باوجود وہ لڑکی اسے رو کر دکھا رہی تھی مگر سچ نہیں بول رہی تھی؟؟؟اسکی سرخ میں چمکتے موتی دیکھ کر وہ اپنی بات بھول چکا تھا۔عجب سے جذبات اسکے سینے میں سر اٹھانے لگے۔وہ آخری نگاہ اس پر ڈال کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا۔جبکے رومیصہ لمبی لمبی سانیں بھرنے لگی۔اسکی طبیعت بگڑنے لگی تھی۔

* *

ثنان جلے پیر کی بلی کی طرح اپنے آفس میں چکر لگا رہا تھا۔نہ جانے چیف نے رومیصہ کو

کیوں طلب کیا تھا؟اگر وہ کچھ بھی پتا چلالیتا اس بارے میں تو اسکی نوکری خطرے میں پڑ سکتی تھی۔اس پہلے وہ خود انہیں اسکے بارے میں سب بتادے گا۔زیادہ سے زیادہ کیا ہوتا وہ ناراض ہو جاتی !لیکن وہ اسے کسی مشکل میں نہیں پڑنے دے سکتا تھا۔وہ سوچتے ہوئے آفس سے نکلا۔

مجھے اپنے گھر پر ایک میسج تو کرنے دو اٹ لیسٹ،میری بہنیں پریشان ہو رہی ہوں گی !

پلیز زگی می آفیور !

اطہر کے حکم پر آفیسر نے اسکی تمام چیزیں اپنے قبضے میں لے لیں تھیں۔وہ چیختی چلاتی۔تو کبھی دروازہ پیٹتی مگر بے سدھ۔سب گونگے بہرے بنے اپنے کام میں مصروف تھے

۔

کیا ہوا؟کیا پرابلم ہے؟؟ثنان نے کوریڈور سے گزرتے احمد سے پوچھا۔

معلوم نہیں یار !لیکن چیف بہت گرم معلوم ہو رہے ہیں !احمد نے مکمل لاعلمی ظاہر کی ۔یہ سن کر اس نے اطہر سے بات کا ارادہ ترک کر دیا۔ایسی سچویشن میں اسے کچھ سمجھانا اپنے ہی پیر پر کلہاڑی مارنے کے مترادف تھا۔

یہ کیا ہے ؟اسکے ہاتھ میں رومیصہ کا بیگ تھا اسنے پہچان لیا تھا۔

یہ سسپیکٹ کا بیگ ہے،اسے آج کسٹڈی میں رکھنے کے آرڈرز ملے ہیں !احمد بولا

یار میں ایک میسیج کر سکتا ہوں اسکے فون سے پلیز ز !اس نے درا خواست کی۔

ہاں تو تم اپنے فون سے کرو نا !وہ نا سمجھی سے بولا۔

یار پلیز وہ میری دوست ہے چیف کو کوئی غلط فہمی ہو گئی ہے،اسکے گھر والے پریشان ہو رہے ہونگے !مجھے بس ایک میسیج کرنے دو اسکے گھر !وہ اسرار کرنے لگا۔ٹھیک ہے یار، جلدی کرو مروامت دینا !

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

احمد راہداری میں نظر دوڑاتے ہوئے بیگ سے فون نکال کر اسے تھماتے ہوئے بولا۔

رومیصہ کے نام سے ایک پیغام اسکی بہنوں کے نام سینڈ اس نے کر دیا تھا۔مگر اتنا کافی نہیں تھا۔چیف کیسے کسی بھی 'رینڈم پرسن 'کو اٹھالائے تفیشیش کے لیئے حلانکہ انکے پاس کوئی ثبوت بھی نہیں اسکے خلاف اسے پہلی بار اطہر پر سخت غصہ آیا۔اس بات سے انجان کہ اطہر نے رومیصہ پر چوبیس گھنٹے ایک خبری طعینات کر رکھا تھا۔

* *

آہاں سوپر! خبری کی بات پر اس نے مسکراتے ہوئے کاٹ دیا۔ چلو بھائیو! تمہاری ہونے والی بھابھی گھر پر نہیں ہے کیوں نہ سالی صاحبہ سے ملاقات کی جائے! کیا کہتے ہو ؟؟ وہ خباثت سے آنکھ دباتا ہوا بولا۔

چلو، چلو، چلو کی آوازیں ہر طرف بلند ہونے لگیں۔

تو پھر دیر کس بات کی! چلو وہ یہاں وہاں پڑے اپنے آوارہ دوستوں کو کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

* *

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایمان نے اونگھتے ہوئے لائونج میں قدم رکھا۔ تو صوفے پر سوئی نبیشہ پر نظر پڑی۔

یہ یہاں کیوں سو رہی ہے ؟؟؟ وہ حیرانی سے بڑبڑاتی اسکی اور بڑھی۔

نبیشہ ؟؟ اسکا گال تھپتھپاتے ہوئے اسے پکارا۔

ک کیا ہوا؟ وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔

ہوا کچھ نہیں! تم یہاں کیوں سوئی رات؟

اسے اچھنبہ ہوا۔

رومیصہ کاانتظار کرتے کرتے یہیں سوگئی تھی،اسکا میسیج بہت لیٹ موصول ہوا کہ وہ رات آفس میں گزارے گی اسے کام تھا!نبیشہ کمفرٹر ہٹاتے ہوئے بالوں کو پونی میں مقید کرنے لگی۔

ہاں تو ٹھیک ہے نا!کرنے دو اسے اپنی مرضی،ویسے بھی اسے کونسا ہماری پرواہ ہے!

ایمان کڑھ کر بولی

ڈر تو اسے بھی لگا تھا اکیلے گھر میں۔مگر اس نے ظاہر نہیں ہونے دیا۔

اب صبح صبح شروع نہ ہو جانا ایمان!نبیشہ برہم ہوئی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم سچ سننا نہیں چاہتی تو ٹھیک ہے !

وہ کندھے اچکاتی کچن کی جانب بڑھ گئی۔

میں فریش ہونے جارہی ہوں!پھر ناشتے کا کچھ سوچتے ہیں!نبیشہ پیروں میں چپل اڑستی کمفرٹر سمیٹنے لگی۔سنو آج سنڈے ہے!سنڈے بریانی ہو جائے!

ایمان کچن سے جھانکتی ہوئی بولی۔

صبح صبح؟؟؟نبیشہ حیرت سے مڑی۔

ہاں، تم فریش ہو کر آ جائو، میں مصالحہ تیار کرتی ہوں پھر تم اپنے خوبصورت ہاتھوں سے مجھے بریانی بنا کر کھلانا! ایمان ایک ادا سے لہراتی ہوئی بولی۔

ٹھیک ہے! نبیشہ مسکراتی ہوئی کمرے کی جانب مڑی۔ ایمان کا موڈ بھی دھوپ چھائوں کی طرح تھا۔ کبھی کبھی تو وہ خود بھی اسے سمجھ نہیں پاتی تھی۔ رات وہ ایک پل کے لیئے تو رومیصہ کے انتظار میں ہلکان ہوئے جا رہی تھی اور اگلے ہی پل لاتعلق سی نظر آنے لگی۔ اسکے بعد صبح اسکا رویہ ناقابل سمجھ تھا۔

وہ سر جھٹک کر سوچوں سے جان چھڑاتی کمفرٹر الماری میں رکھ کر واشروم میں گھسی۔ فریش ہونے کے بعد اس نے کافی کا مگ کچن سے اٹھایا اور اپنی آدھی ادھوری اسائمنٹ کمپلیٹ کرنے بیٹھ گئی۔ جبکہ ایمان کچن میں ہی بریانی کی تیاریاں کر رہی تھی۔

رومی آ گئی! ڈور بیل کی آواز پر وہ لیپ ٹاپ آف کرتی باہر نکل آئی۔ اسے لگا ایمان کچن میں ہو گی۔ مگر وہ اس سے بھی پہلے دروازے پر پہنچ چکی تھی۔ اسے خوشگوار حیرت ہوئی۔ یعنی وہ بھی رومیصہ کے لیئے پریشان تھی۔ شکر ہے محترمہ آپ آ گئی ورنہ تو! ایمان کے لفظ لبوں پر دم توڑ گئے۔ دروازے پر نامعلوم لوگ تھے۔ انکی نظریں بتا رہی تھی انکا کس طبقے سے تعلق ہے۔ وہ کچھ کہتی اس سے پہلے وہ بغیر کہے سنے اندر چلے آئے

۔

کیا حرکت ہے یہ؟؟؟وہ چیخی۔

کمرے کی طرف واپس لوٹتی نبیشہ چوکھٹ سے آگے کو ہوئی۔اسکے پیروں تلے زمین سرکنے لگی جب اس نے دیکھا کئی لڑکے اندر چلے آرہے ہیں۔

ک ک کون ہیں یہ لوگ؟؟اسکے گلے کی گلٹی ڈوب کر ابھری۔اپنی جون میں ٹہلتے رحمان کی نظر اس پر پڑی۔ارے تم نے تو ہمیں پہچانا ہی نہیں! وہ لائونج کا صوفہ پھلانگ کر اسکی طرف کودا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں تمہارا ہونے والا' برادرِان لاء! وہ اسکے چہرے پر جھولتی لٹھوں کو لبوں سے لگاتا ہوا بولا۔

نبیشہ !خوف سے ان دونوں کی چیخیں پورے گھر میں گونجنے لگی۔ایمان مارے خوف کے بھاگ کر اس سے آلپٹی۔کون ہو تم لوگ! وہ بلند آواز چلائی۔

آہاں !کافی نازک مزاج ہیں تمہاری ہونے والی سالیاں! رضا گہری نظروں سے انہیں گھورتا ہوا بولا۔

بھابھی بھی ایسی ہی ہو گی !اسکے کندھے جھولتے ہوئے علی نے لقمہ دیا۔

اوئے بسسس !!!پریشان مت کرو میری کزنوں کو!رحمان نے ڈرامائی انداز میں دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔

ک ک کون سی کزنیں؟ہم تمہیں نہیں جانتے،دفعہ ہو جائو یہاں سے !نبیشہ چلائی۔

چلیں جائیں گے تعارف تو کروادیں !

وہ خباثت سے آنکھ دباتا ذرا انکی طرف جھکا۔

ایمان خوف سے نبیشہ کے بالوں میں منہ چھپا گئی۔

رحمان خاور نام ہے میرا،سوتیلا ہی سہی مگر میں تمہارا کزن پلس ہونے والا جیجا ہوں سنا تم دونوں نے !وہ یک دم سنجیدہ ہوا۔

میں رضا،اور میں علی اسکے دونوں کندھے پر جھولتے ان لفنگوں نے بھی اپنا تعارف کروایا۔

ابے تم لوگ تو چپ کرو،ہر جگہ اپنا ٹانکا فٹ کرنے مت بیٹھ جایا کرو!رحمان برہمی سے بولا

اور سنو لڑکیوں! وہ انگلی اٹھا کر کہتا دو قدم آگے آیا۔جبکے وہ دونوں خوف سے کئی قدم پیچھے ہوئیں۔

اپنی بہن کے کانوں میں یہ بات ڈال دو، شادی تو میں اسی سے کرونگا چاہے وہ کتنے بھی ہاتھ پیر مار لے! اگر اس نے پھر بھی انکار کیا تو انجام بہت برا ہو گا! وہ کھلے عام انہیں دھمکانے لگا۔

سمجھ گئی لڑکی؟ وہ اسکا ناک چھو کر بولا۔

جبکے نبیشہ نے ناگواری سے پلیکیں بھینچیں۔

چلو اب! وہ اپنے ساتھیوں کو لیئے باہر نکل گیا۔

تو ان دونوں نے شکر کا کلمہ پڑھا۔جبکے ایمان ہنوز کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں تھی۔

ایمان تم ٹھیک ہو نا؟

وہ اسکی حالت نوٹ کرتی پانی کا گلاس لیئے اسکی طرف دوڑی۔آآ اگر وہ واپس آ گیا تو ؟اگر اگر رومیصہ نے اس شادی سے انکار کر دیا تو، تو وہ ہم سب کو مار دے !

وہ خوف سے کانپنے۔

ایسا کچھ نہیں ہو گا میری جان! رومیصہ ہے نا وہ سب سنبھال لے گی! نبیشہ اسے پچکارتے ہوئے بولی۔

بس کرو نبیشہ خدا کے لئے، میں تنگ آچکی اس رومیصہ نامے سے، ہماری سب سے بڑی دشمن وہی ہے، تم دیکھنا یہ لڑکی ہمیں برباد کر کے چھوڑے گی، وہ بلند آواز روتی ہوئی چلائی۔ اور اسکے قریب اٹھتی اپنے کمرے میں چلی گئی۔ جبکے نبیشہ نے دونوں ہاتھوں سے سر تھام لیا

* *

ایک پوری شام اور رات کے بعد دن نکل آیا تھا۔

رومیصہ ابھی تک اس خالی کمرے میں قید تھی۔

دونوں بازو ٹیبل پر پھیلائے وہ سر ان پر دھرے گویا نیم بے ہوشی کی حالت میں تھی۔ اس نے کل صبح سے کچھ ٹھیک سے کھایا نہیں تھا اور نہ ہی اپنی میڈیسن لی تھی۔ بمشکل پلکیں وا کیں تو اسے تمام مناظر گھومتے ہوئے دکھائی دیئے۔ پلکیں بھاری ہو رہی تھی۔ ٹیبلٹ میں ناغہ اسے اس حال میں لے آیا تھا کہ وہ دو قدم چلنے کا رسک بھی نہیں لے

سکتی تھی۔

*. . *. . *. . *

گاڑی سے اترتے اس نے کیزواچ مین کی طرف اچھالی اور تیز رفتاری سے اندر کی طرف بڑھا۔

گڈ مارننگ، سلام جیسی کئی آوازوں پر سر ہلاتا وہ آفس کی طرف بڑھنے لگا۔

احمد کو میرے آفس بھیجو! حکم صادر کرتے ہوئے اس نے کریڈل واپس پٹخا۔ وہ کل کچھ زیادہ ہی ٹیمپر لوز کر گیا تھا۔ اب اسے سخت پیشمانی نے آگھیرا تھا۔

اس نے پہلی فرست میں اس لڑکی کو رہا کرنے کا سوچا۔ مے آئی کم ان سر؟ ثنان اندر جھانکتا ہوا پوچھنے لگا

تم؟ احمد کی جگہ ثنان کو دیکھ کر اسے اچھنبہ ہوا۔

آپ سے کچھ بات کر سکتا ہوں چیف!

اس نے اجازت طلب نگاہوں سے دیکھا۔

ابھی نہیں ثنان، میں ابھی بزی ہوں! اطہر نے ٹوکا۔

پلیز اٹس ارجنٹ، مجھے رومیصہ کے بارے میں بات کرنی ہے پلیز، میں آپکو کچھ بتانا چاہتاہوں! وہ بضد ہوا۔

کیا بات ہے؟ سن رہاہوں میں؟ اطہر نے بھنویں سکیڑیں۔

اسکے بعد اس نے اسے لیکری تک تمام کہانی لفظ بہ لفظ جیسے اس نے رومیصہ سے سنی تھی ویسے ہی اسکے گوش گزار کر دی۔ اطہر کی پیشمانی اب پچھتاوے میں تبدیل ہونے لگی۔ چونکہ ثنان کہہ رہا تھا اسلیئے اسے یقین کرنا پڑا۔ وہ پچھلے چار سالوں سے اسے اسٹڈ کر رہا تھا۔ سچ اور جھوٹ کے درمیان فرق بخوبی جانتا تھا یہ اسکی نوکری کا حصہ بھی تھا اور تجربہ بھی۔

ہاسپٹل والے واقعے کے بعد مجھے واقعی لگا کہ وہ چور یا پھر، وہ ہنوز شاکڈ تھا

ایسا کچھ بھی نہیں چیف وہ صرف اپنے والد کی موت کی وجہ جاننے کی کوشش کر رہی ہے! اور ہمارے پاس کوئی ٹھوس ثبوت نہیں ہے کسی مفروضے کے تحت ہم اسے تحویل نہیں میں رکھ سکتے !

ثنان نے آخر کار اپنی بات کہہ ڈالی۔

ہممم! بات تو ٹھیک ہے، لیکن جو بھی ابھی تم نے بتایا ہم اس پر پوری تحقیق کرینگے کہ اس میں کتنا سچ ہے اور کتنا جھوٹ فلحال کے لیئے ریلیز کر دو لڑکی اور احمد کو میرے آفس بھیجو! وہ حکم صادر کرتا اپنی مخصوص کرسی پر براجمان ہو گیا۔

شیور! ثنان نے شکر کا کلمہ پڑھتے ہوئے باہر کا رخ کیا

مارننگ چیف! اس کے جاتے ہی احمد داخل ہوا۔

کیا رپورٹ ہے احمد! وہ کرسی پر جھولتا آگے کو ہوا۔

سر میں نے لڑکی کے فون کے تمام کال ریکارڈز چیک کیئے، ان میں سے جس رات آپ ہاسپٹل گئے تھے اس دن کا سارا ڈیٹا اس رپورٹ میں موجود ہے!

وہ فائل ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولا۔

مزید ہمیں اسکے سامان میں سے کچھ رپورٹس اور اخبارات کے ٹکڑے، اور یہ لیڈی ڈاکٹر کا کارڈ ملا ہے !

وہ تفصیل سے آگاہ کرنے لگا۔

ٹھیک ہے تم جاؤ! وہ کہتے ہوئے فائلز کی طرف متوجہ ہوا۔ڈاکٹر یمنٰی کاظمی کے نام کا

کارڈ دیکھ کر وہ حیران رہ گیا۔وہ اسکی ماں کی پیشنٹ تھی۔اس نے تیزی سے کارڈ واپس رکھتے ہوئے فائل اٹھالی۔بلاشبہ وہ اسکی ماں کی ہی رائٹنگ تھی،اسے یقین کرنا مشکل ہو گیا۔تمام کال ریکارڈز میں اجنبی نمبروں کے بیچ ایک نمبر شناسا تھا وہ تھا اسکی ماں کا۔وہ مزید الجھ گیا۔اس نے فائل ٹیبل پر پٹخ دی۔بہتر ہوتا وہ اپنی ماں سے پہلے بات کرتا پھر ہی کوئی رائے قائم کرتا اس لڑکی کے بارے میں۔کیا پتا وہ اپنی سرگرمیوں سے بچنے کے لئے بیماری کا بہانہ کر رہی ہو۔کچھ بعید نہ تھا اس شاطر لڑکی کا۔اس ناگواری سے سوچا اور گلاس وال کے قریب آ کھڑا ہوا۔

وہ ٹیبل پر سر گرائے بیٹھی تھی جب شان کمرے میں داخل ہوا۔

رومی؟؟؟وہ اسکا کندھا ہلاتے ہوئے بولا۔

ہوں! وہ بس اتنا ہی بولی پائی۔

تم ٹھیک،تو ہو نا؟؟؟اسکی پریشانی میں ڈوبی آواز رومیصہ کے کانوں سے ٹکرائی۔

تو اس نے دھیرے دھیرے پلکیں اٹھائیں۔شاید صبح ہو چکی تھی۔یا رات ہی تھی وہ کچھ سمجھ نہیں پائی اسکا دماغ جیسے تمام صلاحیتیں کھو چکا ہو۔

میں نے چیف سے بات کرلی ہے تم گھر جاسکتی ہو !

ثنان بغور اسے دیکھتا ہوا بولا۔اسے وہ حواسوں میں نہیں لگ رہی تھی۔

میرا، میرا فون ! وہ ہمت جٹاتی ہوئی بولی۔

باہر ریسپشن تمہارا سارا سامان موجود ہے ! چلو میں تمہیں تمہارے گھر چھوڑ دوں ! وہ اسکی کہنی تھامتا ہوا بولا۔

وہ ہمت جٹاتے ہوئے اٹھی۔وہ اسے تھامے باہر لے آیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پانی ملے گا !

اسکی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا تھا۔

تم یہاں رکو میں لاتا ہوں ! وہ اسے ریسپشن کے قریب کھڑا کیئے کینٹین کی جانب بڑھا

۔

وہ قدم قدم چلتی ہوئی ریسپشن پر پہنچی۔

میرا بیگ ؟ وہ وہاں موجود لڑکی سے پوچھنے لگی۔

گلاس وال کے اس سوچوں میں غلطاں اطہر کی نگاہ اس پر پڑی۔رومیصہ نے بیگ سے فون نکال کر جیسے ہی انلاک کیا دھڑا دھڑ نوٹیفیکشن موصول ہونے لگے اسکا ارادہ نبیشہ کو میسیج کرنے کا تھا۔مگر سر بری طرح چکرا رہا تھا۔

ہڑابڑاہٹ میں اسکے ہاتھوں سے کوئی وڈیو نوٹیفکیشن کھل گیا۔

پ پ پانی ملے گا! وہ ایک ہاتھ سے سر تھامے سامنے لڑکی سے بولی۔اسکی آواز اتنی مدھم تھی کہ وہ بمشکل سن پائی۔وہ سر ہلاتی جھکی اور پانی کی بوتل اسکے سامنے رکھی۔

اس نے بوتل جھپٹتے ہی منہ لگالی۔

اسکی یہ حرکت اطہر کی نظروں سے اوجھل نہ رہ سکی۔اسکے ہاتھوں کی کپکپاہٹ واضع تھی۔وہ اتنی بھی دور نہ تھا کہ نوٹ نہ کر پاتا۔اطہر کو عجیب سا محسوس ہوا۔وہ فون ٹیبل سے فون اٹھائے آفس سے باہر نکلا۔

رومیصہ ہتھیلیاں جینز سے رگڑتی فون اٹھائے مڑی۔کسی غیر شناسا نمبر سے سینڈ کی گئی وڈیو اسکے فون کی اسکرین پر چلنے لگی وہ ناسمجھی سے دیکھنے لگی

یہ اسکے گھر کا منظر تھا بلاشبہ،اسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا اسکے ہاتھ کپکپانے لگے۔

نبیشہ اور ایمان کے چیخنے کی آوازوں پر یک دم وڈیو سیاہ ہو گئی،اور فون اسکے ہاتھوں سے چھوٹ کر زمین پر جا گرا۔ کہیں انہیں کچھ ہو تو نہیں گیا؟اس سے آگے وہ کچھ سوچ ہی نہ سکی۔اسکی سانسیں اٹکنے لگیں

رومیصہ ؟کیا ہوا تمہیں،ثنان کو آتا دیکھ کر اطہر کے اسکی طرف بڑھتے قدم رکے۔

وہ خوف سے تھر تھر کانپتی فون کی طرف اشارہ کرنے لگی۔

یہ تو ٹوٹ چکا ہے۔وہ فون پر نظر ڈالتا ہوا مایوسی سے بولا۔ہوا کیا ہے؟وہ نا سمجھی سے اسکی اڑی رنگت کو دیکھتا پوچھنے لگا

مگر وہ بتانے سے قاصر تھی۔

آآئی آئی کانٹ بریتھ !آئی کانٹ بریتھ ! وہ سینے پر ہاتھ جمائے بمشکل لفظ ادا کرنے لگی۔

رومیصہ،وہ گھبرا گیس

آئی کانٹ بریتھ !وہ بمشکل لفظ ادا کرتی لڑکھڑا کر دھڑام سے زمین پر جا گری۔

وہ حد سے زیادہ خوف زدہ ہو چکی تھی۔

اطہر تیزی سے اسکی طرف بڑھااور اسکا بیگ کھنگالنے لگا۔ جس سے اسے ایک اسپرے کی بوتل ملی۔

تفصیل سے پڑھنے کا وقت اسکے پاس نہیں تھا۔

ہٹو! ثنان اسے دیکھ کر ایک طرف ہو گیا۔ وہ بوتل کو اپنے ہتھیلی پر اسپرے کرتے ہوئے اسکے ناک کے قریب کرنے لگا۔ مگر اس پر کوئی اثر نہیں پڑا۔

اسکی نبض دھیمی چل رہی ہے ! وہ اسکی ہتھیلی پر انگلیاں جماتا ہوا بولا۔

غالبا کسی چیز سے خوفزدہ ہے! تم اسے ہاسپٹل لے جائو! وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا۔

اور سنو ڈاکٹر یمنی کاظمی کے پاس لے جانا، وہ اسکی ڈاکٹر ہیں اچھے سے ہینڈل کر لیں گی! نہ جانے اس نے یہ سجھائو کیوں دیا تھا مگر کچھ تو تھا۔ اسکی حالت کا زمہ دار کہیں نہ کہیں وہ بھی تھا۔

ثنان سر ہلاتا ہوا اسے اٹھائے باہر کی طرف بھاگا۔

احمد کو میرے آفس بھیجو ! اطہر نے زمین پر گرا فون اٹھایا آفس کی جانب بڑھ گیا۔

کچھ ہی پلوں میں احمد اسکے سامنے حاضر تھا .

یہ سیل فون لو، آدھے گھنٹے میں اصلی حالت میں میرے ٹیبل پر ہونا چاہیئے، اس میں موجود ڈیٹا کو کچھ نہیں ہونا چاہیئے! اگلا حکم حاضر تھا۔ احمد حکم کی تعمیل کرتا فون کے حصے سمیٹے باہر نکل گیا۔

****

****

ڈاکٹر یمنی نے اسے ایڈمٹ کر لیا تھا۔ مگر اسکی اچانک بگڑی حالت پر وہ سخت پریشان تھی۔ اور رومیصہ سے نالاں بھی۔ جس نے باقی دنوں سمیت اتوار کے دن بھی سیشن مس کر دیا تھا۔ ثنان ڈیوٹی پر طعینات ہونے کے باعث اسے ہاسپٹل چھوڑ کر جا چکا تھا ۔اسکی بہنوں کو انفارم کرنے سے ڈاکٹر یمنی نے منع کر دیا تھا تو ثنان نے یہ معاملہ ان پر چھوڑ دیا۔ وہ بہتر طریقے سے ہینڈل کر سکتی تھی۔ رومیصہ دوائوں کے زیر اثر غنودگی میں تھی۔ مسز کاظمی اس پر ایک نظر ڈال کر اپنے آفس کی جانب بڑھی۔

تم اس وقت! اطہر کو اپنے آفس پا کر وہ حیران ہوئی۔

بلکل! سوچا آج لنچ آپ کے ساتھ کیا جائے! وہ مسکرایا۔ مجھے یقین نہیں آرہا! وہ جانچتی نگاہوں سے دیکھتی کرسی پر براجمان ہوئی !

اب ایسی بھی بات نہیں وہ ناراض ہوا۔

چلیں پھر، وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

جیسے آپ چاہیں آفیسر، وہ شوخی سے کہتی اسکے ہمقدم ہوئی۔ تو اطہر بھی ہنس پڑی۔ وہ ہاسپٹل کے نزدیک ریسورنٹ میں چلے آئے۔ کھانا آرڈر دینے کے بعد وہ یہاں وہاں کی باتیں چھیڑتا بات کا آغاز شروع کرنے لگا۔

ویسے یہ رپورٹ آپ کے ہاسپٹل کی ہے! اس نے فون کی اسکرین مسز کاظمی کی طرف گھمائی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو یہ بات تھی؟ وہ خشمگین نگاہوں سے گھورنے لگیں۔ اطہر نے دانت دکھاتے ہوئے گردن کو جنبش دی۔

ہاں، ان فیکٹ میری بنائی گئی رپورٹ ہے! کیا ہوا؟ کسی کی رپورٹ ہے یہ اور تم کیوں پوچھ رہے ہو وہ تعجب سے پوچھنے لگی۔

رومیصہ عثمان نامی لڑکی آپ کی پیشنٹ ہے! وہ تجسس سے گویا لگا

ہاں بھئی! لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو! وہ ناسمجھی سے بولیں

کتنے سال سے؟؟اگلا سوال حاضر تھا

تقریبا دو سال سے،وہ سوچ کر بولیں

ہمم مجھے بس کنفرم کرنا تھا کہ یہ رپورٹس جھوٹی ہیں یا پھر!اس نے اطمینان سے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی

افکار س اصلی رپورٹس ہیں!کیا بات ہے تم بتا کیوں نہیں رہے؟وہ الجھی۔

آپ جانتی بھی ہیں وہ لڑکی کچھ دن پہلے آپ کے ہاسپٹل کے کنٹرول روم کی سی سی ٹی وی فوٹیج کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کر رہی تھی!

اطہر کی پیش گوئی پر مسز کاظمی نے سختی سے پلکیں بھینچیں۔وہ اسکی شکی طبیعت سے سخت عاجز آچکی تھیں

آف کورس میں جانتی ہوں میری جان!لیکن تم یہ سب کیسے جانتے ہو اطہر!؟

رئیلی مطلب آپ کے علم میں ہے یہ بات!وہ چونک کر سیدھا ہوا

ہاں بیٹا !ان فیکٹ اس نے میرے کہنے پر ہی میری مدد کی تھی،ہاسپٹل سے اچانک ایک پیشنٹ غائب ہو گیا تھا اور سی سی ٹی وی فوٹیج بھی کام نہیں کر رہی تھی ایسے میں کیا

کرتی میں، ہاسپٹل کی رپیوٹیشن کا سوال تھا اسلیئے میں نے پولیس کے بجائے اسکی مدد لی اور دیکھو میرا کام ہو گیا اور کسی علم بھی نہیں ہوا!

وہ رومیصہ سے متاثر نظر آتی تھیں

آپ مجھے بھی تو بتا سکتی تھی مما؟

اطہر نے نفی سے سر جھٹکا

تم اپنی جاب میں بزی تھے اسلئے تمہیں ڈسٹرب کرنا ضروری نہیں سمجھا اور،

تم کچھ چھپا رہے ہو مجھ سے وہ گہری نظروں سے گھورنے لگیں

شاید مجھ سے غلطی ہو گئی ہے! اسکے لہجے سے پیشمانی جھلکی

پہلیاں کیوں بجھوا رہے ہو صاف صاف بتاؤ!

وہ تپ کر بولیں

میں نے اسے ایک پوری رات تحویل میں رکھا مجھے لگا وہ غیر ضروری سرگرمیوں میں ملوث ہے!

وہ قدرے آہستگی سے بولا

اطہر! مسز کاظمی کو جیسے یقین نہ آیا

تو میں اور کیا کرتا بتائیں آپ ہی، ایسے کوئی بھی اس پر شک کرتا جیسی اس نے حرکت کی ہے!

وہ خفگی سے آنکھیں پھیرتا ہوا بولا

تم نے بہت غلط کیا اطہر، ایٹ لیسٹ مجھ سے پوچھ لیا ہوتا میرے ہاسپٹل کا معاملہ تھا میں خود ہی تمہیں بتا دیتی مسز کاظمی اسکی حرکت پر برہمی کا اظہار کرنے لگیں

سوری مام! وہ واقعی شرمندہ تھا

تمہارا کیا ہوگا اطہر، مانا کہ تمہاری جاب ایسی ہے لیکن تمہاری یہ شکی اور وہمی قسم کی عادتیں تمہیں آگے چل بہت بھاری پڑنے والی ہیں وہ نفی میں سر جھٹکنے لگیں

اچھا نا! کھانا کھائیں!

وہ انکی توجہ کھانے کی طرف دلاتا ہوا بولا

خبردار تم نے دوبارہ میری پیشنٹ کو پریشان کیا تو! وہ اسے ڈپٹتی ہوئی بولیں

سوری ڈاکٹر صاحبہ !اس نے اطراف میں ایک نظر ڈال کر کان پکڑے

اس سے معافی مانگو جس کے لیئے تم تکلیف کا باعث بنے !وہ دوٹوک بول کر کھانے کی طرف متوجہ ہوئیں۔جبکے اطہر کو یہ دنیا کا مشکل ترین کام لگنے لگا۔ بھلا معافی کیسے مانگتے ہیں؟اس نے کبھی کسی سے معافی نہیں مانگی تھی !

اب کیا سوچنے لگے !کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے !وہ اسکی بے توجہی نوٹ کرتی ہوئی بولیں۔

آہہ !کچھ خاص نہیں،بس آپ سے اسکی،یعنی آپ کی پیشنٹ کی بیماری کے بارے میں ڈیٹیل سے ڈسکس کرنا چاہتا تھا مگر،میری میٹنگ کا وقت ہو رہا ہے مجھے جانا پڑے گا !وہ گھڑی دیکھتا کرسی دھکیلا کر اٹھ کھڑا ہوا۔اطہر بس بھی کرو بیٹا !مسز کاظمی نے سختی سے ٹوکا۔ نہیں مام،اس بار کنڈیشن ڈفرنٹ ہے ایسی بہت سی باتیں اور پتا چلی ہیں اس لڑکی کے بارے میں،میں اگنور نہیں کر سکتا مام،اوکے سی یو !وہ تیزی سے کہتا انکا ہاتھ تھام کر لبوں سے لگاتے ہوئے فون اٹھایا اور ایگزٹ کی جانب بڑھ گیا۔ مسز کاظمی اسکی پشت کو گھور کر رہ گئی۔

ہیلو آنٹی؟ چہکتی آواز پر چونک کر پلٹی تو سارہ کو اپنی طرف دیکھتا پایا۔

بیٹھ سکتی ہو؟؟؟وہ اجازت طلب کرنے لگی۔

ہاں ہاں پلیز! وہ فورا بولیں۔

وہ اطہر تھا نا؟ سارہ نے ایگزٹ کی جانب اشارہ کیا جہاں سے وہ ابھی گزرا تھا۔

ہاں! مسز کاظمی حیران ہوئیں۔ وہ کئی بار اطہر کے بارے میں اس سے پوچھ چکی تھی۔ شاید وہ اسے پسند کرتی تھی یا مسز کاظمی کو ایسا محسوس ہوا۔

****

****

یش، دروازہ کھولو یشم !

دھڑ دھڑ کی آواز سے کوئی دروازہ پیٹ رہا تھا مگر اندر موجود نفوس پر اسکا رتی برابر اثر نہیں ہوا۔ وہ آنکھوں میں سرخ ڈورے لیئے پے در پے مکے باکسنگ بیگ پر برسائے جا رہا تھا۔ چہرے سے پسینہ ٹپک رہا تھا، بھیگے بال ماتھے پھر پڑے تھے۔ مگر وہ غم و غصے کے عالم میں باکسنگ بیگ کے پیٹے جا رہا تھا۔ جیسے وہ بے جان چیز نہ ہو کوئی انسان ہو جسے وہ جان سے مار دینا چاہتا ہو اسکا ابھی بھی ٹھنڈا نہیں ہوا تھا۔

یشم میری جان ! تمہاری طبیعت بگڑ جائے گی، تم نے صبح سے کچھ نہیں کھایا نہ ہی ٹیبلٹ لی خدارا دروازہ کھول دو! تاتیانہ کی فکر مند سی آواز پھر سے اسکے کانوں سے ٹکرائی مگر اس بار وہ خاموش نہیں رہ سکا بلکہ پھرے شیر کی طرح دھاڑا۔

ہاں تو ٹھیک ہے نا! مر جانے دو مجھے مس تاتیہ آپ کو بھی اپنی زندگی راحت ملے جائے گی، نہ ہی دوسروں کو یقین دلانا پڑے گا کہ میرا بیٹا پاگل نہیں ہے !

ایسے مت کہو یشم ! میں ایسی دس لڑکیوں کی لائن لگا دونگی تمہارے لیئے، تم جانتے ہو نا

وہ دکھ سے بولی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں چاہیئے مجھے وہ دس لڑکیاں، مجھے بس وہ چاہیئے، اپریل چاہیئے مجھے سنا آپ نے !

وہ دروازے کی طرف رخ موڑے چلایا۔

یشم بس کر دو بیٹا، اسکی کل شادی ہے وہ تمہارے قابل نہیں تھی، اس نے تمہارے ساتھ بیوفائی کی !

یشم کے مکے برساتے ہاتھ رکے۔ کیا کہا؟ کس ! کسکی شادی ہے کل ؟ وہ رکا

بس پھر کیا تھا شرائے کو لگا اگلے ہی پل اسکی موت واقع ہونے والی ہے۔ یشم کے علم

میں نہیں تھی یہ بات جبکہ اسے لاعلم رکھنا تھاتاکہ وہ اپنے حواس نہ کھو بیٹھے اسکا ANGER ISSUE دن بدن بڑھتاہی جارہاتھا۔جبکے مس تاتیہ کی زبان نے یہ بھی کرد کھایا تھا۔اگلے ہی لمحے دروازہ کھلااور وہ انکے سامنے تھا۔پسینے سے شرابور، بکھرے بال،شرٹ سے عریاں کسرتی بدن آنکھوں لہو ٹپکاتی آنکھیں شرائے پر ٹکائے وہ اسکی طرف بڑھا۔جبکے شرائے کو لگا یہ اسکے آخری لمحات ہیں۔

بتایا نہیں تم نے مجھے ؟وہ بولا۔اتناہولے کہ شرائے بمشکل سن پائی۔

وہ وہ مس تاتیہ ! وہ مدد طلب نگاہوں سے مس تاتیانہ کو دیکھنے لگی

بتاناچاہیئے تھانا! وہ چلایا۔

یشم کام ڈائون ہم نے صرف تمہارے خیال سے !

ہو گی نہیں یہ شادی،

وہ انگلی اٹھاتنبیہہ انداز میں بولا۔اور تاتیہ کو شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔

میں ہونے نہیں دوں گا یہ !اس نے راہداری میں سجاوازا اٹھایااور زور سے لائونج کی دیوار میں نسب اسکرین پر دے مارا۔تاتیہ لبوں پر انگلیاں دبائے شاکڈ نظروں سے

اپنے بیٹے کو دیکھنے لگی۔ جسکی طبیعت پھر سے بگڑنے لگی تھی۔ جس کا اسے ڈر تھا وہی ہوا

۔

ہو گی نہیں یہ شادی، میں یہ ہونے نہیں دونگا دیکھنا تم! وہ انگلی اٹھا کر دھمکی بھرے انداز میں کہتے ہینڈ ریپ اتارتے ہوئے زمین پر پٹخنے لگا۔اور کمرے میں جا کر بندوق میں گولیاں بھرنے لگا۔تاتیانہ سر پر گویا آسمان آ گرا۔

اسکے پاس گن کہاں سے آئی؟؟؟ وہ تیزی سے اسکی طرف بڑھیں۔

یشم رک جائو! مت کرو، وہ منت بھرے لہجے میں بولی۔

تو میں اور کیا کروں؟ ہاں؟ کیا کروں میں تم ہی بتائو؟ سب کچھ ٹھیک چل رہا تھا، ہم فیشن ویک سے اچھے خاصے واپس لوٹے تھے، پھر؟؟؟ وہ رکا

اسکی سرخ آنکھوں میں موتی چمکنے لگے۔

کیا ہوا اسے اچانک؟ کیوں شادی کر رہی ہے وہ؟

وہ عاجزی اور بے بسی سے چیختا ہوا بیڈ پر گرا۔

کام ڈائون،

وہ اسے نرم پڑتا دیکھ کر اسکا کندھا سہلانے لگی

نو، آئی ناٹ کام ڈائون، آئی۔۔ول ناٹ۔۔۔کام ڈائون۔۔تاتیہ

وہ حلق کے بل دھاڑا۔ ٹھکرائے جانے کا دکھ غصے کی صورت اختیار کرنے لگا۔تاتیہ اسکے انداز پر گھبرا کر دور سرکی اور

آنسوئوں سے لبریز آنکھیں لیئے اسے گھورنے لگی

جو غصے میں صحیح غلط کی تمیز ہی بھول گیا تھا۔

وہ بالوں کو مٹھیوں میں دبوچے گہرے گہرے سانس لینے لگا۔۔ان کے بیچ گہرا سکوت چھا گیا۔ کئی لمحے ایسے ہی گزر گئے۔

تاتیہ نے اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو گھورتی ہوئے بولنا شروع کیا

تمہیں پتا ہے نا، تمہاری خاطر میں نے اپنی پوری جوانی صرف کر دی میں صرف پچیس سال کی تھی جب تمہارے باپ نے مجھے طلاق دے دی، میرے پاس دو راستے تھے یا میں تمہیں چھوڑ دوں، یا اپنا کریئر !

یشم نے چونک کر سر اٹھایا

میں نے تمہیں چُنا یشم، اپنا کریئر، اپنے خواب، خواہشیں سب سے منہ موڑ کر!

پتا ہے کیوں؟ اس نے نرمی سے اسکے ہاتھ سے بندوق لے کر ایک طرف رکھ دی۔

کیوں کہ میں تمہیں تمہارے باپ جیسا ظالم اور بے حس نہیں بننے دینا چاہتی تھی، میں نے تمہاری اچھی تربیت کی، تمہیں پڑھایا لکھایا تمہاری ہر جائز ناجائز خواہش کا خیال رکھا، آج تمہارے پاس دولت ہے شہرت ہے، تم اپنی زندگی کامیاب ہو، تو تم اپنی ماں کو بھول گئے اسکی تربیت کو، اسکی قربانیوں کو بھول گئے یشم،

اگر میں تمہیں نہ روکتی تو تم نہ جانے کیا کر بیٹھتے، اسی راہ پر چل پڑتے جس پر تمہارا باپ، تمہارے بھائی چل پڑے ہیں، خون خرابا، لوگوں کا دل دکھانا، فساد، بربریت!

میں تمہیں اس سب سے دور رکھنا چاہتی تھی یشم، مگر مجھے لگتا ہے!

وہ انتہائی دکھ اور بے یقینی سے بھیگے لہجے میں بولی۔

آآئی ایم سو سوری تاتیانہ، پتا نہیں مجھے کیا ہو جاتا ہے

یشم نفی میں سر ہلاتا اسکے قدموں میں آ بیٹھا۔ اور اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لئے۔ اسے آج بھی کچھ کچھ یاد تھا۔ وہ پانچ سال کا تھا جب تاتیہ کے سر پر 'مس روس' کا تاج

سجا۔وہ آئڈینس میں بیٹھا بڑے فخر سے تالیاں بجانے لگا تھا کہ اسکی ماں دنیا کی خوبصورت ترین عورت ہے۔بلاشبہ تاتیہ کی قربانیاں اسکے لئے لازوال تھیں۔اس نے اپنے ماڈلنگ کریئر کو خیر آباد کہہ کر بزنس شروع کیا۔جس میں وہ کامیاب بھی تھی ۔اور آج وہ 'سنگل مدرز' کے لئے جیتی جاگتی مثال تھیں۔

معافی مت مانگو,بس اپنی کمزوریوں کو پہچانو !انہیں اپنے اوپر حاوی مت ہونے دو! غصہ انسانی فطرت ہے یشم،بس کچھ لوگ اس پر قابو پالیتے ہیں اور کچھ پر یہ حاوی ہو جاتا ہے!وہ اسے پیار سے سمجھانے لگیں۔

یشم بے بسی سے سر جھٹکتا اسکے ہاتھ چھوڑ کر اٹھ کھڑا ہوا۔تاتیہ کچھ بھی کہتی مگر وہ جانتا تھا اس 'ایشو' سے کس قدر خوفزدہ تھا۔اسے ہر وقت یہی دھڑکا لگا رہتا تھا کہ وہ کسی کو نقصان نہ پہنچادے غصے میں۔

تم مجھے سے وعدہ کر رہے ہو نا یشم؟تم یہ دوبارہ نہیں کروگے؟

وہ اسکی پشت کو گھورتی ہوئی بولی۔اشارہ گن کی طرف تھا۔

افففف تاتیہ !وہ عاجز آچکا تھا۔ان روز روز کے وعدوں سے۔تاتیہ خفگی سے اسے دیکھتی

اٹھ کھڑی ہوئی۔

آ اچھا،اچھا! میں وعدہ کرتا ہوں! وہ اسکی ناراضگی کے ڈر سے سرعت سے اسکے راستے میں آتے ہوئے بولا۔

پکی بات؟؟ وہ اسکے انداز پر جی جان سے مسکرائی۔

ہاں تمہاری قسم یار! وہ اسکی پیشانی پر ہتھیلی جماتے ہوئے بولا۔وہ وعدے کا یقین دلانے کی خاطر اب قسمیں کھانے لگا تھا تو تاتیہ کو ماننا ہی پڑا! اسکے انداز پر کھلکھلائی۔تو اس نے بھی سکون کی سانس لی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چھوڑوں گا نہیں تمہیں اپرل! وہ مٹھیاں بھینچتا دل ہی دل میں اس بے وفا سے ہمکلام ہوا۔

****

ITALY | ROME |

2 MOTHS LATER :

یہ کیسی بُھکاڑیا (K-C BHOKARIA) نامی ڈرگ ڈیلر مستقل ملیشیا شفٹ ہو چکا ہے،

تمہاری سر و سزا تنی 'سلو' کیوں چل رہی ہیں ملک ! لبوں پر انگلیاں جمائے وہ ونڈو گلاس کے پار تیزی سے گزرتی عمارتوں کو گھورتے ہوئے سنجیدگی سے بولا۔ چہرے پر کسی گہری سوچ کا تاثر لہرا رہا تھا۔

سوری باس، ہم جاپان میں اپنا نیا آفس سیٹ کر،

اسکی چلتی زبان کو بریک لگی۔ جب بحرام نے برہمی سے ہاتھ اٹھا کر اسے ٹوکا۔ وہ جب سے واپس لوٹا تھا۔ بہت سفاک ہو گیا تھا۔

مزید؟؟؟؟؟ کیا خبر ہے؟؟ وہ ہنوز اسی پوزیشن میں تھا۔ ملک خاکی لفافے سے تصویریں نکال کر اسکے سامنے رکھتا ہوا بولا۔ سہارنپور، اُترپردیش سے اسکا تعلق ہے ، فیملی میں صرف دو بہنیں ہیں جو دِلی شہر میں اچھی پوسٹ پر فائز ہیں، یہ پہلے انڈیا میں اسمگلنک کیا کرتا تھا، پھر گزشتہ مہینے ہی اس نے ڈیوائن نامی اسمگلر سے ہاتھ ملا لیا اور آج یہ کبھی ملیشیا تو کبھی بـ ـرلن میں ہوتا ہے،

اور پھر، بحرام اسکی بات کاٹتا ہوا آگے کی روداد بیان کرنے لگا اس نے وِجے جیسے معصوم لڑکے کو ورغلایا اور لالچ دیا کہ وہ اسکی بیمار ماں کا علاج کروائے گا، بدلے میں اسے صرف ایک انسان کو قتل کرنا ہے!

بحرام کی رگیں تنیں۔

ظاہر سی بات ہے اٹلی جیسے ملک میں اسے جاب تو ملنے سے رہی اس نے سوچا کیوں نہ شارٹ کٹ لیا جائے!

ملک نے لقمہ دیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایسا ہی ایک شارٹ کٹ اسکے باپ نے بھی اپنی زندگی میں لیا تھا جسکا نقصان وہ آج تک بھگت رہے تھے، اور بحرام نے تو باقاعدہ اسکی بھاری قیمت چکائی تھی!

بچہ ہے، چھوڑ دو اسے! اس نے تصویروں پر ایک نظر ڈال کر عاجزی سے واپس پٹخ دیں۔ وہ ضبط کی آخری حدوں پر تھا مگر اس نے کنٹرول کیا۔ بھلا اس انیس، بیس سال کے لڑکے سے وہ کیا بدلا لیتا؟

اسکی آواز پر ملک حیران ہی تو رہ گیا تھا۔ کمال کی اعلیٰ ظرفی تھی وہ اپنے باپ کے قاتل کو

معاف کر رہا تھا۔ خیر ! اسکے فیصلے پر سوال اٹھانا اسکے اختیار میں نہیں تھا اور نہ ہی اسکی حیثیت تھی۔ سو وہ خاموش رہا۔

اس ڈیوائن کو ڈھونڈو، اصلی کہانی تو یہی بتا سکتا ہے، اگر یہ فرمان کی حرکت ہے تو میں اسکا وہ حشر کرونگا کہ زمین کانپ اٹھے گی ! وہ جبڑے بھینچتا ہوا بولا۔

اور ایک نظر ملک پر ڈال کر گاڑی سے نکل آیا۔

باس کھانا، میں اکیلا رہنا چاہتا ہوں !

وہ ہاتھ اٹھا کر دیبورہ کو وہیں ٹوکتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ گلاس وال کے پار دکھائی دیتے پہاڑوں پر برف پڑ رہی تھی۔ موسم انتہائی خوبصورت تھا۔ مگر اسکے اندر ویرانی ہی ویرانی تھی۔ اس نے بے دلی سے پردے گرا دیئے

فون کے تھرتھرانے کی آواز پر اس نے ایک نظر جلتا بجھتا 'سلطانہ کالنگ' دیکھا۔ اور زور سے ہاتھ مار فون ٹیبل سے نیچے پھینک دیا۔ اسے اب کسی کی ضرورت باقی نہیں رہی تھی۔ وہ سگریٹ کا پیکٹ اٹھا کر اسٹوڈیو آ گیا۔

اس پوری دنیا میں اسے صرف یہاں آ کر سکون محسوس ہوتا تھا۔ جہاں اس نے اپنی

انگلیوں کی مہارت سے اس دشمن جان کے کئی چہرے پینٹنگ بورڈ پر اتار رکھے تھے۔

اسٹوڈیوں کے ملگجے سے اندھیرے میں دیوار پر ہر طرف 'اُسی' کی تصویروں کی بھرمار تھی۔وہ کمال کا مصور تھا۔یا پھر عاشق تھا! یہ اندازہ لگانا مشکل تھا۔

وہ سگریٹ لبوں میں دبائے انگلیوں کے پوروں سے اسکے چہرے کو چھوتا پلکیں میچنے لگا۔

اسکو سوچنا اور بے طرح سے بس سوچے جانا۔بس یہی اسکا پسندیدہ مشغلہ تھا.

****

***

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شام سات بجے کے قریب اسے ہوش آیا تو اس نے خود کو ہاسپٹل کے بستر پر پایا۔

میں یہاں کیسے آئی؟وہ اٹھنے کی کوشش کرنے لگی

لیٹی رہو،تم بے ہوش ہو گئیں تھی جسکی وجہ سے تمہارا دوست تمہیں یہاں چھوڑ گیا ہے

نرس اسے اٹھتا دیکھ کر بولی۔

ک کون کونسا؟کونسا دوست ؟اس نے دماغ پر زور دیا

ثنان! ہاں یہی نام بتایا تھا اس نے اپنا

لیٹی رہو رومی! تمہیں پراپر ٹریٹمنٹ کی ضرورت ہے تم نے کئی سیشنز ایسے ہی مس کر دیئے! کہاں تھی تم؟؟؟

مسز کاظمی نرس کو اشارہ کرتی اسکی جانب بڑھی اور ایک ساتھ کئے سوال کر ڈالے

مجھے، مجھے بہت ضروری کام تھا آفس میں اسلئے آف نہیں لے سکتی تھی! اس نے جھوٹ گھڑا۔ ساتھ ہی وہ اٹھ بیٹھی

لیٹی رہو! تم! وہ برہمی سے بولیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پلیز مجھے جانے دیں، پلیز آپ سے ریکویسٹ ہے اٹس امپورٹنٹ، میری بہنیں پریشان ہو رہی ہو نگی! وہ ملتجی ہوئی . . مسز کاظمی نے نفی میں سر جھٹکا

اسکی محبت پر کبھی رشک تو کبھی جی بھر کر غصہ کرنے کو دل کرتا تھا۔

ٹھیک ہے، میرا ڈرائیور تمہیں چھوڑ آئے گا! انہوں نے اسکے اسرار کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے۔

شکریہ وہ بس اتنا ہی کہہ سکی۔

****

***

رومی؟؟شکر ہے تم آ گئیں، تم ٹھیک تو ہو نا؟دو دنوں سے گھر نہیں آئی تھی تم پتا ہے ہم کتنے پریشان ہو گئے تھے!نبیشہ کی اسے دیکھ کر جان میں جان آئی

ایکسکیوز می؟اس ہم میں میں شامل نہیں ہوں، کیونکہ جو دن دن بھر باہر رہے اور رات کو بھی گھر نہ آئے ایسے لوگوں کے لئے میں پریشان نہیں ہوتی وہ تڑخ کر بولی

انف ایمان! بہت ہو گیا تمہارا نبیشہ نے سختی سے اسے ٹوکا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بہت ہو گیا؟ابھی ہوا ہی کہاں ہے! تم بتاؤ؟کہاں تھی تم ہاں؟تمہارا وہ لفنگا عاشق اپنے تمام لوفر دوستوں کے ساتھ ہمیں ڈرا دھمکا کر گیا ہے اگر تم نے اس سے شادی نہیں کی تو وہ ہم سب کو مار دے گا! لیکن تمہیں کیا ! ہے نا؟؟؟

ہم چاہیں جہنم میں جائیں ہماری کسے پرواہ

تمہیں تو بس !

نبیشہ کا ہاتھ اٹھا اور ایمان کے گال سرخ کر گیا۔

ایمان نے بے یقینی سے اپنا گال چھوا

تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا؟ وہ بھی اس کی وجہ سے ؟

وہ بھیگے لہجے میں بولی۔

اسکی وجہ سے نہیں تمہاری زبان کی وجہ سے ! وہ دوبدو بولی

تم پچھتائو گی بہت پچھتائو گی تم نبیشہ ! وہ چیخی

بسسسسس، بس کرو، بس کرو تم دونوں، رومیصہ کانوں پر ہتھیلیاں جمائے چلائی۔اور شکست خوردہ قدموں سے صوفے پر ڈھے گئی۔تو وہ رحمان خاور کی حرکت تھی ! وہ اسکے گھر تک پہنچ گیا تھا۔لائونج گہرا سوکت چھا گہرا گیا۔

تم دونوں میری ایک بات سن لو کان کھول کر،

تمہارا اب مجھ پر کوئی حق نہیں آج میرا لاسٹ پیپر تھا اور آج سے ٹھیک دس دن بعد میری اٹلی کی فلائٹ ہے میں جا رہی ہو یہ ملک چھوڑ کر، اور میں دیکھتی ہوں تم مجھے کیسے روکتی ہو ! وہ اٹل انداز میں کہتی ہوئی دھاڑ سے دروازہ بند کرتی اندر چلی گئی۔

تم اسکی باتوں کا برا مت مانو رومی، میں پانی لاتی ہوں وہ کہتی ہوئی مڑی مگر رومیصہ نے

اسکی کلائی تھامی

ایمان نے جو کہاوہ سب سچ ہے؟؟؟اسکی سرخ آنکھوں میں آنسو چمکنے لگے

رومی تم اسکی باتوں کو پلیز، نبیشہ نے بولنا چاہا

سچ ہے نا؟وہ اسے ٹوکتی ہوئی پوچھنے لگی

ہاں،اس نے کہاجو بھی ہو وہ تم سے شادی کر کے دم لے گا

وہ اٹھی اور ساتھ میں بیگ بھی اچک لیا۔

رومی؟رومی؟رک جاؤ کہاں جارہی ہو!وہ گھبرا گئی۔

دروازہ بند کر لو!اور کچھ بھی ہو جائے کوئی بھی آئے دروازہ مت کھولنا!وہ انگلی اٹھا کر تاکید کرتی باہر کی جانب بڑھی

کچھ بھی کرنے سے پہلے یہ سوچ لینا ہمیں تمہاری ضرورت ہے،چاہے کچھ بھی ہو!

نبیشہ نے خود کو اتنا بے بس کبھی محسوس نہیں کیا

ہمممم!تم فکر مت کرو،میں صبح ہوتے ہی آجاؤ گی

وہ آنسو ضبط کرتی ہوئی بولی

رومی؟؟؟نبیشہ کی آواز پر وہ رکی۔

ہاں؟؟؟وہ مڑے بغیر بولی

پلیز، ٹیک کیئر نبیشہ نے کہتے ہوئے آہستگی سے دروازہ بند کر لیا۔

****

***

وہ آج جلدی گھر آ گیا تھا آفس سے۔سینے میں عجب سے نذبات پنپ رہے تھے ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔بے چینی ہی بے چینی اسے رگ وپہ سرائیت کر چکی تھی۔

چینج کرنے کی غرض سے اس نے ڈیسنگ کا رخ کیا۔

کبڈ سے کپڑے نکالتے وقت اسکی نظر اسکارف پر ٹھہر گئی۔جو وہ کچھ دن پہلے اٹھالایا تھا ۔بے اختیار اسکا ہاتھ بڑھا اور اانے اسکارف اٹھا کر لبوں سے لگا لیا۔وہ پلکیں میچے اس کی خوشبو اپنے اندر اتارنے لگا۔

واہ بھائی واہ!ایمل نہ جانے کہاں ٹپک پڑی تھی۔

اس نے جلدی سے اسکارف نیچے کیااور کبڈ میں رکھنے لگا۔لیڈیز اسکارف ہاں؟کس کا ہے بھائی !

وہ ایڑھیوں کے بل اونچی ہوئی اور اسکے ہاتھ سے اسکارف اچک لیا۔

کسی کا نہیں ہے واپس کرو مجھے !وہ سخت شرمندہ ہوا،نہ جانے اس نے یہ حرکت کیوں کی تھی۔

کسی کا تو ہے جو آپ یوں چھپ چھپ کر !

ایمل !اس نے سختی سے ٹوکا۔

آں آن ٹھیک ہے،ٹھیک ہے

اس نے برا سا منہ بنا کر اسکارف واپس کر دیا۔

اب جائو یہاں سے !وہ مارے خفت کے بے وجہ ہی چیخا۔حد ہو گئی مزاک کر رہی تھی۔ وہ ہاتھ جھلاتی ہوئی بولی۔ہونہہ کے سے انداز میں منہ چڑاتی واپس چلی گئی۔وہ ایک نظر اسکارف پر ڈال کر اسے واپس کبڈ میں رکھنے لگا۔فریش ہونے کے بعد اس نے کھانا کھایا اور فائلز لیئے اسٹڈی میں آ گیا۔کام کرتے کرتے اسے پتا ہی نہ چلا کب رات کے دو

بج گئے۔اس نے فائلز سمیٹی اور اپنی کمرے میں سونے کی غرض سے آ گیا۔ مگر نیند اسکی آنکھوں سے کوسوں دور تھی کروٹیں بدل بدل کر تھک گیا مگر نیند آ کے نہیں دے رہی تھی۔بے چینی سی محسوس ہونے لگی۔

کیوں نہ وہ اس سے بات کر لے !ایک پل کو اسکے زہن میں خیال کودا مگر اگلے ہی لمحے اس نے تردید کرتے ہوئے کروٹ بدل لی۔ مگر پھر کچھ سوچتے ہوئے اس نے فون اٹھالیا۔کہاں ہے وہ اس وقت ؟وہ اٹھ بیٹھا۔

سر وہ شام سے ایک خالی گھر میں ہیں اور ابھی تک وہیں ہیں !

کس گھر میں ؟کس کا گھر ہے وہ؟ مخبر کی بات پر وہ پریشانی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

ایسا لگتا ہے گھر کا تعلق انہی سے ہے !

وہ شخص کھڑکی سے اندر جھانکتا ہوا بولا۔

کیا کر رہی ہے وہ اندر !اسکا ماتھا ٹھنکا

وہ شام سے دو تصویریں اور کچھ کھلونے سامنے رکھے بیٹھی ہیں، خود ہی سوال کر رہی ہیں خود ہی جواب دینے لگتی ہیں، کبھی زور زور سے روتی ہیں کبھی چلاتی ہیں اور خاموش

ہو جاتی ہیں ! سر اگر آپ کہیں تو انہیں ہاسپٹل لے جائوں، ایسے پیشنٹ کو اس حال میں اکیلے نہیں چھوڑنا چاہیئے کوئی بعید نہیں وہ خود کو نقصان نہ پہنچالیں !

نہیں تم وہیں رکو، مجھے لوکیشن بھیجو میں آتا ہوں نظر رکھنا اس پر !

اسکی صبیح پیشانی پر پریشانی کی لکیریں ابھری۔ وہ کوٹ پہنتے ہوئے گاڑی کی چابیاں اٹھاتا تیزی سے باہر نکل گیا۔ فل اسپیڈ پر گاڑی دوڑاتے ہوئے وہ اسکی بتائی گئی جگہ پر پہنچا۔ رات کے دو بج رہے تھے ہر طرف سناٹا چھایا ہوا تھا۔ خبری اسے آتا دیکھ کر اسکی طرف بڑھا۔

میں فلحال یہیں ہوں تم جائو، اور جب کال کروں تو واپس آجانا!

اطہر اسے تاکید کرتا دروازے کی طرف بڑھا۔ ہاتھ بڑھا کر اس نے لاک گھمایا جو کلک کی آواز کے ساتھ کھل گیا۔ وہ حیران ہوا۔ اس نے دروازہ تک لاک نہیں کیا تھا؟

وہ دبے قدموں اندر داخل ہو گیا۔ لائونج پورا خالی تھا۔ بائیں طرف ریکنگ کے نیچے شاید کچن تھا اور دائیں طرف دو کمرے تھے جن میں ایک کی لائٹ جل رہی تھی۔ اسکے قدم اسی جانب بڑھے۔

وہ سوتی جاگتی کیفیت میں سسکتی زمین پر پڑے کشن پر سر رکھے لیٹی ہوئی جبکے پہلو میں ایک تصویر پڑی تھی۔اور آس پاس کئی کھلونے بکھرے ہوئے تھے۔اسکے قدم منجمد ہو گئے۔دل میں ایک ٹھیس سی اٹھی۔اسے اس وقت کسی اپنے کی ضرورت تھی اور بد قسمتی سے کوئی وہاں موجود نہیں تھا۔خیر اسکا کوئی ہوتا تو آتا۔

اطہر نے دکھ سے سوچا۔

ثنان اسے تمام تر کہانی بتا چکا تھا یہاں تک کہ اسکی بہنوں کی بے رخی کے متعلق بھی جسے سن کر اطہر کے بے حد غصہ آیا تھا۔وہ سختی سے اس سگے اور سوتیلے کا نسیپٹ کے خلاف تھا۔

مس،رومیصہ!؟وہ دبے قدموں چلتا ہوا اس کے قریب گھٹنہ موڑے بیٹھ گیا۔

اسکی پکار پر وہ ہلی تک نہیں۔

مس رومیصہ،آر یو اوکے؟چلیں،میں آپکو گھر چھوڑ دوں؟وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا اسے کیا کرنا چاہیئے۔رومیصہ اسکی آواز پر سر اٹھا کر اسے دیکھا اور دوبارہ آنکھیں موند لیں۔اور صوفے کی پشت سے لگا لی۔

میرا کوئی گھر نہیں! وہ زیر لب بڑبڑائی۔

وہ واقعی اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔ ورنہ اپنے سامنے کسی اجنبی کو پا کر کوئی رد عمل تو کرتی۔ کیا ہوتا اگر اطہر کی جگہ کوئی اور وہاں آجاتا؟ اگر اسکے ساتھ کچھ ہو جاتا ایسی حالت میں۔ یہ سوچ ہی اسکے لیئے سوہان روح ثابت ہوئی تھی۔

مس رومیصہ! اسکی بات لبوں پر ہی دم توڑ گئی

نہیں ں ں ں ں ں ں ں !

وہ اتنی زور چلائی کہ اطہر لڑکھڑا کر پیچھے کو جا گرا۔ نہیں ہے، میرا کوئی گھر نہیں، میں نہیں جاؤنگی! وہ گھٹنوں میں سر دیئے پھر سے آنسو بہانے لگی۔

اطہر اپنے حواس سنبھالتا سیدھا ہوا اور اسکے مقابل کچھ دوری پر پڑے صوفے کی پشت سے گردن ٹکالی۔

وہ کئی دیر تک کبھی 'زوہان' کبھی 'بابا' تو کبھی 'ماما' کے متعلق اسکی باتیں سنتا ضبط کیئے بیٹھا تھا

مگر وہ لڑکی تھکنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ وہ تاسف سے سر جھٹکتا آگے بڑھا اور اسکی

گردن پر انگلیاں جمائے کوئی رگ دبائی جس سے وہ بے ہوش کر لڑکھڑاتی ہوئی اسکے کندھے سے جا لگی۔

وہ اسے اٹھائے صوفے پر لٹانے لگا۔آس پاس نظر دوڑانے پر اسے کمفرٹر نظر نہ آیا تو اس نے اپنا لانگ اتارا اور اسکے سینے پر پھیلا دیا۔ایک نگاہ اس پر ڈال کر اس نے تمام کھلونے سمیٹ کر باکس میں رکھنے لگا۔

تبھی اسکی نظر ڈائری پر پڑی۔اس نے ڈائری اٹھائی اور صوفے کے قریب کرسی پر آ بیٹھا۔رات ابھی باقی تھی۔اس نے وقت گزاری کی خاطر ڈائری کھول لی

****

***

اطہر کی تمام تر رات آنکھوں میں کٹی۔اور اس وقت گھڑی صبح کے چھ بجا رہی تھی۔اس نے آنکھیں گڑتے ہوئے ڈائری بند کی اور فون اٹھائے دبے قدموں کمرے سے باہر نکل آیا۔

کہاں ہو تم!اچھا ٹھیک ہے!اور سنو، گہری نگاہ رکھنا اس پر کچھ بھی عجیب ہو فورا سے

پہلے مجھے خبر کرنا۔وہ حکم صادر کرتا ہوا داخلی دروازے سے ہوتے ہوئے باہر نکل آیا۔ روڈ کے ایک کونے پر اسے وہ شخص کھڑا دیکھائی دیا۔جس نے اسے دیکھ کر ہاتھ ماتھے پر لے جاتے ہوئے سلیوٹ جھاڑا۔اس نے سر خم دیتے ہوئے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی ۔اور گاڑی آگے بڑھا لے گیا۔

****

***

کلب کی رنگ برنگی لائٹیں اسکے پر تیر رہی تھی۔وہ لوگوں کے سیلاب کو چیرتا ہوا آگے بڑھا اور کرسی پر جا ٹکا۔

بار ٹینڈر اسے دیکھ کر ڈرنک بنانے لگا۔وہ جنونی انداز میں ایک کے بعد ایک گلاس چڑھانے لگا۔بار ٹینڈر تاسفی نگاہوں سے اسے دیکھ کر رہ گیا۔وہ کیا کرتا بے چارہ اسکا تو کام ہی یہی تھا مگر!

اسی لمحے اسے میڈم تاتیہ کا پیغام موصول ہوا مگر تب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔وہ کائونٹر سے بیئر کی بوتل اٹھائے جا چکا تھا۔بار ٹینڈر سر جھٹک کر اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔آج رات اسکی شادی تھی اور یشم کو ایک لمحے کے لیئے بھی سکون میسر نہیں تھا۔

فریب، جھوٹ، دھوکہ، بے وفائی اسکی زندگی کا معمول بنتے جارہے تھے۔وہ جتنی بھی کوشش کرلیتا مگر کوئی دوست، میٹ، گرل فرینڈ چند مہینوں سے زائد اسکا ساتھ نہ دیتی ۔اس میں کمی کیا تھی وہ آج تک نہ سمجھ پایا۔خوبصورت تھا، زہین تھا دولتمند تھا۔اچھے بیک گرائونڈ سے تعلق تھا۔اسکا وقت، اسکی محبت، احساسات سب اکارت جاتا جب لوگ اسے 'تمہاری محبت 'محبت' نہیں قید خانہ ہے' کہہ کر چھوڑ جاتے۔دراصل وہ انکی اوقات سے زیادہ انہیں صرف کردیتا تھا تبھی اسے دھوکہ اور بے وفائی کے علاوہ کچھ نہ ملتا۔اس نے اب توبہ کرلی تھی کہ محبت اب کبھی نہیں کریگا۔

لیکن اس بے وفا کو ایک سبق سکھانا بہت ضروری تھا۔اس نے بوتل کا آخری گھونٹ بھرتے ہوئے زور سے دیوار پر دے ماری۔ایک چھناکے کے ساتھ بوتل کئی ٹکڑوں میں تقسیم ہو کر بکھر گئی۔اسے اپنی ذات بھی ان بکھرے ہوئے کانچ کے ٹکڑوں سے مختلف نہ لگی۔جسے چنتے چنتے اسکے ہاتھ تک زخمی ہو چلے تھے۔

سر، سر آپ ٹھیک تو ہیں؟ شرائے نہ جانے کہاں سے آگئی۔دور ہٹو وہ سخت کوفت کا شکار ہوا۔

مس تاتیہ! خبردار اگر تم نے ایک بار بھی اسکا نام لیا تو، اب چلی جائو یہاں سے اور مجھے

اکیلا چھوڑ دو وہ انگلی اٹھا کر تنبیہہ انداز میں چلایا۔اور گاڑی آگے بڑھالے گیا۔شرائے حواس باختہ سی ٹیکسی لیئے اسکا پیچھا کرنے لگی۔ہے ہیلو میم! وہ سر چلے گئے! پتا نہیں کہاں؟ مگر وہ نشے میں ہیں آپ پلیز کچھ کریں،ج جی جی میں لوکیشن بھیجتی ہوں! وہ سخت پریشانی کے عالم میں فون کان سے ہٹاتی تاتیہ کو لوکیشن بھیجنے۔مطلوبہ جگہ پر گاڑی جھٹکے سے رکی۔وہ سیٹ بیلٹ ہٹاتا باہر نکل آیا۔سفید للی کے پھولوں راہداری ڈیکورٹ کی گئی تھی حال کے باہر لوگوں کی چہل قدمی تھی۔

یہ سب دیکھ کر اسکی آنکھوں میں خون اترنے لگا۔اس نے کار کی ڈگی سے ہاکی اٹھائی اور شدید طیش کے عالم میں ساری ڈیکورشن تہس نہس کر دی۔لوگوں میں اسکی حرکت سے کہرام مچ گیا۔وہ ہانپتا ہوا کہنی سے ناک رگڑتا اندر کا رخ کرنے لگا۔اسی لمحے شرائے ٹیکسی کو ہاتھ کے اشارے سے روکتی گولی کی طرح باہر نکلی۔

ہی ہیلو میم! پلیز جلدی آجائیں ورنہ غضب ہو جائے گا

وہ راہداری میں مرجھائے پھولوں کو دیکھتی ہوئی بولی۔اور فون رکھتے ہوئے اندر کو بھاگی۔

Heyyyyyyylllowwww everyone

bride of moscow & groom

وہ ہاتھ اٹھا کر چلاتا ہوا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے لگا۔

ی ی یشششم!!!

عروسی لباس میں ملبوس ایپرل کا اوپر کا سانسیں اوپر اور نیچے کی نیچے ہی رہ گئی۔اسکے خطرناک ارادوں سے معلوم ہو رہا تھا وہ سب تباہ کر دے گا۔

****

س سس سکیورٹی!اسکے لب بمشکل پھڑ پھڑائی۔وہ خوفزدہ سی ہو کر دور سرکی

کیا بات ہے؟ LOVE،اوہ سوری ایکس-لو مجھے شادی پر انوائٹ کرنا بھول گئی تم؟

!نہ چاہتے ہوئے بھی اسکے لہجے میں دکھ چھلکا۔

یش ت تم،اس نے کچھ کہنا چاہا

یشم،یشم ایلیم نام ہے میرا،سنا تم نے؟وہ دھاڑا۔اب اسکے آنسو اس پر کوئی اثر نہیں دکھانے والے تھے

دھوکہ دیا نا تم نے 'بھی' مجھے؟

وہ چلتا ہوا اسکے نزدیک آیا۔

یشم میں تمہیں بتانے ہی والی تھی،

بتانے والی تھی؟؟؟ کب؟ جب شادی ہو جاتی تب! وہ بے یقین ہوا مطلب اس نے پہلے سے ہی سوچ رکھا تھا سب؟ وہ اسکے ہاتھوں استعمال ہو چکا تھا 'محبت' کے نام پر؟۔

کون ہے یہ ایپرل؟؟ وہ سوٹڈ بوٹڈ شخص یقیننا اسکا دلہا تھا۔

ہیلو جینٹلمین، لیٹ می انٹرڈیوس مائے سیلف ٹو یو اینڈ ایوری ون،

یش یشم پلیز! ڈونٹ اسپائل مائی ویڈنگ

وہ آنکھوں میں آنسو لیئے اس سے گزارش کرنے لگی۔

آں آن دور ہٹو! وہ نفرت سے اسکا ہاتھ جھٹکتا ہوا بولا۔

تم ہو کون؟؟؟ اس شخص کو اسکی بد تمیزی ایک آنکھ نہ بھائی۔

میں وہی ہوتا جو اس وقت تم ہو، اگر تم نہ ہوتے تو !

وہ لفظ چبا چبا کر کہتا باور کرواتے ہوئے بولا۔

یش، یشم پلیز چلے جائو یہاں سے ! کیوں آ گئے ہو میری خوشی بر باد کرنے۔ وہ رو دی۔

اگر یہی سب تمہاری خوشی ہے تو میرے ساتھ وہ سب کیا تھا؟؟؟؟ہاں؟؟؟ وہ غصے سے بے قابو ہونے لگا۔

دھوکے اور فریب کے احساس نے اسکے اندر نفرت بھر دی تھا۔ جواب غصے کی صورت اسکے لہجے اور حرکات میں چھلک رہی تھی۔

بولو؟ جواب دو؟ وہ چیخا۔

نہیں ہے نا کوئی جواب، کیونکہ تم دھوکے باز ہو اور مجھے دھوکے بازوں سے سخت نفرت ہے ! تم دیکھو اب میں تمہارا کیا حال کرتا ہوں، وہ شعلے برساتی نگاہوں سے اسے دیکھتا ہوا مڑا اور ہاتھ میں پکڑی ہاکی کے بھرپور وار سے میز پر سجی شراب کی بوتلوں کو لمحوں میں زمین بوس کر دیا۔ لوگوں کی چیخوں سے حال گونجنے لگا۔

یشم پلیز چلے جائو یہاں سے، میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں ! وہ ہزیانی انداز میں روتے ہوئے چلائی

ناممکن ! وہ نفرت سے پھنکارا۔

یہ کیا تماشہ لگا رکھا ہے ! کون ہے یہ جاہل

رعبدار آواز گونجنے پر وبھاگ کر اپنے باپ کے قریب گئی۔

ی ی یہ میرا دوست ہے بابا،اس نے جھوٹ بولا وہ بات کو بڑھا کر یشم کے غصے کو ہوا نہیں دے سکتی تھی

ٹھیک ہے بیٹا ! مگر ؟ایسے جاہلوں کو شادی میں بلانے کی ضرورت کیا تھی !

وہ شعلہ بار نگاہوں یشم کو گھورتا اپرل کے بگل میں آ کھڑا ہوا۔

کیا کہا تم نے ؟؟؟یشم اسکی جانب بڑھا۔وہ آج سارے لہاظ بالائے طاق رکھ کر آیا تھا۔

یشم ن نہیں ! بابا پلیز اسے کوئی غلط فہمی ہو گئی ہے،

کیا کہا تم نے ؟؟؟یشم آنکھوں میں خون اتر آیا

اب جاہل کو جاہل نہیں کہیں گے تو اور کیا کہیں گے ،وہ اکڑ کر بولا

یشم نے غصے مٹھیاں بھینچی۔جبکے اپرل کے ہاتھ پیر پھولنے لگے۔

یییشم ؟رک جاؤ کیا کر رہے ہو،تاتیانہ کی آواز پر اسے زیادہ حیرت نہیں ہوئی تھی۔

یشم پلیز چلو یہاں سے بھول گئے؟تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا!وہ چباتے ہوئے بولی

سوری،سوری ایوری ون!وہ اسکا کندھا تھامتی اسے باہر کی طرف کھینچنے لگی۔

کیسی ماں ہو تم ڈھنگ سے پرورش بھی نہ کر سکی اپنی اولاد کی،لے جائو اسے یہاں سے اسکی یہ غنڈہ گردی یہاں نہیں چلے گی!

اس شخص کا لہجہ یشم کو چابک کی طرح لگا تھا۔بس پھر کیا تھا اسکے صبر کا پیمانہ چھلکا اور وہ تاتیہ سے ہاتھ چھڑاتا ہوا آگے بڑھا اور پوری قوت سے گھونسا اس شخص کے جبڑے پر دے مارا۔

بابا!ایپرل فلک شگاف چیخ ہوا بلند میں ہوئی۔

تاتیہ لبوں پر انگلیاں جمائے شاکڈ نظروں سے اس عمر دراز شخص کو دیکھ رہی تھی جو زمین پر گرا تڑپ رہا تھا

یہ ایشین گولڈ میڈلسٹ(باکسر)یشم ایلم کے ہاتھ کا گھونسا تھا جس میں ہڈی ٹوٹنے کے ون ہنڈریڈ پرسنٹ چانسز تھے۔

باسٹرڈ!وہ نفرت سے بولا۔محبت جگہ لیکن اپنی عزت اسے سب سے زیادہ عزیز تھی

۔وہ تاتیہ کا ہاتھ تھامے باہر نکل آیا۔

تم ٹھیک ہو تاتیہ ؟اور تم ؟وہ اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لئے باری باری ان دونوں پر نظر ڈالتے ہوئے بولا۔تاتیہ سر ہلا کر رہ گئی۔

چلو ! وہ اسکا ہاتھ تھامے گاڑی میں بیٹھانے لگا۔

شرائے تیزی سے بیک سیٹ پر براجمان ہوئی۔

تم نے یہ کیوں کیا یشم ؟؟وہ اس عمر دراز شخص کے لیئے فکر مند نظر آنے لگی۔

مجھ سے برداشت نہیں ہوتا کوئی میری ماں کی انسلٹ کرے ! وہ برہمی سے گہری سانسیں لیتا ہوا بولا۔

یشم ! تم لوگ گھر جاؤ مجھے کچھ کام ہے !

وہ بنگلے کے سامنے گاڑی روکتے ہوئے بول پڑا۔

کہاں جا رہے ہو اس وقت ؟؟

تاتیہ سے اسکی یہ حالت دیکھی نہ گئی۔

آجائونگا فکر مت کرو ! انہیں اندر لے کر جائو تم !

وہ رخ موڑے شرائے سے مخاطب ہوا۔انہیں وہاں اتار کر گاڑی آگے بڑھا لے گیا۔وہ ایک بار پھر سے اپنے معصوم بیٹے کے بے لوث محبت کرنے والے دل کو ٹوٹنے سے بچا نہیں پائی تھی۔تاتیہ افسوس سے آہ بھرتی اندر کی جانب بڑھ گئی۔

****

*****

کسمساتے ہوئے اس نے پلکیں وا کیں تو خود کو صوفے پہ پڑا پایا۔

میں یہاں کیسے آئی؟ بڑبڑاتے ہوئے جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔یہ؟؟؟کسکا ہے؟

سینے پر پھیلے کوٹ سے مانوس سی خوشبو اسکے نتھنوں سے ٹکرائی۔اسے گزری رات کا ایک لمحہ بھی یاد نہ تھا۔اسے صرف اتنا یاد تھا کہ وہ ایمان کی باتوں سے اپ سیٹ ہو کر گھر سے نکلی تھی۔

کون آیا تھا؟ وہ اطراف میں نگاہ دوڑاتی ہوئی اٹھ بیٹھی۔کمرے میں موجود ہر شے اپنی جگہ پر تھی۔

ثنان؟؟اسکے زہن میں خیال کودا۔ہاں وہی ہو سکتا ہے اسکے علاوہ کسی کو اس جگہ کی خبر نہیں تھی۔وہ رائے قائم کرتی۔کوٹ ہٹاتے ہوئے وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔پانی کے چھنٹے منہ پر مارتے ہوئے اس نے خود کو آئینے میں دیکھا تو حیران سے رہ گئی۔اسکی آنکھیں نمایاں سوزش کا شکار تھی۔

کیسے ؟اسکے لب ہلے۔فون کی بیل پر وہ ٹاول سے منہ تھپتھپاتی باہر آئی۔

ہاں،ہاں بس آئی !اسکے آفس سے کال تھی۔صبح کے دس بج رہے تھے وہ تین گھنٹے لیٹ تھی۔وہ تیزی سے بیگ میں سامان ٹھوستی باہر کی طرف بھاگی۔

کچھ یاد آنے پر اس کے قدم رکے۔

اور الٹے قدم لیتے ہوئے صوفے پر پڑا کوٹ اٹھایا اور داخلی دروازہ لاک کیئے۔بھاگتے ہوئے مین روڈ کا رخ کیا۔ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے اس نے ٹیکسی روکی۔اور ایڈریس سمجھاتے ہوئے بیک سیٹ پر براجمان ہوئی۔اسے پہنچتے میں پندرہ منٹ درکار تھے۔وہ تیزی سے پیر ہلاتی انتظار میں تھی۔پھر کچھ سوچ کر فون نکالا اور

'تھینکس' لکھ کر ثنان کو سینڈ کر دیا۔

فارواٹ؟؟؟اسے لمحوں میں جواب موصول ہوا۔

حد ہے ! وہ مسکرائی۔

جانتی تھی وہ احسان کرنے کے بعد جتانے کا عادی نہیں تھا۔

فارایوری تھنگ ثنان !ٹائپ کیااور اسکے نمبر پر سینڈ کر دیا۔

****

*****

لبوں پر گلوز لگاتے ہوئے اس نے خود پر ایک حتمی نگاہ ڈالی۔سنہرے بال، برائون آنکھیں، مسکارے سے سنوری پلکیں، لمبی ناک، گلابی ہونٹ وہ کسی ہالی وڈ کی حسینہ سے کم تھی کیا۔اس نے مسکراتے نے سوچا۔اور بیگ اٹھا کر باہر آ گئی۔

کہاں چلی آپ کی شاہی سواری؟نبیشہ میگزین سے زرا نظریں ہٹا کر اسے سر تا پا دیکھتی ہوئی بولی۔

شاپنگ، سلون ! وہ کچن میں گھسی اور فریزر میں جھانکنے لگی۔

وجہ؟وہ سرسری سا پوچھتی پھر سے مصروف نظر آنے لگی۔

ہمارے ایگزام ختم ہو گئے ہیں، ہم فارن جا رہے ہیں اس سے بڑی وجہ اور کیا ہو سکتی ہے

ایمان پانی کا گلاس منہ سے لگاتی عام سے انداز میں بولی۔

رومی سے پوچھا تم نے؟

وہ میگزین لپیٹ کر ایک طرف رکھنے لگی۔

بس ہاں بس! یہ رومی نامی بلا کو بھول بھی جاؤ اب! بس کر دو' ہمیں' نہیں تو کم از کم

'مجھے' میری زندگی اپنی مرضی سے جینے دو نبیشہ پلیز !

وہ اکتاہٹ بھرے لہجے میں بولی۔ا

ب چلو بھی! وہ اسے پھر سے میگزین کھنگالتا دیکھ کر چیخی۔

کہاں؟ اس نے ابرو اٹھایا۔

کہاں کیا مطلب! تم نہیں چل رہی میرے ساتھ؟ ایمان منہ بسورتے ہوئے بولی۔

پوچھ رہی ہو یا بتا رہی ہو؟ وہ طاہرانہ انداز میں بولی۔ ٹھیک ہے تمہاری مرضی مت جاؤ!

وہ ہار مانتے ہوئے بولی۔ اچھا ٹھیک ہے! تم رکو میں اپنا بیگ لے کر آتی ہوں! وہ کچھ

سوچتے ہوئے بولی۔ جانتی تھی بلا کی ضدی ہے جا کر ہی دم لے گی پھر وہ اسے اکیلے نہیں

جانے دے سکتی تھی۔ مجبوراً اسکے ساتھ جانا پڑا۔

جلدی آنا! ایمان نے پیچھے سے ہانک لگائی۔ اسکے پیر خوشی سے زمین پر نہیں پڑ رہے تھے۔ اٹلی جانا بھلا کوئی چھوٹی بات تھی۔ لوگ ایڑیاں رگڑتے رہ جاتے مگر انہیں ویزا نہ ملتا۔ اور پھر اسکی خوش قسمتی تو دیکھو اسے اسکالرشپ ملی تھی۔ یعنی اپنے کریئر بنانے کا ایک سنہری موقع۔ جو وہ کسی صورت ہاتھ سے جانے دینا نہیں چاہتی تھی۔

****

*****

آفس سے شام میں اس نے ثنان کی طرف جا کر اسکا شکریہ ادا کرنے کا سوچا۔ آخری نوالہ اس نے جلدی سے منہ میں ڈالا اور پانی کے گلاس کے ساتھ ٹیبلٹ نگلی۔ اور کینٹین سے نکل آئی۔

اسے کال کر کے پوچھ لیتی ہوں، شاید آفس میں نہ ہو اس نے سوچا۔ اور اسے کال ملانے لگی۔ مگر اسکا فون سوئیچڈ آف جا رہا تھا

اس نے مایوسی سے فون بیگ میں رکھا اور ٹیکسی میں بیٹھ گئی۔ آدھے گھنٹے کی ڈرائیو کے

بعد وہ اسٹیشن پہنچی۔

ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ اندر جائے یا نہ جائے۔اسے ثنان آتا دکھائی دیا۔

ثنان؟؟؟اس نے ہانک لگائی۔

وہووو،وٹ آ پلیزنٹ سرپرائز!تم یہاں؟

وہ مسکراتے ہوئے اسکی طرف آیا۔

ہاں میں تم سے ملنے آئی تھی اور،

ریئلی؟وہ اسکی بات کاٹ کر حیرانی سے بولا۔

ہاں یہ کوٹ لوٹانا تھا تمہیں !

ثنان چلو یار!احمد چلایا۔

آیا!وہ رخ موڑتے ہوئے بولا۔

یہ کوٹ میرا نہیں ہے،لیکن میں اسے پہچانتا ہوں!وہ ایک نظر کوٹ پر ڈالتا ہوا بولا۔

کیا مطلب؟یہ تمہارا نہیں ہے وہ حیران ہوئی۔

آئی تھنک یہ ہمارے چیف کا ہے ! لیکن یہ تمہارے پاس کیسے آیا؟اس نے گویا رومیصہ کے سر پر دھماکا کیا۔

ثنان ! احمد پھر سے چلایا۔

خیر چھوڑو، چیف ابھی گئے نہیں ہیں مطلب ابھی آفس میں ہی موجود ہیں تم چاہو تو انہیں یہ لوٹا سکتی ہو، میں ابھی تھوڑا جلدی میں ہوں پلیز برا مت ماننا مجھے جانا ہو گا ! وہ معذرت کرتا ہوا روانہ ہو گیا۔

اور وہ شاکڈ سی گاڑی سے پشت ٹکائے خود کو سہارا دینے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ وہاں آیا تھا؟اسے کیسے پتا چلا اس جگہ کے بارے میں ؟؟؟نہ جانے وہ اور کیا کیا جان گیا ہو گا اسکے بارے میں ؟ایسے کئی سوال اسکے ذہن میں اٹھے۔اس نے بیگ سے پین سے اور نوٹ بک نکالی اور اس پر تھینکس لکھ کر بیگ میں واپس رکھنے لگی۔

مگر ! وہ رکی۔شکریہ کس بات کا؟؟؟؟

کس بات کا شکریہ ادا کرتی وہ۔اس بات کا کہ اس نے ایک تمام رات اسے حولات میں رکھا؟؟؟

ہو نہہ !اس نے ہنکارا بھرا۔اور ساتھ ہی لکھی گئی چٹ مٹھی میں بھینچی۔

ایکسکیوزمی؟اندر جاتے شخص کو آواز دے کر بولی۔

یہ شاید آپ کے کسی آفیسر کا ہے غلطی سے میرے پاس آگیا تھا پلیز اسے لوٹا دیں !وہ شخص اثبات میں سر ہلاتا اسکے ہاتھ سے کوٹ لیئے اندر کی بڑھ گیا۔

اس نے غم وغصے سے مٹھی میں دبا کاغذ ایک طرف پھینکا اور بیگ سنبھالتی آگے بڑھ گئی

۔

تیسری منزل پر نسب گلاس وال کے اس پار اطہر کاظمی نے یہ تمام مناظر اپنی آنکھوں سے دیکھے۔وہ سر جھٹکتے ہوئے وہاں سے ہٹا اور کچھ سوچتے ہوئے مسز کاظمی کا نمبر پش کرنے لگا۔

ہیلو مام؟کیسی ہیں آپ؟ڈسٹرب تو نہیں کیا؟میں آپ سے رومیصہ عثمان کا کیس ڈسکس کرنا چاہتا ہوں آپ کو بتایا تھا نا میں نے؟

ٹھیک ہے ڈنر پر آپ اسکی تمام رپورٹس لے آیئے گا میں تفصیل سے جاننا چاہتا ہوں سب کچھ۔!

ہمم ٹھیک ہے سی یو! فون کان سے ہٹاتے ہوئے اس نے ٹیبل پر رکھا۔اور گلاس وال کے پار ڈھلتی شام کو دیکھنے لگا۔

****

*****

کیسی لگ رہی ہوں؟؟

وہ متاثرہ نگاہوں سے خود کو آئینے میں دیکھتی ہوئی بولی۔

خود دیکھ لو! نبیشہ سرسری سی نگاہ اس پر ڈالتی لیپ ٹاپ میں مصروف نظر آنے لگی۔

ایک تو تم ہر وقت شکل پر بارہ بجائے رکھتی ہو، تھکتی نہیں ہو کیا! وہ اکتائی۔

ایمان ہم پڑھنے جا رہے ہیں نہ کہ فیشن شو میں! وہ جیسے اسے یاد دلانے لگی۔جب سے وہ لوگ شاپنگ سے آئے تھے ایمان تمام اوجلول کپڑوں کو پہن پہن کر دیکھتی اسے غصے دلا رہی تھی۔

تمہیں کیا ہے؟ ہاں تم دونوں بہنوں سے میری خوشی برداشت نہیں ہوتی ناں؟ خود تو تم دونوں دکھی روحوں کی طرح زندگی گزار رہی ہو، نہ کوئی مزے کرتی ہو، نہ کوئی

ایڈونچر کیسی بدمزہ زندگی گزار رہی ہو! وہ پھٹ پڑی۔

معاف کرو بی بی نہیں چاہیئے ایسے ایڈونچر! نبیشہ سے ناک سے مکھی اڑائی اور فلور پر بکھرے کپڑوں کو عجیب نظروں سے دیکھنے لگی۔

اوہ ہیلو، میرے کپڑوں کے بارے میں کچھ مت کہنا! وہ ہتھے سے اکھڑی۔

تمہارے کپڑے اس قابل ہیں بھی نہیں کہ اسکے بارے میں کچھ کہا جائے! وہ بھی نبیشہ تھی اپنے نام کی ایک۔

ایمان اسے گھوری سے نوازتی کپڑے سمیٹنے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا ہو رہا ہے؟ رومیصہ داخلی دروازے کے قریب شوز اتاری ہوئی بولی۔

ارے آگئی تم؟ کچھ نہیں بس ہم زرا سردیوں کی شاپنگ پر گئے تھے! نبیشہ اصل بات چھپا گئی۔ وہ اسے بتا کر دکھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔

ہاں میں نے بھی سنا ہے اٹلی میں بہت سردی ہوتی ہے! ایمان کہاں باز رہنے والی تھی۔

تو تم لوگوں کا آخری فیصلہ ہے یہ؟؟؟ رومیصہ نے باری باری دونوں پر نگاہ ڈالی۔

رومی ہم، افکورس اور تمہیں کیا لگتا ہے کہ ہم تمہاری سٹوپڈ انسکیورٹی کی وجہ سے یہ

موقع ہاتھ سے جانے دیں گے !ایمان ہمت جٹا کر بول پڑی۔آج یا آر یا تو پار ہو ہی جائے اس نے سوچا۔

جبکے نبیشہ کو اسکا لہجہ سخت برا لگا۔

ٹھیک ہے ! اسکی فکر اور پریشانی کو 'اسٹپڈ انسکیورٹی' کا نام دینا اسکے دل کو چھلنی کر گیا۔ وہ اور کیا ہی کہتی اپنا بیگ اٹھا کر اندر کی جانب بڑھی۔

رومی کھانا، مجھے بھوک نہیں ہے اسکی پوری بات سنے بغیر کہتی اپنے کمرے میں چلی گئی ۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمہاری بہت زبان چلنے لگی ہے ایمان ! وہ بھڑکی۔

اسی میں تو ایڈونچر ہے ! وہ آنکھ دبا کر بولی۔

تمہارے یہ ایڈونچر کسی دن ہماری جان لے لیں گے ! وہ چبا چبا کر کہتی لیپ ٹاپ اٹھائے وہاں سے واک آئوٹ کر گئی۔جبکے اپنی زبان پر تعجب تو ایمان کو بھی تھا کیسے قینچی کی طرح چلنے لگی تھی۔ خیر رومیصہ کی خاموشی میں ہی اسکی رضامندی تھی اسے سوچا اور کپڑے اٹھائے واڈروب میں سجانے لگی۔

ITALY | MILAN

اس نے رومال سے منہ رگڑتے ہوئے واپس کار میں پھینکا اور گاڑی سے پانی کا تھرماس نکالتا ہوا۔ پارکنگ لاٹ سے نکل کر بھاگتے ہوئے روڈ کراس کی اور ایک طرف رکھی بنچ پر جا بیٹھا۔ صبیح پیشانی پر فکر کی لکیریں نمایاں تھیں۔ بمشکل کچھ لمحے گزرے تھے کہ بنچ کی دوسری طرف کوئی شخص آ بیٹھا۔

سلام بھائی! وہ بیٹھتے ہی بولا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہوں! اس نے صرف ہوں' اکتفا کیا۔

کیا بات ہے بھائی؟ آپ کچھ پریشان لگ رہے ہیں؟ اس شخص کے سوال کے پر وہ کہنیاں گھٹنوں پر ٹکاتے ہوئے قدرے جھکا۔

یہ ڈیوائن کہاں ملے گا؟؟؟

وہ ناک چڑھاتا سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔

بھائی،،، آپ، کو ملک پر بھروسہ نہیں؟؟

وہ جھجھک کر پوچھنے لگا۔ کیونکے اسکے سارے کام ملک ہی کیا کرتا تھا۔

وہ آج کل تھوڑا 'آف روٹ' چل رہا ہے!

بحرام نے پیشانی رگڑی۔

خیریت؟؟ اسکا مخبر الجھا

رئیس ملک کو میکسیملین کے لوگوں نے قتل کر دیا! بحرام نے ایک ترچھی نگاہ اس شخص پر ڈال تاسف سے سر جھٹکا۔ وہ 'ملک' کے باپ کے قتل کا زمہ دار بھی خود کو ٹھہرا رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اِنّاللہِ وَاِنّااِلَیہِ رَاجِعُون۔ وہ بے اختیار بولا۔

آپ دل پر مت لیں بھائی، میکسیملین کی طرح اسکے لوگ بھی جہنم کے حقدار ہیں، ہمیں آپ پر پورا بھروسہ ہے اور یقیناً ملک کو بھی ہو گا! رہی بات ڈیوائن کی تو آپ بہتر جانتے ہونگے، آخر کار آپ کی اجازت کے بغیر یہاں کوئی باہر کا بندہ کسی قسم کا کوئی بھی کام نہیں کر سکتا! ہماری ہر طرف نظر ہے

فرمان کا ساتھ مل جائے تو بخوبی ہو سکتا ہے؟

بحرام کے لب بے اختیار پھڑ پھڑائے۔

یمان بھی تو ہو سکتا ہے،اس شخص نے لقمہ دیا۔

نہیں،میں اسکی رگ رگ سے واقف ہو یمان اتنا گھٹیا نہیں ہو سکتا! یہ فرمان کی حرکت ہے،بحرام کی رگیں تنیں

خیر! کیا خبر لائے ہو؟وہ نظر ترچھی کر کے ایک نظر ڈالتا ہوا پوچھنے لگا۔

سلطانہ کی طبیعت تھوڑی ڈائون رہتی ہے آجکل،مسز زمان نے نیا بزنس شروع کیا ہے، میں نے لوگوں کو چیک کیا کلیئر ہیں سب !

اور پرنسس؟اسکی آنکھیں سرخ پڑیں۔بحرام جانتا تھا وہ اس سے بہت خفا ہو گی اس سے نفرت کرے گی مگر! وہ کیا کرتا اسے کرنا پڑا۔ان سب کی زندگیوں کی خاطر اسے خود کو اندھیروں میں دھکیلنا پڑا اسکے پاس اور کوئی چارہ نہیں تھا۔

وہ بھی فرسٹ کلاس، صبح کالج جاتیں ہیں،شام کو کوچنگ اور باقی وقت وہ اپنے کمرے میں گزارتی ہیں! وہ خاموش ہو چکا تھا

ساتھ ہی بحرام بھی نے چپی سادھ لی۔سارے الفاظ اسکے دکھوں نے نچوڑ لئے تھے۔

ایک اور خبر بھی ہے بھائی، ضروری ہے پر، شاید ! لگتا ہے کہ نہیں بھی ہے ! وہ کنپٹی کھجاتا ہوا بولا۔ سمجھ نہیں پا رہا تھا اسے بتائے یا نہ بتائے۔

ًفیصلہ کر لو ضروری ہے یا نہیں ! وہ سوچوں کو جھٹکتا ہوا بولا۔

ہاں ہاں، ضروری ہے مگر آپ کو شاید نہ لگے !

وہ ہنوز شش و پنج کا شکار تھا

بات کو بڑھائو مت، جو بات ہے صاف صاف بولو !

اس نے برہمی کا اظہار کیا۔

وہ، بھائی لڑکی ہے ایک !

یہ ضروری بات ہے ! وہ اسے ٹوک کر سخت نظروں سے گھورتا اٹھ کھڑا ہوا۔

نن نن ہیں بھائی سنیں تو سہی، وہ ہڑ بڑا کر ساتھ ہی اٹھا۔

جلدی بولو، وہ اسے گھوری سے نوازتا واپس بیٹھا اور تھرماس لبوں لگا لیا۔

ایک لڑکی بہت وقت سے آپ کے بارے میں چھان بین کرنے کی کوشش کر رہی ہے

،خاص طور پر 'الورڈ' کے بارے میں، ہمیں جب معلوم پڑا تو ہم نے پوری کوشش کی کہ اسے کچھ بتا نہ چلے لیکن پھر پچھلے ہفتے ہی پتا نہیں کیسے اس کے ہاتھ وہ لسٹ لگ گئی،

وہ اسکے غصے کے ڈر سے رموٹ والے کھلونے کی طرح فر فر بولا۔ جسے چابی دے چھوڑ دیا ہو

پاکستان سے؟ بجرام الجھا

ہاں بھائی! وہ فورا بولا .

وہ پیشے سے وکیل ہے مجھے تو معاملہ قتل کا معاملہ لگتا ہے وہ لڑکی سر توڑ کوشش کر رہی اوپر سے اتھورٹیز بھی اسکی مدد کر رہی ہیں !

ہونہہ، ایسے بہت سے قتل کے 'الزام' ہیں مجھ پر

وہ بے نیازی سے کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔ کچھ قدم آگے بڑھا ہی تھا کہ جو سوچ اسکے ذہن میں آئی وہ اسے دہلا دینے والی تھی۔۔ وہ انہی قدموں سے واپس پلٹا۔

ع ث مان یوسف خان،

ہاہاں یہی نام تھا، مگر لڑکی کا نام بھول گیا میں !

وہ پر جوش سا اسکی بات کاٹ کر فورا بولا۔

وہ ششدر رہ گیا۔بجرام کو آس پاس کے تمام مناظر گھومتے ہوئے دکھائی دیئے۔پھر اچانک ایک زوردار دھماکے کی شدت سے زمین لرزی۔اور یکایک ہوا میں اڑتی گاڑیاں زمین بوس ہو کر قیامت خیز منظر پیش کرنے لگیں۔خون کی ندیاں بنجر زمین کو سیراب کرنے لگیں۔

آپ جانتے ہیں اس لڑکی کو بھائی؟؟؟

وہ ناسمجھی سے اسکا منہ دیکھنے لگا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن وہ کسی اور ہی دنیا میں پہنچ چکا تھا۔

بھائیییی؟؟وہ اونچی آواز میں بولا

ہاہاں ہاں! وہ جیسے گہری نیند سے جاگا۔اور ایک لمبی سانس لے کر مضطرب سا پیشانی مسلنے لگا۔

کیا کریں اس لڑکی کا؟وہ اپنا سوال پھر سے دہرانے لگا۔

کچھ نہیں،اسے اکیلا چھوڑ دو،اور کرنے دو جو وہ کرنا چاہتی ہے! وہ آہستگی سے کہتا واپس

مڑ گیا۔

وہ جانتا ایک نہ دن وہ اسے ڈھونڈ لے گی/گا اور پھر اسے کٹہرے میں کھڑا کیا جائے گا۔

آخر کار اسکا باپ کا گیا کہاں؟

'اسکا باپ، ملک کا باپ، پھر اسکا اپنا باپ

وہ بے قصور ہونے کے باوجود بھی ضمیر کی عدالت میں بار بار قصوروار ٹھہرایا جا رہا تھا۔ بجرام کا دل کیا خود کو ہی ختم کر لے۔ وہ خود ازیتی کا شکار زور زور سے مکے کار کی بونٹ پر مارنے لگا۔ یہاں تک کہ اسکی ہاتھوں کی گٹھانوں سے خون سرخ لکیریں بونٹ کو آلودہ کرنے لگیں۔ مگر اسکے دل میں لگی آگ ٹھنڈی پڑنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ کبھی کبھی انسان کے دل پر لگے کچھ زخم برسوں بعد بھی نہیں بھر پاتے بلکے ہرے رہتے ہیں جن سے یادوں کا زرا سا جھونکا بھی چھو جائے تو خون رسنے لگتا ہے۔ اور عثمان یوسف خان کی ناگہانی موت بھی اسی زخم کی سی طرح تھی۔

****

****

اسکے کوٹ سے بھینی بھینی رومیصہ کے کلون کی مہک آرہی تھی۔

وہ خود بھی تو مجھے دے سکتی تھی؟؟

اسکے دل نے شکوہ کیا۔

لیکن وہ تمہیں نہیں جانتی، وہ ثنان کی دوست کی ہے تم کہاں ہو اسکی زندگی میں کہیں بھی تو نہیں !

دماغ کا تلخی سے بھرپور جواب حاضر تھا۔

جو سچ بھی تھا وہ اسے کسی حوالے سے نہیں جانتی تھی جبکے ثنان تو اسکا دوست تھا۔ وہ نہ جانے اسکا کتنا گہرہ دوست تھا؟ وہ کب ملے ہونگے ؟ وہ اسکے کتنا قریب ہو گا؟ اسے عجیب سی جلن محسوس ہونے لگی۔

پوچھو زرا پوچھو مجھے کیا ہوا ہے،

کیسی بے قراری ہے یہ !

استغفراللہ ! میرے کانوں سے خون ٹپکنے لگا ہے بس کرو ! وہ چیخا۔

آہاں ! کبھی اسکارف تو کبھی کوٹ ! ہمم؟؟؟؟

ایمل شوخی سے کھلکھلائی۔

تمہیں کیا؟ جاؤ اپنا کام کرو، وہ چڑ کر بولا۔

ہائے اتنا غصہ ! کہیں جھگڑا تو نہیں گیا بھابھی سے ؟

وہ لبوں پر انگلی سجائے اداکاری کرنے لگی۔

ایمل, بس بہت ہو گیا وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

ابھی کہاں؟ زرا بتائیں تو سہی اس مہ جبیں کے بارے میں؟ کہاں رہتی ہے؟ کیا کرتی ہے؟ کیسی دکھتی ہے؟ نام کیا ہے؟ وہ نان اسٹاپ بولی۔

وہ اسے گھورتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔

مگر مقابل بھی ایمل تھی اس نے ہاتھ پھیلا کر اسکا راستہ روکا۔ایسے کیسے بھائی، نام تو بتانا ہی پڑے گا آج !

اگر تم نے ایک لفظ بھی اور بولا نا تو میں دادی کو سب بتا دونگا ! وہ دھمکی آمیز لہجے میں بولا۔

مثلا کیا؟ ہاں ! وہ ڈھٹائی سے بولی۔

مثلاکہ انکی ساری شو گرفری آئسکریم اور کیک وغیرہ تم چرا کر کھا جاتی ہو،ڈاکٹر ایمل سینے پر ہاتھ باندھے ہوئے مطمئن انداز میں اسکا راز فاش کی۔

ہاہاں تو! میں ڈرتی ہوں کیا دادی سے!

اسکی زبان لڑکھڑائی۔

داد! اس پہلے وہ حلق پھاڑ کر دادی کو بلاتا ایمل نے بجلی کی رفتاری سے اسکے منہ پر انگلیاں دبائیں۔

چلو، شاباش شکل غائب کرو یہاں سے! وہ چٹکی بجاتا ہوا بولا۔

بھائی پلیز کچھ تو بتائو یار! وہ بے چارگی سے بولی۔

تم جاتی ہو یا نہیں! اطہر نے آنکھیں دکھائی۔

وہ پیر پٹختی ہوئی سیڑھیاں چڑھنے لگی۔

تو اطہر نے بھی اپنے کمرے کی جانب قدم بڑھائے۔ شششش، بھائی؟؟؟ وہ پھر سے کسی بلا کی طرح سیڑھیوں سے نیچے جھانکتی ہوئی اسے پکارنے لگی۔

اطہر بمشکل لب دباتے ہوئے مڑا۔

تھوڑا سا نام ہی بتادو اللہ کی قسم کسی کو نہیں، دادیییییییییی! اسکی بات پوری ہونے سے پہلے ہی وہ گلا پھاڑ کر چلایا۔

گھر میں پولیس والے کا ہونا بھی کسی عزاب سے کم ہے کیا! حد ہو گئی بندہ اب اپنے گھر سے سکون سے چوری بھی نہیں کر سکتا! خود تو جتنی مرضی کرپشن کرتے رہیں ان سے کوئی نہیں پوچھتا ہم معصوموں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں چوبیس گھنٹے، اللہ پوچھے انہیں! اطہر پر اپنی خندس نکالنے کی خاطر وہ زور زور سے چلاتی دھم دھم سیڑھیاں چڑھتی اوپر چلی گئی۔

جبکے اطہر قہقہہ لگاتے ہوئے کمرے کا رخ کیا۔ وہ آج آفس سے جلدی گھر آگیا تھا۔ فریش ہونے کے بعد اس نے ہاسپٹل جانے کا سوچا۔ اور تقریبا آدھے گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد وہ ہاسپٹل آپہنچا۔

مام میں آپ سے رومیصہ کے بارے جاننے آیا تھا آپ فری ہیں؟ وہ انکے آفس میں جھانکتا ہوا بولا۔

نہیں مگر تمہیں آدھا گھنٹہ دے سکتی ہوں،اسکے بعد میری اکھٹی دو میٹنگز ہیں

وہ فائلوں میں منہ دیئے مصروف نظر آرہی تھی۔

ٹھیک ہے میں آپکا کینٹین میں ویٹ کر رہا ہو!

وہ کہتے ہوئے واک آئوٹ کر گیا۔

مسز کاظمی تھکے ہوئی انداز میں گردن دائیں بائیں جھلاتی رومیصہ کی فائل اٹھائے کینٹین آگئی۔

ہمم؟ یہ اچانک رومیصہ میں انٹرسٹ کیوں ہونے لگا آپ کو آفیسر؟ وہ شوخ ہوئیں۔

نہیں ایسا کچھ نہیں ہے بس میں کیوریس ہوں جاننے کے لیئے،وہ بولا۔

ایسا 'کچھ' بھی نہیں ہے؟ پھر تم کیوریس کیوں ہو میری جان! وہ جانچتی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگیں۔

مام ! وہ جھلایا۔

ٹھیک ہے ٹھیک ہے،وہ فائل اسکے سامنے رکھنے لگی۔

اسے ایگنی ہے،اور یہ اسکی رپورٹس ہیں جن میں واضع طور پر لکھا ہے ! ساتھ ہی فائل اسکی جانب سرکائی

ایگنی ؟اطہر نے ابرو اٹھایا۔

ہاں ایگنی ! وہ بولی۔

جہاں تک مجھے لگتا ہے ایگنی کوئی بیماری نہیں ہوتی !

وہ الجھا۔

تم سہی بھی ہو اور نہیں بھی،اگر دیکھا جائے تو اس سے خطرناک بیماری اور کیا ہو سکتی ہے !

جیسے کے ؟؟وہ نا سمجھی سے پوچھنے لگا۔

جیسے کے زہنی کرب، غم، غصہ، دبائو، وہشت، دکھ، تنہائی یہ سب وجوہات ہیں ایگنی کی ، جس میں انسان کو خود کے حواسوں کا ہوش نہ رہے اس سے زیادہ خطرناک اور کیا ہو سکتا ہے،اس سے پینک اٹیکس کا خطرہ بڑھ جاتا ہے جو کہ کافی خطرناک ہے انسان سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھو دیتا ہے ابنارملز کی طرح بی ہیو کرتا ہے،اسے نہیں پتا کہ وہ

کسی کو نقصان پینچا رہا ہے یا بعض وقت اسکے خود کے لیئے یہ بہت خطرناک سچویشن ہوتی ہے !

اور سیشن؟؟؟ وہ کیا ہیں؟ وہ پوچھنے لگا۔

سیشنز میں ہمیں پیشنٹ کی مینٹل ہیلتھ کے بارے میں پتا چلتا رہتا ہے، مثلاً وہ خوش ہے ،دکھی ہے، کسی چیز سے خوفزدہ ہے، اسے خوابوں میں کیا نظر آتا ہے اسکے آگے کے پلینز کیا ہیں وغیرہ وغیرہ!

اٹس لائیک آبلیڈ پریشر مائی سن، اگر ہمیں کسی چیز کی زیادہ ٹینشن لے لیتے ہیں تو ہمارا بی پی بڑھ جاتا ہے اور کبھی کبھی تو حد سے تجاوز کر جاتا ہے اسی طرح کوئی صدمہ یا خوف ایگنی کے پیشنٹس کی مینٹل سچویشن کو بہت ایفکٹ کرتا ہے جس سے بعض اوقات وہ ابنارمل کی طرح بی ہیو کرنے لگتے ہیں اور حد سے بڑھ جائے تو دماغی بیماری کا دماغ کی نسوں کے پھٹنے کا خدشہ بڑھ جاتا ہے۔ اسی لیئے ہم پیشنٹس کو ایک اسپرے دیتے ہیں وہ انکی زیادہ مدد نہیں کرتا بس انکے دماغ کو کچھ دیر کے لئے ویک کر دیتا ہے یعنی کچھ پلوں کے لیئے انکے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کو روک کر دیتا ہے تاکہ وہ خود یا کوئی دوسرا سچویشن پر قابو پا سکیں ان کیس آف ایمرجنسی !اور رومیصہ کی طبیعت بگڑنے کی بھی

کئی وجوہات ہیں اس نے میڈیسنز لی، نہ ہی سیشنز کے لیئے آئی !اوپر سے وہ اپنی بہنوں کے بارے میں حد سے زیادہ پوزیسو ہے

انہوں نے ٹھنڈی آہ بھری۔

وہ بہنیں جن کو اسکی رتی برابر پرواہ نہیں ہے !اس نے تلخی سے سوچا

اوکے بیٹا، مجھے میٹنگ کے لئے فائلز پر پیئر کرنی ہے آئی ہوپ یہ تمہارے لیئے ہیلپ فل ہوا گر کوئی اور سوال ہے تو تم ڈاکٹر شاہ سے پوچھ لینا وہ اس فیلڈ میں اسپیشلسٹ ہیں !آئی ایم سوری آئی ہیو ٹو گو

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکا ہاتھ تھپکتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

اٹس اوکے مام !وہ مسکرایا۔وہ بھی انکی تاکید میں چلتا ہوا راہداری سے گزر کر ایگزٹ کی جانب بڑھ گیا۔

اسے لگتا ہے مجھے پتا نہیں کچھ ! اسکی پیٹھ کو گھورتی ہوئی بولی، لیکن جو نقشہ ان کے دماغ میں 'بہو' کی صورت کسی لڑکی کا تھا اس میں رومیصہ کہیں بھی پوری نہیں اترتی تھی۔کسی سوچ کے تحت وہ سارہ کی مام کا نمبر ڈائل کرتی آفس کا رخ کرنے لگیں۔

****

****

شراب کے نشے میں دھت گارڈز کے کندھوں پر جھولتا ہوا وہ دیر سے گھر لوٹا۔تاتیہ اسکی فکر ہلکان ہوئے جا رہی تھی۔وہ اپنے اگلے دو دنوں کے تمام شوز اور چیرٹی پلین کینسل کر چکی تھی۔صرف یشم کی وجہ سے تا کے اسے وقت دے سکے۔

کہاں تھے تم!میں کتنا پریشان ہو گئی تھی تمہاری وجہ سے!وہ پریشانی سے کہتی اسکی طرف بڑھی

اب آ گیا ہوں نا لو،اچار ڈال لو میرا

وہ برہمی سے کہتا لڑکھڑا کر بیڈ پر گرا۔

تاتیہ ہڑبڑا کر اسکی طرف لپکی۔

ٹھیک ہو نا تم؟؟؟!اسکی ٹوٹی بکھری حالت پر نظر ڈالتی اداسی سے پوچھنے لگی۔

ٹھیک لگ رہا ہوں تمہیں؟وہ سرخ نظریں اس پر گاڑھتا سوال پر سوال کرنے لگا

چلو،اب آرام کر لو تھوڑا صبح تک تم بلکل ٹھیک ہو جاؤ گے

وہ نرمی سے کہتی اسکے شوز اتارنے لگی

وہ بہت پچھتائے گی تاتیہ، میں، میں اسکی زندگی برباد کر دونگا دیکھنا تم! وہ انگلی اٹھا کر کہتا کشن اٹھا کر آنکھوں پر رکھنے لگا۔

تاتیہ کے آنکھوں کے کنارے بھیگنے لگے۔

وہ اسکے پیر اوپر کرتی کمفرٹر اوڑھانے لگی۔

میں تمہیں یہ نہیں کرنے دو گی یشم! وہ زیر لب بڑبڑاتی اسکے قریب بیڈ پر ٹک گئی۔

بھلا میرے بیٹے کے لیئے خوبصورت لڑکیوں کی کمی تھوڑی نا ہے، تم خوامخواہ ہی اس بات کو اتنا دل پر لے رہے ہو، اور ایپرل تو ویسے بھی مجھے کچھ خاص پسند نہیں تھی!

وہ محبت سے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتی ہوئی بولی۔ جو کب کا نیند کی وادیوں میں جا چکا تھا۔ اسکی پیشانی پر لب رکھتی وہ لائٹ آف کیئے باہر نکل آئی۔ ایک بیٹے کو تو وہ کھو چکی تھی اب دوسرے کو نہیں کھونا چاہتی تھی۔ وہ اسے لڑائی جھگڑے اور خون خرابے جیسی چیزوں سے کوسوں دور رکھنا چاہتی تھی۔ وہ نہیں چاہتی تھی وہ اپنے باپ اور بھائی جیسا بنے۔ وہ اسے مکمل توجہ اور محبت دیکر ایک اچھا انسان بنانا چاہتی تھی۔ جو اسے اب

مشکل ترین کام ہوتا دکھائی دے رہا تھا۔

****

****

بجرام کے بارے میں وہ جتنا جانتی اور الجھ جاتی

کیا تھا وہ شخص؟ کوئی مسیحا یا پھر کوئی لٹیرا!

سی این این اور ٹاہمز آف نیو یارک ہمیشہ کی طرح بھر بھر کر اسکی تعریفوں میں چھاپنے پر مصروف تھے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ آج سے پانچ سال پہلے کی خبروں اور نیوز تک کا مطالع کر چکی تھی مگر اسے کوئی خاص فرق نظر نہ آیا۔

کوئی شخص جسکا تعلق 'ڈارک ورلڈ' سے ہو اسکا لوگوں پر اتنا مثبت امپیکٹ کیسے؟

اسکے لیئے یقین کرنا از حد مشکل تھا۔ شاید اس کی سب بڑی وجہ اسکا 'سوشل ورک' تھا جو وہ لوگوں کے لئے کرتا! یا وہ واقعی دو سال پہلے ہونے والے حادثے میں اپنے باپ کے ساتھ ہی مر چکا تھا؟؟؟؟

اس نے تھک ہار کر لیپ ٹاپ بند کیااور کافی کا مگ بنانے کچن کا رخ کیا۔

کیاہوا تمہیں کچھ چاہیئے؟کچن سمیٹتی نبیشہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔

وہ خاموشی سے کپ سلب پر رکھ کر کبڈ سے کافی نکالنے لگی۔

لائو میں بناتی ہوں اپنے ہاتھوں سے تمہارے لیئے اچھی سی کافی ! وہ اس کے ہاتھ سے کپ تھام کر خوشدلی سے گویاہوئی۔رومیصہ کے چہرے پر ہنوز خاموشی کاراج تھا

رومی؟؟؟وہ ترچھی نگاہ اس پر ڈالتی ہوئی بولی۔

ہمم!وہ نہ جانے کن خیالوں میں گم تھی۔

تم ناراض ہو؟؟؟

تم لوگوں نے مجھے روٹھنے منانے کا حق دیاہی کب!اس نے خاموشی سے کپ تھام کر کمرے کا رخ کیا۔

نبیشہ ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کچن سمیٹنے لگی۔

****

****

وہ آج آفس لیٹ پہنچی تھی تیزی سے راہداری سے گزرتے ہوئے اس نے اپنے آفس کا رخ کیا۔

congratulations

اسکا ٹیم میٹ اسے دیکھ کر شوخ ہوا

کس بات کی؟؟؟ وہ نا سمجھی سے بولی۔

تمہارے لیئے بکے آیا ہے بیلوڈون کی طرف سے! جو فرقان نے بلند آواز پڑھ کر سب کو سنایا ہے! وہ مسکرایا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا مطلب؟ کیا طریقہ ہے یہ کسی پرسنل اسپیس میں بلا ضرورت گھسنے نا؟؟ وہ بیگ تقریبا پھنکتی ہوئی ریسپشن کا رخ کرنے لگی۔ اپنے تمام کولیگ کی نظریں اسے خود پر جمی محسوس ہو رہی تھی۔

یہ آپ کے لیئے آیا صبح چھ بجے کے قریب !

اسماء اسے بکے تھماتی ہوئی بولی۔ اس نے وہ بکے لیا اور آفس کا رخ کیا .

گڈ مارننگ جان من،

چٹ پڑھ کر گویا اسکے تن بدن میں آگ لگ گئی

کس قدر واہیات شخص ہو تم رحمان خاور !اس نے بکے دبوچ کر بے رحمی سے ڈسٹبن کے نظر کر دیا۔اچھے سے جانتی تھی یہ کس کی طرف سے اور کیوں آیا تھا۔

اسی لمحے اسے غیر شناسا نمبر سے پیغام موصول ہوا۔مجھے پتا تھا تم پھولوں کا حشر نشر کر دینے والی ہو ! ظالم،اس نے فون پٹخنے سے بمشکل خود کو روکا۔

میں کتنی ظالم ہوں اسکا اندازہ تمہیں جلد ہو جائے گا !

وہ لفظ چبا چبا کر بولتی کال ڈسکنکیٹ کرنے لگی۔

آفس سے جلدی کام ختم کرنے کے بعد وہ اپنی اسسٹنٹ مشعل کے پاس آگئی۔

تم سے جو کام کہا تھا ہوا؟؟؟

ہاں بلکل لیکن آپ اندر تو آئیں !

نہیں مشعل میں تھوڑی جلدی میں ہوں،وہ عجلت میں بولی۔

ٹھیک ہے رکیں میں لاتی ہوں ! وہ کہہ کر اندر چلی گئی۔جب لوٹی تو اسکے ہاتھ میں ایک ڈبیا تھی۔

سنو؟ یہ واٹر پروف ہے نا؟ مطلب پانی سے اسے نقصان تو نہیں، وہ پوچھنے لگی۔

بلکل بھی نہیں، چوبیس چاہے چھتیس یا بتیس گھنٹے بھی پانی میں پڑا رہے تب بھی اسکے اندر موجود ٹریکر کو کچھ نہیں ہوگا وہ سیف رہے گا ہر حال میں !

وہ اسے بتانے لگی۔

تھینک یو سو مچ مشعل ! رومیصہ واقعی اسکی مشکور تھی اس نے اسکی آدھے سے زائد پریشانی حل کر دی تھی۔ اس نے وہ ڈبیا لی اور اپنے اولڈ ہائوس چلی آئی۔

گھر جانے کو اسکا دل نہیں چاہ رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کھانا اس نے آفس میں ہی کھا لیا تھا۔ نبیشہ کو میسیج کرنے کے بعد اس نے ٹیکسی لی اور اولڈ ہائوس آگئی۔ تمام چیزیں جوں کی توں پڑی تھی جیسے وہ رکھ کر گئی تھی۔ اس نے بیگ ایک طرف رکھا اور اسٹور روم سے پرانے کارٹونز نکال کر اوزار تلاشنے لگی۔

مطلوبہ اوزار ملنے اس نے ڈبیا میں لاکٹ نکالا اور اسے کھولنے لگی۔ جس میں ایک بہت ہی چھوٹا سا ٹریکر فٹ کیا گیا تھا۔ یہ اس نے ان دونوں کی سیفٹی کے خیال سے بنوایا تھا۔ اس سے انکی لوکیشن ٹریس کرنا رومیصہ کے لئے کوئی مشکل کام نہیں تھا ویسے بھی وہ

ان سب میں ماہر تھی۔

کیسے ؟کب ؟یہ سب وہ بھی نہیں جانتی تھی۔

مگر یہ اسکے خفیہ رازوں میں سے ایک تھا۔

****

****

اطہر فریش ہونے کے بعد ڈنر کرنے ارادہ رکھتا تھا۔ غیر

ارادی طور پر وہ فون اٹھا کر نوٹیفکیشن چیک کرنے لگا۔

'سر وہ لڑکی پھر سے اس گھر میں موجود ہے اور نہ جانے پرانے سامان میں اوزار نکال

نکال کر کیا کر رہی ہے'

مخبر کی جانب سے یہ پانچ منٹ پہلے کا پیغام تھا جس نے اطہر کے چھکے چھڑا دیئے۔ کسی

انہونی کا احساس اسکے دل میں سر اٹھانے لگا۔

نہ جانے وہ کب سے اسکے لیئے اتنی اہم ہو گئی تھی؟

کہ وہ اسکی پرواہ کرنے لگا !

وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر گاڑی کی چابی اٹھائے باہر کی طرف بھاگا۔

تیزی رفتاری سے گاڑی بھگاتے ہوئے وہ انیکسی پہنچا۔گاڑی لاک کرنے کے بعد اس نے دروازے کا رخ کیا۔لاک گھمانے پر پتا چلا دروازہ اندر سے لاکڈ تھا۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر بیل دی۔

ڈور بیل کی آواز پر رومیصہ کے ہاتھ سے لاکٹ اچھل کر زمین پر جا گرا۔

یہاں کون آسکتا ہے؟ایمان اور نبیشہ کے ہونے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا پھر!اسکا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔کیا کروں؟کیا کروں؟وہ حواس باختہ سی چکر کاٹنے لگی۔

اسی لمحے دروازے پر ضربیں لگانے کی آواز آئی۔اور پھر قدموں کے چاپوں کی اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے اوزار اٹھایا اور الٹے قدموں دروازے کے پیچھے جا چھپی۔

اطہر کے جیسے ہی قدم کمرے میں اس نے دروازے کی اوٹ سے نکل کر اس پر دھاوا بول دیا۔

کہاں وہ لمبا تگڑا پولیس آفیسر اور کہاں وہ عام سی لڑکی۔اس نے کلائی دبوچے ایک نظر اس پر اور پھر اوزار پر ڈال کر اسکا ہاتھ چھوڑ دیا۔

یہ کہاں سے ٹپک پڑا؟وہ آنکھیں پھاڑے ہکا بکا سی

اسے تکنے لگی۔

اطہر نے اسکے تاثرات کو نظر انداز کیئے لمبی سانس اندر کھینچی صد شکر وہ ٹھیک تو تھی۔

اسکی تو جان پر بن آئی تھی۔

تم ٹھیک ہو؟؟؟وہ اسکے چہرے کو نظروں کے حصار میں لئے پوچھنے لگا۔

رومیصہ غش کھا کر گرنے ہی والی تھی۔

اطہر مسکراہٹ چھپانے کو دائیں بائیں دیکھنے لگا۔

کین یو پلیز؟؟؟؟وہ اپنا ہاتھ پھیلائے بے یقینی سے بولی۔اتنی مہربانی!اور وہ بھی اطہر

کاظمی؟اللہ اللہ اس سینچری کا جیتا جاگتا معجزہ۔

اطہر نے اسکا ہاتھ نظر انداز کیئے زور سے اسکی اونچی پونی کھینچی۔

آآئوچ!وہ جیسے ہوش میں آئی۔

کیا کر رہی تھی تم یہاں؟اپنی ٹون میں واپس آنے لگا۔

اوہ،وہ'آپ' سے 'تم' پر آچکا تھا!اس نے دل میں سوچا مگر کہہ نہیں پائی۔

یہ میرا گھر ہے مسٹر چیف نہ کے کوئی کرائم سین جو آپ تفتیش کرنے پہنچ گئے !اصل بات سے انجان وہ اپنی ہی ٹون میں بولی۔

اطہر کو اپنے پیروں تلے کچھ محسوس ہوا ! وہ قدم پیچھے لیتا ہوا جھکا!زمین پر گرے ناخن سے بھی باریک ٹریکر کو وہ دیکھتے ہی پہچان گیا۔

کیا ہے یہ ؟؟وہ ہتھیلی اسکے سامنے کیئے پوچھنے لگا ردمیصہ کے چہرے کا رنگ فق ہوا۔

پ پتا نہیں،مجھے کیسے پتا ہوگا بھلا،پرانے سامان میں تھا!وہ گردن پر انگلیاں گھماتی ہوئی بولی۔

اطہر نے ایک نظر اس پر ڈال کر مٹھی بند کرلی۔وہ جھوٹ بول رہی صاف ظاہر تھا اسکے انداز سے۔اطہر سے بہتر اسے کون جان سکتا تھا۔

تو چلو دیکھتے ہیں تمہارے پرانے سامان میں اور کون کون سی قابل اعتراض چیزیں ہیں ! وہ کہتے ہوئے اٹھا۔

ن ن نہیں ! وہ بجلی تیزی سے اسکے راستے میں آئی۔لاکٹ پر پائوں پڑنے سے اسکا پیر

پھسلااور زمین پر جا گری۔ نتیجااسکا سر زور سے دروازے سے ٹکرایا۔

آہہہو چچچچھ ! وہ اپنا سر رگڑتی ہوئی بلند آواز بلبلائی۔اطہر نے رخ موڑ کر ہنسی چھپائی۔

کیا بات ہے ؟؟تم اتنی بوکھلائی ہوئی کیوں ہو ؟؟ کیا چھپا رہی ہو؟ وہ اسکے قریب بیٹھا۔

قتل کر کے بھاگی ہوں،اور لاش کو ٹھکانے لگانا بھول گئی تھی وہی چھپا رہی ہوں، حد ہو گئی

وہ خفت کا شکار ہوئی۔

انٹرسٹنگ ! اطہر مسکرایا۔

وہ کھا جانے والی نظروں سے گھورتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

کیوں آئے ہیں آپ یہاں ؟؟ وہ اصل بات پر آئی۔

ایسے ہی ! اطہر نے کندھے اچکائے۔

آپ ایسے ہی کسی کے بھی گھر چلے جاتے ہیں ؟

اسے صدمہ ہوا۔

کسی کے بھی نہیں صرف تمہارے مس رومیصہ !

وہ لفظوں پر زور دیتا ہوا بولا۔

وجہ بتانا پسند کریں گے سر؟؟ وہ سینے پر ہاتھ جمائے تنز سے بھرپور انداز میں بولی۔

نہیں ! وہ اسکی انداز میں بولا۔

تو آپ جانا پسند کریں گے یہاں ! پلیز وہ زچ ہوئی۔

ٹھیک ہے چلے جاتے ہیں ! وہ اس پر احسان کرنے کے انداز میں بولا۔اور جانے کے لیئے مڑا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شکر ہے رومیصہ بڑبڑاتی ہوئی اسکے پیچھے ہولی۔

لیکن ! وہ کسی سوچ کے تحت اچانک مڑا۔

رومیصہ گھبرا کر دور سرکی۔

زرا سنبھل کر میری نظر رہے گی تم پر !

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔

ان کے بیچ فاصلہ نہ ہونے کے برابر تھا۔وہ اپنی بات مکمل کیئے داخلی دروازے سے باہر نکل گیا۔

عجیب انسان ہے ! رومیصہ دل تھام کر رہ گئی۔

اس نے جلدی سے دروازہ لاک کیا۔اور کمرے میں آگئی۔لاکٹ تو بیکار ہو چکا تھا۔اب اسکے کس کام کا۔اس نے لاکٹ اٹھایا اور کھڑکی سے باہر پھینک دیا۔

تبھی اسکی نظر اطہر پر پڑی۔وہ کسی شخص سے بات کر رہا تھا۔اسکے بعد وہ گاڑی میں بیٹھا اور واپس چلا گیا جبکے وہ شخص گلی کے ایک کونے میں جا کھڑا ہوا۔

تم 'پکے 'پولیس والے ہو اطہر کاظمی !اسے کچھ کچھ سمجھ آنے لگی تھی۔اس نے افسوس سے ڈبی میں پڑی لاکٹ کی چین دیکھی۔اسکی ساری محنت اکارت گئی۔اب اسے نئے سرے سے سب دوبارہ کرنا پڑے گا۔اوپر اطہر کاظمی کو نا جانے اس سے کیا مسلا تھا۔وہ پیر پٹختی باکسز سمیٹ کر ایک طرف کرتی سونے کی تیاری کرنے لگی۔

****

****

فون کی رنگ ٹون پر اسکی آنکھ کھلی۔اس نے ادھ کھلی آنکھوں سے سائیڈ پر ہاتھ مارتے ہوئے فون اٹھایا مگر تب تک وہ بند ہو چکا تھا۔گھڑی پر نظر پڑتے ہی اسکی ہی اسکی چیخیں نکل گئی۔دس بج رہے تھے مطلب وہ آج پھر سے لیٹ تھی۔تیزی سے فون پھینک کر واشروم میں گھسی اور پانی کے چھینٹے منہ پر مارے اور عجلت میں سامان سمیٹتی ہوئی باہر نکل آئی۔داخلی دروازہ لاک کرتے وقت اسکی نظر غیر ارادی طور پر گھر سے کچھ دوری پر کھڑی گاڑی پر پڑی۔وہ وہی شخص تھا جسے اس نے رات اطہر سے بات کرتے دیکھا۔کچھ سوچتے ہوئے آگے بڑھی اور گاڑی کا شیشہ کھٹکھٹایا۔اندر بیٹھا شخص نیند میں تھا۔

ظاہر سی بات ہے کسی پر نظر رکھنا اتنا آسان تھوڑی نا ہے!اس تڑخ کر سوچا۔

معاذ ہڑبڑا کر سیدھا ہوا۔اسے دیکھ کر اسکے چھکے چھوٹے وہ کیسے لاپرواہی برت سکتا تھا اطہر نے کہا تھا اسے کسی نظروں میں نہیں آنا۔

کھولو کھولو!میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے ! وہ اسے اپنی طرف دیکھتا پا کر بولی۔

معاذ نے چار و نہ چار ونڈو اسکرین نیچے سرکائی۔

گڈ مارننگ کیا لیں آپ سر؟چائے یا کافی!چونکہ آپ مجھ پر دن رات اتنی محنت جو کر رہے ہیں،آسان کام تھوڑی نا ہے کسی پر نظر رکھنا!وہ تنزیہ انداز میں بولتی اسکی اچھی

خاصی کلاس لینے کے موڈ میں تھی مگر آفس سے لیٹ ہو رہی تھی۔۔ معاذ کا سر بے اختیار جھکا۔

کیا لگتا ہے؟ کیا ہوں میں؟ کوئی چور، کرمنل یا مڈرر، میں ایک وکیل ہوں، سمجھے؟ اگر آئیندہ میرے گھر کے آس پاس نظر آئے تو کہیں بھی نظر نہیں آئو گے!

بتا دینا اطہر کاظمی کو بھی! وہ تنبیہی نظروں سے اسکے وارن کرتی آگے بڑھ گئی۔

معاذ خاموشی سے گاڑی موڑے آفس کا رخ کرنے لگا۔

****

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

اسے گزشتہ رات کا ایک لمحہ بھی یاد نہ تھا۔ اپیرل سے منسوب ساری چیزیں اس نے جلا کر راکھ ڈالیں تھی۔ حتی کہ اپنا دل بھی۔ اسے نہیں لگتا تھا وہ زندگی میں کسی سے محبت کر پائے گا اب۔ سرخ ململ کے بستر پر اوندھے منہ لیٹا وہ نیند کی گہرائیوں میں تھا۔

ٹرن ٹرن کی آواز پر اس نے ناگواری سے سائڈ ٹیبل پر ہاتھ مار کر الارم دور پھینکنا۔ جو تاتیہ کے قدموں کر قریب آرکا۔ وہ الارم اٹھایا اسکی جگہ پر واپس رکھتی ہوئی اسکے

قریب ٹک گئی۔

یششم؟؟؟؟وہ محبت سے اسکے بالوں میں ہاتھ چلانے لگی۔

ہوں ں ہں ں ہ! وہ اونگھا۔

اٹھ جائو بیٹا، وہ بولی۔

دس بجے کے قریب اٹھانا تاتیہ! وہ خمار آلود لہجے میں کہتے ہوئے تکیے میں منہ دینے لگا۔

اٹس ٹو آکلاک مائی سن! وہ اسکے کان کے قریب جھکی۔ہاں؟؟؟وہ کہنے کے بل اونچا ہوا ۔ہکا بکا اسکا چہرہ دیکھنے لگا۔آج دس بجے کے قریب اسکا میچ تھا جسے وہ کسی صورت مس نہیں کرنا چاہتا تھا۔

ریئلی؟وہ تصدیق چاہنے لگا۔

یس! وہ لب بھینچتی ہوئی بولی

ریسٹ ان پیس! وہ سیدھا ہوتے ہوئے تاسف سے بولا۔

کیا ہوا یہ؟؟؟تاتیہ کی نظر اسکے عریاں جسم پر ٹھہر سی گئی۔عین دل کے مقام پر بڑا سا کراس کٹ دیکھ کر اسکی سانس اٹکی۔

یشم نے ایک ٹھنڈی آہ بھری اور کمفرٹر ہٹاتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔وہ اس بارے میں مزید بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔

تم نے جواب نہیں دیا کیا ہوا یہ ؟تاتیہ فکر مندی سے سوال دہرانے لگی۔

چوٹ، چوٹ لگ گئی تھی ڈونٹ وری اب میں ٹھیک ہو !

وہ رخ موڑے دھیمے لہجے میں بولا۔اور ایک نظر سینے پر ڈالتے ہوئے شاور لینے واشروم میں گھسا۔

تاتیہ اسکی پیٹھ کو گھور کر رہی گئی۔وہ کیسے بھول سکتی تھی اسکی بیٹے نے بہت محبت سے اپنے سینے پر اس لڑکی کے نام کا ٹیٹو کروایا تھا۔

وہ بہت جلد شادی کرنے والے تھے مگر !

میم سر کا بریک فاسٹ !شرائے ٹرالی لیئے کمرے میں داخل ہوئی۔

تم جائو میں خود سرو کرونگی آج اپنے بیٹے کو !وہ اسے حکم دیتی ٹرالی گھسیٹتے ہوئے کمرے میں لے آئی۔کچھ دنوں پہلے ہشاش بشاش اور خوبصورت نظر آنے والی مس تاتیہ دنوں میں ہی یشم کی وجہ مرجھا گئی تھی۔عمر کے اس حصے میں بھی وہ انتہائی حسین

تھیں۔شرائے نے افسوس سے سر جھٹکااور دوائوں کا پیکٹ ٹرالی میں رکھ کر باہر نکل گئی ۔وہ ٹاول سے سر رگڑتے ہوئے باہر نکلا۔

کیاہواسب ٹھیک توہے؟وہ تاتیہ کوابھی تک کمرے دیکھ کر حیران ہوا۔

بریک فاسٹ؟وہ ایک ادابولی۔

یشم نے نفی میں سر جھٹکا۔بھلاوہ کوئی بچہ تھاجو بہل جاتا ! وہ ٹرے اٹھاکر ٹیبل پر سجائے لگی۔

یونووٹ؟یشم ٹاول پھینک کر کرسی سنبھالتے ہوئے بولا۔

وٹ؟وہ یک دم سنجیدہ ہوئی۔

آئی لویو مچ !یو آر سچ آڈارلنگ تاتیہ !لیٹ پلین ڈیٹ ٹو گیدر؟اسکاہاتھ لبوں سے لگاتے ہوئے شوخی سے بولا۔

نووے مسٹر !میں بزنس وومن ہوں جس پر سیر سپاٹے حرام ہیں !وہ اسکے ہاتھ پر ہاتھ مارتی باور کروانے لگی کہ اسکے وقت پاس وقت کی کمی ہے۔ناشتے کے بعد اس نے ٹیبلٹ اسکی ہتھیلی پر دھری۔

کم آن تاتیہ میں بچہ تھوڑی نہ ہوں! وہ برہم ہوا۔

تم میرے لیئے بچے تھے،اور ہمیشہ رہو گے! وہ اسکا گال تھپتھپانے لگی۔

میں نے ابھی کیا کہا میں بچہ نہیں ہوں! وہ خفا ہوا۔

اور میرا جواب بھی تم جانتے ہو! وہ پانی کا گلاس تھماتی ہوئی بولی۔اس نے ناک منہ بھوں چڑھاتے ہوئے گولی نگل کر پانی کا گلاس چڑھایا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

کہاں؟ وہ سوالیہ گویا ہوئی۔

میچ تو آپ نے ڈیلے کروادیا مگر پریٹس بہت ضروری ہے تاتیہ وہ ڈلے نہیں ہو سکتی! وہ حتمی انداز میں بولا

ٹھیک ہے! مجھے بھی کام ہے کچھ دنوں کے لیئے آف لیا تھا وہ اسے مطمئن دیکھ کر ہی مطئن ہو گئی تھی۔

اوکے بائے! وہ فلائنگ کس اسکی جانب اچھالتا گاڑی کا چابیاں اٹھانے لگا۔

میرا بیگ گاڑی میں رکھوادو شرائے! وہ حکم صادر کرتا آگے بڑھ گیا۔جبکے شرائے باکسنگ اسٹف اکھٹا کرنے اسٹڈیو کی جانب بڑھی۔

****

****

دن گزرتے جارہے تھے ایمان کی تیاریاں زوروں شور سے جاری تھیں۔جب سے رومیصہ نے نیم رضامندی ظاہر کی تھی تب سے نبیشہ بھی مطمئن نظر آرہی تھی۔بلکے وہ رومیصہ کے ساتھ جاکر اپنی شاپنگ بھی مکمل کر آئی تھی البتہ رومیصہ کا رویہ کچھ سرد سا تھا۔اس دن کی تلخ کلامی کے بعد ان کے بیچ چیت بند تھی۔بات چیت کی شروعات ہمیشہ رومیصہ کی جانب سے ہوتی تھی اور اس بار تو ایسا لگتا تھا کہ اس نے بھی ہار مان لی تھی اور انہیں انکے حال پر چھوڑ دیا۔نبیشہ کے لیئے یہ بات پریشان کن تھی۔

لیٹس کٹ دا بینگس ! وہ کینچی اسکی آنکھوں کے سامنے چلاتے ہوئے پرجوش انداز میں بولی۔

خبردار کو تم نے مجھے چھوا بھی تو !

نبیشہ کرنٹ کھا کر صوفے سے اچھلی۔

آں آن کوئی انٹرسٹ نہیں ہے قسم سے !

ایمان ناک چڑھا کر بولی۔

آآئی مین میرے بالوں کو!اس نے درستگی سے جملا کہا۔کم آن یار!دادی امائوں کی طرح بی ہیومت کرو!بی ماڈرن چلو آئو بس تھوڑے سے کاٹو نگی یقین مانو تمہاری خوبصورتی کو چار چاند لگادے گی یہ کٹنگ!وہ کہتی ہوئی اسے دبوچنے لگی۔

خبردار،میرے بالوں کو ہاتھ لگایا تو!وہ جست لگا کر بھاگی۔

کم آن!وہ اسکے پیچھے ہوئی۔

رومی بچائو یار!وہ چیختے ہوئے لاتعلق سی بیٹھی رومیصہ سے مدد طلب کرنے لگی۔

تم کیوں زبردستی کر رہی ہو،اگر وہ نہیں کٹوانا چاہتی تو رہنے دو نا!وہ سرد لہجے میں بولی۔

کم آن رومی ہم آٹلی جارہے ہیں'اٹلی !'

وہ جیسے اسے باور کروانے لگی۔

وہاں اس بڈھی روح کو دیکھ کر کیا کہیں گے لوگ،میری کتنی انسلٹ ہو گی پتا بھی ہے میں بتا رہی ہو میں اسی وقت تمہیں بہن ماننے سے انکار کر دونگی!وہ ایسے بولی جیسے کہیں کی شہزادی ہو۔

بکومت ! نبیشہ برہم ہوئی۔جبکے رومیصہ نفی میں سر ہلاتی پھر سے ٹیب پر انگلیاں چلانے لگی۔

چلو بھی، تم چاند کا ٹکڑا لگو بائی گاڈ ! وہ اسکی جانب بڑھی۔

نہیں ں ننن ! وہ چلاتی ہوئی کمرے کی جانب بھاگی۔

****

****

کوسوں میل دور جنوبی یورپ میں واقع یہ حسین اور رومانوی شہر روم کا منظر تھا۔ شہر سے دور ٹائیگر ہلز کی اونچی چوٹی پر موجود جادوئی جزیرہ جو 'سسلی آئی لینڈ' کے نام سے مشہور تھا۔اس وقت پہاڑوں پر شام اتر رہی تھی۔پرندے اپنے گھروں کو لوٹ رہے تھے۔ایسے میں وہ سیاہ ہینڈ ریپ ہتھیلیوں پر لپیٹے ہاتھوں کی مٹھیاں گلاس وال پر جمائے اس پار بیچ کے صاف شفاف پانی کو کناروں سے ٹکرا کر واپس مڑتے دیکھ رہا تھا۔ سبز آنکھوں میں عجیب سی ویرانی تھی۔لب بھینچے ہاتھ کی پشت سے پیشانی رگڑتے ہوئے واپس مڑ کر چھت سے لٹکتے ہیوی بیگ کو دیکھا اور پھر سے اس مشغلے میں مصروف ہو گیا۔ ہیل کی ٹک ٹک پر بھی اسکے ہاتھ ہنوز حرکت میں تھے۔

آج رات دس پچاس پر ویسٹرن یونین میں آپ کی میٹنگ ہے ! سیاہ بزنس لباس میں ملبوس، گولڈن بال بمشکل کندھوں پر پڑ رہے تھے، ہلکے پھلکے میک اپ اور لبوں پر سرخ لپسٹک لگائے، کتاب نما پرس بگل میں دبا رکھا تھا اور نظریں ٹیب پر شیڈول پر جمیں تھیں

وہ ہنوز مصروف نظر آرہا تھا۔

آہہ ! آپ بلو یا بلیک میں سے کیا پہننا پسند کریں گے

دیبورہ جھجکی۔ چونکے آج بہت اہم میٹنگ تھی۔ ملک کے تقریبا سبھی صاحب حیثیت لوگوں کی آمد متوقع تھی

دیبورہ کو لگا شاید آج وہ فرمائشی لباس کی مانگ کرے۔ ویسے تو ہر لباس اسکی خوبصورتی کو چار چاند لگا دیتا تھا۔ مگر دیبورہ غلط تھی۔

وہ معمول کی طرح ہر شے سے بے نیاز نظر آرہا تھا جیسے اسکے لیئے کوئی بڑی بات نہ ہو۔

دیبورا کی بات پر بجرام کے حرکت کرتے ہاتھ تھمے۔ اسکی نظروں کی تپش سے دیبورا کو اپنی آنکھیں جلتی ہوئی محسوس ہوئیں وہ اسے دیکھنے سے سخت گریز برتنے لگی۔ وہاں

صرف ایک معمولی میٹنگ ہے، کوئی رومینٹک ڈیٹ نہیں !اسکی آنکھوں میں برہمی کا تاثر لہرایا اسکے لفظوں کے پیچھے چھپا تنز واضع تھا۔

pardon

)معذرت(

وہ مئودبانہ سر جھکاتی الٹے قدموں واپس ہوئی۔وہ بھی کتنی بے وقوف تھی پہلے بھی وہ اسکے سیٹ کیئے واڈروب سے پہنتا تھا۔ظاہر سی بات اسے ہی کرنا تھا وہ اسکی مینیجر جو تھی۔اس نے خود کو ڈپٹا اور اگلی میٹنگ کا شیڈول تشکیل دینے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رائیل بلورنگ کا تھری پیس پہنے، بالوں کو سائیڈ پارٹڈ سیٹ کیئے، وہ بہت جازب نظر لگ رہا تھا۔

خوبصورت چہرے پر ہمیشہ کی طرح کا سنجیدگی کا راج تھا۔ویفرر س آنکھوں پر سیٹ کیئے تیزی سے چلتے ہوئے گاڑی کا رخ کیا۔اسکے بیٹھتے ہی آگے پیچھے تمام گاڑیاں ٹائیگر ہلز سے دور ہوتی گئی۔

ایک گھنٹے کے بعد وہ ملان پہنچ چکے تھے۔اس نے سر اٹھا سرکاری عمارت کو دیکھا اور کوٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے اندر قدم بڑھائے۔

کچھ بھی ہو اندر مت آنا! ملک تمام لوگوں کو انگلی کے اشارے ہے وہیں انتظار کرنے کا کہتے ہوئے بحرام کے ہمقدم ہوا۔وہ حال نما کمرے سامنے آرکے۔

ملک نے بڑھ کر دروازہ کھولا۔وہ مطمئن انداز میں چلتے ہوئے اندر داخل ہوا۔

لمبے سے ٹیبل کے دائیں بائیں پرانے طرز کی مگر خوبصورت نقش و نگار کی تقریباً پندرہ بیس کرسیاں تھی۔جس پر براجمان نفوس ملک کی صاحب حیثیت حستیوں میں سے تھے۔تمام نفوس اپنی کرسیاں چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے سوائے دائیں طرف بیٹھے ایک شخص کے۔جسکے چہرے پر ناگواری کے آثار نمایاں تھے۔اسکی اس جرات پر بحرام کے لب کا کونہ پھیلا۔سر خم دیتے ہوئے اس نے بیٹھے کا اشارہ دیا۔اور مرکزی کرسی سنبھالی۔

خوش آمدید صاحبان،

میٹنگ کا مقصد موجودہ حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے اسکا حل تلاشنا ہے ! سیکریٹری

جنرل نے میٹنگ کا آغاز کیااور فائل کی پرنٹ شدہ کاپی انکے آگے جمائے۔

ہماری درخواست پر آپ نے ہمیں وقت دیااسکے لئے ویسٹرن یونین آپکی مشکور!

مدعے کی بات پر آئو!

یمان عاجز آکر زور سے ٹیبل پر ہاتھ مارتا ہوا بولا۔

بحرام مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔وہ اس وقت اس بچے کے مانند تھا جسے اسکے علاوہ والدین کی کسی دوسرے کے لیئے توجہ بری لگتی تھی۔

ملان میں اربوں روپے کی سرکاری زمینیں قبضہ مافیا کے قبضے میں ہیں،ان کے اور ہماری گورنمنٹ کے بیچ معائدہ ہوا تھا جو،

جو گورمنٹ کی نااہلی وجہ سے ٹوٹ گیا!

یمان پھر سے سیکریٹری جنرل کی بات کاٹتے ہوئے بولا۔آپ خاموش رہیں گے کچھ دیر جنٹلمین

سیکریٹری جنرل برہمی کا اظہا کیا۔

بحرام لبوں پر مٹھی دبائے بغور سن رہا تھا۔

جبکے یمان کی بات سو فیصد سچ تھی مگر اس نے دخل دینا ضروری نہیں سمجھا۔

اب فیصلہ یہ ہوا ہے کہ اس معائدے پر پھر سے عمل کیا جائے یعنی،

یعنی تم سب بہتی گنگا میں ہاتھ دھونا چاہتے ہو، ہم کوئی غنڈے یا ہتھیارے نہیں ہیں جو تم ہمیں ان کے مقابل کھڑا کرنا چاہتے ہو، معائدہ تمہاری ناقص عقلی کی وجہ سے ٹوٹا اسلئے اس سب کے زمہ دار بھی تمہی لوگ ہو،

ایسے میں اگر ہمارا نقصان ہو جائے تو اسکی بھرپائی کون کرے گا؟ تمہاری یہ کنگلی گورنمنٹ؟

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ چبا چبا کر حتمی انداز میں کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔

جنٹلمین،، سیکریٹری جنرل نے کچھ کہنا چاہا۔ وہ لحاظ برت رہے تھے کہ اسکا باپ ہونے والا پرائم منسٹر تھا و گرنہ وہ کب کا اسے اعوان سے باہر نکال چکے ہوتے

گھاٹ گھاٹ کا پانی پیا ہے یمان نے، اور تم مجھے بیوقوف بنانے چلے ہو، ہاں؟؟؟؟؟؟ وہ غصے سے دھاڑا

ساتھ ہی قہر بھری نظر بحرام پر ڈال کر آنکھوں پر گوگلز سجائے بحرام کی توقع کے عین

مطابق وہاں سے واک آئوٹ کر گیا۔لوگ اسے دیکھ کر ایسے راستہ چھوڑ دیا کرتے تھے ۔ہمارے معزز مہمان یہ میٹنگ برخاست نہیں ہو سکتی زمینیں چھڑانا بہت ضروری ہے ورنہ ہمیں بھاری خمیازہ بھگتنا ہو گا! سیکریٹری جنرل نے جبڑے بھینچتے ہوئے اس غصیلے نوجوان کو دیکھا۔ان امیروں کا یہی مسلہ تھا انکا غرور ان کے قد سے بھی بڑا تھا۔

ہمیں نہیں صرف گورنمنٹ کے کچھ معززین کو! سچ ہے یہ؟؟؟؟بحرام کی گھمبیر آواز حال میں گونجی۔

لوگوں کی نظریں یکایک اسکی طرف اٹھیں۔

سیکریٹری جنرل کی جھکی نظر بتا رہی تھی کہ یمان کی بات میں کتنی سچائی تھی !

وہ کرسی چھوڑتا اٹھ کھڑا ہوا۔

مگر آپ نے کہا تھا اس بارے میں سوچیں گے !

سیکریٹری جنرل پریشانی سے گویا ہوا اسے اب اپنی کرسی کی فکر ستانے لگی۔

ہاں، پھر میں نے سوچا میرے پاس تو سوچنے کا بھی وقت نہیں! وہ تمسخرانہ انداز میں بولا۔اور ایک سخت گھوری سے نوازتا ہوا باہر نکل گیا۔

سیکریٹری جنرل بے چارگی سے بحرام کی جانب بڑھا

آپ کواس بارے میں ساری بات سچ بتانی چاہیئے تھی، ہم نے اپنی جان، مال جوکھوں میں ڈال کران سے معائدے کیئے تھے وہ بھی صرف غریبوں کی وجہ سے، لیکن گورنمنٹ نے سب مٹی میں ملادیا!

ملک اسکے سینے پر ہاتھ کراسے پرے دھکیلتا ہوا بولا۔

وہ اس اعوان کالحاظ کررہا تھاورنہ اسے کب کا اٹھاکر پٹخ چکا ہوتا

اس ملک کی زمین کاایک چپہ بھی ایسا نہیں جس سے ہم واقف نہ ہوں، اورایسی کوئی قبضہ مافیا نہیں جو ہماری نظروں نہ گزری ہو، آپ نے ہم سے جھوٹ بولا سیکریٹری جنرل،

دوسرا جھوٹ آپ اچھے سے جانتے ہیں کہ ہماری فرمان سے کٹر دشمنی ہے ! پھر بھی آپ نے انہیں مدعو کیااور سونے پر سہاگا یہ کے آپ کے نااہل لوگ واقعی 'نااہل' ہیں! انکا یہ منصوبہ بھی فلاپ ہوگیا، یہ پہلی اور آخری بار ہے ہمیں مدمقابل لانے کا سوچیئے گا بھی ورنہ اس دشمنی سے سب سے زیادہ نقصان آپ ہی کا ہوگا

وہ چبا چبا کر کہتا بحرام کے پیچھے ہو لیا۔

انہیں لگتا ہے وہ ہمیں اپنے اس 'ٹریپ' میں پھنسا لیں گے ! بیوقوف کہیں کے ! کہتے ملک تیزی سے اسکے ہم قدم ہوا۔ معذرت ! مجھے نہیں پتا تھا یہ لوگ اس قدر بے وقوفی کا مظاہرہ کرینگے ! ملک بڑھ کر گاڑی کا دروازہ کھولنے لگا۔

یہ میٹنگ اسے توسط سے ہو رہی تھی۔ کیونکہ اسکے سیکریٹری جنرل سے اچھے تعلقات تھے۔

قبرستان چلو !

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ کوئی تاثر دیئے بغیر تکان سے سیٹ کی پشت سے سر ٹکاتے ہوئے بولا۔

اس وقت رات کے گیارہ بجنے کے قریب تھے۔ اس نے کوٹ اتارا اور ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرنے لگا۔ اسکا دم گھٹنے لگا تھا۔ کبھی کبھی تو وحشت اسکی روح تک سرائیت کر جاتی اسکا دل چاہتا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر کسی ایسی جگہ چلا جائے جہاں اسکے سوا کوئی دوسرا نہ ہوا۔

ایسے میں وہ اپنے باپ کی قبر پر گھنٹوں خاموشی کا لبادہ اوڑھے بے مقصد لمحات گزار دیا

کرتا تھا۔

****

***

اور پھر وہ دن بھی آن پہنچا جسکا رومیصہ کے علاوہ ان دونوں کو بے صبری سے انتظار تھا۔

کیسی لگ رہی ہوں رومی؟؟ایمان نے ابرو اچکائے

سفید شرٹ پر بلو ہائی ویسٹڈ جینز پہنے، گلے میں اسکارف لپیٹے رکھا تھا وہ کسی فارنر ماڈل سے کم نہیں لگ رہی تھی۔

خوبصورت! رومیصہ تفصیلی نگاہ دوڑاتی ہوئی اداسی سے بولی۔آج ایمان بہت خوش تھی۔اور شاید اسی خوشی میں وہ بھول گئی تھی کہ انکے بیچ کیا حالات چل رہے تھے۔جو اسے مخاطب کر بیٹھی تھی۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟؟ایمان کو تجسس ہوا۔

کچھ نہیں وہ زبردستی مسکرائی۔

یہ بابا کا لاکٹ ہے ان کی آخری نشانی بچی ہے میرے پاس، یہ مجھے بہت عزیز ہے اسے میں تمہیں سونپ رہی تاکہ تم جہاں کہیں بھی ہو یہ یاد رکھو کہ ایک مضبوط رشتہ ہمارے بیچ ابھی بھی قائم ہے کہ !

وہ ڈبی اسکے ہاتھ میں تھماتی ہوئی بولی۔

کہ ہم عثمان یوسف خان کی پرائوڈ بیٹیاں ہیں !

وہ دونوں یکجاں ہو کر بولی۔ تو رومیصہ مسکرائے بغیر نہ رہ سکی۔

تھینک یو رومی ! وہ شوخی سے کہتی اسکے ہاتھ سے لاکٹ لینے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم نے مجھے کچھ نہیں دیا رومی ! نبیشہ نے خفگی سے اسے گھورا

سوری ! لیکن میں وعدہ کرتی ہوں جب تم میری طرح ایک کامیاب وکیل بن کر لوٹو گی تو تمہیں تمہاری پسند کا گفٹ دونگی ! رومیصہ مسکرائی۔

ڈیل ڈن ؟ وہ گردن اکڑا کہتے ہوئے اسکے بغل گیر ہوئی۔ ہونہہ ! تم مجھے یہ سب دکھا کر اموشنل نہیں کر سکتی ! ایمان ناک چڑھا کر بولی۔

تم بھی آئو ! نبیشہ نے اسے بھی کھینچا

اپنا بہت سارا خیال رکھنا تم دونو ! وہ دونوں کے گرد بازوئوں کا گھیرا بناتی نم آواز میں بولی

چلو جلدی اب، تم لوگوں کی فلائٹ لیٹ ہو جائے گی ! رومیصہ آنکھوں کی نمی چھپاتے ہوئے بولی۔ تو وہ دونوں اس سے الگ ہوتیں اپنا لگیج سنبھالنے لگی۔

اس کے دل کو دھکا سا لگا۔ کاش کہ وہ اسے الگ نہ ہوں، کاش کوئی ایسا معجزہ ہو جائے کہ عین موقع پر وہ جانے سے منع کر دیں مگر ! شاید جدائی ہی اسکی قسمت میں لکھی تھی۔ یہ آخری رشتہ اسکے پاس بچا تھا وہ بھی اسے جدا ہوتا نظر آ رہا تھا

****

***

گھنٹوں کی فلائٹ کی بعد وہ اٹلی کے شہر ملان میں ملپینسا ایئرپورٹ پر اتریں۔

فائنلی ہم پہنچ گئے اٹلی !

وہ تیزی سے ایئرپورٹ کی راہداری عبور کرتی جا رہی تھی۔ ہونہہ ! کہہ تو ایسے رہی ہو جیسے پتا نہیں کتنی مشقت کی ہو تم نے، جہاز کو دھکا لگا کر آئی ہو کیا !

ایمان نے اسے ڈپٹا۔وہ پوری فلائٹ سوتی آئی تھی جبکے ایمان نے ایک ایک منظر ایک ایک لمحہ انجوائے کیا تھا۔

وہ ایئرپورٹ کے باہر پہنچی تھی۔ تبھی شور سا اٹھا۔

وہ دونوں چونک کر مڑی۔لوگوں کے ہجوم میں کوئی نوجوان کسی لڑکی کے ہمراہ چلتا ہوا آرہا تھا آنکھوں پر سیاہ چشمے سجا رکھے تھے۔لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے نبیشہ اسکا چہرہ نہیں دیکھ پائی۔دائیں بائیں گارڈز لوگوں کو ہٹاتے ہوئے اسکے لیئے راستہ بنا رہے تھے ۔وہ جو بھی تھا کوئی سیلیبرٹی معلوم ہو رہا تھا مغرور سیلیبرٹی جس نے اپنے چاہنے والوں کو ہاتھ تک نہیں ہلایا تھا۔

یییشششششم !ایمان کے چیخنے کی آواز پر وہ گھبرا گئی۔پاگل ہو گئی ہو کیا؟

وہ اسکے سر پر چپت لگاتی ہوئی غصے سے بولی۔

واللہ آج کتنا لکی دن ہے،آج ہی ہم اٹلی پہنچے اور آج ہی یشم کا مبارک چہرہ دیکھنے کو مل گیا ۔

کون یشم؟کیسا مبارک چہرہ؟نبیشہ نے برا سا منہ بنایا۔ارے وہی جو یہاں سے گزرا ہے

!ایک سیلفی تو بنتی ہے

وہ پر جوش انداز میں کہتی ہوئی اسکے پیچھے لپکی۔

اے رکو! نبیشہ نے بجلی کی تیزی سے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے روکا۔

تم نے دیکھا نہیں کس قدر مغرور شخص تھا وہ اپنے فینز کو ہاتھ تک نہیں ہلایا اس نے، اور بی بی چلی ہیں سیلفی لینے بس بہت ہو گیا یہ سب یہاں نہیں چلے گا! ہم ہاسٹل جا رہے ہیں !وہ اسے ڈپٹتی ہوئی بولی۔

بندے کا نام یشم ہے 'یشم ایم '

ایشین گولڈ میڈلسٹ باکسر ہے وہ کوئی عام سیلبرٹی یا اسٹار نہیں سوپر اسٹار ہے وہ 'سوپر اسٹار' وہ کیوں ایرے غیروں کو ہاتھ ہلائے گا اور ویسے بھی جتنا وہ ڈیشنگ ہے اس پر غرور جچتا ہے!

ایمان نے ہاتھ جھلا کر کہتے ہوئے اسکا دفاع کرنا اپنا فرض سمجھا۔

کانٹ بیلیو دس تم خود کو ایرا غیرا کہہ رہی ہو!

نبیشہ نے نخوت سے سر جھٹکا۔

خود کو کب بولا میں نے !اسے صدمہ ہوا۔

کیونکہ تم اسکی سو کالڈ فین میں سے ایک ہوا گر وہ ایرے غیرے ہیں تو تم بھی وہی ہو

!

وہ اسکی سہی خاطر داری کرتی بیگ لیئے آگے بڑھ گئی۔جب تک ایمان کو سمجھ آیا وہ جا چکی تھی۔

یو'اب وہ اس سے آگے کیا کہتی بے وقوفی کا مظاہرہ اس نے خود کیا تھا۔

****

***

ایئرپورٹ سے باہر نکلتے ہی انہوں نے ٹیکسی لی اور ہاسٹل آ گئیں۔

اف خدایا نبیشہ، یہ کتنا بڑا ہے !

وہ سر اٹھائے ستائشی نظروں سے عمارت کو دیکھتی ہوئی بولی۔نبیشہ ڈگی سے اپنا سامان نکالتے ہوئے طائرانہ نگاہ اس پر ڈالی۔اسے کچھ دن تک اسکا یہ پاگل پن جھیلنا تھا۔آہستہ آہستہ اٹلی کا ہینگور بھی اسکے سر سے اتر جانا تھا۔اومائی گاڈ میں بہت خوش ہوں نبیشہ !

وہ ایڑھیوں کے بل جھومی۔خوشی اسکے انگ انگ سے چھلک رہی تھی

ciao itlay .

(Hello italy)

وہ خوشی سے حلق کے بل چلائی۔آس پاس سے گزرتے کئی اسٹوڈنٹ انہیں عجب نگاہوں سے دیکھنے لگے۔نبیشہ نے لب دباتے ہوئے اس نظروں سے گھورا۔تو وہ ہنستی ہوئی اپنا بیگ گھسیٹی آگے بڑھنے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Ciao signora !

Buon pomeriggo

)ہیلو میم !

گڈ آفٹر نون(

نبیشہ ریسپشن پر موجود لڑکی سے بولی۔

Buon pomeriggo

Come posso aiutarti ???

)گڈ آفٹر نون،

کیا مدد کر سکتی ہو آپ کی؟ (

ریسپشنسٹ پر فیشنل انداز میں مسکراتی ہوئی پوچھنے لگی۔

ہم انٹر نیشنل اسٹوڈنٹ ہیں ہمیں ہاسٹل روم کی کیز چاہیئے ! وہ بولی۔

Benvenuta

)خوش آمدید(

وہ مسکراتے ہوئے اسے چابی تھمانے لگی۔

Grazie

)شکریہ(

اس نے چابی لی اور مڑ گئی۔اور پھر کچھ سوچتے ہوئے واپس مڑی۔

ایک روم کتنے اسٹوڈنٹس شیئر کر سکتے ہیں ! وہ شش و پنج کا شکار ہوئی۔

چار! وہ مسکرا کر بولی۔

نبیشہ اثبات میں سر ہلاتی واپس مڑ گئی۔

کیا ہوا بارہ کیوں بج گئے تمہاری شکل پر؟؟؟

ایمان اسے دیکھ کر تعجب سے پوچھنے لگی۔

ایک روم چار اسٹوڈنٹ شیئر کرینگے !

وہ پر سوچ انداز میں بولی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles

تو؟؟ایمان نا سمجھی سے پوچھنے لگی۔

تبھی وہ چلتے چلتے مطلوبہ کمرے تک پہنچ چکی تھی۔

مگر یہ کیا؟اس سے پہلے وہ چابی لاک گھماتی کمرے کا دروازہ کھلا تھا۔مطلب کوئی ان سے پہلے آ چکا تھا۔

افففف! نبیشہ نے لمبی سانس اندر کھینچی

ایک نظر ایمان کو دیکھا اور اندر کی طرف بڑھی۔

یہ تو بہت چھوٹا ہے! وہ یک دم چیخی۔

تبھی ڈبل اسٹوری بیڈ پر کوئی وجود ہلا اور کمفرٹر سے منہ نکال کر باری باری ان دونوں کو کھا جانے والی نظروں سے گھورا

'یہاں چیخنا منع ہے' کہتے ہوئے دوبارہ کمفرٹر میں منہ گھسالیا۔ وہ دونوں ہکا بکا ایک دوسرے کا منہ تکنے لگیں۔ چھوٹے سے کمرے میں دائیں بائیں دیواروں کے ساتھ چار ڈبل اسٹوری بیڈ، بلکے نہیں وہ ڈبل اسٹوری بھی نہیں تھے اوپر والے پورشن میں میٹرس جبکے ان کی نچلی سطح پر چھوٹا سا اسٹڈی ٹیبل تھا جسکے ایکطرف لیمپ پڑا تھا، اس ٹیبل سے اندر لگیج رکھنے کا سسٹم تھا۔جبکے ایک سائیڈ میں توڑی سی جگہ بچتی تھی جس میں مائیکرو ویو آون، اور کولر پڑا تھا۔ اور کمرے کے بیچ میں ایک چھوٹا سا ٹیبل جس کے گرد نفوس کے حساب سے چار چیئرز رکھی تھی۔جبکے سامنے کھڑکی بھی تھی۔ جسکے باہر چھوٹی سی لابی تھی۔ جن میں ٹنگی کیاریوں میں خوبصورت پھول کھلے ہوئے تھے اور شاید ابھی ابھی اس لڑکی نے سفید رنگ کی اسٹک پر اپنی شرٹ سکھانے کے لیئے ڈالی تھی۔ مکمل جائزہ لینے کے بعد انہوں نے اس لڑکی کے برابر والا بیڈ چھوڑ کے مقابل وال کے ساتھ لگے دونوں بیڈ بک کیئے۔ اور اپنا سامان سیٹ کرنے لگیں۔

جو بھی ہے مجھے بہت پسند آیا کمرہ! وہ کھڑکی کے سامنے بانہیں پھیلاتے ہوئے کھلکھلائی

۔

ہمم اچھا تو ہے! پہلی نظر میں واقعی بہت چھوٹا لگا تھا مجھے بھی! مگر اسٹوڈنٹس کے قیام کے لیئے پرفیکٹ ہے! نبیشہ کتابیں ٹیبل پر سجاتی ہوئی چیئر پر آ بیٹھی۔

کیا خیال ہے کچھ کھائیں! ایمان رخ موڑے اس سے پوچھنے لگی۔

مجھے بھوک نہیں! نبیشہ نے کندھے اچکائے۔

تو چلو یونیورسٹی دیکھتے ہیں! اگلا پلین حاضر تھا۔ابھی؟اسے حیرت ہوئی۔

ہاں ابھی, دیکھو کتنا خوبصورت منظر ہے! وہ کھڑکی سے باہر جھانکتی ہوئی بولی جہاں سے یونیورسٹی کا گارڈن ایریا نظر آ رہا تھا۔

دیکھوں تو! وہ کرسی چھوڑتی کھڑکی کے قریب آئی۔واااائو! اسکے لبوں سے بے اختیار ادا ہوا۔غروب آفتاب کی روشنی میں کھلکھلاتے ہوئی سبز گارڈن میں رنگ برنگے پھول اسکی خوبصورتی کو دوبالا کر رہے تھے۔

کہانا یہاں باتیں کرنا منع ہے! وہ لڑکی پھر سے چیخی۔

اب تو ہو نگی،اور صرف باتیں ہی ہو نگی، میں بھی دیکھتی ہوں کہ باتیں کیسے نہیں ہو تیں !ایمان اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے چیلنجنگ انداز میں بولی۔ہو نہہ !وہ ناگواری سے رخ موڑ گئی۔

حد ہو گئی بندہ اب کب تک چپ بیٹھا رہے !ایمان تپی۔

اسے چھوڑو,اور آنے والی کے بارے میں سوچو وہ کیسی ہو گی !نبیشہ رخ موڑ کر ایک نظر اس لڑکی پر ڈالتی ہوئی بولی۔

وہ کوئی 'والا' بھی ہو سکتا !ایمان کی نظر بے اختیار خالی بیڈ کی طرف اٹھی۔

اس سے پہلے کہ کوئی 'والا' آئے ہمیں کوئی 'والی' ڈھونڈ لینی چاہیئے !نبیشہ نے آئیڈیا دیا ۔

ہمم !ٹھیک کہہ رہی ہو تم، 'والے' کے ساتھ ہمارا گزارا نا ممکن ہے !ہمیں 'والی' ہی ڈھونڈنی پڑے گی !

وہ پر سوچ انداز میں بولی۔

چلو تھوڑی دیر آرام کر لیتے ہیں پھر، باہر چلیں گے !نبیشہ کہتی ہوئی کھڑکی چھوڑ کر دو

قدم سیڑھی چڑھتی بیڈ پر چلی گئی۔جبکے سامنے کا منظر اتنا خوبصورت تھا کہ ایمان کا دل ہی نہ کیا وہاں سے ہٹنے کو۔ویسے بھی وہ بلکل بھی خود تھکا ہوا محسوس نہیں کر رہی تھی۔ سو مسکراتے ہوئی ریلنگ سے نیچے جھانکتی دائیں بائیں دیکھنے لگی۔نبیشہ ایک نظر اس پر ڈال کر رومیصہ کو اطلاعی میسیج سینڈ کیئے سوتی بنی۔

شام چھ بجے کے قریب اسکی آنکھ کھلی۔تو وہ دیوانی ہنوز کرسی بالکونی میں رکھے نہ جانے کیا کر رہی تھی۔

اٹھ گئی تم؟اسے بیڈ سے اترتا دیکھ کر وہ تیزی سے اسکی طرف آئی۔

توبہ ہے ایمان تم،۔۔۔۔

بس بس لیکچر بعد میں دینا چلو باہر چل کر کافی پیتے ہیں میں چینج کر لوں تم بھی فریش ہولو!

وہ ہاتھ اٹھا کر اسے ٹوکتی ہوئی بولی۔

واشروم؟؟واشروم کہاں ہے؟؟

نبیشہ تاسف سے سر جھٹکتی واشروم تلاش کرنے لگی۔یہاں سے باہر نکلو،وہاں سے رائٹ پر ہے واشروم !

وہ ایسے بولی جیسے صدیوں سے یہاں مقیم ہو۔

نبیشہ سر ہلاتی ڈریس تھامے کمرے سے باہر نکلی۔

لمبی سی راہداری میں کمرے ہی کمرے تھے۔جبکے اختتام پر ایک گیٹ نسب تھا۔جسکے اس پار بھی یہی سب تھا۔مگر وہاں جِنوں کا راج تھا۔یعنی لڑکوں کا۔

اس نے سر جھٹکتے ہوئے واشروم کا رخ کیا۔فریش ہونے کے بعد وہ کمرے میں واپس آ گئی۔

وائے دس از سو کمفر ٹیبل؟؟؟وہ حیران تھی۔اسے لگا ہی نہیں کہ وہ ایک نئی جگہ پر آ گئی ہو۔

میں بھی شاور لیتے وقت یہی سوچ رہی تھی !ایمان کی آواز پر وہ سوچوں سے باہر آئی۔

کیا مطلب؟تم فریش ہو گئیں؟وہ حیران ہوئی۔

ہاں تو تمہیں کیا لگتا ہے تمہارے سونے کے بعد میں نے مکھیاں ماری؟ایمان لبوں پر

گلوز لگاتی ہوئی بولی۔ یہ لڑکی اسے پل پل حیران کیئے دے رہی تھی۔اس نے بال سنوارنے کے بعد کھلے چھوڑ دیئے۔اور کٹے ہوئے بال ماتھے پر پھیلائے۔ہاں! یاد آیا وہ ایمان کے ہاتھوں سے بچ نہیں پائی تھی۔اس نے اسکے بال کاٹ کر ہی دم لیا تھا۔

چلیں! ایمان ایک نظر خود کو آئینے میں دیکھتی ہوئی بولی۔

ہاں چلو! اس نے اسکارف لپیٹ کر بالوں کو کندھوں پر آزاد چھوڑ دیا۔اور سیل فون اٹھاتی وہ دونوں کمرے سے باہر نکل آئیں۔راہداری میں اسٹوڈنٹ آجا رہے تھے۔ اسکے بعد انکے قدم ایک بڑے سے حال میں پڑے جس کے ایک طرف کینٹین تھی۔ اور اسکے مقابل ٹیبلز اور کرسیاں۔آج یہیں پیتے ہیں، کل کیفے چلیں گے! ایمان اسے ٹیبل کے قریب چھوڑ کر کینٹین کا رخ کرنے لگی۔

اس نے ارد گرد نگاہ گھمائی وہاں اکا دکا اسٹوڈنٹ تھے۔

باہر شاید ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔اس نے درخت کی ٹہنیوں کو ہلتے دیکھ کر سوچا۔اور حال سے گزرتے ہوئے باہر نکل گئی۔جہاں بڑا سا فلور تھا جس کے سینٹر میں چار درخت تھے۔اور آس پاس جانے کے کئی راستے تھے۔وہ راستے شاید یونیورسٹی کی

طرف جاتے تھے۔

نبیشہ؟؟؟ایمان کافی کپ تھامے دور سے ہانک لگاتی اسکی طرف آئی۔وہ چونک کر مڑی۔

تم یہاں ہو! وہ کپ اسکی طرف بڑھاتے ہوئے بولی۔

ہمم موسم بہت اچھا ہے یہاں کا! وہ کافی کا کپ لبوں سے لگاتی ہوئی بولی۔

اک انوکھا سا سکون ہے یہاں! وہ بولی۔اور درخت کے قریب پڑی بنچ پر بیٹھی۔

سہی کہہ رہی ہو تم! نبیشہ ارد گرد نگاہ دوڑاتی ہوئی بولی۔لڑکے لڑکیاں اپنے اپنے کاموں میں مصروف نظر آرہے تھے کوئی کسی کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا، کوئی کسی بُلی نہیں کر رہا تھا نہ اسکے کپڑوں جوتوں پر طعنے کس رہا تھا۔ان چیزوں میں وہ اسلامی جمہوریہ سے بہت آگے نکل گئے تھے۔اس نے دکھ سے سوچا۔

چلو واپس چلیں، شام کے سائے گہرے پڑ رہے تھے !

ایمان کی آواز پر وہ سر ہلاتی اسکے پیچھے ہوئی۔

Merhaba

Ben baris , reception nerede ???

(Hello, i am burysh , where is reception ???)

مردانہ آواز پر ایمان نے چونک کر نظر اٹھائی۔ بیس بائیس سالہ اونچا لمبا گھونگھرالے بالوں والا نوجوان، آنکھوں پر گوگلز سجائے ریسپشن کا راستہ پوچھ رہا تھا۔ اسکے پیچھے ایک لڑکی بھی کھڑی تھی۔ مقابل کو شاید اسکی زبان سمجھ نہیں آئی۔ اسکے دماغ نے پلوں میں منصوبہ ترتیب دیا۔ اسے پکڑ وہ اپنی کافی زبردستی نبیشہ کے ہاتھ میں تھماتی انکی جانب بڑھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Afedersiniz !

(Excuse me)

برِّش نے آنکھوں سے چشمہ ہٹاتے ہوئے سنہری بالوں والی اس کم عمر سی لڑکی کو دیکھا۔

türkçe biliyor musun??

(do you speak turkish??)

اس سے پہلے وہ کچھ بولتا ولدان اسکے پیچھے سے خوشی سے چلاتی ہوئی پوچھنے لگی۔

Evet , turkçe biliyorum ama konusamiyorum

(yes i understand but i can't speak)

ایمان معصومیت سے کندھے اچکا کر بولی۔

نبیشہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی۔اسکی بہن اس قدر شاطر بھی تھی اسے آج علم ہوا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Güzel , ben wildan

Ya siz???

(Good, i am wildan And you ???)

ولدان نے مسکراتے ہوئے ہاتھ بڑھایا۔اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا اسے اپنی ہم عمر مل گئی تھی۔

ایمان !اس نے لڑکی کے پیچھے کھڑے شخص کی سرد نگاہوں کو ادائے بے نیازی سے نظر انداز کرتے ہوئے اسکا ہاتھ تھاما۔

نبیشہ کافی لبوں سے لگائے دلچسپی سے انہیں ملاحظہ کر رہی تھی۔وہ سمجھ چکی تھی ایمان کی چالاکی کو مگر وہ بری طرح ناکام ہونے والی تھی ایسا اسکی چھٹی حس کہہ رہی تھی۔

ہم نے تو روم دیکھ لیا ہے اپنا اگر تم چاہو تو ہمارے ساتھ رہ سکتی ہو,اوہاں تمہارا بوائے فرینڈ بھی ہے ساتھ

ٹھیک ہے اگر تم اس کے ساتھ رہنا چاہتی ہو تو اٹس اوکے، پھر ملتے ہیں تم آرام کرو! وہ اپنی ہی جون بولتی ہوئی واپس مڑ گئی۔

siz kim sen??? ha ?

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

)تم ہو کون؟(

برش اسکے 'بوائے فرینڈ' پکارے جانے پر خون کھولنے لگا

Dur dur dur

Abi ! Ne yepiyoursun????

)رکو رکو بھائی، کیا کر رہے ہو؟؟؟؟(

ولدان اسے ہتھے سے اکھڑتا دیکھ کر فورا بولی۔

وہ رخ موڑے دنوں ہاتھ لبوں ہر جمائے زور سے آنکھیں بند کیئے کھڑی تھی۔وہ اسکا بھائی تھا! یہ اس نے کیا کر دیا۔جبکے کچھ دوری کھڑی لبوں سے کافی لگائے نبیشہ کو سن کر زور کا اچھو لگا۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا ہنسے یا روئے اس بے وقوفی پر۔جبکے اسکی طرف رخ کیئے چہرے پر بلا کی معصومیت سجائے ہاتھ جوڑنے لگی۔

جیسے کہہ رہی پلیز بچالو، نبیشہ بمشکل لب دبائے۔ایکسکیوزمی، رومز فل ہیں اگر آپ چاہتے ہیں آپکی بہن آپکے ساتھ بوائز ہاسٹل رہے تو وائے ناٹ! ہم صرف آپ کی مدد کرنا رہے تھے! اس نے سلیقے سے بات سنبھالی۔جبکے ایسا کچھ نہیں تھا !

اسکی بات سن کر برش کے تاثرات نارمل ہوئے۔

tamam !

(Alright)

وہ سرد لہجے میں کہتے ہوئے اپنی بہن کا ہاتھ تھامے ان دور لے گیا۔اور کچھ لمحوں بعد نہ جانے اسکے کان میں کیا صور پھونک کر اسے وہاں چھوڑ کر ریسپشن کی جانب بڑھا۔

چلیں! وہ پر جوش سی بولی۔

لو جی! ایک کیا کم تھی جو دوسری بھی آگئی! والی نظروں سے نبیشہ نے ان دونوں کو دیکھا اور کافی کا کپ ایمان کے ہاتھوں میں دیتے ہوئے سیڑھیاں چڑھتی حال میں گم ہو گئی۔

****

****

وہ آفس دے گھر لوٹنے والی تھی جب اسے نبیشہ کا میسیج موصول ہوا۔ وہ لوگ پہنچ چکے تھے۔ اسکے لفظ اسکی خوشی بیان کر رہے تھے کہ وہ کتنی خوش تھی دونوں۔

اس نے اداسی سے اسکرین بجھائی اور پیپرز سمیٹ کر بیگ میں رکھنے لگی۔ گھڑی شام کے سات بجا رہی تھی۔

اس نے ٹیکسی لی اور قبرستان آگئی۔

آج وہ حد سے زیادہ اداس تھی۔ اسے کئی لمحے ایسے ہی خاموش آنسو بہاتے ہوئے گزر گئے۔

وہ مٹھی بھر مٹی لیتی مگر وہ دھیرے دھیرے اسکے ہاتھوں سے پھسل جاتی وہ پھر یہی کرتی۔ بار بار یہی عمل دہرانے لگی۔ آخر کار اسکے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔ اور وہ باپ کے قدموں کی جگہ پر سر ٹکائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ مجھے یہاں سے دور نہیں جانا بابا، مجھے آپ کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں ! وہ ان کو مخاطب کرتی ہوئی بولی۔ بولیں نا بابا؟؟؟ وہ پاگلوں کی طرح زمین پر اگی گھاس نوچنے لگی۔ ناراض ہو میں، سنا آپ نے؟ میں ناراض ہوں، وہ سخت نظروں سے مٹی کو گھورتی ہوئی بولی۔ جیسے کسی وجود سے مخاطب ہو۔

NEW ERA MAGAZINE .com

ایسا نہ کریں نا، کچھ تو بولیں مجھ سے، کوئی تو بات کریں! وہ بے خودی سے اس خالی قبرستان میں چلائی

بولیں نہ بابا! دیکھیں میں کتنی اکیلی ہو گئی ہوں، آپ میں سے کوئی میرے ساتھ نہیں! کوئی بھی۔۔۔۔۔۔

وہ سرگوشیوں میں سسکتی قبر پر سر رکھے آنکھیں موندنے لگی

بی بی بہت وقت ہو گیا ہے گھر کو لوٹ جائیں اس وقت یہاں ٹھہرنا ٹھیک نہیں ہے !

وہ شخص اسے تیسری بار تاکید کرنے آیا تھا۔

لیکن میرا تو کوئی گھر ہی نہیں ہے !

وہ سر اٹھا کر ہونکوں کی طرح اس عمر دراز شخص کو تکنے لگی۔

وہ، وہ میرا گھر نہیں ہے وہاں کوئی ہے ہی نہیں ! یہاں ہیں سب لوگ دیکھو ! یہ میری مما، وہ ادھر بابا وہ میرا زوہان ! وہ مڑ کر قبروں کی طرف اس شخص کی توجہ دلانے لگی۔

اسلیئے یہ میرا گھر ہے، میں یہیں رہنا چاہتی ہوں پلیز مجھے یہاں رہنے دیں کچھ دیر ! وہ آخری لفظ ادا کرتے تک مننتوں پر اتر آئی۔ مٹی سے اٹا چہرہ، الجھے ہوئے بالوں میں ،روتی بلکتی لڑکی پر اس شخص کو ترس آ ہی گیا۔

وہ افسوس سے سر جھٹکتا اسے یہیں چھوڑ کر الٹے قدموں واپس مڑ گیا۔

تم فکر مت کرو ! ہم جلد ہی ملیں گے ٹھیک ہے ؟؟؟

لیکن جب تک میں نہیں آ جاتی تم مما اور بابا کا خیال رکھنا اچھا؟ وہ سر مٹی پر ٹکاتے ہوئے بولی۔

میرا پیارا بھائی، میری جان، میرا زوہان ! وہ محبت سے اسکی قبر کی مٹھی پر ہاتھ پھیرتی

سوئی جاگی کیفیت میں بڑبڑانے لگی۔

****

******

سر انہیں پتا چل گیا ہے کہ ہم انکے تعاقب میں تھے !اور انہوں نے دھمکی دی ہے کہ اگر آپ نے یہ بند نہیں کیا تو وہ آپ پر کیس کر دیں گی ! معاذ کا سر ندامت سے جھکا

کیسے پتا چلا اسے ؟ وہ ایک عام شہری ہے اور تم ایک پروفیشنل آفیسر ! وہ پھٹ پڑا۔

سوری چیف !

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سوری فاروٹ !اس سوری کی آڑ میں تم اپنی غلطی نہیں چھپا سکتے ! وہ دھاڑا۔

میں تمہیں ایک ہفتے کے لیئے سسپنڈ کرتا ہو ! یہی تمہاری سزا ہے نائو آئوٹ !

وہ پیشانی مسلتا ہوا ارد گرد غصے سے چکر کاٹنے لگا۔ سوری چیف !

آئی سیڈ آئوٹ ! وہ غصے سے چیخا۔ نہ جانے اسے اتنا غصہ کیوں آنے لگا تھا۔ وہ کیوں اتنا پوزیسو ہوتا جا رہا تھا اس لڑکی کو لیکر۔ ان جذبات اور احساسات کو وہ خود بھی کوئی نام دینے سے قاصر تھا۔ اس نے لمبی سانسیں اندر دھکیلتے ہوئے خود کو پر سکون کیا۔ اور کچھ

سوچتے ہوئے اسکا نمبر پش کیا۔

نمبر آف جارہا تھا۔ڈیم اٹ !اس نے فون زور سے ٹیبل پر پٹخا۔اور مڑا کر گلاس وال کے اس پار دیکھنے لگا۔پیشانی پر فکر مندی کے تاثرات نمایاں تھے۔اسے اب کیا کرنا چاہیئے تھا؟؟؟؟

****

****

دو دن بعد میچ ہے ایک دن کے اسٹے کے بعد اگلے دن ہماری روس واپسی کی فلائٹ ہے!

شرائے ٹیب پر نظریں جمائے اسے اگلے دنوں کا شیڈول سنا رہی تھی۔جنونی انداز میں تابڑ توڑ مکے ہیوی بیگ پر برساتے ہوئے اسکے ہاتھ رکے۔

گیپ کیوں؟؟

سر آرام کے لئے،

نہیں چاہیئے،اُسی رات بلکے اُسی شام کی فلائٹ بک کرو!وہ سرد لہجے میں کہتے ہوئے

ہاتھوں پر لپٹی بلیک ہینڈ وریپ کو اتار پھینکا۔

تاتیہ سے بات کروائو! کہتے ہوئے اس نے پھولی ہی سانسوں سے پانی کی بوتل لبوں کو لگائی۔

شرائے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے فون ملا کر اسکی طرف بڑھایا۔بوتل لبوں سے ہٹاتے ہوئے اس نے بچا ہوا پانی سر پر الٹ لیا۔اور رخ موڑ کر بغیر بوتل اسکی طرف بڑھاتے ہوئے۔اسکے ہاتھ فون لیا۔

ہیلو تاتیہ! جو غیر ارادی طور پر شرائے کے ہاتھ سے پھسل کر زمین پر جا گری۔اور خالی حال عجب سا شور اٹھا۔یشم نے مڑ کر قہر بھری نگاہوں اسے دیکھا۔

وہ گھبار کر جلدی سے بوتل اٹھا کر باہر بھاگی۔یشم کا رویہ کچھ عجیب سا تھا ان دنوں۔ حیرت تھی وہ پہلے ایسا نہیں تھا۔شرائے کو پہلی بار اس سے خوف محسوس ہونے لگا۔

****

****

جب اسے ہوش آیا تو اس نے خود کو ایک تاریک کمرے میں پایا۔اس قدر اندھیرا چھایا

ہوا تھا ہر طرف کہ اسے بینائی سے محروم ہو جانے کا الحام ہوا۔

ک کوئی ہے؟ کوئی ہے کیا! پ پیلز مجھے باہر نکالو یہاں سے! وہ در و دیوار کو چھو کر اندازہ کرتی قدم اٹھانے لگی۔ میرا دم گھٹ رہا ہے یہاں، مجھے سانس نہیں آرہا

وہ حلق کے بل چلائی۔ مگر اسکی فریاد سننے والا وہاں کوئی نہ تھا۔

پلیز مجھے باہر نکالو یہاں سے! کوئی ہے

اسکا تنفس بگڑنے لگا۔

ہیلپپپپپپپ، کوئی ہے؟؟؟؟

وہ چیختی ہوئی زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔

خوف سے سر گھٹنوں میں سر دیئے وہ کانپنے لگی تھی۔ اسے اس سیاہ اندھیرے سے خوف آنے لگا تھا۔

پلیز کوئی ہے، مما بابا پلیز مجھے بچالیں! یااللہ

سسکتے ہوئے اسکی آواز سرگوشیوں میں بدلنے لگی۔ نہ جانے وہ کب سے یہاں تھی اور کب تک اور یہاں سزا کاٹنا تھی۔ کیونکہ اسے کچھ بھی یاد نہیں تھا۔۔

صبح کے چار بجے رہے تھے۔جب اسکے فون پر لگاالارم بجا۔اس نے بند آنکھوں سے دائیں بائیں ہاتھ مارتے ہوئے الارم تلاش کیا۔وہ بیڈ کو اپنا کمرہ تصور کر رہی تھی۔

جیسے ہی اس نے پہلو بدلا اسکا ہاتھ ہوا میں لہرایا۔

کسی احساس کے تحت وہ جھٹ سے اٹھ بیٹھی۔اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے بیڈ سے نیچے جھانکنے لگی۔

مطلب وہ نیچے گرنے والی تھی !

اس کی آنکھیں خوف سے پھیل گئی۔

حد ہے اس سے اچھا چٹائی ہی دے دیتے ہمیں کم از نیچے بچھا کر اس پر گدے ڈالتے اور سکون سے سو تو جاتے !

وہ انتظامیہ کو کوستی ہوئی کمفرٹر ہٹا کر اٹھ بیٹھی۔الارم اس نے مارننگ واک اور ایکسرسائز کرنے کے لئے لگایا۔مگر کھڑکی کے باہر سناٹا اور چھایا اندھیرا دیکھ کر وہ تذبذب کا شکار ہوئی۔

نبیشہ ؟؟؟ہاں نبیشہ کو ساتھ لے جاتی ہوں !

سوچتے ہوئے بیڈ سے نیچے اتری۔

شششششش؟؟؟؟؟، بیش ہیلو !

وہ رازدای سے اسکا بازو ہلانے لگی۔

اٹھو یار واک پر چلتے ہیں !اس نے اسکے بال کھینچے۔

کیا ہے ؟کیا مصیبت آن پڑی ہے صبح صبح ؟

وہ کاٹ کھانے کو دوڑی۔

صبح ہوئی نہیں لیکن ہونے والی ہے چلو مارننگ واک پر چلتے ہیں !اسے مجبوراً چٹکی کاٹنی پڑی اسکے ہاتھ پر۔پاگل عورت میری بلا سے جہنم میں جائو، مگر میری نیند خراب مت کرو مجھے کہیں نہیں جانا !وہ اسے پرے دھکیلتی کمفرٹر سر تک کھینچ کر سوتی بنی۔

مرو !وہ پیر پٹخ کر رہ گئی۔

ایک طرف سے ناکامی کے بعد اس نے ڈھٹائی سے ولدان کے بیڈ کی جانب رخ کیا۔

سنو ولدان اٹھو صبح ہو گئی !اس نے کمفرٹر کھینچتے ہو کہا۔

buurakrakk

aneeeyyy ne kadar sabah sabah

چھوڑیں یییییں ! امی کیوں صبح صبح!وہ کمفرٹر سر تک کھینچتی ہوئی چیخی۔

گویا اسکے گلے میں لائوڈ اسپیکر فٹ کیا گیا ہو۔

پاگل عورت اٹھو!ایمان نے بڑھ کر زبردستی اسکے منہ پر ہاتھ دھرا۔ورنہ وہ پورے ہاسٹل کو اٹھا دیتی اور پھر ہاسٹل کے لوگ اسے دنیا سے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔

Niyë?? Ne oldu ?

Abim geldim?.??

)کیوں؟کیا ہوا؟میرا بھائی آیا ہے؟(

وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔

no ,get up & get dressed quickly we have to go

!

وہ حاکمانہ انداز میں کہتی اپنے کپڑے اٹھائے کمرے سے باہر نکل گئی۔

Aptal yaaaaa

)احمق کہیں کی (

ولدان ناک بھوں چڑھاتی اسے برے برے القابات سے نوازتی نیچے اترنے لگی۔

کچھ ہی پلوں میں وہ ٹریک سوٹ، پیروں میں جوگرز پہنے، سنہری بالوں کو اونچی پونی میں مقید کیئے بالکل تیار کھڑی تھی۔جبکے ولدان تھوڑی پر ہاتھ جمائے سوتی جاگتی کیفیت میں کرسی پر جوں کی توں بیٹھی۔

ولدان کی بچی! اسکی پکار کر وہ لڑکھڑا کر سیدھی ہوئی۔اگر پانچ منٹ میں تم تیار ہو کر سیدھا نیچے نہیں آئی تو ود آئوٹ ٹکٹ تمہیں اوپر ضرور پہنچادونگی سنا تم نے ! اس نے دانت پیسے۔واٹر بوٹل اٹھائی اور سیل پاکٹ میں ٹھونستی یہ جا وہ جا۔

Aneeeyyyy

)ایییییییی(

ولدان برے برے منہ بناتی ٹیبل پر سر پٹخنے لگی۔ مگر اب کوئی چارہ نہیں تھا۔ وہ نیند کو خیر اباد کہتی اٹھی ٹریک سوٹ پہنتی اسکی پیچھے ہولی۔

آگئی تم! وہ ایمان نے پیروں پر اچھلتے ہوئے دور سے اسے ہاتھ ہلایا۔

نہیں راستے میں ہوں! ولدان اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورتی ہوئی آرہی تھی۔

Günaydin vildan anim

)گڈ مارننگ مس ولدان(

وہ لب دباتی آگے آگے بھاگنے لگی۔

تم نہیں بچو گی آج میرے ہاتھوں سے! وہ کہتی ہوئی تیز رفتاری سے اسکے پیچھے بھاگنے لگی۔

****

*****

' UNIVERSITÀ GEGLI STUDI DE MILANO

'

یونیورسٹی کی عمارت پر بڑا سا نقش کیا ہوا تھا

جس سے کچھ فاصلے پر (سبز، سفید، سرخ) رنگوں سے جڑا اٹلی کا جھنڈا پوری شان سے لہرا رہا تھا۔

کتنا انتظار اور کتنی محنت کی اس نے یہاں تعلیم حاصل کرنے کے لیئے۔

لبوں پر انگلیاں جماتے ہوئے اس نے فلائینگ کس اچھالی اور قدم آگے بڑھانے لگی۔

یونیورسٹی کی عمارت ضرور تھی مگر اسکی خوبصورت آج بھی برقرار تھی۔یونیورسٹی آف ملان کی بنیاد 1924 میں رکھی گئی۔جو کہ سو سال ہو چکے تھے۔اس یونیورسٹی کے قیام کے آغاز میں یہاں صرف ایک ہزار طلبہ تھے۔جبکے 1929 میں طلبہ کی تعداد دو ہزار سے بھی کم تر تھی۔

لیکن اس وقت ملان یونیورسٹی اٹلی کی چوتھی یونیورسٹی کا دارالحکومت بن چکی ہے۔جو کہ پہلے روم، نیپلس، پڈوا کے بعد دوسرے نمبر پر تھی۔

اب تک یونیورسٹی کے نو اسکول تھے۔اسکول آف ایگریکلچر، اسکول آف فارمیسی، اسکول آف لاء، اسکول آف لیٹر اینڈ فلسفی

اسکول آف میڈیسن اینڈ سرجری،اسکول آف وینٹرنری میڈیسن،اسکول آف ریاضی، اسکول آف فزکس اینڈ نیچرل سائنس،اسکول آف اسپورٹ سائنس،اسکول آف پولیٹیکل سائنس۔مزید پچپن میجرز تھے۔

یہی وجہ تھی کہ بڑی تعداد میں طلبہ یہاں آئے،اور چلے گئے اور کئی اور آتے، یہاں رہتے، بڑے ہوتے، علم حاصل کرتے، فنوں ثقافت تہذیبیں سیکھتے اور کامیاب ہو کر لوٹتے اور پھر ان در و دیوار میں ایک کہانی چھوڑ جاتے۔استادوں کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ یہاں کے استاد بہت مزاکیہ، دوستانہ نیچر کے استاد تھے جو اسٹوڈنٹس کے لیئے بہت مددگار ثابت ہوتے تھے۔ایک بہت انوکھی اور مزے دار بات یہ تھی انٹرنیشنل اسٹوڈنٹس کے لیئے انکے لیئے ایک اسکورز سیٹ کیئے گئے تھے۔جو انکے ایزام مارکس میں کاؤنٹ کیئے جاتے۔جو کچھ یو تھے کہ،اگر آپ اچھے کپڑے پہنیتے، ویل بی ہیو کرتے،استادوں کو خوش کرنے کے لئے زیادہ محنت کرتے تو آپ کو اسکور دیئے جاتے ۔اسی طرح اگر بد تمیزی، یا کوئی اسٹوڈنٹ آپکی شکایت کرے، جس کے نتیجے میں استاد آپ سے ناراض ہوں، یا پھر ہاسٹل رولز توڑنا وغیرہ۔ایسی صورتوں میں گین کیئے گئے مارکس کٹ جانے کا بھی خدشہ رہتا۔خیر۔

شششش ! کیاہورہاہے یہاں ؟؟ایمان بائیں جانب قطار میں لگی نبیشہ کے کندھے پر دو انگلیاں رکھتی ہوئی پوچھنے لگی۔

میں بھی تمہارے ساتھ ہی آئی ہوبی بی،اگر یاد ہو تو

وہ اسے گھورتی ہوئی بولی۔

پروفیسر جوزف نے خوش آمید کہنے کے لیئے بلایاہے ہم انٹر نیشنل اسٹوڈنٹس کو !

ولدان کی آواز پر اس نے مڑ کر دیکھا۔وہ شاید ابھی آئی تھی۔اب پتا نہیں اس نے تنز کیا تھا یا سچ کہا تھا وہ سمجھ نہیں پائی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایمان اکتائے ہوئے انداز میں قطاروں میں جھانکتی کا باقاعدہ اسٹوڈنٹس کا جائزہ لینے لگی۔

ہم اس طرح تمیز تخذیب سے قطار میں جبکے وہ لوگ طرف مکھیوں کے جھنڈ کی طرح ادھر کیا کر رہے ہیں ؟اسے دوسری جانب کھڑے اسٹوڈنٹس کو دیکھ کر تعجب ہوا۔

یہ اسپورٹس ڈپارٹمنٹ سے ہیں بزنس کلاس اسٹوڈنٹس ! نبیشہ انکا لباس سے اندازہ لگا کر بولی۔

بزنس کلاس؟تو ہم کیا بھیک اکٹھی کر کے آئے ہیں !

اسے صدمہ ہوئی۔اسے یہ 'فرق' بلکل بھی پسند نہیں آیا۔نہیں،ہم اسکالرشپ پر آئے ہیں،

نبیشہ ببل چباتی مطمئن انداز میں بولی۔

یار یہاں بھی !ایمان صدمے سے رو دینے کو تھی۔

جی ہاں،یہاں بھی،اور بلکے پوری دنیا میں لوگ فرق کرتے ہیں ہائی کلاس،اپر کلاس ،مڈل کلاس اور پتا نہیں کیا کیا نبیشہ ناک چڑھا کر بولی۔

دل توڑ دیا یار !افسوس زدہ چہرہ بناتے ہوئے اپنے آگے کھڑے اسٹوڈنٹ کے سر سے پیشانی جوڑ لی۔یہ جانے بغیر کہ وہ کون تھا یا تھی۔

پروفیسر جوزف کے آتے ہی سب ہوشیار ہو گئے۔انہوں نے تمام نئے آنے والے اسٹوڈنٹ کو خوش آمدید کہتے ہوئے خوب محنت کرنے کی تلقین کی خاص طور پر انٹرنیشنل اسٹوڈنٹس کو کیونکہ انہیں صرف دو سال کی اسکالرشپ ملی تھی۔انکی اسی کارکردگی کی بنیاد پر فیصلہ ہونا تھا کہ وہ یہاں آگے جانے لائق ہیں یا نہیں۔

ایمان اکتاہٹ بھرے لہجے میں یہاں وہاں دیکھنے لگی۔

یوں کالی کالی زلفوں کے پھندے نہ ڈالو !

ہمیں زندہ رہنے دو اے حسن والو ! وہ گنگناتے ہوئے اپنے سے آگے کھڑے اسٹوڈنٹ کے گھنگریالے بالوں کو اٹھا اٹھا کر دیکھنے لگی۔ نبیشہ کی نظر غیر ارادی طور پر نظر اسکی طرف اٹھی۔ اسکا کے چنگم چباتے منہ کو بریک لگی۔ وہ زور سے منہ کے آگے ہاتھ رکھتے ہوئے ہنسی کو فوارے کو پھوٹنے سے روکا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Ce faci???

)کیا کر رہی ہو تم؟ (

لڑکا مڑ کر غصے سے اسکو گھورتا ہوا پوچھنے لگا۔

ایمان کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں زبان تالو جا چپکی۔

یہ لڑکا تھا؟ اسے لگا لڑکی ہے ! وہ کیا کیا نہیں کر رہی تھی اسکے ساتھ؟؟؟ لعنت ہو تم پر ایمان، بہت گھٹیا حرکت کی تم نے، اس نے خود کو کوسا۔

جبکے لڑکے نے جواب نہ پا کر اسے انہی نظروں سے گھورتے رخ موڑ لیا۔ تالیاں بجنے کی

آواز پر نبیشہ نے کب سے روکی ہوئی ہنسی کو آزاد کر دیا۔وہ بے اختیار پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہنستی جا رہی تھی۔

ہونہہ!ایمان نے منہ چڑایا۔

کیا ہوا؟؟؟جبکے ولدان نا سمجھی سے پوچھنے لگی۔

کچھ نہیں مزاق تھا!ایمان تڑخ کر بولی۔

یہ کیسا مزاق تھا مجھے تو ہنسی نہیں آئی؟وہ الجھی۔پاکستانی مزاق تھا کہ!ایمان پی۔

اچھا؟پاکستانی مزاق کیا الگ قسم کے ہوتے ہیں!

ولدان الجھی۔

یار ولدان دماغ مت کھائو!وہ پیر پٹختی جانے لگی۔

جبکے نبیشہ کی ہنسی نہیں رک رہی تھی۔وہ ایک پھر سے کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

****

*****

باکسنگ شورٹس پر گائوں پہنے ہوڈ سر پر گرائے۔

بیک اسٹیج ہاتھوں پر گلفز چڑہاتے ہوئے وہ کڑے تاثراتوں سے اپنے کوچ کو سن رہا تھا۔

اسی لمحے اسکا نام پکارا گیا۔' kill it man ' کوچ اسکا کندھا تھپتھانے لگا۔

اس گردن کو دائیں بائیں جھٹکا اور پیروں پر اچھلتا ہوا پردہ کو ہاتھ مار کر آگے بڑھ گیا ۔سرخ رنگ کی لائٹس اسکے سر پر تیرنے لگیں۔لوگ پر جوش انداز میں شور مچانے لگے اسے دیکھ کر۔اس نے اکن اکھیوں سے لوگوں کو دیکھا،اور ایک نظر اپنے پیچھے لہراتے روسی پرچم پر ڈالی۔اور ہاتھ مار کر سر سے ہوڈ گرادئی۔ہاتھوں کا زور رسیوں پر جماتے ہوئے رنگ میں کودا۔گائون اتار کر اس نے بے نیازی سے مینٹور کی جانب اچھال دیا۔

گردن کو جھٹکتے ہوئے تیز تیز اچھلنے لگا۔حریف کے آتے ہی قہر برساتی نگاہوں اسے اوپر سے لیکر نیچے تک دیکھنے لگا

ہم لائیو جارہے ہیں !اسکے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کوچ نے مصنوعی دانت اسکے منہ میں دیئے۔

کیافرق پڑتا ہے ! وہ ہنوز نظریں اُسی پر جمائے ہوئے تھا۔

کوچ نفی سے سر جھٹکتا باہر نکل گیا۔ بیل بجنے پر پہلا رائونڈ شروع ہوا۔ جو کامیابی سے اسکے نام رہا۔ دوسرا رائونڈ شروع ہوتے ہی اسکا دھیان بھٹک بھٹک کر ایپرل پر جانے لگا۔ حریف پے در پہ اس پر مکے برسانے لگا۔ اسکے خیالات اسکے دماغ پر حاوی ہونے لگے۔ وہ چاہ کر بھی فوکس نہیں کر پا رہا تھا۔ جسکے نتیجے میں وہ دوسرا رائونڈ ہار گیا۔ شرائے بیک اسٹیج اسکرین کو گھورتی پریشانی سے پہلو بدلنے لگی۔

تم کیا کر رہے ہو یہ ؟ کوچ برہم ہوا۔

یہ وقت دوسری چیزیں سوچنے کا نہیں ہے، کچھ بھی مت سوچو اس وقت، اپنے دماغ کو ساری سوچوں اور فکروں سے آزاد کر دو، لڑائی پر دھیان دو، اور کر دکھائو اس سال بھی ، یہ چیمپئن شپ بھی تمہاری 'ہی' ہے ! کوچ نے اسکی آنکھ کے کونے پر برف کا ٹکڑا رکھتے ہوئے سختی تاکید کی۔ اس نے خالی خالی نگاہوں سے کوچ کو دیکھا اور دانت منہ میں رکھتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

اگلے اور آخری رائونڈ میں اسکی سچویشن کچھ مختلف نہ تھی۔ 'تم جیسے وحشی انسان سے میں تو کیا کوئی بھی محبت لڑکی محبت نہیں کر سکتی' '

'تمہاری محبت، محبت نہیں قید ہے مجھے وحشت ہوتی ہے اس قید خانے سے، تم وحشی ہو'

'تم پاگل ہو،

'تم سے کوئی لڑکی محبت نہیں کر سکتی' جیسی کئی آوازیں اسکا دماغ مائوف کرنے لگیں۔

اسے علم نہیں ہوا کب زور سے مکہ اسکے جبڑے پر پڑا اور وہ لڑکھڑایا۔

خون سے لت پت کوئی چیز اسکے منہ سے نیچے جا گری۔اس نے بند ہوتی آنکھوں سے نظر دائیں طرف گھمائی۔جالیوں میں انگلیاں پھنسائے کوچ چلا چلا کر کچھ کہہ رہا تھا۔

مگر کیا؟اسے تمام منظر دھندلاتے ہوئے دکھائی دیئے۔ یششششممم! ہوش کے ناخن لو ورنہ، ہم ہار جائیں گے !

کوچ اسٹیل کیج پر مکے مارتا ہوا چلایا۔

اور اس بار خوش قسمتی سے اسکے کانوں تک پہنچی۔وہ حیران رہ گیا اسکے ساتھ یہ سب کیا ہو رہا تھا؟؟؟کیا یہ آخری رائونڈ تھا؟اسے اپنے منہ پر نمی ہی نمی محسوس ہو رہی تھی ۔اسکے دل و دماغ میں طوفان سا برپہ ہونے لگا

وہ غصے سے خود کو چھڑاتے ہوئے اٹھا حریف پر سوچے سمجھے بغیر مکے برسانے شروع کر دیئے۔ مقابل پلیئر آدھ مرا ہو چکا تھا۔اس نے غصے میں پوری قوت سے مکہ اسکی کنپٹی پر دے مارا۔ وہ لڑکھڑا کر زمین بوس ہو گیا۔اور رائونڈ ختم ہونے پر بھی نہ اٹھا۔ بیل کی آواز پر اسکی جیت کا اعلان کر دیا گیا مگر وہ حواسوں میں نہیں لگ رہا تھا۔ وہ بھول چکا تھا کہ وہ کہاں؟اور کس لیئے؟؟

ّ وحشی، جاہل ! جیسی آوازیں ہنوز اسکے کانوں میں گونج رہی تھیں۔ وہ چاہ کر بھی ان سے پیچھے نہیں چھڑا پا رہا تھا۔اس نے طیش میں آکر گلفز اتار کر زمین پر پٹخے اور زمین پر گرے شخص پر لاتوں اور مکوں کی برسات کر دی۔ اسکے کوچ اور ریفری سمیت مقابل کی ٹیم کئی لوگ دفاع میں اتر آئے۔ مگر وہ قابو میں آ کے نہیں دے رہا تھا وہ اسے جان سے مار دینے کے درپہ تھا۔ شرائے گھبرا کر مس تاتیہ کو فون ملانے لگی۔

ہے ہیلو ہیلو میم ! وہ سر اس افریقی کو چھوڑ ہی نہیں رہے بہت غصے میں ہیں، کیا کروں میں ؟

اسکرین کو دیکھتے ہوئے اسکے ہاتھ پیر پھولنے لگے۔

بے وقوف لڑکی، تو جا کر اسے روک مجھے کیوں فون کر رہی ہو، میں کیا کر سکتی ہوں ! وہ

اسے ڈپٹتی کال کاٹنے لگی۔ہاہاہاں ہاں ! میں کچھ کرتی ہوں !

وہ بوکھلائی ہوئی اسٹیج پر بھاگی۔

آپ لوگ کیا اسکے مرنے کا انتظار کر رہے ہیں جائیں بھی !

وہ اسکے مینیجر پر چلائی۔ میڈیکل ٹیمیں مقابل کھلاڑی کو اسٹریچر پر اسے لٹاتے ہوئے بیلٹ لاک کیئے اسے اٹھائے ایمبولینس میں ڈالنے لگے۔ مقابل پلیئر کے مداح اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہے تھے۔جبکے وہ بے نیازی سے سب کو نظرانداز کیئے۔ رِنگ سے نکل کر بیک اسٹیج جانے لگا۔مداح اسے چھو کر خوش ہوتے تو کوئی اسکا کندھا تھپتھپا کر داد دینے لگے۔اس نے گلے سے میڈل کسی بے کار چیز کی طرح نکال کر کائوچ پر اچھال دیا۔اسے خوشی محسوس نہیں ہو رہی تھی؟ وہ حیران تھا

اور تتھووو ! کی آواز کے ساتھ بیسن سے پانی کے چھینٹے منہ پر مارے۔اسکے منہ سے ابھی بھی خون جاری تھا۔انکھ کے قریب نیل پڑ چکا تھا جبکے نچلا لب خون کی لکیر نمایا تھی۔اس نے منہ پر زور زور سے پانی کے چھینٹے کے برسائے اور ٹاول کھینچ کر باہر نکل آیا۔

سر سر سر پلیز ! منہ نہیں دھونا تھا پھر بھی آپ نے دھولیا، پلیز ڈاکٹر کو دیکھنے دیں پلیز پلیز ! وہ اسے ٹاول منہ کے قریب لے جاتا دیکھ کر چلا اٹھی۔

یشم نے جواباً سرد نگاہ ان دونوں پر ڈالی اور جواب دیئے بغیر کائوچ پر گر سا گیا۔ ڈاکٹر بجلی کی تیزی سے مطلوبہ سامان لے کر کائوچ کے دوسری جانب پہنچا۔ جہاں وہ سر گرائے پڑا تھا۔

وہ زندہ ہے ؟اس نے بند آنکھوں سے پوچھا۔

ایمرجنسی میں ہے ! وہ ہچکچائی۔

پتا نہیں مجھے کیا ہو گیا تھا ! میں نے کسی اور کو تو نقصان نہیں پہنچایا؟ وہ بڑبڑایا۔

ن نہیں ! وہ بولی۔ ساتھ ہی ڈاکٹر کو فلحال اسے کوئی بھی تاکید کرنے منع کیا۔ کہیں غصے میں آکر اسے ہی زمین پر نہ پٹخ دیتا۔ پلیئرز کے مقابلے میں اس میں جان ہی کتنی تھی وہ بے چارہ اسکے ایک ہاتھ کی مار تھا۔

کچھ دنوں سے عجیب سا رویہ تھا اسکا۔ اسے پہلے والے خوفناک یشم کی جھلک دکھائی دی اس میں آج۔ شاید یہ ایپرل کے جانے کا غم تھا جو غصے میں تبدیل ہونے لگا تھا۔ جب

اسے مس تاتیہ نے جاب پر ہائیر کیا تھا اس وقت وہ اپنے تقریبا پرانے تمام مینیجرز کو پیٹ چکا تھا۔

تو میم میرا کیا ہو گا؟؟ وہ گھبرا کر پوچھنے لگی۔ تو مس تاتیہ ہنس دی۔ کہ انکا بیٹا بگڑا ہوا ضرور ہے مگر بد تمیز نہیں، وہ تم پر کیا کسی بھی عورت پر ہاتھ نہیں اٹھاتا، وہ بہت عزت کرتا ہے۔ اور اسکے لیئے فی میل مینیجر کو جاب پر رکھنے کی بڑی وجہ بھی یہی تھی۔ اور انکا یہ دعوی بلکل سچ تھا۔ وہ چاہے جتنا بھی غصے میں ہوتا اسے آج تک کوئی تکلیف یا نقصان نہیں پہنچائی تھی۔ تبھی شرائے کو جاب سنبھالتے دو سال گزر چکے تھے۔ ہاں وہ تھوڑی بے وقوف تھی۔ گھبراہٹ میں اسکے ہاتھ پیر پھول جاتے تو وہ مس تاتیہ کو فون کھٹکا دیتی ۔ جسکا وہ برا نہیں مناتی تھیں اور بعض اوقات منا بھی جاتی۔ مگر اسکے ساتھ انکا دوستانہ رویہ مثالی تھا

****

*****

آج انکی پہلی کلاس تھی۔ وہ بہت دل سے تیار ہو کر آئی تھی

گڈ مارننگ ایوری ون! وہ ولدان کے قریب آ بیٹھی۔

مجھے ایسا لگ رہا ہے میں اسمبلی بیٹھی ہوں !

وہ ارد گرد نگاہ دوڑاتی ہوئی بولی۔کلاس روم نہیں بلکے 'حال' کافی بڑا تھا۔انٹیریئر کچھ کچھ اسمبلی کے حال جیسا تھا۔یہ پیش گوئی اس نے نیوز چینل میں دیکھی گئی سندھ اسمبلی کو دیکھ کر کی تھی۔اب وہ واقعی سندھ اسمبلی تھی یا نیشنل اسے کچھ خبر نہیں تھی۔مقابل دیوار نما اسکرین تھی جبکے اسکے آگے پرفیسر کا ڈائس تھا۔کچھ ہی دیر میں ہال اسٹوڈنٹس سے بھر گیا۔کھڑے ہو کر پروفیسر جوزف کا استقبال کیا۔

اسٹوڈنٹس اتنے تھے کہ انٹرو میں پورا لیکچر کیا دن نکل جاتا۔اسلئے اسے اسکپ کرتے ہوئے پروفیسر نے لیکچر اسٹارٹ کیا تو حال میں سناٹا چھا گیا۔وہ بھی پورے دھیان سے انہیں سننے اور نوٹ کرنے لگی۔

ایمان اور ولدان سائنس جبکے نبیشہ لاء کی اسٹوڈنٹ تھی۔لیکچر ختم ہوتے ہی تمام اسٹوڈنٹس کتابیں سمیٹتے باہر نکل گئے۔

چلو ! کینٹین، کچھ کھاتے ہیں میں نے صبح بریک فاسٹ نہیں کیا ! ولدان بیگ سمیٹتی باہر نکل گئی۔

ہاں، چلواس نے تھکے تھکے انداز میں انگلیاں آپس میں جوڑتے ہوئے ہاتھ اکڑائے۔چلتے منہ کو بریک لگائی اور ببل نکال کر سامنے پھینک دی۔اسے اپنی غلطی کا احساس فوراہی ہوا۔

مگر! بہت دیر ہو چکی تھی۔ببل اس سے اگلی نشست پر بیٹھے گھنگریالے بالوں والے اسٹوڈنٹ کے سر پر صاف دکھائی دے رہی تھی۔

یااللہ! کیا کروں اب؟مڑ کر دیکھا تو اکادکا اسٹوڈنٹس بیٹھے تھے۔

نکال دیتی ہوں بے چارے کی خواہ مخواہ انسلٹ ہو جائے گی! وہ اپنی غلطی ماننے کے بجائے اس پر 'ترس' کھانے لگی۔اس نے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ وہ بیگ کندھے پر ڈالتا باہر نکل گیا۔

اس نے بے بسی سے مٹھیاں بھینچیں۔اور تیزی سے کتابیں بیگ میں گھساتی اسکے پیچھے ہوئی۔اسکے قدموں پر قدم رکھتے ہوئے موقع تلاش کرنے لگی۔چلتے چلتے اچانک وہ نوٹس بورڈ کے قریب رکا۔اس نے ہاتھ بڑھا کر چنگم نکالنی چاہی مگر بد قسمتی سے وہ اسکے بالوں میں بری طرح چپک گئی تھی۔اس نے انگلیوں سے اسے نیچے دبایا اور اوپر سے بال سنوار کر اسے اچھے سے ڈھکنے لگی۔کارنامہ سرانجام دے کر وہ جیسے ہی مڑی۔

لمبے چوڑے اسٹوڈنٹ کو سخت نگاہوں سے گھورتے پایا۔ وہ یقیناً اسکا کارنامہ ملاحظہ کر چکا تھا۔

کہیں اس نے دیکھ تو نہیں لیا؟؟ وہ دانت دکھاتی کان کے پیچھے بال اڑسنے لگی۔

بہت غلط حرکت ہے! وہ تنے نقوشوں سے بولا۔

ن نہیں، نہیں تو میں تو بس ہیلپ کر رہی تھی! وہ گڑبڑائی۔ وہ مڑ کر اپنی غلطی سدھارنے لگی۔ مگر یہ صرف اسکی سوچ تھی۔

تم؟؟ وہ چیخا۔ یہ وہی قطار والا لڑکا تھا جسے وہ لڑکی سمجھ بیٹھی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آگے کنواں تھا اور پیچھے کھائی وہ کیا کرتی!

ہہ ہائے ! اس نے بتیسی دکھاتے ہوئے نزاکت سے انگلیاں ہلائیں۔

کیا ہے؟؟ وہ لڑکا کھا جانے کو دوڑا۔

یہ تمہارے بالوں کے ساتھ کچھ کر رہی تھی! وہ لمبا چوڑا لڑکا اس میگی نما بالوں والے سے اسکی شکایت کرنے کے بعد یہ جا وہ جا۔

کتا، خبیس کہیں کا، چوہے کی موت مرے گا تو! وہ اسکی پشت پر غصے سے چلائی۔ اب

کسی کو کیا پتا وہ کس کی تعریفیں کر رہی تھی۔اردو زبان میں۔

تم کیوں میرے پیچھے پڑی ہو!؟وہ اکتایا۔

نہیں میں تو بس!اس سے جواز نہ بن پایا

دیکھو نہ تو میں خوبصورت ہوں،نہ ٹول،نہ ہی ہنڈسم ہوں دوسرے لڑکوں کی طرح

اسلئے میرا پیچھا کرنا بند کرو!وہ کھری کھری سنانے لگا۔

ہاں ویسے کہہ تو تم ٹھیک رہے ہو!اس نے برا سا منہ بنا کر اسکا سرتاپا جائزہ لیا۔گھنگرالے

بالے،چھوٹا قد،گول مٹول سا وہ اتنا برا بھی نہیں تھا کیوٹ تھا۔

میرا پیچھا کرنا بند کرو!وہ غصے سے جھاڑتا ہوا وہاں سے جانے لگا۔

حد ہے،تمہارا پیچھا میں کیوں کرونگی!ڈسٹرب چڑیل

وہ اسکے بالوں کو دیکھتی ہوئی برا سا منہ بنا کر بولی۔

کیا کہا تم؟وہ طیش میں آیا

وہی جو تم نے سنا!وہ ادا سے بالوں کو جھٹکتی بیگ کندھے پر درست کیئے آگے بڑھ گئی۔

بے چینی سے آفس میں چکر لگاتے لگاتے اسکے اعصاب شل ہونے لگا۔رومیصہ سے بات کیئے بغیر اب اسے چین ملنے والا نہیں تھا۔ تھک ہار اس نے کرسی کی پشت سے جیکٹ اٹھا کر پہنی۔ موبائل اور گاڑی کی چابیاں اٹھاتا ہوا ثنان کے کیبن کا رخ کرنے لگا

۔

وہ، تمہاری جو دوست ہے، کیا نام ہے اسکا؟ اسے فون کرو! وہ پیشانی پر انگوٹھا گھماتا ہوا بولا۔

ک کون؟ کونسی دوست چیف؟ ثنان اسے اچانک اپنے کیبن میں دیکھ گڑبڑایا۔

ڈونٹ پلے انوسینٹ ودمی! ابھی کے ابھی اس لڑکی کو فون ملائو! وہ دھاڑا۔ وہ پہلے ہی پریشان تھا اسے لے کر وہ اسکا فون نہیں اٹھا رہی تھی۔ دوسرا عجیب سے خدشات دماغ میں آنے لگے تھے۔

ثنان اسکے رویے پر حیران ہوتا تیزی سے نمبر ملانے لگا۔

امید ہے اس نے اب کچھ نہ کر دیا ہو! اس نے دل سے دعا کی۔

اسکا نمبر بند جا رہا ہے ! فون کان سے ہٹاتا ہوا بولا۔ جو اطہر کی پریشانی میں اضافہ کرنے کے لئے کافی تھا۔

تمہارا اگر کوئی رابطہ ہو اس سے تو مجھے فورا بتانا !

اطہر کہتے ہوئے واپس مڑا۔

میں کیس میں بزی تھا میرا کافی دنوں سے اس سے رابطہ نہیں ہوا چیف ! مگر بات کیا ہے ؟ ثنان فکر مندی سے بولا۔ جتنا کہا ہے صرف اتنا کرو ! اور اسکے نمبر کی لاسٹ لوکیشن مجھے سینڈ کرو ! کہتے ہوئے آفس سے باہر نکل گیا۔ جی سر ! وہ الجھن بھرے انداز میں سر ہلاتے ہوئے مصروف نظر آنے لگا۔

چیف کیوں اسکے لیئے اتنا پریشان ہیں ؟ اسکے دماغ میں سوال گردش کرنے لگا۔

خیر ! وہ سر جھٹک کر اسکا نمبر نوٹ کرتے ہوئے کال سینٹر میں فون ملانے لگا۔ ملنے والی معلومات نوٹ کرنے کے بعد اس نے اطہر کو سینڈ کر دیں۔

وہ آفس سے نکل کر ابھی مین روڈ پر ہی پہنچا تھا کہ اسکے فون پر پب بجی۔ اس نے بے چینی سے اسکرین پر نظر ڈالی تو ثنان کا پیغام موصول ہوا۔

وہ دھک سے رہ گیا۔رومیصہ کے فون سے دو دنوں سے کوئی کال نہیں کی گئی تھی۔ آخری کال 'انٹرنیشنل 'کال تھی جو کہ یقیننا اسکی بہنیں ہی تھی۔مگر اسکے بعد؟؟وہ کہاں تھی دو دن سے؟؟اس سے آگے وہ سوچ ہی نہ سکا۔اس نے تیزی سے معاذ کو فون ملایا۔

ہاں معاذ سنو!رومیصہ جہاں جاب کرتی ہے،اسکا لونگ ہائوس،اولڈ ہائوس،اسکے دوست سب سے معلوم کرو وہ دو دنوں سے کہاں ہے!عجلت سے کہتے ہوئے اس نے کال کاٹ دی۔اور گاڑی ریسورس کرتے ہوئے ثنان کی بھیجی گئی معلومات کے مطابق اس راستے پر ڈال دی۔

یہ لڑکی اسکی جان لے کر چھوڑے گی!اس نے برہمی سے سوچا۔اسے تو لگا تھا وہ 'پیچھا' کیئے جانے والی حرکت پر ناراض ہو گی تبھی اسکی کال رسیو نہیں کر رہی دو دن سے، مگر اسے کیا معلوم تھا۔اسکے نظر ہٹاتے ہی وہ اسکی نظروں کہیں دور اوجھل ہو جائے گی۔

کہاں ہو تم رومیصہ!اس نے بسی سے اسٹرینگ پر ہاتھ مارا۔اور لوکیشن پر پہنچتے ہی سیٹ بیلٹ نکال کر باہر آگیا۔مگر یہ تو پوش علاقہ ہے ہر طرف گلیاں ہی گلیاں ہیں۔وہ یہاں کیا کرنے آئی ہو گی؟اسے اچھنبہ ہوا۔

ایکسکیوزمی؟ یہاں آس پاس کوئی پبلک پلیس ہے، کوئی کافی شاپ، ریسٹورنٹ، یا پھر اسکول کالج یا فرم جیسی کوئی بھی چیز! وہ اجنبی شخص کو روک کر پوچھنے لگا۔ نہیں ایسا تو کچھ یہاں نہیں ہے چونکہ یہ پوش علاقہ اسلیئے اجازت نہیں یہاں رسٹورنٹ وغیرہ بنانے کی !

ٹھیک ہے شکریہ! وہ سخت مایوس ہوا۔

ہاں مگر دو گلیاں چھوڑ کر قبرستان ہے! وہ شخص یاد آنے بولا اور اپنی منزل پر رواں دواں ہو گیا۔

جبکے اطہر کے ہوش اڑ گئے۔

عین ممکن تھا وہ قبرستان آئی ہو گی ! اس نے گاڑی سے فون نکالا اور تیز قدموں سے چلتے ہوئے گلیوں کو کراس کرنے کے بعد قبرستان کے مرکزی گیٹ پر آ پہنچا۔ اسکا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔ ہاتھ کے اشارے سے واچ مین کو پاس بلایا۔

میں کرائم ڈپارٹمنٹ سے ہوں وہ اپنی آئی ڈائی کارڈ اس کے سامنے کرتا ہوا بولا۔

اب جو بھی سوال کروں فٹافٹ جواب دیتے جائو! مجھے صرف سچ سننا ہے! سختی سے

تنبہی کی۔

جی سر! عمر دراز اثبات میں سر ہلانے لگا۔

دو دن پہلے، دن کے کسی بھی وقت یا رات یہاں کوئی عورت آئی تھی! گلے میں اسکارف، سیاہ بالوں والی، لمبا سا قد، اس حلیے سے ملتی جلتی !

وہ شخص سوچ میں پڑ گیا۔

بولو! اسکی برداشت جواب دینے لگی۔

ہاں سر شام کے وقت آئی تو تھی مگر ! ،

مگر؟؟ وہ بے صبری سے بولا۔

مگر وہ بہت ڈھیٹ تھی، میں نے دو تین بار بولا کہ بی بی گھر جائو، مگر وہ عجیب باتیں کرنے لگی، پہلے کہتی بس تھوڑی دیر رک کر چلی جائوں گی،، اتنی دیر گزرنے کے بعد بھی جب وہ نہ گئی تو میں نے پھر سے بولا تو کہتی میرا کوئی گھر نہیں اور رونے لگی مجھے یہیں رہنے دو،

پھر؟؟؟ اطہر نے پریشانی سے پوچھا۔ وہ اسکے مینٹل ڈس آرڈر کا اندازہ لگا سکتا تھا

پھر میں اسے وہیں چھوڑ کر گھر چلا گیااور جب کھانا کھا کے واپس آیا تو کچھ لوگ اسے گاڑی میں ڈالے لے جا رہے تھے،

کیا؟اسکے پیروں تلے زمین نکل گئی

کون لوگ تھے وہ؟؟

پتا نہیں سر مجھے لگا انکی کچھ لگتی ہو گی بہن وغیرہ تبھی لے جا رہے ہیں،اور لڑکی کی دماغی حالت بھی مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگتی تھی !

کچھ بتا سکتے ہو انکے بارے میں؟

وہ پریشانی سے بولا۔

نہیں سر بہت اندھیرا تھا میں انہیں دیکھ نہیں پایا مگر،

وہ سیاہ رنگ کی دو گاڑیوں میں آئے تھے اور گاڑیاں بھی عام لوگوں والی نہیں لینڈ کروزر تھی

بظاہر امیر گھرانے کی لگتی تھی لڑکی ! بوڑھا اپنی ہی جون میں اندازے لگانے میں مصروف تھا

اطہر کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے!

رحمان خاور، اسکے لب بڑبڑایا۔

ہاں جی سر جی؟؟؟ وہ شخص نہ سمجھی سے بولا۔

وہ نفی میں سر ہلاتا تقریبا بھاگتے ہوئے اپنی گاڑی کا رخ کرنے لگا۔

****

***

کب سے ویٹ کر رہی ہوں، اگر لیٹ ہی آنا تھا تو بتا دیتی ایٹ لیسٹ میں لائبریری کا چکر لگا آتی تب تک!

نبیشہ انہیں آتا دیکھ پھٹ پڑی۔

کوئی بات نہیں ہمارے ساتھ وزٹ کر لینا! وہ ولدان کی طرف دیکھتی ہوئی بولی اور بیگ برابر والی چیئر پر رکھ کر اسکے مقابل براجمان ہوئی۔

کم آن مجھے 'وزٹ' نہیں کرنا بکس ایشو کروانی ہیں!

وہ بھڑکی۔

اچھا بابا ٹھیک ہے، مرچی کیوں چبا رہی ہو!

ایمان نے آنکھیں گھمائیں۔

وہ جواب دیئے بغیر فون کی سیاہ اسکرین کو گھورنے لگی۔ کیا ہوا کوئی مسلہ ہے؟

ایمان اسکی حرکت نوٹ کرتی ہوئی بولی۔

رومی کا نمبر آف جا رہا ہے، میں نے ٹیکسٹ بھی کیئے مگر کوئی جواب نہیں ملا! وہ فکر مندی سے گویا ہوئی۔

دیکھا، وہ ہم سے جان چھڑوانا چاہتی تھی اور!

انف از انف ایمان، وہ غصے سے بولی۔

اُپسسس سوری نبیشہ! اے اللہ کچھ ایسا کر کہ دی گریٹ رومیصہ جلد ہی اسکا فون اٹھالیں آمین، آمین،

تنقیدی انداز میں کہتے ہوئے بے نیاز بیٹھی ولدان کے ہاتھ پر ہاتھ مارا۔

آآمین آمین! وہ جھٹ سے بولی۔

نبیشہ اسے گھور کر رہ گئی۔

اچھانا! چلو بتائو کیا کھائو گی! وہ ناک بھوں چڑھاتی ہوئی بولی۔

جو تمہارا دل کرے میرا آج موڈ نہیں! مجھے لائبریری جانا ہے نبیشہ بے توجہی سے کہتی بیگ اٹھا کر چلتی بنی۔

****

***

اطہر کو پورا یقین تھا رومیصہ کو رحمان نے ہی اغوا کیا تھا۔ مگر اسکے پاس کوئی پختہ ثبوت نہیں تھا۔ کاروائی وہ شروع کر چکا تھا۔ مگر کب تک آخر!

رحمان کا باپ ملک کی جانی مانی شخصیت تھا۔ وہ کسی بھی طرح معاملے کو دبا دیتا، یا کاروائی روک دی جاتی۔

وہ مفروضوں کی بنا پر انکے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھا سکتا تھا۔ اسے ٹھوس ثبوت کی ضرورت تھی۔ جسے ڈھونڈنے کے لیئے وہ دن رات ایک کیئے۔ سارا سارا دن اور رات آفس میں گم نظر آتا۔ رومیصہ کے دونوں گھروں کا چپہ چپہ اس نے چھان مارا تھا۔ اسے

جو ثبوت ملے تھے اسکی بناپر وہ رحمان خاور کے آئوٹ ہائوسز پر بھی ریڈ کر چکا تھا مگر اسے سخت ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔رومیصہ وہاں بھی نہیں تھی۔آخر کہاں تھی وہ؟

****

***

انہیں یونیورسٹی جوائن کیئے مہینہ ہونے کو آیا تھا۔دھیرے دھیرے وہ اس ماحول ایڈجسٹ کرنا سیکھ رہی تھی۔ایمان ہمیشہ کی طرح ہشاباش اور پر جوش ہو کر یونیورسٹی جاتی نہیں بلکے نبیشہ کے مطابق وہ یونیورسٹی کو'ریمپ'اور خود کو'ماڈل'سمجھ بیٹھی تھی جو روزنت نئے اسٹائلز کیئے یونیورسٹی میں'واک'کرتی اور واپس آجاتی۔اسکی بات ایک طرح سے سچ بھی تھی جبکے دوسرا سچ یہ تھا کہ وہ دن میں محنت اور لگن سے کلاسز لیتی۔ اور تھک ہار کر سو جاتی،شام چھ بجے کے قریب اٹھتی واک پر جاتی کافی پیتی۔اور پھر رات گئے تک کام کرتی رہتی،

تین گھنٹے کی نیند لینے کے بعد وہ صبح چار بجے پھر اٹھ جاتی۔یہ اسکی روٹین بن چکی تھی ۔اس میں ولدان بھی اسکی روٹین پارٹنر تھی۔نبیشہ کو ان سب میں کوئی دلچسپی نہیں تھی ہا مگر وہ کبھی کبھی مارننگ واک پر چلی جایا کرتی تھی ان کے ساتھ۔اور سارا وقت

لاء کی کتابوں میں منہ دیئے کبھی لائبریری تو کبھی گارڈن ایریا میں دکھائی دیتی۔ گویا وہ سبھی محنت کر رہے تھے۔البتہ انکا اٹلی کے لئے 'کریز' ابھی بھی اُتنا ہی تھا۔بلکے بڑھتا ہی جارہا تھا کیونکہ وہ جب سے یہاں آئیں تھیں ایک بار بھی اٹلی گھومنے باہر نہیں گئیں۔ وجوہات میں سر فہرست انکی متواتر ہونے کا کلاسز اور بزی شیڈول انکے پاس سر کھجانے تک کا وقت نہ ہوتا کجا کہ باہر جانا۔

Haydi vildan çabuk olmak !

(Come on vildan hurry up)

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے جو گرز پہنتے ہوئے ہانک لگائی۔

اوہ،ہاں ایک چیز تو بتانا رہ گئی۔اسکے 'ترکی' بولنے کی وجہ۔اسے 'پارٹنران کرائم' چاہیئے تھی۔بلکے ان میلانیوں کی خوب برائیاں اور چغلیاں کرنے کے لئے کسی خاص زبان کا چنائو کرنا ضروری تھا۔ولدان اردو نہیں سمجھتی تھی مگر اسے ترکی آتی تھی(ارے! وہی جو اس نے ترکی ڈراموں سے سیکھی تھی جو غلط بولے جانے پر ولدان اسے پیٹ بھی دیا کرتی تھی کبھی کبھی)۔

gidelim!

)آگئی (

وہ کہتے ہوئے عجلت میں کتابیں سمیٹنے لگی۔

انکا کیا کرو گی؟ایمان سرسری سا پوچھنے لگی۔

بھائی نے منگوائی تھی پڑھنے کے لئے!انکا پسندیدہ مشغلہ ہے کتابیں پڑھنا ! ۔

اوہ!اسکے لب اوکے سے انداز میں کھلے۔اور فون اٹھاتی ہوئی کمرے سے باہر نکل آئیں ۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میلان میں اس وقت بلا کی سردی پڑ رہی تھی۔اتنا بھاگنے اور دوڑنے کے بعد پسینے تو دور الٹا خون جمنے لگتا۔مگر کیا کرتیں عادت سے مجبور تھیں۔اور ایڈونچر کی شوقین!نارمل لوگ انہیں بورنگ لگتے تھے۔

اور کتنا دور ہے!وہ پراسرار انداز میں سے پوچھنے لگی۔چونکے یونیورسٹی کا یہ ایریا انہوں ابھی تک نہیں دیکھا تھا۔

پہنچ گئے بس ولدان تھوڑا آگے جانے کے بعد بولی۔اسپورٹس ڈپارٹمنٹ!وہ قدم

روک کر بڑبڑاتے ہوئے گہرے گہرے سانس لینے لگی۔

بھائی اسپورٹس گرائونڈ میں ہونگے چلو گی؟یہی ٹھہرو گی؟؟؟

ٹھیک ہے چلووہ سر ہلاتی اسکے پیچھے پیچھے چلنے لگی۔ گرائونڈ میں انہیں وہ دور ہی سے نظر آگیا۔زور زور سے ہاتھ ہوامیں اوپر نیچے کرتاوہ ورزش میں مصروف تھا۔جب ولدان کواپنی طرف آتادیکھ حیرت کاشکار ہوا۔چونکہ علی الصبح کاوقت تھااس لیئے گرائونڈ میں اکادکااسٹوڈنٹس موجود تھے۔

یہ تم ہویامیں کوئی خواب دیکھ رہاہوں؟

وہ خوشگوار حیرت سے کہتاہواولدان کودیکھنے لگا۔کیونکہ صبح جلدی اٹھنااسکے بس کی بات نہیں تھی کجاکہ ورزش!

میں ہی ہوں!یہ لیں آپ کی کتابیں!وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔

یہ معاجزہ کیسے ہوگیامیری بہن؟وہ شریر ہوا۔

ایسے!وہ زرافاصلے پر کھڑی ایمان کی طرف اشارہ کرتی ہوئی بولی۔برش نے نظراٹھاکر اسے دیکھا۔ٹریک سوٹ میں ملبوس،سنہری بالوں کوٹیل پونی میں مقید کیئے،گلے میں

ہیڈ فون ہینگ کرر کھا تھا۔وہ اپنے تئیں اطراف کا جائزہ لینے لگی۔

Gunydin baris !

(Good morning)

اسے اپنی طرف دیکھتا پا کر دانتوں کی بھرپور نمائش کرتے ہوئے نزاکت سے انگلیاں ہلائیں۔

برش کے لب بے اختیار پھیلے۔

وہ اسے زچ کرنے کے لیئے عجب حرکتیں کرتی تھی

)کیونکہ وہ ولدان کو اسکے گھومنے پھرنے سے روک ٹوک کیا کرتا! جیسے وہ اپنے بھائی ہونے کا فرض ادا کر رہا تھا (۔مگر اسے کہاں خبر تھی کہ وہ زچ ہونے والوں میں نہیں تھا۔

برش نے جواباً سر خم دیتے ہوئے رخ موڑا۔

کریزی وومین ! وہ بڑبڑایا۔

کیا چل رہا ہے؟ ولدان اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھتے ہوئے شوخی سے پوچھنے لگی

۔

کیا، کیا چل رہا ہے؟ وہ نا سمجھی سے پوچھنے۔

ولدان نے نظروں سے ایمان کی جانب اشارہ کیا۔

چلو جائو! وہ ڈپٹ کر بولا۔ اور واپس مڑ گیا۔ ولدان نے مسکراتے ہوئے ایمان کی طرف رخ کیا۔

کیا ہاں؟ کتنا کھڑوس بھائی پایا ہے، گڈ مارننگ کا جواب تک نہیں دیا! وہ مصنوعی خفگی سے بولی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سنو! میں انہیں بچپن سے جانتی ہو تم انہیں زچ کرنے کے خواب تو بھول ہی جائو !

ویسے بھی بہت سی لڑکیاں ان پر 'پک اپ لائنز' مار کر ٹرائی کرتی ہیں مگر وہ 'رینڈم' لوگوں سے بات نہیں کرتے! وہ پٹر پٹر بولتی آگے بڑھ گئی۔

ہاں؟ اسکا منہ حیرت سے کھلا !

'رینڈم پرسن'؟؟؟؟ پک اپ لائنز' وہ بھی میں؟؟

بے عزتی کے احساس سے اسکا رنگ سرخ پڑا۔

رکو تم! وہ اسکے پیچھے بھاگی۔

میں نے تو ویسے ایک بات کی، تم تو بلاوجہ اپنے اوپر لے رہی ہو! وہ مڑ کر کھلکھلاتی ہوئی نظروں سے اوجھل ہو گئی۔

****

***

کوئی ہے؟ کھولو! میری مدد کرو باہر نکالو مجھے، میرا دم گھٹ رہا ہے مجھے سانس نہیں آ رہی! پلیز کھولو!

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ چیخ کر تھک چکی تھی مگر اسکی روداد سننے والا نہیں تھا۔ نہ جانے اس وقت دن تھا یا رات۔

اسے تو ہر طرف سیاہی ہی سیاہی نظر آ رہی تھی۔ آنکھیں کھولتی تب بھی! اور بند کرتی تب بھی۔ کبھی کبھی تو اسے اپنے اندھے ہونے کا گمان ہوتا۔ پھر اسے لگتا وہ کسی خواب کے زیر اثر ہے۔ تو کبھی اسے مردہ ہونے کا گمان ہوتا۔ ایسے کئی خدشات اسے دھیرے دھیرے لاحق ہونے لگے تھے۔ وہ دو دنوں سے بھوکی تھی، نہ اس نے کچھ کھایا تھا نہ پیا

۔دوائیاں اسکی پہنچ سے بہت دور تھیں۔یہاں تک سورج کی کرنوں سے بھی محروم تھی وہ۔اس کے دل میں انجانا سا خوف بیٹھتا جارہا تھا۔وہ پاگل ہو جانے کے درپہ تھی۔

یااللہ ! مجھے بچالے پلیز، کوئی تو راہ دکھا میں کیا کروں؟ کہاں ہوں میں؟ کیسے نکلوں یہاں سے !

اس نے سسکتے ہوئے انداز ناًاپنا اسکارف زمین پر بچھایا اور اس پر سر رکھ کر لیٹ گئی۔

****

***

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ کتابیں لوٹانے آیا تھا۔آج فری ہونے کی بعث اس نے پڑھ لیں تھی سو وہ اسے ولدان کو لوٹانے آیا۔

اس نے دروازہ پر دستک دیتے ہوئے ارد گرد کا جائزہ لیا۔یہاں آنے پر پابندی نہیں تھی اسٹوڈنٹس آجا سکتے تھے گرلز ہاسٹل میں۔

نبیشہ نے کتاب بند کی اور دروازے سے باہر جھانکا۔

یس؟؟ وہ اجنبی نظروں سے اسکی پشت کو دیکھتی ہوئی بولی۔

ہیلو، آئی ایم برش! میں یہ بکس لوٹانے آیا تھا ولدان کو! میں اسکا بھائی ہو !

وہ کتابوں کی طرح اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

مگر ولدان تو یہاں نہیں ہے وہ لوگ ڈنر کے لیئے گئے ہیں، اس نے مڑ کر خالی کمرے میں جھانکتے ہوئے۔

ٹھیک ہے! یہ اسے دے دیجئے گا شکریہ !

وہ کتابیں اسے تھماتے ہوئے واپس مڑ گیا۔

کینٹین میں اس وقت بلا کا رش تھا۔ اس وقت وہ دونوں ٹیبل پر موجود تھیں جبکے نبیشہ نے اپنا کھانا کمرے میں ہی منگوایا تھا۔ اس نے اسکا ایک کنٹینر الگ کیا اور ٹرے اٹھائے ٹیبل پر آ گئی۔ جہاں انکی کلاس کی لڑکیاں موجود تھیں ولدان سمیت !

سنو تمہیں ایک بات بتائی ہے !

ولدان کھانے ٹرے اپنی طرف موڑتی ہوئی۔ کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔

وہ اپنے دھیان میں چوپ اسٹک منہ میں لیئے بے دلی سے کھانے کو گھور رہی تھی کہ اسکی نظر حال سے باہر جاتے برش پر پڑی۔ وہ بری طرح سے بور ہو رہی تھی کیوں نہ

اسے تنگ کیا جائے۔اسے شرارت سوجھی۔

برششششش؟؟؟اسکی پکار کر پر برش کے قدم بے اختیار رکے۔اس نے مڑ کر نا سمجھی اسے دیکھا۔یہ لڑکی کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتی تھی۔مگر وہ بھی برِّش تھا اپنے نام کا ایک۔

Gel gel !

(come , come)

وہ ہاتھ کے اشارے سے اسے بلانے لگی۔

آبے؟؟؟؟ولدان نے بے اختیار کر مڑ کر برش کو !

اور پھر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔ایمان نے کندھے اچکا کر لاعلمی ظاہر کی۔

Merhaba !

(Hello)

وہ بے نیازی کہتا ہوا کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

کیاہوابھائی؟ولدان نے تعجب سے پوچھاکیونکہ وہ اپنے دوستوں کے ساتھ ہی ذنر کیا کرتا تھا۔

کچھ نہیں تمہیں کتابیں لوٹانی تھی اسلئے آیا تھا!

تمہاری کلاس میٹ کو دے دی ہیں،وہ سرسری سا بولا۔

آپ کچھ کھائیں گے ؟ایمان نے بالوں کی لٹھ کو انگلی پر گھماتے ہوئے بھرپور شوخی سے پوچھا۔

اسکے اس انداز پر برش نے بے اختیار رخ موڑ کر ہنسی روکی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Birak yaaa

Allah Askina!

)خدا کے لئے بس بھی کردو (

ولدان دبی دبی آواز میں اسے گھورتی ہوئی غرائی۔

ایمان منہ بسور کر رہ گئی۔

ٹھیک ہے میں چلتا ہوں ! تم تیار رہنا صبح

وہ اٹھنے لگا۔

Dur dur

(Wait , wait)

ایمان اسکا ہاتھ کھینچ کر زبردستی بٹھانے لگی۔ برش نے ایک نظر اسکے ہاتھ پر ڈالی

خاموشی سے دوبارہ بیٹھ گیا۔ کہاں ؟ کہیں جانے کا تیاری ہے ؟؟اس نے سوالیہ نگاہوں

سے ولدان اور پھر برش دیکھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں بھائی کل باہر جارہے ہیں اپنے فیلوز کے ساتھ ! اور ساتھ میں۔۔۔۔

دھوکے باز، مکار، تم نے مجھے دھوکا دیا اگر اپنے بھائی کے ساتھ ہی جانا تھا تو بتا دیتی، میں

صرف تمہاری وجہ سے رکی تھی ولدان میں نے سوچا ہم دونوں ساتھ جائیں گے ! وہ

اپنی ہی جون میں کہتی کرسی چھوڑ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

برش کو اس سب میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔

سو وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

یار سنو تو! میں تمہیں بتانے ہی والی تھی!

ولدان نے گھبرا کر صفائی دینی چاہی۔

بتانے ہی والی تھی؟ کب؟ جانے کے بعد!

وہ اسکی بات کاٹ کر بولی۔

ایمان؟؟؟؟؟

بات مت کرو مجھ سے تم! وہ اسے تنبیہ کرتی کھانے کا ٹرے اٹھا کر کمرے کا رخ کرنے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ کیا کیا بھائی آپ نے؟ میری دوست کو ناراض کر دیا! ایمان کو جاتا ہوا دیکھ کر بولی وہ خفگی سے بولی۔

کوئی بات نہیں، ایسے جلد باز لوگ منہ کی کھاتے ہیں، تم اسے بتا دینا جب اسکا غصہ ٹھنڈا ہو! وہ اسکے سر پر لب رکھتا ہوا بولا۔

iyi geceler tatlim

(Good night sweetheart)

وہ سر ہلاتی افسردگی سے ہاسٹل کا رخ کرنے لگی۔

beni affet , lütfen Eman

(I'm sorry , pleaseee)

وہ معصومیت سے بھرپور شکل بنا کر بولی۔

بات مت کرو مجھ سے تم !ایمان کتاب میں منہ گھسائے بے رخی سے بولی۔انکا دو گھنٹے سے جاری یہ میلوڈرامہ دیکھ کر اب نبیشہ ہو چڑھونے لگی تھی۔

کیوں نہ تم لوگ باہر گرائونڈ میں دفع ہو جائو،وہاں جتنا مرضی دیر روٹھنا منانا کرو مگر ایٹ لیسٹ ہمیں سونے دو!آخر کار وہ بھڑک اٹھی۔

ولدان برا سا منہ بنا کر کرسی پرے دھکیلتی بیڈ پر چڑھنے لگی۔

تم دونوں کو بتانا تھا کہ کل بھائی کے ڈپارٹمنٹ کے اسٹوڈنٹ باکسنگ مینٹور سے ٹریننگ لینے باہر جا رہے ہیں !اسلیئے میں نے ان سے ریکویسٹ کی کہ میں تم دونوں بھی ساتھ جائو گی،اگر تم دونوں کو جانا ہے تو کل کلاس کے بعد ریڈی رہنا !

وہ ایک ہی سانس میں بولتی ہوئی کمفرٹر اوپر تک تان کر سوتی بنی۔

یہ ہوئی نہ بات! خود کو لاپرواہ ظاہر کرتی ایمان نے جھٹ سے کتاب بند کی۔اوپر جھانکتے ہوئے ایک نظر اس پر ڈالی اور مسکراتی ہوئی سونے کی تیاری کرنے لگی۔اسکے پیر خوشی سے زمین پر نہیں پڑ رہے تھے

فائنلی انہوں نے پہلا ٹرپ پلین کرنا تھا صبح،او مائی گاڈ آئی ایم سو ہیپی! وہ خوشی سے چیخی

۔

Jesus Christ !

What's wrong with you girl?

سلینا غصے سے چلائی۔پہلے دن کے مقابلے بے چاری کی آواز اب کم ہی سنائی دیتی تھی۔ وہ ان تینوں کو ہر وقت کمرے میں اودھم مچاتے دیکھ کر کم ہی آتی تھی۔نہ جانے وہ سارا سارا دن کہاں رہتی تھی۔صرف رات کے وقت وہ انہیں سوتی ہوئی دکھائی دیتی اور صبح ہوتے غائب ہو جاتی۔وہ بھی لاء کی اسٹوڈنٹ تھی حیرت کی بات تو یہ تھی کہ نبیشہ نے کبھی اسے کلاس میں نہیں دیکھا تھا۔یا پھر ہو سکتا تھا یہ اسکا بھرم ہو۔

سلینا نے غصے بھری نگاہ بستر میں دبکے ان تمام نفوسوں پر ڈالی۔جو واقعی سو رہے تھے یا اسے دیکھ کر سونے کی ایکٹنگ کر رہے تھے۔خیر وہ ذبردست گھوری سے نوازتی دوبارہ اوڑھنے لگی۔

ایمان کمفرٹر میں برے برے منہ بنا کر اسکی نقل کرتی ہنس پڑی۔

****

وہ نیم بے ہوشی کی حالت میں زمین پر پڑی تھی۔جب اسے قدموں کی چاپوں کی آوازیں آنے لگی۔اس نے سر اٹھایا۔شاید وہاں کوئی آرہا تھا۔

اس نے ہاتھ زمین پر مارتے ہوئے دیوار تلاش کرنی چاہی۔تبھی دروازہ کھلا اور کئی دنوں سے بند کمرے میں یک دم روشنی پھیل گئی۔

اسکی آنکھیں چندھیا گئیں۔نہ جانے کتنا وقت گزر گیا تھا اسے اس قید میں۔رومیصہ کو اپنے زندہ ہونے کا احساس ہونے لگا۔اس نے تھوک نگلتے ہوئے خشک گلے کو تر کیا۔

ہلیو ڈیئر کزن؟؟؟

جانی پہچانی آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی۔

کون ہو تم ؟اس نے اجنبی نگاہوں سے اس شخص کو دیکھا۔ کون ہو سکتا ہوں، ہاہ، تمہارا چاہنے والا !

وہ ٹھنگی آہ بھرتے ہوئے گھنٹا موڑ کر اسکے قریب بیٹھا۔

تم ؟؟؟؟؟وہ ششدر رہ گئی۔ گزرے ہوئے تمام مناظر اسکی آنکھوں کے سامنے گردش کرنے لگے۔

ہاں میں ! وہ مسکرایا۔

تو ! کیسی ہو تم ؟ ممممم !

میں بھی کیسا سوال کر رہا ہوں افکورس تم ٹھیک نہیں ہو ! ہے نا؟؟؟؟اس نے کمینگی سے کہتے ہوئے تفصیلی نگاہ ڈالی۔ الجھے ہوئے بال، مٹی سے اٹا چہرہ بمع ہاتھ، حتی کہ اسکا سیاہ لباس مٹی میں مٹی ہو چکا تھا۔

آیا دماغ ٹھکانے ؟؟؟؟ یا کچھ دن اور ہماری مہمانی میں گزارن چاہتی ہو ! البتہ اس دفع کچھ الگ ہو گا، تم میرے ! اسکی بات لبوں پر ہی دم توڑ گئی۔ جب وہ حواس کھو کر ایک طرف کو لڑھک گئی۔

چہ چہ چہ !دیکھا، مجھ سے ضد لگانے کا نتیجہ !وہ تمسخر اڑاتے لہجے میں کہتا ہوا۔اٹھا اور باہر کھڑے لوگوں کو ہدایت دینے لگا۔

****

جلدی آنا !لیٹ مت کرنا!

وہ کلاسز لینے کے بعد ہاسٹل روم کی جانب جا رہی تھی۔جب برش کی آواز سنائی دی۔

شیور برش آبے !اس سے پہلے ولدان کچھ کہتی ایمان آنکھیں چمکاتی ہوئی بولی۔

جہاں ولدان بے اختیار ہنسی۔وہیں برش بھی اسکے انداز پر مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔

او؟بی بی !کہاں کی تیاری؟روم میں قدم رکھتے ہی وہ حیران رہ گئیں جب نبیشہ کو بیگ میں بکس رکھتے ہوئے دیکھا۔

ایکسٹرا کلاسسز!وہ مصروف انداز سے بولی۔

تم ہمارے ساتھ نہیں جا رہی مطلب؟

ایمان حیرانگی سے بولی۔

کہاں؟کمال کی بے نیازی تھی اسکے لہجے میں۔

رات ہی تو بتایا تھا برش کے ڈپارٹمنٹ سے اسٹوڈنٹس جارہے ہیں باہر تو ہم نے بھی آئوٹنگ پلین کی چھوٹی سی !ولدان کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے خوشی سے اپنا کارنامہ بیان کیا

۔

تو بہتر ہوگا تم دونوں برش کو انجوائے کرنے دو !

اس نے تاکید کی۔

یہ کیا بات ہوئی یار!ہم تھوڑی نہ اسکے سر پر بیٹھ کر جارہے ہیں! سبھی اسٹوڈنٹس اپنے LOVE ONES کو لے جارہے ہیں اینڈ فار یور کائنڈ انفارمیشن برش نے خود ہمیں آفر کیا ہے!اب چلو چپ چاپ!

وہ کمر پر ہاتھ جمائے حکم صادر کرتی ہوئی بولی۔

میں نہیں جائونگی،اور تم بھی نہیں جائوگی!سنا تم نے!وہ لفظوں میں زور دیتی ہوئی بولی

۔

بس بھی کرو یار!حد ہوتی ہے ہر بات کی!میں اچھے سے جانتی ہوں تم رومیصہ کے نظر

انداز کیئے جانے پر پریشان ہوا ٹس او کے !

نو ٹس ناٹ او کے ,وہ مجھے ،بلکے 'ہمیں' نظر انداز کر ہی نہیں سکتی اسکا نمبر کئی دنوں سے بند جا رہا ہے جو کہ واقعی پریشان کن بات ہے، تم جیسی سنگدل انسان یہ بات نہیں سکتی !
نبیشہ غصے سے بیگ پٹختی ہوئی بولی۔ایمان بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی۔ایک آنسو ٹوٹ کر اسکے گالوں پر پھسلا۔

سنبھل جائو ایمان ! ورنہ ہمیں ایک دن بہت پچھتانہ پڑے گا،اور پچھتاوے کا سانپ بہت زہریلا ہوتا یہ انسان کو نہ مرنے دیتا اور نہ جینے ! وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی افسردگی سے کہہ کر بیگ کندھے پر ڈالتی باہر نکل گئی۔ایمان کو پہلی بار اسکے لفظوں سے خوف آیا۔

وہ بے جان قدموں سے کرسی پر ڈھے گئی۔جبکے ولدان فون کی اسکرین پر آبے کا لنگ جلتا بجھتا دیکھ کر ایک نظر اس پر ڈال کر فون لیئے بالکونی میں آگئی۔

اس نے لائبریری میں آکر بیگ ٹیبل پر رکھا بک ریک سے ٹیک لگا بے آواز روتے ہوئے زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔

آئی ہوپ،اسے کچھ نہ ہوا، ہم کیا کرینگے اسکے بغیر

اسکے کانوں میں رحمان خاور کے دھمکی آمیز الفاظ گردش کرنے لگے

وہ کپکپاتے ہاتھ منہ پر رکھے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔وہ بچپن سے ہی ایسی تھی۔ خاموش طبع اپنے احساسات جذبات ظاہر نہ کرنے والی۔یہ اسکی طبیعت کا حصہ تھا۔وہ ایمان کی طرح چیخ چلا کر اپنی محبت یا نفرت کا اظہار نہیں کرتی تھی۔لوگ اسکی خاموش طبیعت کو'غرور'کا نام دے دیتے۔مگر اس نے کبھی پرواہ نہیں کی تھی ان چیزوں کی۔ اسکا یہ مطلب ہر گز نہیں تھا کہ اسے فرق نہیں پڑتا تھا۔وہ بہت حساس اور نرمدل کی مالک تھی۔رومیصہ اور ایمان کے بیچ کے جھگڑے جتنا دکھ اسے دیتے تھے انکا شاید انہیں احساس تک نہیں تھا۔وہ راتوں کو رو کر اپنے دل کا حال اللہ سے بیان کر لیا کرتی۔ اسکی تو کوئی دوست بھی نہیں تھی. ورنہ وہ بھی چاہتی تھی اس سے بھی کوئی محبت کرے ۔اسے سنے،اسکا خیال رکھے۔احساس کرے وہ بھی چاہتی تھی اسکی ایک فیملی ہو محبت کرنے والی ماں ہو، شفقت سے سر پر ہاتھ پھیرنے باپ ہو،، حفاظت کرنے والا بھائی ہو مگر!اسکے لیئے یہ سب ایک خواب کی طرح تھا۔ایک ایسا خواب جو کبھی پورا نہیں ہو سکتا تھا۔کیونکہ وہ تینوں یتیم اور مسکین تھیں۔لوگوں کی بری نگاہیں ہر پل انکا پیچھا

کیا کرتیں تھی۔یہ تو رومیصہ تھی جس نے نا جہانے کیسے سب سنبھال رکھا تھا۔اس میں وہ تمام خوبیاں تھی۔وہ بیک وقت،ماں،بہن،بھائی تینوں کی زمہ داریاں نبھا رہی تھی۔۔اسکا دل خواہشیں نہیں کرتا تھا۔اس نے دوسری لڑکیوں کی طرح بڑے بڑے خواب دیکھنا چھوڑ دیئے تھے۔صرف اتنا کہ وہ ان دونوں کو جوڑ کر رکھنا چاہتی تھی۔کیونکہ یہی اسکا کل اثاثہ تھیں۔اور جینے کی وجہ بھی۔

آر یو آل رائٹ؟؟؟وہاں سے گزرتے اسٹوڈنٹ نے اسے بری طرح روتے دیکھ کر پوچھا۔

وہ سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

****

اسے جب ہوش آیا تو اس نے خود نرم و ملائم بستر پر پڑا پایا۔اسکا سر بھاری ہو رہا تھا۔وہ سر تھامے کمفرٹر ہٹا کر اٹھ بیٹھی۔کچھ وہ بھوکی تھی کئی دنوں سے۔اسے نے اٹھنے کی کوشش کی وہ جلد سے جلد یہاں سے نکلنا چاہتی تھی۔مگر دو قدم چلتے ہی اسکا سر زور سے چکرایا اور وہ دھڑام سے زمین پر جا گری۔

کمرے کے اندر آتی نرس بھاگ کر اسکے قریب آئی۔

تمہیں کہا تھانا اس لڑکی سے نظر نہیں ہٹنی چاہیئے! وہ اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورتا ہوا رومیصہ کو اٹھا کر بیڈ پر لٹانے لگا۔

دیکھو اسے! وہ تپ کر بولا۔

نرس نے بھاگ کر اسکا چیک اپ کرنے لگی۔

زندہ تو ہے نا؟ وہ بے صبری سے پوچھنے لگا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کمزوری ہو گئی ہے انہیں امیونٹی کی ضرورت ہے!

اوہ! وہ اسکے کھانے کے بارے میں مکمل بھول گیا تھا

کھڑے کھڑے میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو، جاؤ اور کچھ کھانے کے لیئے لاؤ اسکے لیئے !

وہ کڑے تاثراتوں سے کہتا ہوا۔

رومیصہ کے قریب بیڈ پر ٹک گیا۔

اتنا کچھ جھیلنے کے بعد بھی میرے ہی پاس واپس آگئی! چہ چہ! بری قسمت پائی ہے تم

!

اسکا ہاتھ اسکی جانب بڑھا کی تھا کہ نرس کمرے میں داخل ہوئی۔اس نے ناگواری سے نرس کو دیکھا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا باہر نکل گیا۔

****

وہ لائبریری سے شام گئے واپس لوٹی۔ایمان کھانے کی ٹرے لیئے ٹیبل پر رکھتے ہوئے بے دلی سے کھانے لگی۔

جب نبیشہ نے حال میں قدم رکھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نبیشہ ؟؟ایمان نے اسے پکارا۔وہ اسے دیکھ چکی تھی۔لنبیشہ مبی آہ بھرتے ہوئے چہرے پر مسکراہٹ سجا کر اسکی طرف آئی۔بیگ ایک طرف رکھتے ہوئے کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔

تم ناراض ہو مجھ سے ؟؟؟؟

ایمان نے غور سے اسکی روئی روئی سرخ آنکھوں کو دیکھا۔اسکا دل بھر آیا۔

نبیشہ نفی میں سر ہلائی کنٹینر سے ڈھکن ہٹاتی کھانے لگی۔

سوری نایار! ایمان کرسی چھوڑ کر اس سے لپٹ گئی۔اٹس اوکے! نبیشہ اسکا ہاتھ تھپتھپانے لگی۔

اسے کیا ہوا؟ شکل پر بارہ کیوں بجے ہیں؟ وہ منہ بنائے بیٹھی ولدان کو دیکھ کر بولی۔

ٹرپ کینسل ہو گیا نا اسلیئے! ایمان ہنسی۔

عجب بات ہے! پھر بھی تم خوش نظر آرہی ہو! نبیشہ نے تعجب سے کہا۔

کیونکہ کہ مجھے اس بھی بڑا سرپرائز ملنے والا ہے! گیس واٹ؟ یشم 'بذات خود یہاں آنے والا ہے! وہ کھلکھلائی۔ولدان نے منہ چڑایا۔

جبکے نبیشہ کے حلق سے بمشکل نوالہ اترا۔

کون یشم؟ وہ حیرت سے بولی۔

ارے بھول گئی تم، وہی یشم جسے ہم نے ایئرپورٹ پر دیکھا تھا! پہلے بھی اسکی آمد متوقع تھی پھر کچھ پرابلم ہو گئی تھی شاید اسلیئے اسٹوڈنسٹ اسکے لیئے باہر جا رہے تھے مگر اب یونیورسٹی نے سکیورٹی کو یقینی بنایا اور قریبی ریزوٹ میں اسکی رہائش بھی !

نبیشہ نے غیر دلچسپی سے اسے سنا۔

تمہیں اتنا سب کیسے پتا؟ وہ سرسری سا پوچھنے گی۔

میں سب برش سے سب پتا کروالیا ہے، اور پتا ہے ریزورٹ ہی ٹھیک ہے ورنہ اتنا بڑا سوپر اسٹار عام اسٹوڈنٹ کی طرح ہاسٹل کے چھوٹے سے روم میں تو نہیں رہے گا نا !

خوشی اسکے انگ انگ سے پھوٹنے لگی۔

فائنلی میں اس ہینڈسم ہنک کو لائیو دیکھوں گی ! ہائے اللہ، وہ گال پر ہاتھ رکھتی کسی اور ہی دنیا میں لگ رہی تھی۔ ان دونوں نے بے زاری سے ایک دوسرے کو اور پھر، ایمان کو دیکھا۔ کھانا اٹھا کر ہاسٹل روم کی طرف بڑھ گئیں۔ اے رکو ! سنو، یار نبیشہ، ولدان کی بچی !

ایمان چلاتی ہوئی انکے پیچھے بھاگی۔

****

*****

وہ تاتیہ کے بہت اسرار کرنے پر اٹلی کچھ دن اور رکا تھا اسکے مطابق یشم کو باہر وقت گزارنا چاہیئے تھا۔ مختلف ماحول میں وقت گزرتا تو وہ بہتر ہو جاتا۔ اسی لیئے اس نے حامی

بھری تھی۔اب شرائے بار بار کبھی کپڑوں تو کبھی جوتوں کا پوچھ پوچھ کر اسکے سر میں درد کرنے لگی تھی۔ سو وہ گاڑی کی چابی اٹھا کر باہر سمندر کے کنارے آ گیا۔ شام کا وقت ہو رہا تھا پنچھی اپنے گھروں کو لوٹ رہے تھے۔ وہ جینز گھٹنوں سے اوپر چڑھائے پُل کے کنارے پانی میں پیر لٹکا کر بیٹھ گیا۔ایپرل کا چہرہ بار بار اسکی آنکھوں کے سامنے آنے لگا۔

سینے میں لاوا سا پکنے لگا۔اسے بھولتا ہی نہیں تھا اپنی محبت کو ٹھکرائے جانا وہ بھی بے بنیاد ۔انسان اپنی زندگی میں بہت سی باتیں کبھی نہیں بھولتا۔خاص طور پر وہ جو اسکی زندگی میں پہلی بار اسے وجود پر دستک دیتی ہیں۔پہلا حادثہ، پہلی نادانی، پہلا جھوٹ، کالج کا پہلا دن، پہلا نشہ، پہلا سفر اور شاید پہلی محبت بھی۔جو زندگی میں یوں شامل ہو جاتی ہے جیسے سانسوں کا آنا جانا۔آپ سانس لیتے ہیں سوچے سمجھے بغیر۔آپ ان باتوں کو کبھی نہیں بھولتے چاہے یاد کریں یا نہ کریں وہ سانسوں کی طرح انسان وجود کا حصہ بن جاتا ہے۔اسکے ساتھ بھی یہی معاملہ تھا۔ مگر اسے احساس ہوا جیسے اسے محبت تھی ہی نہیں ایپرل سے۔وہ تو بس دیکھ رہا تھا کہ کہاں تک وہ اسکے ساتھ چلتی ہے۔اور وہی ہوا جو اسکے ساتھ ہوتا ہے اس نے اسے بیچ راہ میں چھوڑ دیا۔اور ایک بار پھر سے ٹھوکر کھا کر

سنبھلا تھا۔اس نے سوچ لیا تھا۔اسکی زندگی میں اب کوئی لڑکی نہیں آئے گی۔لیکن ضروری نہیں جیسا ہم سوچیں ویسا ہی ہو۔

****

*****

کھانا کھانے کے بعد اسکے حواس لوٹے تو دماغ کچھ سوچنے کے قابل ہوا۔اس نے نرس سے تاریخ معلوم کی تو صحیح معینوں میں اسکے چھکے چھوٹ گئے۔اسے یہاں ایک ہفتہ ہو چکا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نبیشہ !ایمان؟نہ جانے وہ کتنا پریشان ہو رہی ہوں گی اسے پریشانی لاحق ہونے لگی

میرا،میرا فون کہاں ہے؟نرس سے پوچھا تو اس نے سرے لاعلمی کا اظہار کیا۔

میں کہاں ہوں؟کیوں ہو؟میرا فون کہاں ہے؟اور وہ رحمان کہاں ہے!اس نے سخت عاجز آ کر اپنے بال میں انگلیاں پھنسائیں۔

کہاں ہے وہ؟اس بار وہ چلائی۔

پتا نہیں میڈم !وہ رات کو آتے ہیں!

رات کو کس وقت ؟؟وہ بے صبری سے پوچھتی بیڈ سے اتر آئی۔

کسی بھی وقت انکے آنے جانے کا کوئی وقت نہیں !

اتنا کہنا تھا کہ وہ بذات خود کمرے کے چھوکھٹ پر قدم رکھنے لگا۔

شاید کوئی بے صبری سے میرا انتظار کر رہا ہے !وہ شوخی سے کہتا ہوا نرس کو جانے کو اشارہ کیئے بیڈ پر دھڑلے سے لیٹ گیا۔

مجھے میرا فون چاہیئے ابھی اسی وقت !وہ اسکے سر پر آ کھڑی ہوئی۔

اوہ !مجھے لگا تم کہو گی مجھے گھر جانا ہے 'ابھی اسی وقت "، لیکن تم سمجھدار ہو جلدی سمجھ گئی کیونکہ اب سے یہی تمہارا گھر ہے !میری جان

وہ کہتے اسکے مقابل آ کھڑا ہوا۔

تمہاری جان تو اب میرے ہی ہاتھوں جائے گی !وہ پھبھری۔افففف !وہ گردن پیچھے کو گرائے بولا۔

اور دو قدم اور قریب ہوا۔

تم بہت خوبصورت ہو !وہ اسکے بالوں کو انگلی پر لپیٹتا ہوا بولا۔رومیصہ نے سخت ناگواری

سے رخ پھیر لیا۔اوہنہہ !میری طرف دیکھو !وہ اسکا منہ دبوچ اپنے سامنے کرنے لگا

۔

اگر تم نے ایک بار بھی اور مجھے چھوا تو خدا کی قسم میں تمہارا ہاتھ توڑ دو گی !تم ابھی مجھے جانتے نہیں ہو

وہ جبڑے بھینچتے ہوئے بولی۔

تو بتائو نا !میں جاننا چاہتا ہوں تمہارے بارے میں !اسے پہلے وہ کچھ کرتا رومیصہ نے نا محسوس طریقے سے ہاتھ پیچھے لے جا کر سائیڈ ٹیبل پر پڑی کھانے کی ڈش میں سے کانٹا اٹھایا اور پوری قوت اسکے ہاتھ میں چبھو دیا۔آہہہہہہ !وہ درد سے بلبلاتا ہوا فورا پیچھے ہوا۔

میرا فون دو مجھے،سنا تم نے مجھے میرا فون چاہیئے !وہ کانٹا پھینکتی ہوئی چلائی۔

تمہیں اس کال کوٹھری میں سڑنے دینا چاہیئے تھا بلاوجہ میں نے تم پر ترس کھایا !وہ کینہ ور نظروں سے گھورنے لگا

میں نے 'تم' پر ترس کھایا ہے !ورنہ میں ہاتھ کی جگہ آنکھ میں مار دیتی تو تم کیا ہی کر لیتے

وہ دوبدو بولی۔

تم یہیں گل سڑ کر مرو گی دیکھنا تم! وہ درد سے کراہتے ہوئے اپنا ہاتھ زور زور سے جھٹکتا باہر نکل گیا۔

مجھے یہاں سے نکلنا اچھے سے آتا ہے!

دیکھ لینا پھر تمہارا کیا حشر کرتی ہوں رحمان خاور! وہ چیخی۔اسکے جاتے ہی گارڈز نے بند کر دیا اور وہ سر پیٹ کر رہ گئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بس بھی کرو ایمان! وہ یہاں ایز آ باکسنگ مینٹور اسٹوڈنٹ کو لیسنز دینے آرہا ہے نہ کہ فیشن شوجج کرنے! ولدان اسے تیسری بار آئینہ میں دیکھتا دیکھ کر برہمی سے بولی ۔تمہیں کیا ہے؟ہاں، تم کیوں جل رہی ہو

وہ اسے گھور کر دوبارہ شیشے میں دیکھنے لگی۔

ہونہہ خوش فہمیوں کی ملکہ ! وہ زہر لب بڑبڑائی۔

کیا کہا تم نے، وہ یک دم سیدھی ہوئی۔

وہی جو تم نے سنا! آ بے ے ے ے ے !

اور رخ موڑ کر برش کو ہاتھ ہلایا جو ابھی ابھی آیا تھا۔ برش نے جواباً نے ہاتھ ہلایا اور اپنے دوستوں کے ساتھ مصروف نظر آنے لگا۔ وہ اس وقت اسپورٹس ڈپارٹمنٹ کے پریکٹس روم میں بیٹھے تھے۔ آئوٹ سائڈرز یعنی دوسرے ڈپارٹمنٹ کے اسٹوڈنٹس زرا دوری پر چیئروں پر براجمان تھے جبکے ان سے زرا آگے زمین پر مزے سے چوکڑی مارے اسپورٹس کے اسٹوڈنٹس براجمان تھے۔ بڑا سا حال کسی اسٹیڈیم سے کم نہیں تھا ۔عام دنوں میں یہاں اکادکا لوگ نظر آتے جبکے آج یہ اسٹوڈنٹس سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا ۔صرف اسپورٹس سیلیبرٹی کی ایک جھلک دیکھنے کی خاطر۔ بھلا ہو اسٹوڈنٹس افیئر کے ڈاریکٹر سر جانس کا جس نے انہیں آج یہاں آنے کی اجازت دی تھی۔

نبیشہ نہیں آئی ابھی تک؟؟؟

اس نے کہا تھا کلاس کے بعد آجائے! ایسی کونسی کلاس سے جو ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی،

وہ اضطراری کیفیت میں کھڑے ہو کر رش کے بیچ اسے تلاش کرنے لگی۔

افف اوہ بیٹھ جائو، آجائے گی ولدان نے اکتا کر اسے دوبارہ بٹھایا۔ تبھی لوگوں کا شور سا اٹھا اور وہ جسکا انہیں بے صبری سے انتظار تھا۔ اسٹوڈنٹس اسکا نام چلا چلا کر پکارتے اپنی محبت کا اظہار کر رہے تھے۔ سیاہ اونی شرٹ نے اسکی گردن تک ڈھکی ہوئی تھی۔ اس پر سیاہ جیکٹ پہنے، آنکھوں پر گوگلز سجائے، وہ ایمان کو دنیا کا حسین ترین مرد لگ رہا تھا۔

تم لوگ وہیں رہو اسٹوڈنٹس کو اتنی تو تمیز ہو گی کہ سلیبرٹی کو کیسے ہینڈل کیا جاتا ہے اور ویسے بھی یہ یونیورسٹی ہے کوئی اکھاڑہ نہیں، حد ہو گئی چلو جائو اب! شرائے گارڈز کو ڈپٹ کر بھاگتے ہوئے یشم کے ہم قدم ہوئی۔ واہ رے لڑے، تم سیکھ رہی ہو دھیرے دھیرے! وہ آنکھوں سے چشمہ ہٹاتے ہوئے متاثر کن نگاہوں سے اسے دیکھ کر بولا۔

تھینک یو، تھینک یو! وہ جواباً ہاتھ اٹھا کر کہتے ہوئے مسکرایا بھی تھا۔ اور پروفیسر کی جانب متوجہ ہوا۔

کتنا خوبصورت ہے یار! اور ہنستے ہوئے تو ایسا لگتا ہے جیسے بہار آگئی ہو فضا میں

وہ گال پر ہاتھ رکھے مبہوت سی اسے تکتے ہوئے بولی

انف از انف! ولدان کو خوامخواہ غصہ آیا۔

تم کیوں مرچی چبا رہی ہو! وہ یک دم سنجیدہ ہوئی۔مجھے یہ بے وجہ تعریفیں پسند نہیں ہیں! وہ ناک بھوں چڑھا کر بولی۔

بلاوجہ کی تعریفیں؟ایمان کو صدمہ ہوا۔

بندے کا Aura دیکھو زرا تم،جب وہ مسکراتا،ہائے

اور جب وہ بات کرتا ہے ایسا لگتا ہے !

ایماان،ولدان کے گھورنے پر اسکی زبان کو بریک لگی۔وہ منہ چڑاتی پھر سے حسرت بھری نگاہوں یشم کو دیکھنے لگی۔جو کوٹ اتارتے ہوئے اپنی ساتھ آئی لڑکی سے کچھ کہہ رہا تھا۔جواب سر ہلاتے ہوئے اسکا کوٹ اور چشمہ تھام کر خالی چیئر پر جا بیٹھی۔

یہ کون ہے؟اسکی گرل فرینڈ ہو گی پکا! وہ زیر لب بڑبڑاتی ہوئی کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

اب کہاں جا رہی ہو؟ولدان سوالیہ گویا ہوئی۔

کہیں نہیں آتی ہوں! وہ ان کے بیچ گزرتے ہوئے اس لڑکی کی پیچھے آ بیٹھی۔اور سوچنے لگی بات کیسے شروع کی جائے۔جبکے ولدان کی نگاہ اسی پر تھی۔

یہ نہیں سدھرے گی۔وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے دوبارہ نظریں سامنے جمادیں۔

ہائے؟؟؟اس نے تمہید باندھی۔

شرائے آواز کے تعقب مڑ کر دیکھا تو کم عمر سی لڑکی کو اپنی طرف دیکھتے پایا۔وائٹ شرٹ،خاکی اسٹائلش پینٹس پر ہم رنگ لونگ کوٹ میں ملبوس سنہری بالوں کو کندھوں پر کھلا چھوڑے جو کوئی بھی تھی بہت پیاری تھی۔

ہائے!وہ جواباً بولی۔

یونووٹ تم بہت پیاری ہو،وہ بلکل تم جیسی گرل فرینڈ ڈیزرو کرتا ہے!ایمان سر جھکا کر رازداری سے اسکے کان میں بولی۔

شرائے خوشگوار حیرت سے ایک نظر اس پر اور پھر مڑ کر یشم پر ڈالی۔

ایکسکیوزمی!میں انکی مینیجر ہوں،

ہاں؟؟؟رئیلی!وہ ہکا بکا اسکی صورت دیکھنے لگی۔کس قدر ہائی فائی شخص تھا۔جس کی مینیجر اتنی خوبصورت ہے اسکی گرلفرینڈ کیسی ہو گی۔اس نے حسرت سے سوچا۔

رئیلی!شرائے نے جواباً مسکراتی آنکھوں سے کہتے ہوئے رخ موڑ لیا۔

**********!!!!!!!!!!**********!!!!*******

****

وہ ہاسپٹل کی عمارت کے سامنے کھڑی بھرپور ہمت جٹاتے ہوئے قدم آگے بڑھانے لگی۔

ایکسکیوزمی !انٹرنیشنل ڈاکٹر کے نام کی لسٹ دکھاسکتی ہیں ! وہ ریسپشن پر پہنچ کر بولی۔

رسپشنسٹ نے مصروف انداز میں لسٹ ٹیبل پر دھری اور کمپیوٹر انگلیاں چلانے لگی۔ اس نے ایک نظر اس پر ڈال کر لسٹ اٹھالی۔ لسٹ پر انگلی پھیرتی 'مسز یمنی کاظمی' کے نام پر اسکا ہاتھ تھما۔

وہ مہینے کے آخری ہفتے میں یہاں آتی تھی صرف دو دن کے لئیے اور خوش قسمتی سے مہینے کا آخری ہفتہ چل رہا۔ اسکے دل میں موہوم سی امید جاگی۔ وہ رومیصہ کی ڈاکٹر تھیں۔ شاید وہ انکے زریعے رومیصہ سے رابطہ کر پاتی۔ یااللہ بس وہ کسی مشکل میں نہ ہو ۔اس نے شدت سے دعا کی۔

یہ ڈاکٹر یمنی کاظمی کس دن یہاں آئیں گی ؟؟اس نے لسٹ پر انگلی جمائے ریسپشنسٹ کو

متوجہ کیا۔

جو سپاٹ نظر لسٹ پر ڈال پھر سے مصروف ہو گئی۔

وہ صرف متعدد سرجریز کی بنا پر ہی یہاں آتی ہیں، چونکہ اس مہینے کوئی سرجری نہیں اس لیئے انکی آمد متوقع نہیں، اگلے مہینے ہو سکتا ہے! اسکی امید دم توڑ گئی۔

آپ انکا نمبر دے سکتیں ہیں پلیز! اسکی آواز بمشکل نکلی۔ وہ کہاں لوگوں سے ڈیل کرنا جانتی تھی۔ اس سے پہلے تو وہ کبھی اکیلے ہاسپٹل تک نہیں گئی تھی۔

سوری! یہ ہاسپٹل کے فارمٹ میں نہیں! وہ اکھڑے لہجے میں بولی۔ جبکے نیشہ کی رہی سہی ہمت بھی جواب دینے لگی۔ اس نے شکست خوردہ قدموں سے ایگزٹ کا رخ کیا۔

ہاسپٹل کے پارینگ ایریا تک آتے آتے آنسو جا بجا اسکی گالوں پر تیرنے لگے۔ وہ بے بسی سے سنسان روڈ پر ایک طرف رکھی بینچ پر بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ یا اللہ، میں کیا کروں؟؟؟؟ کہاں جائوں! انہونی کے ڈر سے وہ سوکھے پتے کی مانند لرزی ۔ پلیز اسے ہمارے لیئے سلامت رکھنا اللہ میاں! ہمارا اور کون ہے اسکے سوا، وہ ہاتھوں کو آپس میں جوڑ کر روتے ہوئے گڑگڑائی۔

**********!!!!!!!!!!**********!!!**********

****

کہاں تھی تم یار نبیشہ ! پتا بھی ہے ہم کتنا پریشان ہو گئے تھے ! وہ رات گئے ہاسپٹل سے ہاسٹل لوٹی تو انہیں انتظار کرتا پایا۔

مل گئی فرصت ! وہ بے رخی سے بولی۔

کیسی باتیں کر رہی ہو ! اور تھی کہاں تم ؟اسپورٹس ڈپارٹمنٹ بھی نہیں آئی ! وہ پانی گلاس تھماتی ہوئی بولی۔ کہیں نہیں بس ذرا ہاسپٹل گئی تھی ! وہ بیگ اتار کر تھکے تھکے انداز میں کرسی پر براجمان ہوئی۔

Hastane ? Niye? Ne oldu?

)ہاسپٹل کیوں ؟ کیا ہوا ؟(

ولدان کتاب ایک طرف رکھتے ہوئے اپنی ڈیسک چھوڑ کر فکر مندی سے کہتی ہوئی اسکی جانب آئی۔

جبکے ایمان کے تاثرات بھی کچھ مختلف نہ تھے۔

کچھ نہیں بس رومیصہ کی ڈاکٹر ہیں نا! مسز کاظمی انکے بارے معلوم کرنے گئی تھی مگر

!

اس نے شکستہ انداز میں بانہیں پھیلائیں۔

ہو سکتا ہے وہ بزی ہو، ٹیک اٹ ایزی کر لے گی کال !

ایمان نے کچھ کچھ سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔

جبکے اسکا منفی رویہ نبیشہ کے لیئے شاکڈ سے کم نہیں تھا۔

کھانا کھالو! وہ گلاس واپس رکھ کر اپنی ڈیسک کا لیمپ آن کرتے ہوئے کتابوں میں مصروف نظر آنے لگی۔ نبیشہ نے فریش ہونے کے بعد لباس تبدیل کیا اور کھانے کا ڈبہ لیئے ٹیبل کے گرد کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔

تو کیسا رہا تمہارا آجکا دن؟؟؟ بس پھر کیا تھا ایمان کرسی کھینچتی ہوئی اسکے قریب لے آئی

۔

پتا ہے یشم،

yatarrrrrrrrrr !

بسسسسسسسس)
(

ولدان جانتی تھی اب وہ یشم کی تعرفوں کے پل باندھنے والی ہے سو وہ ناگواری سے کانوں پر ہاتھ رکھتی چیخی۔۔جبکے نبیشہ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

تمہیں کیا تکلیف ہے؟ہاں!تم کیوں جل رہی ہو میرے یشم سے ! وہ کرسی چھوڑ کر اٹھ اور بیڈ پر سے نیچے لٹکتے اسکے بال دبوچے۔

تمہارا یشم؟ولدان کہتی ہوئی صدمے سے اٹھ بیٹھی۔

ہاہاں تو!ایمان سے گردن اکڑائی۔ولدان نے ہندی دباتے ایک نظر اسے اور پھر نبیشہ کو دیکھا۔

وہ دونوں کھلکھلا کر ہنس پڑیں۔

تمہیں پتا ہے نبیشہ اسکی مینیجر بھی ایمان سے زیادہ خوبصورت تھی!ولدان کی بات پر وہ غم وغصے سے پاگل ہونے لگی۔

بد تمیز،بے وفا اور تکیے اٹھا اٹھا کر اس پر پھینکنے لگی۔جبکے ہاسٹل روم ان لوگوں کے قہقہوں سے گونج اٹھا۔

**********!!!!!!!!!!**********!!!!*******

****

یہ تم کہاں جارہے ہواس وقت !

مسز کاظمی اطہر کورات کے اس پہر باہر جاتادیکھ کر پوچھنے لگی۔

کام سے جارہاہوں مام بہت ضروری ہے آکر بات کرتاہوں !وہ عجلت میں سامان سمیٹتے ہوئے بولا۔

لیکن مجھے ابھی بات کرنی ہے !وہ مصر ہوئیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابھی نہیں ماما !

اطہر !ان کے سختی سے کہے جانے پر اطہر کے حرکت کرتے ہاتھ رکے۔

یہ کیساشیڈول ہے تمہارا!نارات کاپتاہے نہ دن کی خبر،جب دل کرتاہے منہ اٹھاکر چلے جاتے ہو!

کیاکرتے رہتے ہواطہر؟مجھے توکچھ سمجھ نہیں آرہا!وہ سر پکڑ کر بیٹھ گئیں۔

کچھ نہیں کررہامام !بس تھوڑابزی ہوآجکل !وہ نرمی سے بولتے ہوئے انکے قریب بیڈ

پر ٹک گیا۔

تھوڑے ؟ نہیں اطہر تم بہت زیادہ بزی ہو، سچ سچ بتائو مجھے کیا پریشانی ؟

وہ اسکے بے رونق چہرے پر نگاہ ڈالتے ہوئے بولی۔

کچھ نہیں ہے مام ! وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

نہیں کچھ تو ہے، تم کچھ تو چھپا رہے ہو مجھ سے، بتائو کیا بات ہے ؟ میں کئی دنوں سے نوٹ کر رہی ہوں !

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے واپس بٹھایا۔

وہ خاموشی سے بیٹھ گیا۔اب کوئی راہ فرار نہیں بچی تھی۔اسے چار و نہ چار بتانا پڑا.

رومیصہ سے ریلیٹڈ کچھ ہے ؟؟؟ انہوں نے اسکی مشکل آسان کر دی۔

آپ کو کیسے پتا ! وہ سیدھا ہو بیٹھا۔

میں ماں ہو تمہاری بیٹا اور تم میرے بیٹے !

انہوں جیسے اسے یاد دلایا۔

تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟ میں آپکو بتانے ہی والا تھامام! مگر موقع ہی نہیں ملا!

وہ انکا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا۔

میں۔۔۔۔میں شاید اس سے محبت کرنے لگا ہوں،اور

بس اطہر! وہ ہاتھ چھڑا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔اسکا شک درست تھا۔کاش انہوں نے بہت پہلے پوچھ لیا ہوتا

کیا ہوا مام؟ اطہر کے اندر کچھ کھٹکا

مجھے مسز خان کی بیٹی پسند ہے اور تمہاری شادی اسی سے ہو گی! میں کسی رومیصہ کو نہیں جانتی سمجھے تم! وہ کڑے تیوروں سے بولی۔

اطہر ہکا بکا انکا منہ دیکھنے لگا۔یہ مام کو اچانک کیا ہو گیا؟؟؟؟

مام مجھے رومیصہ پسند ہے،آپکو بتایا تو ہے یہ مسز خان کی بیٹی بیچ میں کہاں سے آگئی! اسے حیرت ہوئی۔

اس لڑکی کا کوئی فیوچر نہیں،اور سونے پر سہاگا اسکے مینٹل ڈس آرڈر میں یہ سب افورڈ نہیں کر سکتی اطہر،مجھے تمہارے لیئے ایک پرفیکٹ اور خوبصورت بیوی چاہیئے! انکی

باتیں سن کر اطہر کا سر چکرانے لگا۔

اسکی ماں پڑھی لکھی ملک کی جانی مانی سرجن اور سوشل ورکر تھی وہ کب سے ان باتوں میں فرق کرنے لگیں؟

یہ کیسی باتیں کر رہی ہیں مام آپ؟؟؟

وہ بے یقینی سے بولا۔

سہی تو کہہ رہی ہو! میں اس میں غلط کیا ہے، یہ تم بھی جانتے اور پلیز اطہر مجھ سے بحث مت کرنا اب!

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ کہہ کر رخ موڑ گئیں۔

کیوں بحث نہ کروں مام، آپ کب سے ان سب چیزوں پر دھیان دینے لگیں، جہاں تک بات ہے اسکے فیوچر کی، تو میں ہوں اسکا فیوچر! اطہر کو اسکا دفاع کرتے دیکھ مسز کاظمی کو کچھ بہت غلط ہونے کا احساس ہوا۔

کب سے چل رہا ہے یہ سب؟ وہ بولیں۔

کیا مطلب مام؟ اسکے لہجے میں بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔ یہ اسکی ماں تو نہیں تھی۔ اگر

تھی تو! وہ ایسی کب سے تھیں؟

یہ جو تم اسکے دفاعی وکیل کا کام کر رہے ہو نا میں اچھے سے سمجھتی ہوں اطہر! انکی آواز بلند ہونے لگی۔

یہ کیسی باتیں کر رہی ہیں آج آپ! میں کوئی ٹین ایجر لڑکا ہوں جو اپنا افیئر آپ سے چھپا رہا ہو گا، میں انتیس سالہ مرد ہوں، اور مجھے آپ سے بہتر کون جان سکتا ہے کہ میں کیا کر سکتا اور کیا نہیں

وہ شاکی نظروں سے اپنی ماں کی صورت دیکھتا ہوا بولا۔ مسز کاظمی نے بے اختیار نگاہیں چرائیں۔

جو بھی ہے مجھے مسز خان کی سارہ پسند ہے وہی تمہاری دلہن بنے گی! ورنہ تم سوچ لو تمہیں کیا کرنا ہے! وہ حتمی انداز میں کہتی باہر نکل گئیں۔

جبکے اطہر اس دھمکی پر شاکڈ رہ گیا۔

یہ سب کیا تھا؟ بے یقینی کی سی کیفیت میں انگلیاں بالوں میں پھنسائے بیڈ پر گرنے کے انداز میں بیٹھا۔

****

*

برِّش کی ٹریننگ کا آج دوسرا دن تھا جبکے کل کی مقابلے میں آج انکی فنر کل ٹریننگ تھی ۔ولدان اور ایمان کل طرح کلاس کے بعد وہ آج بھی یہیں آ گئیں ہمیشہ کی طرح بنی ٹھنی ایمان آج ساری کرسیاں چھوڑ کر ایک طرف بیٹھی تھی۔نبیشہ کا آج بھی آنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔

ششش؟؟؟وہ اپنے آگے بیٹھی کل والی لڑکی سے مخاطب ہوئی۔ولدان اسکی حرکت پر گھور کر رہ گئی۔

شرائے نے مڑ کر آواز کے تعاقب دیکھا تو وہی کل والی لڑکی موجود تھی۔

ہائے!وہ جوابا مسکرائی۔

کیسی ہیں آپ؟ایمان نے تمہید باندھی۔

جبکے ولدان تعجب سے سوچنے لگی کہ وہ اب کیا کرنے والی ہے؟؟۔

فائن!وٹس گوئنگ آن؟؟شرائے نے سرتاپا اسکا جائزہ لیا۔یا تو وہ سجنے سنورنے کی

بہت شوقین تھی یا پھر کسی امیر باپ کی اولاد۔

آپ بھی روسی ہیں؟ایمان نے تعجب سے پوچھا۔

شرائے نے اثبات میں سر ہلایا۔

نام کیا ہے آپکا؟ایک نیا سوال حاضر تھا۔

شرائے !

ہاں؟؟؟ایک پل تو اسے سمجھ ہی نہیں آئی۔شرائے !

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے دہرایا۔

شرائے، عجیب نام ہے، ویسے کیا مطلب ہے اسکا؟؟؟

Brave & beautiful !

واقعی !تم بلکل اپنے نام کو جسٹیفائی کرتی ہو !ایمان مسرت خیزی سے کہتی سے مسکرائی

۔

تھینک یو !شرائے نے سر خم دیتے ہوئے تعریف وصول کی۔کیا میں ایک وڈیو بنا سکتی

ہوں؟وہ مطلب کی بات پر آئی

دراصل ہمیں یہ الائوڈ نہیں کیا گیا! پھر بھی میں تم سے پوچھ رہی ہوتا کے کوئی مسلہ نہ ہو!

اوہ تو ان سب تعریفوں کے پیچھے یہ مطلب چھپا تھا۔

اس سے پہلے وہ کچھ بولتی۔

یشم کو اپنی طرف آتا دیکھ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

تھرماس کا ڈھکن کھول کر اسکے آگے کیا۔اس نے پانی گھونٹ حلق میں اتار کر عادت سے مجبور ہمیشہ کی طرح بچا ہوا سر پر الٹ لیا۔حال میں موجود لڑکیوں نے اسکی حرکت کو'ادا گردان کر حسرت بھری نگاہوں دیکھا۔

اور پھر سے لوٹتے ہوئے اسٹوڈنٹس کی رہنمائی کرنے لگا۔البتہ اس بار اس نے شرٹ اتار کر ایک طرف پھینک دی تھی۔

اوہیییییہ! کی آوازیں گونجنے لگی

جبکے ایمان دونوں ہاتھ منہ پر جمائے حیرت سے یہ منظر دیکھا۔وہ واقف تھیں یہاں

کے کھلے ماحول سے مگر! جہاں سے وہ آئیں تھی۔انکا یہ ریایکشن تو بنتا ہی تھا۔

ولدان نے جھٹ سے اسکی آنکھوں پر انگلیاں جمائیں۔او نہوں منہ! وہ اسکے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہوئے اپنی آنکھوں ہاتھ ہٹایا۔جبکے ولدان نے پھر سے وہی عمل دہرایا۔

کیا تکلیف ہے؟ وہ بھڑکی۔

تم یہ کیسے دیکھ سکتی ہو ایمان! اس نے حیرانگی سے کہا۔

ہاں تو تم بھی تو دیکھ رہی ہو! وہ ڈھٹائی کے تمام ریکارڈ توڑتی ہوئی بولی۔

حد ہے! میں تو تمہیں دیکھ رہی ہوں! وہ آنکھیں نکالتی ہوئی بولی۔ہائے اللہ! یہ تو میری سوچ سے بھی زیادہ ڈیشنگ ہے! اسکا پاگل پن پھر سے شروع ہو چکا تھا۔

بے شرمی کی بھی حد ہوتی ہے ایمان ! ولدان نے زور سے اسکے کندھے پر دھپ رسید کرتی ہوئی بولی۔ مگر وہ بھی ایمان تھی اپنے نام کی ایک۔ڈھٹائی میں اسکا کوئی ثانی نہیں تھا۔وہ اسکی باتوں اثر نہ لیتے ہوئے اسے بنا پلکے جھپکے دیکھنے نہیں نہیں! گھورنے لگی

۔

تبھی ٹریننگ کے دورانیے میں اسٹوڈنٹ نے جوش آکر مکا زور سے یشم کے جبڑے پر

دے مارا۔وہ اسکی توقع نہیں کر رہا تھا اس لئے لڑکھڑاتے ہوئے پیچھے ہوا۔

اٹس اوکے !اسٹوڈنٹ کا منہ اترتا دیکھ کر وہ فوار بولا۔

نو اٹس ناٹ اوکے !اتنی زور سے مارنے کی کیا ضرورت تھی گدھے کہیں کے !ایمان نے طیش میں آکر آئو دیکھا نہ تائو۔اور اسٹوڈنٹ پر چلا اٹھی۔حال میں خاموشی چھا گئی سب دم سادھے مڑ مڑ کر اسے دیکھنے لگے۔

یشم نے بے اختیار قہقہہ لگا کر ہنس کر پڑا۔وہ اس جیسے کئی کریزی فینز کا عادی تھا حال میں موجود اسٹوڈنٹس بھی ہنستا دیکھ کر ایمان شدت سے اپنی حرکت کا احساس ہوا۔وہ فورا سے پہلے بیٹھی اور ولدان کے کندھوں پر پڑے بال ناک پر جما کر اپنا چہرہ چھپایا

****

*

اے اللہ ایسا حسین بندہ میرے نہیں تو کسی کے نصیب نہ ہو ! آآاا ممممممیییی !

استغفر اللہ !وہ ہاتھ منہ پر پھیرنے لگی ہی تھی کہ

'اس آواز پر مڑ کر کھا جانے والی نظروں ولدان کو دیکھا۔ کیا بیہودگی تھی یہ؟ ایمان کرسی گھماتی ہوئی اسکے سر پر پہنچی۔

وہی تو میری جان؟؟؟ وہی تو!

میں بھی جاننا چاہتی ہو؟ ولدان کمر پر ہاتھ رکھ کر بولی۔ کپڑے اتارنا اتنا ضروری بھی نہیں تھا، پھر بھی اس نے اتارے تو اسکا کیا مطلب ہوا؟؟؟

ولدان آنکھیں چمکاتی ہوئی بولی۔

کیا؟ ایمان نے نہ سمجھی سے پوچھا۔

یہی تو اصل بیہودگی تھی ایمان تم سمجھی نہیں!

وہ ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہوئے بولی۔

بکومت! وہ اسے جھڑکتی پھر سے کرسی گھماتی اپنے ڈیکس پر لوٹی۔

یہ تم لوگ کیسی نازیبا گفتگو کر رہے ہو! نبیشہ کتاب منہ سے ہٹاتی ہوئی ان دونوں کو گھورنے لگی۔

انکے 'سو کالڈ کرش' نے آج کپڑے اتار دیئے تھے حال میں! ولدان ایمان کے بولنے

کاانتظار کیئے بغیر اسکی مشکل آسان کی۔

کیا؟؟؟نبیشہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔

احمق کہیں کی،اپنے الفاظ درست کرو پہلے !

کپڑے نہیں صرف شرٹ !ایمان نے اسے درست کیا۔

تو پھر؟؟نبیشہ شاکڈ ہوئی۔

تو پھر کیا یار نبیشہ !ایک شرٹ ہی تو اتاری تھی تم تو پیچھے ہی پڑ گئی ہو بے چارے کے !
اور ویسے بھی یہ اسکا پروفیشن ہے !وہ آخری جملہ لہراتے ہوئے بولی۔

کیا پروفیشن ہے؟کہ کہیں بھی کپڑے اتار کر پھینک دو

حد ہے !ولدان کو اسکی بات زرا نہ بھائی۔

تم اپنی زبان بند رکھو !اس نے کتاب پھینک کر اسے ماری۔جو اس نے بروقت کیچ کر لی
ورنہ اسکا ناک ٹوٹ چکا ہوتا۔توبہ توبہ !جیسا سنا ویسا ہی پایا یورپی ممالک کے باسیوں کو
.!نبیشہ کانوں کو ہاتھ لگانے لگی۔

بس بھی کر دو یار !اینڈ یو نو وٹ؟؟؟

اس پر سوٹ کرتا ہے ! وہ پین کی نب سر پر مار کر بند کرتی ہوئی خلائوں کو گھورنے لگی۔

کیا؟ ننگے ہو کر شریف لوگوں کو متوجہ کرنا!

ولدان کی آواز پھر سے آئی تھی۔اور اس بار ایمان کے صبر کا پیمانہ چھلکا اور اسکے پیچھے بھاگی۔

جبکے نبیشہ کتاب منہ پر رکھے بے اختیار قہقہہ لگا کر ہنس پڑی۔

NEW ERA MAGAZINE
MOSCOW | RUSSIA
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ویلکم ٹومی ! پر جوش انداز میں کہتے ہوئے بانہیں پھیلائیں۔تاتیہ نے ہاتھ کے اشارے سے اپنے مینیجر کو جانے کا حکم دیا۔

ویلکم ہوم مائی سن ! وہ استقبال کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی۔میں نے تمہیں بہت مس کیا تاتیہ ! وہ گلے لگتے ہوئے بولا۔بظاہر تو ایسا ہی لگ رہا ہے تبھی تم جلدی واپس آ گئے ! وہ اس سے الگ ہوتی ہوئی بولی۔

وہاں رکنے کا کوئی جواز نہیں بنتا تھا اسلئے ٹریننگ سیشنز ختم ہوتے ہی واپس آ گیا !

وہ تکان سے آنکھیں رگڑتا صوفے گرنے کے انداز میں بیٹھا۔ ہمم! اچھا کیا تم نے !

وہ خشدلی سے کہتی ہوئے اسکے قریب بیٹھ گئیں۔ یشم اپنی پرانی روٹین پر واپس لوٹ رہا تھا۔ انہیں اور کیا چاہیئے تھا۔

کیا ہو رہا تھا؟ وہ سرسری سا پوچھنے لگا۔

کچھ خاص نہیں! تمہارے لیئے انویٹیشن آیا ہے! ساتھ ٹیبل سے خوبصورت نقشوں والا لفافہ اٹھایا اور یشم کی طرف بڑھایا۔

کیسا انویٹیشن؟ وہ سوالیہ نظروں سے دیکھتا ہوا۔ لفافہ تھام کر کھولنے لگا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گولڈن ایوارڈز کی طرف سے ہمیں انویٹیشن آیا! تم پلیئر آف دا ایئر کے لیئے نامزد ہوئے ہو! وہ خوشی سے کھلکھلائیں۔

شرائے ہینڈل کرلے گی ! وہ بے زاری سے ایک نظر اندر موجود انویلپ پر ڈال کر ایک طرف پھینکتا ہوا بولا۔ اور صوفے پر پھیلتے ہوئے بالوں میں ہاتھ چلانے لگا۔

تم نے شاید سنا نہیں ٹھیک سے! ہم یعنی میں اور تم! دونوں مدعو ہیں! تاتیہ کو اسکی یہ بات ناگزیر گزری۔

تو تم چلی جائو ناتاتیہ ! وہ اکتایا۔

وہ شورع سے ہی ان رنگارنگ تقریبوں سے خار کھاتا تھا۔ آخر یہ 'شوپیس' جسے ایوارڈ کا نام دے دیا جاتا۔ انکی قابلیت ناپنے کا پیمانہ نہیں ہو سکتے تھے۔ کسی دس لوگوں کے بیچ کسی ایک کو چننا۔ جو پہلے ہی اپنی فیلڈ میں مہارت رکھتے ہوں۔ یہ کہاں کا انصاف تھا۔ اسے یہ سب قطعی پسند نہیں تھا۔

میں تمہارے بغیر نہیں جائوں گی بس ! وہ خفا ہوئیں۔

کم آن تاتیہ تمہیں پتا بھی ہے !

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میری خاطر ! وہ اسکی بات کاٹ کر پر امید نگاہوں سے دیکھتی ہوئی بولی۔ یشم نے ایک نگاہ ان پر ڈالی وہ ان آنکھوں کو چمک کو کھونا نہیں چاہتا سو اس نے ہاں بول دی۔

ٹھیک ہے ! لیکن اب میں آرام کرنا دو چار دن !

وہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

دو دن بعد تقریب ہے اور تم چار دن آرام کرنا چاہتے ہو ! وہ کہتے ہوئے ہنسی۔

اچھا دو دن ہی سہی ! بس ! وہ اسے مسکراتا دیکھ کر خود بھی مسکرایا اور تیزی سے چلتا ہوا

سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اپنے کمرے میں داخل ہوا۔کمرے میں اسکی چیزیں جوں کی توں پڑی تھیں۔اس نے حسب عادت شرٹ کر بے نیازی سے زمین پر پھینکی اور جست لگا بیڈ پر اوندھے منہ لیٹ گیا۔شام کے چھ بجنے کو تھے۔گلاس وال سے ڈوبتے سورج کی کرنیں اسکے کمرے کے انٹیریئر کی خوبصورتی کو بڑھاوا دے رہی تھی۔مگر وہاں ان مناظر کو دیکھنے والا میٹھی نیند سو چکا تھا۔

****

*

مسلسل بجتی فون رنگ سے اکتا کر اس نے بیڈ سے نیچے جھانکا۔

کم از کم رسیو نہیں کر سکتی تو آف ہی کر دو فون! وہ برہمی سے لاپرواہ بیٹھی ایمان سے بولی۔

ولدان کا ہے! وہ مطمئن انداز میں بولی۔

حد ہو گئی! وہ اسے گھوری سے نوازتی ہوئی خود ہی اٹھ پڑی۔

اسکی مام کا ہے! کیا کروں؟ڈسکنیکٹ کر دو؟؟

وہ اسکرین پر 'انے' کالنگ جلتا بجھتا دیکھ کر بولی۔

آنہاں ! ایمان کے خرافاتی دماغ میں شرارت سوجھی۔

وہ جست لگا کر کرسی سے اچھلی اور نبیشہ کے ہاتھ سے فون جھپٹا۔

یہ کیا کر رہی ہو تم ؟ نبیشہ ہڑبڑائی۔

شششش ! وہ لبوں پر انگلی جماتی ہوئی بولی اور فون کان سے لگایا۔

شرم کرو ایمان ! یہ کوئی طریقہ ہے کسی !

Hello anne ! Selam Nasilsiniz ???

)سلام امی ! کیسی ہیں ؟(

وہ اسکے منہ پر زبردستی ہاتھ جماتے ہوئے بولی۔

نان سینس ! نبیشہ غصے سے گھورتے ہوئے اسکا ہاتھ جھٹکا۔

Ben de iyyim ! Ne yapiyorsun anne???

)میں بھی ٹھیک، کیا ہو رہا ہے ؟(

وہ دانتوں کی نمائش کرتی اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ نبیشہ ہنوز اسے گھور رہی تھی ۔ تبھی دروازہ کھلا اور ولدان اندر داخل ہوئی۔

کیا ہو رہا ہے یہاں؟؟؟ وہ بیگ ایک رکھتے ہوئے بولی۔

taman anne !

Simdi üniversiteye gidiyorum . Seninle sonra konusacagim

)اچھا امی ! میں یونیورسٹی کا وقت ہو رہا ہے، بعد میں بات کرتی ہوں(

ایمان کی آواز کانوں میں پڑتے ہی وہ اڑتی ہوئی اسکے قریب آئی۔

Hadi o zaman bye bye !

)چلیں پھر! بائے (

وہ اسے آتا دیکھ کر جلدی سے بولتی ہوئے فون بند کر دیا۔ کیا حرکت تھی یہ؟ ہاں؟؟؟

وہ ٹیبل کے اس پار کھڑک ایمان کو غصے سے دیکھتی ہوئی بولی۔

میں تو بس ہیلپ کر رہی تھی یار تم تھی نہیں تو!

اس نے جملہ ادھورا چھوڑ کر معصوم شکل بنائی۔

کیسی ہیلپ؟؟وہ چیخی۔تم نے میری معصومانے سے جھوٹ سے بولا،اسکی وقت کونسی کلاس ہوتی ہے بھلا؟بتائو!وہ چلاتی ہوئی اسے پکڑنے کے لیئے کرسی پر چڑھی۔ میرے منہ سے نکل گیا ویسے بھی اب کچھ تو کہنا تھا اور کیا کہتی میں!مجھے کچھ سوجھا ہی نہیں!وہ چلا چلا کر صفائی دیتی ہاسٹل روم سے باہر بھاگی۔

تمہارا قتل ہو گا میرے ہاتھوں آج!وہ غصے سے چیختی اسکے تعاقب میں بھاگی۔وہ دونوں ہاسٹل کی راہداریوں میں چلاتی ہوئی ایک دوسرے کے پیچھے بھاگنے لگیں۔اسٹوڈنٹ رک رک کر انہیں عجیب نگاہوں گھورنے لگے۔وہ بھاگتے بھاگتے ہاسٹل کو پیچھے چھوڑ کر پل کے قریب آرکی۔جسکے اس پار اسکلیچر ڈپارٹمنٹ تھا۔

کیسی احسان فراموش ہو تم!ایک تمہاری مدد کی اوپر سے تم!ایمان گھٹنوں پر ہاتھ جمائے گہرے گہرے سانس لینے لگی۔

تمہیں ایسا سبق سکھائونگی آج کے بعد بن مانگے کسی کی مدد نہیں کر پائو گی!وہ چیختی ہوئی

اسکے نزدیک آئی۔ایمان مڑ کر دیکھا اس سے آگے دوسرا ڈپارٹمنٹ تھا اور اسکی ہمت بھی جواب دے چکی تھی وہ اور نہیں بھاگ سکتی تھی۔

اے رکور کو! یار معاف کر دو، دوبارہ نہیں کرونگی تمہاری قسم! اس نے تیز چلتی سانسوں کے بیچ بولا۔

مگر ولدان کہاں سننے والی تھی۔

وہ اپنے دفاع میں بھاگتی ہوئی پل سے نیچے اتری مگر اسکا توازن بگڑا اور وہ پھسلتے ہوئے پُل کی دائیں جانب گیلی مٹی کے ڈھیر پر جا گری۔اسکی چیخوں سے اسٹوڈنٹس ارد گرد جمع ہونے لگے۔

اسکلپچر کے اسٹوڈنٹس اس مٹی سے پریکٹس کیا کرتے تھے (اسٹیچو وغیرہ بنانے میں)۔ مگر اس بے چاری کو کیا خبر تھی۔

ایمان! ولدان بھاگتی ہوئی اسکے قریب آئی۔

ایمان بے بسی سے اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی۔اسکا سر کے بال تک سلامت نہ رہ سکے۔

ولدان نے ایک نظر سر تا پا اس پر ڈالی۔اور بے اختیار اپنی ہنسی روکی۔

یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا! وہ رونے والا منہ بناتی ہاتھ جھٹکنے لگی۔

اسٹوڈنٹس اسے بے چارگی، تو کوئی اسے ہنستی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔اور کئی بد تمیز تو حلق پھاڑ پھاڑ کر ہنسنے لگے۔

اے مائیک، تجھے ایسے اسکلپچر بورنگ لگتا تھا نا، لے جیتا جاگتا مجسمہ تیرے سامنے ہے اسکا اٹیچیو بنا لے!

کوئی قہقہہ لگاتے ہوئے بولا۔

ایمان بس اب رونے ہی والی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسٹاپ اٹ گائیز! ہیڈ بوائے اسٹوڈنٹس کو ڈپٹتے ہوئے بولا۔جو بس اسکی تصویریں بنا کر یونیورسٹی کے آفیشل گروپ میں ڈالنے ہی والے تھے۔سب مایوسی سے فون واپس رکھتے ہوئے ہیڈ بوائے کو برے برے القابات سے نوازنے لگے۔ولدان تیزی سے ہاتھ آگے بڑھاتی اسے باہر کھینچنے لگی۔رہنے دے کہیں اسکے ساتھ تو بھی مجسمہ نہ بن جائے!

کی آواز کے ساتھ قہقہے ہوا میں گونجے۔

ولدان نے کھاجانے والی نظروں سے سب کو گھورا۔ منحوسو! مروسب کے سب!

تمہاری قبر میں ایکسٹرا کیڑے پکڑیں گے کتوں، باہر نکالو مجھے

وہ ہاتھ مارتی ہوئی چلائی۔ جو کہ کسی کو سمجھ نہ آیا کہ وہ کیا بولی۔

یہ چکنی اوپر سے گیلی مٹی ہے فورس چاہیئے انہیں باہر نکالنے کے لیئے! آپ ہٹیں میں ہیلپ کر دیتا ہوں آپکی فرینڈ کی! وہ کوٹ اتار کر برابر والے کو تھماتا ہوا بولا۔ ولدان نے بے بسی سے مٹی سے اٹے ہاتھ کو دیکھا۔ ایک طرف ہو گئی۔ باہر نکالو میری آنکھیں جل رہی ہیں مجھے کچھ نظر نہیں آرہا! وہ ہاتھ پیر مارنے لگی۔

لیفٹ سائیڈ پر دیکھو! اور میرا ہاتھ پکڑو! اس نے تھماتے ہوئے پوری قوت سے کھینچ کر اسے باہر نکالا۔

سب کے بے مروت ہیں، منحوس کہیں کے

وہ ہاتھ جھاڑتی ہوئی بولی۔

تو بہن تمہیں بھی بنا بریک کی گاڑی کی طرح بس اندھا دھند بھاگنے کی کیا ضرورت تھی! والی نظروں سے ہیڈ بوائے نے لڑکی کو گھورا اور ایک نظر اپنی سفید شرٹ پر ڈالی۔ جو

مٹی مٹی ہو چکی تھی۔اپنے ہاتھ جھٹکتا ہوا ڈپارٹمنٹ کی جانب بڑھا۔ولدان اسکے منہ دھلانے کے بعد اسے لیئے ہاسٹل آگئی۔وہ کسی چھلاوے کی طرح بانہیں پھیلائے قدم قدم چلنے لگی۔جبکے اسٹوڈنٹ اسے دیکھ کر ایسے اچھلتے جیسے بھوت دیکھ لیا ہو۔اس نے شاور لیا اور ٹاول سے ہاتھ رگڑتی کمرے میں آگئی۔

اسکی آنکھیں ابھی تک جل رہیں تھیں۔

کیا ہوا؟ کہاں سے آرہے ہو تم لوگ! نبشہ نے لاعلمی سے پوچھا۔

فوٹو شوٹ کروا کے آرہی ہوں! وہ تنزیہ انداز میں کہتی ہوئی دھپ سے کرسی براجمان ہوئی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہیں؟ نبیشہ نے بھنویں سکیڑیں۔

Tatlim ????

(Sweetheart)

ولدان نے ڈرتے ڈرتے اسے پکارا۔

شٹ اپ جسٹ شپ اپ! وہ چیختی ہوئی بولی۔اور بیڈ پر جاتے کمفرٹر سر تک تان لیا۔

لگتا ہے دماغ بہت گرم ہے! لیکن مٹی میں ڈبکی لگانے کے بعد ٹھنڈا ہو جانا چاہیئے تھا! وہ زیر لب بڑبڑائی۔

ہو سکتا ہے دھیرے دھیرے ہو! پھر کچھ لوگ ڈھیٹ بھی تو بہت ہوتے ہیں! وہ کندھے اچکاتی شاور لینے کا سوچنے لگی۔

****

*

دروازہ کھولو ورنہ توڑ دونگی! وہ سائیڈ ٹیبل سے چیزیں اٹھا اٹھا کر دروازے پر مارنے لگی

-

گارڈز نے کھٹکے سے دروازہ کھولا۔

رومیصہ بے اختیار دو قدم پیچھے ہوئی۔ وہ اکیلی تھی اور سامنے دو ہٹے کٹے لمبے چوڑے شخص۔

وہ کیسے مقابلہ کرتی انکا؟ الٹا انکی نظریں اسے خوف میں مبتلا کر رہی تھیں۔

کیا کر رہے ہو چھوڑو مجھے؟ وہ چیخی۔ وہ شخص اسے دبوچتے ہوئے کرسی پر بٹھا کر باندھے

لگے۔

میں نے کہا چھوڑو مجھے !وہ خود چھڑانے کی ناکام کوشش کرنے لگی۔

جبکے وہ دونوں گونگے بہرے بنے اسے باندھ کر اسکا منہ تک خاکی ٹیپ سے کور کر دیا۔

اب جتنا بھی چلاتی

روتی آواز اسکے لبوں پر ہی دم توڑنے لگی۔اس نے بے بسی آنکھیں میچیں۔ گرہیں اتنی مضبوطی سے لگائیں گئ تھی کہ ہلکی سی جنبش پر اسے اپنی کھال ادھڑتی ہوئی محسوس ہوتی۔یااللہ ! میں کیا کروں؟؟؟

اور کتنی سزا باقی ہے؟؟؟اسکی پلکیں نم ہونے لگیں۔بے بسی سے سر کرسی کی پشت پر ٹکا دیا۔

****

*

اسے فلو ہو چکا تھا۔وہ بار بار ناک پونچھتی ولدان کو کوسنے لگی۔۔

ایمال کون ہے؟انکی روم میٹ کمرے میں آتے ہی پوچھنے لگی۔

ایمان !ایمان برہمی سے اپنا نام بگاڑے جانے پر بولی۔

جو بھی ہے تمہیں پروفیسر ڈیوک نے اپنے آفس میں بلایا ہے !وہ دوٹوک کہتی اپنے کام میں مصروف نظر آنے لگی۔جبکے وہ تینوں آنکھیں پھاڑے ایک دوسرے کو دیکھنے لگی۔ پروفیسر کو پکا انکی حرکت کے بارے میں کسی نے کمپلین کر دی تھی۔

اب کیا ہو گا میرا؟وہ مجھے کیا سزا دیں گے ؟؟؟

ایمان رو دینے کو تھی

کچھ نہیں ہوتا تم جاؤ تو سہی !ولدان اسے تسلی دی۔اب ایوارڈ دینے کے لیئے تو بلایا نہیں ہو گا !

ظاہر ہے پنشمنٹ ملے گی !نبیشہ مطمئن سی بولی۔

کیسی بہن ہو تم ؟؟ایمان پھٹ پڑی۔

'جیسی بہن ہو تم 'وہ دوبدو بولی اور کتاب چہرے کے آگے سجالی۔ایمان کو چار و ناچار جانا پڑا۔

اگر مجھے کوئی سزا ملی تو تم بھی اس میں حصے دار ہو گی سمجھی ؟وہ تنبہی نگاہوں سے ولدان

کو کہتی آفس کے دروازے پر دستک دینے لگی۔

Si accomodi !

(Come in)

یااللہ بچالے اس گنہگار کو! وہ بڑابڑائی۔

اور آفس کا دروازہ دھکیل کر اندر چلی آئی۔

آپ نے بلایا پروفیسر! اس نے معصومیت سے سارے ریکارڈ توڑ دیئے۔پروفیسر ڈیوک نے سریلی آواز پر سر اٹھا کر دیکھا۔

آپ نے اسلکیچر ڈپارٹمنٹ کے اسٹیچیوڈسٹروئے کیئے؟ چشمہ اتار کر ٹیبل پر دھرا۔

اللہ اللہ، کس قدر جھوٹے ہی کمینے کہیں کے! اس نے دل میں کوسا۔بظاہر ندامت سے نظریں جھکائے سر نفی میں ہلایا۔

لیکن آپ نے جو حرکت کی اسے نظرانداز نہیں کیا جاسکتا! سزا ملے گی آپکو دو دن اپنی کلاسز کی ڈسٹنگ اور کلیننگ کرنا ہوگی! ساتھ آپ کے پانچ اسکورمائنس کیئے جاتے ہیں! وہ حتمی انداز میں کہہ کر عینک ناک پر سجا کر مصروف ہوگئے۔

ڈسٹنگ اور کلیننگ؟میں!وہ بھی دو دن ! ایمان کے بے اختیار رونا آیا۔

mi dispiace professore

(I'm sorry professor)

اس نے نم دیدہ لہجے میں کہا۔

ora vai !

(now go)

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry

وہ بے رخی سے بولے۔

Per favore !

(please)

وہ ملتجی ہوئی۔

ho detto fouri

(I said out)

وہ گرجے۔

ایمان مایوسی سے کندھے اچکاتی مڑی گئی۔اور ساتھ ٹیبل پر پڑے ٹشو کے باکس سے ٹشو کھینچ کر ناک پر جماتے ہوئے باہر نکل گئی۔

کیاہوا؟ولدان بے صبری سے پوچھنے لگی۔

کٹ گئے!وہ ناک پونچھتی بلند آواز رونے لگی۔

ہاں؟کیا؟اس نے ناسمجھی سے بھنویں اچکائیں۔

میرے پانچ اسکور کاٹ لیئے!اور ساتھ جھاڑو پونچھا بھی میں ہی کروں!کہتے ہوئے وہ بلند آواز رونے لگی۔ولدان نے سنتے ہی سر پکڑ لیا۔

****

*

اوں اوں ہہہ!

ٹھیک ہے ٹھیک ہے!میں ٹیپ ہٹا دیتا ہوں!

لیکن تم وعدہ کرو تم چلائو گی نہیں!وہ تاکید کرتے ہوئے اسکے منہ سے ٹیپ ہٹانے لگا۔

خبیس انسان ! تمہارا وہ حال کرو نگی کہ تم پیدائش کے دن کو پچھتائو گے دیکھنا تم ! وہ چھوٹتے ہی پھٹ پڑی۔

اچھا ! وہ جیسے لطف اندوز ہوا اسکی دھمکی پر۔

تمہیں پتا ہے تم انتہائی احسان فراموش ہو، ڈیڈ نے تمہیں مارنے کے لیئے بہت پہلے سے کانٹریکٹ کلرز کو بھاری رقم دے رکھی ہے، احسان مانو میرا جو تمہیں بچایا میں نے ! ڈیئر کزن وہ اکڑ کر بولا۔

پھر تو تم نے اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کر دی رحمان خاور ! وہ نفرت سے پھنکاری۔

آنہاں منہ ! چھوڑو یہ سب ! بتائو ہماری شادی کے بارے میں کیا سوچا ! وہ ہاتھ گردن پر جماتا ہوا بولا۔

خواب دیکھنا بند کرو ! کیونکہ یہ ناممکنات میں سے ہے ! وہ نفرت بھری نظروں سے اسے دیکھ کر بولی۔

پھر تو اور مزا آئے گا تمہیں تڑپا تڑپا کر مارنے میں ! بلکل تمہارے اس پاگل بھائی کی

طرح! کیانام تھااسکا؟؟

وہ تھوڑی کھجاتاہوابولا۔رومیصہ کے سرپر کمرے کی چھت آ گری۔

ہاں! زوہان،زوہان نام تھانااسکا! بے چاراس نے مصنوعی دکھ سے سر جھٹکا۔

تم نے مارااسے؟وہ شاکی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

آہاں! کیا کرتاڈید کا حکم تھانا،نہیں ٹال سکتا تھامیں فرمانبردار بچاہوں! وہ کرسی کی پشت سے ٹیک لگتے ہوئے مطمئن انداز میں بولا۔

جاہل انسان! تم کیسے کسی معصوم کے ساتھ ایسا کر سکتے ہو! وہ بے یقینی سے چیخی۔

چلائومت! وہ یک دم سنجیدہ ہوا۔

ایک بات کان کھول کر سن لو مس،یاتو مجھ سے شادی کے لئے ہاں کر دو یاتمام عمر قید تنہائی کاٹو،فیصلہ تمہارا ہے! وہ سخت نظروں سے دیکھتاہوابولا۔

ناممکن! وہ چباچبا کر بولی۔

اچھا،کیوں؟لیٹ می گیس،وہ۔۔۔۔۔۔اس۔۔۔۔

کرائم ڈپارٹمنٹ کے چیف کے لیئے؟

ک کیا مطلب؟؟وہ نا سمجھی سے پوچھنے لگی۔

زیادہ بنو مت، مجھے نہیں پتا جیسے وہ کیوں کتوں کی طرح ہر جگہ تمہیں تلاش کرتا پھر رہا ہے! وہ بدلحاظی سے بولا۔

کیوں؟؟؟رومیصہ حیرت اور بے یقینی سے بولی۔

کیوں؟ہاں ! تمہیں میں بے وقوف لگتا ہوں کیا!

وہ غصے اسکے جبڑے دبوچتا ہوا چیخا۔

چھوڑو مجھے جاہل انسان، مجھے سچ میں نہیں پتا! وہ درد سے بلبلائی۔وہ ایک جھٹکے سے اسے چھوڑتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

ایک بات یاد رکھنا یہیں گل سڑ کر مرو گی سنا تم نے !اطہر کاظمی کو تو کیا کسی کو تمہاری ہڈیاں تک نہیں ملیں گی !بے چارہ کراچی کی خاک چھانتا پھر رہا ہے اسے کیا پتا تم دوسرے شہر میں ہو !مجھے بے وقوف بنانے چلے تھے

وہ تنفر سے کہتا باہر نکل گیا۔

رومیصہ حیرانگی سے ارد گرد دیکھنے لگی۔اس بند کمرے میں کہاں سے اسے پتا کہ وہ کسی دوسرے شہر ہے۔اس نے بے بسی سے آنکھیں میچ لیں۔آنسو بھل بھل اسکی آنکھوں پھسلنے لگے۔وہ بے بسی سے مزاحمت کرتی اپنا بندھے ہاتھ چھڑانے کی ناکام کوشش کرنے لگی۔۔

****

*

اس نے کار گیراج میں پارک کی اور قدم قدم چلتا ہوا گھر کے اندر آ گیا۔لائونج سے آتی ہنسنے کی آوازیں اسے تعجب میں مبتلا کر گئیں۔بس پھر کیا تھا منظر دیکھتے ہی اسکے ماتھے ناگواری کے کئی بل ابھرے۔

مشترکہ سلام کرنے بعد اس نے کمرے کا رخ کیا۔

مسز کاظمی مہمانوں سے ایکسکیوز کرتی اسکے پیچھے آئیں۔

یہ کیا بدتمیزی ہے اطہر! تم نے مسز خان کا حال تک نہیں پوچھا! وہ کمرے کا دروازہ بند کرتے ہوئی دبی دبی غرائیں۔کیا ہو رہا ہے یہ سب؟؟؟اسکا صبر جواب دینے لگا۔

کیا مطلب کیا ہو رہا ہے، تم سمجھے نہیں مسز خان کو کیوں انوائٹ کیا میں نے ! وہ سوال پر سوال کرنے لگیں۔

کم آن مام ! میں آپ سے کہا بھی تھا میں ان سب کے لیئے ریڈی نہیں ہوں ابھی،

اس نے بے بسی بال مٹھیوں میں جکڑے

ایک تو رومیصہ کی گمشدگی نے اسے اندر باہر سے ہلا کر رکھ دیا تھا اوپر یہ سب !

یہ سب میں دو سال سے سنتی آ رہی ہوں اطہر بس اب بہت ہو گیا ! کوئی بہانہ نہیں چلے گا ! وہ حتمی انداز میں بولی۔ نہیں تو کیا کریں گی آپ ؟؟ وہ سرخ آنکھوں سے بولا۔

یہ تم مجھ سے کیسے بات کر رہے ہو اطہر ؟ وہ شاک ہوئی۔ کیا چاہتی ہیں مام آپ ؟ کہ میں کیا کروں ؟ وہ نرم پڑا۔ فلحال بس انگیجمنٹ کر لو ! شادی جس وقت تم دونوں کو بہتر لگے ! وہ خوشدلی سے گویا ہوئیں۔

تم دونو ؟ تو وہ سوچ چکیں تھی کہ رومیصہ کے لئے اب اس گھر میں جگہ کوئی نہیں۔ اسکا دل دکھ سے بھر گیا

ٹھیک ہے جب تک میں رومیصہ کو ڈھونڈ نہیں لیتا میں انگیجمنٹ بھی نہیں کرونگا ! اس

نے اپنی شرط رکھی۔ کیا کہا تم نے؟ کہاں گئی وہ! وہ حیران ہوئیں۔

اسے شاید کسی نے اغوا کر لیا ہے! اس نے نگاہیں چرائیں۔ وہ بتانا نہیں چاہتا تھا مگر کیا کرتا انگیجمنٹ بھی نہیں کر سکتا تھا! مگر شاید اس نے غلطی کر دی تھی۔

اب تو مام بلکل بھی اسکے لیئے نہیں مانے گی بلکے وہ مفروضے بنا کر اسے بھی پیچھے ہٹنے کا کہیں گی وہ جانتا تھا۔ مگر دل کیا کرتا! جو کسی طور اس لڑکی سے دست بردار ہونے کے لیئے تیار نہیں تھا۔

ہو سکتا ہے وہ اپنی بہنوں کا پاس اٹلی چلی گئی ہو! اور پھر تم اسے جانتے ہی کتنا ہو جو تمہیں بتا کر جاتی! تم خو مخواہ پریشان ہو رہے، چھوڑو اسکی فکر اور فریش ہو کر نیچے آ جاؤ سارہ کئی بار تمہارا پوچھ چکی ہے! وہ ایسے بولی جیسے کچھ سنا ہی نہ ہو۔ اپنی کہی اور چلتی بنی۔ اطہر کو بے اختیار بہت غصہ آیا۔۔۔۔ اسکا پورا جسم آگ کی لپیٹ میں آنے لگا۔ اس نے کمرے کی ہر شے درہم برہم کر دی۔ مگر پھر بھی اندر کا لاوا کم نہ ہوا۔ جسکی تپش سے اسے اپنی آنکھیں تک جلتی ہوئی محسوس ہونے لگیں۔ کاش تم مجھے ملی ہی نہ ہوتی رومیصہ!

اس نے دکھی دل سے سرگوشی کی۔ کاش۔۔ کاش۔۔ کاش وہ زور زور سے بالکونی کی

ریکنگ پر مکے رسید کرنے لگا۔ محبت انسان کو بے بس کر دیتی ہے۔اس سے وہ وہ کرواتی ہے جو اس نے کبھی سوچا بھی نہ ہو۔اب کس نے سوچا تھا کہ اس بے مروت پولیس افسر کسی لڑکی سے محبت ہو جائے گی۔اور وہ دیوانوں کی طرح اسے دربدر، جابجا ڈھونڈتا پھرے گا۔جو کبھی محبت کے نام سے بھی خار کھاتا تھا

وہ پوری شام بین ڈال ڈال کر روتی رہی کہ اسکے پانچ اسکور کاٹے کا چکے ہیں۔یہ اسکورز اسکے لیئے کتنے معنی رکھتے تھے اسکی اہمیت صرف انٹرنیشنل اسٹوڈنٹس ہی بتا سکتے تھے۔ اگلے دن بے دلی کلاسز لینے کے بعد کینٹین جانے ہی والی تھی کہ اسے یاد آیا اسے تو پنشمنٹ ملی تھی۔

تم کینٹین جاؤ میں نہیں آسکوں گی آج! وہ رنجیدہ ہوئی کم آن یار ڈونٹ بی سیڈ! میں تمہاری ہیلپ کر دیتی ہوں پھر ساتھ ہی چلتے ہیں!

ولدان نے بہانے سے اسکی اداسی کم کرنے چاہی۔

اگر میری مدد کرو گی تو اور سزا ملے گی مجھے اور ساتھ تمہیں بھی پتا ہے نا! ایمان نے آنکھیں نکالی۔

میرے پاس ایک آئیڈیا ہے! وہ اسکے قریب آئی۔

تم کلاس کا دروازہ بند کر دو میں ڈیکس کے نیچے چھپ جاتی ہم مل کے صفائی کر لیتے ہیں

!کیسا؟؟؟

وہ رازداری سے اسکے کان میں بولی۔

آنہاں ناٹ بیڈ! اسکے چہرے تاثرات یکدم بدلے۔

اسٹوڈنٹس کو باہر نکال نکالنے کے بعد انہوں نے ڈسٹنگ والا کارنامہ سرانجام دیا اور شاور لینے کے بعد کینٹین آگئیں۔ نبیشہ پہلے سے وہاں موجود تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کس قدر بے مروت ہو تم! ہمارے بغیر ہی ٹھوس رہی ہو!

کم از کم انتظار ہی کر لیتا بندہ! ولدان اسکی ادھ کھائی کھانے کے ٹرے کو دیکھ منہ بناتی ہوئی بولی۔

کونسا کارنامہ انجام دے کر آرہی ہو جو پھولوں کی مالا کے ساتھ استقابل کرتی! اپنی سزا بھگت کے ہی آرہی ہو، ویسے بڑی جلدی آگئے تم؟ نبیشہ نے متحیرانہ نظروں سے باری دونوں کو دیکھا۔

دیکھا تم نے اسے کیسی بے مروت ثابت ہوئی ہم کونسا جرم کی سزا کاٹ کے آرہے ہیں وہ تو بس ایک چھوٹی سی پنشمنٹ تھی! ولدان بھی آج خاصے موڈ میں نہیں تھی۔ نبیشہ نے انکی باتوں کا زرا اثر نہ لیا وہ کتاب پر نظر ڈالتے ہوئے نوالہ لینے لگی۔

جبکے ایمان کی نظریں کہیں اور ہی تھی۔ .

اب تم کیا سوچنے لگی؟ مجھے بھوک لگی ہے یار جائو کچھ کھانے کو لائو! ولدان جھنجھلائی۔

اے رکو! ایمان اسے ڈپٹ کر بولی۔ اور گہری نظروں سے کینٹین کی قطار میں اول پر کھڑی لڑکی کو دیکھنے لگی۔ تم نے نوٹ کیا ولدان یہ جہاں بھی جاتی ہے صرف کارڈ دکھا کر کام چلا لیتی ہے، چاہے ڈین کا آفس ہو، ڈروم ہو، ٹرین ہو، لائبریری حتی کے اب کینٹین بھی!

اسکی آواز ولدان اور نبیشہ دونوں نے سر اٹھا کر لڑکی کو دیکھا۔

آج تو میں پتا لگا کر ہی رہو نگی کہ آخر ایسا کونسا کارڈ ہے جو الادین کے چراغ والے جن کے جیسے منٹوں میں کام کر دیتا ہے، کارڈ دکھائو اور جو چاہے پائو !

وہ شک بھری نظروں سے لڑکی ہو دیکھتی ہوئی بولی۔

تم شاید بھول چکی ہو کہ تم ابھی ابھی پنشمنٹ لے کر آرہی ہو! نبیشہ نے افسوس سے سر جھٹکا۔

تم کھانا کھائو چپ چاپ! وہ امائوں کی طرح رعب جماتی ہوئی بولی۔

اسی لمحے لڑکی کھانے کی ٹرے تھامے اسکی جانب آنے لگی جہاں انکا ٹیبل تھا۔ ولدان نے جھنجھلا کر پہلو بدلا اسے سخت بھوک لگی تھی۔ اور ایمان کے ایڈونچر ختم ہونے کا نام نہیں لے رہے تھے۔

کھانا ختم ہو جائے گا یار! اس نے دہائی دی۔

ایک دن نہیں کھائو گی تو مر نہیں جاؤ گی! ایمان جھاڑ پلاتی ہوئی بولی۔

ویٹ ویٹ ویٹ! اسکی آواز پر لڑکی گھبرا کر رکی۔

کیا تمہارا کارڈ دیکھ سکتی ہوں؟ ویسے اتنی معصوم وہ تھی نہیں جتنی وہ لوگوں کے سامنے بن جایا کرتی تھی۔ کارڈ کے نام پر گویا لڑکی کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔ اسکے گلے کی گلٹی ڈوب کر ابھری۔ یہ ان تینوں نے بھی نوٹ کیا تھا۔ آخر کارڈ ہی تو تھا! وہ خوفزدہ نگاہوں سے ارد گرد دیکھتی جینز کی جیب سے کارڈ نکال کر ایمان کی طرف بڑھانے لگی

۔ایمان نے جوش سے کارڈ اسکے ہاتھ سے کھینچا جو اسے اور ڈرا گیا۔

کس چیز کا کارڈ ہے یہ؟؟؟ بہت فاسٹ کام کرتا ہے ! وہ کارڈ پر نظر دوڑاتے ہوئے تنزیہ انداز میں پوچھنے لگی

البتہ آخری جملہ اس نے مزاق میں کہا تھا

مگر گھبراہٹ کے مارے لڑکی پسینے چھوٹنے لگے۔۔

بھائی کی فرم کا کارڈ ہے، میری سفارش کے لیئے بنوا کر دیا ہے انہوں نے۔۔۔۔کیونکہ ہم فائنشلی اتنے اچھے نہیں ہیں کہ میں یہاں اسٹڈی کر سکو !

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ پیشانی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے تیز تیز بولی۔

ہمم !ایمان نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔

یہ BZ کیا ہے؟؟؟وہ تعجب سے پوچھنے لگی۔

کارڈ پر عجب سے 'لوگو' کے بیچ میں BZ لکھا ہوا تھا۔ کمپنی کا کارڈ ہے تو ظاہر کمپنی کا ہی نام ہو گا، حد ہے ایمان !ولدان تپی۔

ساتھ اسکے ہاتھ کارڈ لے کر اس لڑکی کو تھمایا۔

جو پاتے ہی وہ گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب ہو گئی۔

مجھے لگتا ہے کچھ گڑ بڑ ہے یہ لڑکی گھبرا کیوں رہی اگر! بس بھی کرو مجھے بھوک لگی ہے،

ولدان اسکے سوالوں سے تنگ آکر زور زور سے ٹیبل بجاتی ہوئی بولی۔

ایمان اسے دل ہی دل میں برے برے القابات سے نوازتی پیر پٹختی کینٹین کی طرف گئی۔

جبکے نبیشہ کسی گہری سوچ کے زیر اثر تھی۔

لڑکی کا رویہ واقعی عجیب سا تھا، خیر میں بھی کیا سوچ رہی ہوں وہ سر جھٹک کر کتاب کی طرف متوجہ ہوئی

****

انہیں یہاں کئی مہینے گزر چکے تھے۔پڑھائی کے ساتھ انکی شرارتیں کم نہیں ہوئیں تھی البتہ وہ شدت سے انتظار میں تھیں کہ کب یونیورسٹی انہیں اسٹڈی بریک دے اور وہ اٹلی ایکسپلور کریں۔

اسائمنٹ سبمشن کی لاسٹ ڈیٹ کیا ہے! ایمان نے لیپ ٹاپ سے نظر ہٹا کر ولدان

سے پوچھا جو ابھی باہر سے آئی۔

Aksamlar !

)آج شام(

وہ بوٹس دروازے کے اتارتی ہوئی بولی۔

آج شام؟؟؟ایمان بے یقینی سے چیخی۔

Evet ! Ne oldu?

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

)ہاں، کیا ہوا؟ (

وہ بے نیازی سے کہتی دھپ سے کرسی پر براجمان ہوئی۔یار! میری اسائمنٹ کمپلیٹ نہیں ہوئی، رات تک ہو گی اب کیا کروں؟؟؟ایمان پریشانی سے چکر کاٹنے لگی۔

Bilmiyorum kizi

)مجھے کیا پتا لڑکی(

وہ لاپرواہی سے کندھے اچکاتی بوتل کو منہ لگا کر پانی کا گھونٹ بھرتے ہوئی بولی۔

کچھ کرو یار! کچھ کرو! ایمان اسکی کمر پر دھپ رسید کرتی ہوئی بولی۔

کیا کروں! ہاں؟ وہ بوتل منہ سے ہٹاتی ناگواری سے بولی۔ کچھ بھی کرو! وہ فکر مندی سے کہتی سر تھامنے لگی۔ ادھر آؤ! ولدان رازداری سے کہتی دو انگلیوں سے نزدیک آنے کا اشارہ کرنے لگی۔

ایمان ناسمجھی سے اسکے قریب ہوئی۔

ہیڈ بوائے شام کو ساری اسائمنٹ کلیکٹ کرنے کے بعد پروفیسر کے آفس میں رکھنے جائے گا! ہم اسکے پیچھا کرینگے، اور جب وہ وہاں سے چلا جائے گا ہم جلدی سے تمہاری اسائمنٹ بیچ میں رکھیں گے اور فورا سے پہلے نکل لیں گے! وہ چٹکی بجا کر بولی۔

اگر پکڑے گئے تو؟ ایمان سنجیدہ ہوئی۔

تو اللہ مالک ہے! اس نے لاپرواہی آنکھیں گھمائیں۔

چلو اب بہت بھوک لگی ہے! وہ کہتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

اور کینٹین کا رخ کرنے لگیں۔ نبیشہ سوچکی تھی۔ اس نے اٹھانا ضروری نہیں سمجھا۔ ویسے بھی آون کمرے میں ہی موجود تھا وہ کھانا لے آتی۔ جب دل چاہے گرم کر کے

کھالیتیں۔فریزر کی انہیں ضرورت نہیں تھی۔کیونکہ اٹلی میں اس وقت خون جما دینے والی سردی تھی۔

کیا کھائو گی؟ولدان اسے ٹیبل پر آرام سے بیٹھتا دیکھ کر پوچھنے لگی۔

چائنیز!وہ جھٹ سے بولی اسکی اونچی چوٹی بھی ساتھ ہی لہرائی۔ولدان اثبات میں سر ہلاتی آگے بڑھی۔

کھانے کھانے کے بعد تقریبا نو بجے آخر انہیں ہیڈ بوائے آتا دکھائی دیا۔

ششش!خاموشی سے کوئی آواز پیدا کیئے بغیر میرے پیچھے پیچھے آئو!ولدان رازداری سے کہتی آگے آگے چلنے لگی۔ایمان اسکے پیچھے جبکے وہ دونوں ہیڈ بوائے کے پیچھے تھیں ۔جو ہتھیلوں سے لے کر سینے تک اسائمنٹ کا انبار اٹھائے آفس میں داخل ہوا۔

یہ راجکمار ہے،وہ دبی دبی سرگوشی کرنے لگی۔

لگ تو کہیں سے نہیں رہا!ایمان نے برا سا منہ بنایا

بیوقوف!اسکا نام راجکمار ہے ولدان تپ کر بولی۔

ہیڈ بوائے کچھ دیر بعد باہر نکل آیا۔

ارے وہ تو لاک کر رہا ہے آفس روم کو! ایمان کو پتنگے لگے اس سے پہلے وہ لاک کرتا اسکا فون بجا اور وہ دروازہ سے پرے جا کھڑا ہوا۔

چلو جلدی! ایمان پھونک پھونک کر قدم رکھتی ہوئی بولی۔ اگر زرا سا رخ موڑ کر انہیں دیکھ لیتا تو سارا کھیل ختم ہو جاتا۔ دھیرے سے گلاس ڈور دھکیل کر اندر داخل ہوئیں۔ اور اندازً ہاتھ مارتے ہوئے ڈیسک تلاش کرنے لگیں۔ لائٹس آف ہونے کی وجہ اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ خوش قسمتی سے اسے ڈیسک بھی مل گیا۔ اس نے جلدی سے اپنا اسائمنٹ انبار کے بیچ گھسایا اور جانے کے لیئے مڑی ہی تھی کہ ایک دم سے لائٹس آن ہوئیں اور ہیڈ بوائے سینے پر ہاتھ جمائے سنجیدگی سے انہیں گھورنے لگا۔

کہیں اسے پتا تو نہیں چل گیا! ولدان نے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا۔

کیا پتا! وہ دانت بیچتے ہوئی بولی۔

Voi ragazzi state rubano qui ???

)تم لوگ چوری کر رہی تھیں؟(

وہ کرخنگی سے گویا ہوا۔

No ! Perché dovremmo rubare !

)نہیں ! ہم کیوں چوری کریں گے بھلا(

ایمان نے ہچکچاتے ہوئے گردن میں ہاتھ ڈالا۔

بلا کی معصومیت تھی اسکے چہرے پر۔ کوئی پتھر دل ہی ہوتا جو نہ پگھلتا۔

Lascia andare vildan !

)چلیں ولدان(

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books

وہ دانت دکھاتے ہوئے بولی۔

ایسے کیسے ! وہ کہتے ہوئے اپنی جیکٹ اتارنے لگا

ایمان کی تو اوپر کی سانس اوپر اور نیچے رہ گئی۔۔

اا۔۔۔ا۔۔اسے بتائو میں ایسی لڑکی نہیں ہوں

وہ والدان کے کندھے پر ہاتھ مارتی ہوئی پھٹی پھٹی آنکھوں سے بولی۔

بکواس بند کرو تو کیا میں ایسی لڑکی ہوں، ولدان تپی

یہ جیکٹ لو،اوراسے اچھے رفو کرواکے مجھے صبح دس بجے سے پہلے لوٹانا،مجھے اپنی گرلفرینڈ سے ملنے جانا ہے ورنہ میں ڈین سے تمہاری شکایت کردونگا!وہ کوٹ پکڑاتا ہوابولا

جج جی،کیوں نہیں راجکمار جی!وہ زبردستی دانت نکالتی اسکے ہاتھ سے جیکٹ لے کر سائیڈ سے ہوتی ہوئی پھرتی سے باہر نکل گئیں۔تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے راہداریوں سے گزرتے ہوئے ہاسٹل کے قریب آرکی۔

تمہیں پکایقین ہے وہ ہماری شکایت نہیں کرے گا!ایمان لمبے لمبے سانس لینے لگی۔

ولدان نے لاعلمی سے کندھے اچکائے۔

آئی ہوپ یار!کیونکہ میں اس وقت کوئی پنشمنٹ افورڈ کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں !

وہ بےزاری سے کہتے آگے بڑھ گئی۔

اسے کیاہوا؟ولدان اسکی پشت کو گھور کر رہ گئی۔

****

گھڑی رات کے دس بجا رہی تھی جب اسکا فون کی رنگ سے اسکی آنکھیں کھلیں۔

سائیڈ ٹیبل پر ہاتھ مار کر اس نے فون اٹھاتے ہوئے کان سے لگایا۔

ہوں ہنہہ! کون ہے؟ اسکی خمار آلود آواز کمرے کے در و دیوار سے ٹکرائی۔

تمہاری چیمپئن شپ جیتنے کی خوشی میں پارٹی رکھی ہے نائٹ کلب میں فورا سے پہلے پہنچو! وہ جو کوئی بھی تھا اسکی آواز پر یشم ناگواری سے سیدھا ہوا۔

دماغ خراب مت کرو اور آرام کرنے دو!

اس نے بے مروتی سے کہتے ہوئے کال کاٹ دی۔ اور پھر سے کشن منہ پر جما کر سوتا بنا۔ مگر وہ بھی ڈھیٹ تھے۔ آخر دوست کس کے تھے. پھر سے فون بجنے پر وہ غصے سے کشن پھینک کر اٹھ بیٹھا۔

کیا تکلیف ہے! وہ چھوٹتے ہی بولا۔ آنکھیں نیند نہ پوری ہونے کے باعث سرخ پڑ چکی تھی۔ وہ کئی دنوں سے سویا نہیں تھا۔

ٹھیک ہے، آتا ہوں! دوسری طرف کی سن کر اس نے فون بند کر دیا۔ اور فریش ہونے واشروم میں گھسا۔ شاور لینے کے بعد اس نے نیوی بلو شرٹ کے ساتھ بلیک جینز زیب

تن کی اور آئینے کے سامنے آ کھڑا ہوا۔

آنکھ کے قریب نیل کا نشان مندمل ہوا رہا تھا۔اس نے سرخ لبوں زبان پھیرتے ہوئے انگلیوں سے بال سنوارتے اور چابیاں، فون اٹھاتا ہوا باہر نکل گیا۔

سر سر! شرائے بھاگتی ہوئی اسکے پیچھے آئی۔

اسکے ماتھے پر ناگواری کے کئی بل ابھرے۔اور ساتھ ہی قدموں کو بریک لگی۔

سر آپ کیا پہنیں گے ! ایوارڈ نائٹ پر، کچھ بتائیں میں اس حساب سے،

دیکھو یہ سر سر کرتے ہوئے میرے سر پر منڈلانا بند کرو تم ! بھاڑ میں گئی ایوارڈ نائٹ مجھے نہیں جانا! وہ کینہ توز نگاہوں سے گھورتا ہوا بولا۔چھک چھک کی آواز سے ساتھ سرخ گاڑی کی بتیاں جل پڑی۔وہ زن سے گاڑی آگے بڑھا لے گیا۔کلب کے سامنے گاڑی روک کر اس نے چابی واچمین کے طرف اچھالی اور اندر کی جانب قدم بڑھائے۔

وہ یہاں کئی عرصے بعد آیا تھا۔تقریبا مہینوں گزر گئے تھے۔جب سے اپرل اسکی زندگی میں آئی تھی اس نے کلبنگ اور آئوٹنگ تقریبا ترک کر دی تھی۔ڈی جے ب ٔلون کے مکسرز سونگ کا میوزک کان کے پردے پھاڑنے کے درپے تھا۔رنگ

برنگی جلتی بجھتی ڈسکولائٹس، فلورپر برہنہ لباس میں ناچتی عورتیں، لڑکیاں، لڑکے، بے فکری بے باکی سے دنیاجہاں فکریں بھلائے ناچنے تو کوئی عشق لڑانے میں مصورف تھے۔وہ ناگواری سے ناک بھوں چڑھاتاہوا۔ان سے دامن بچاتاہوا کاؤنٹر پر آکھڑا ہوا

۔

congratulations

boss!

بارٹینڈر نے اسے دیکھ کر سلیوٹ جھاڑا۔اس نے جواباً سر ہلایااور ڈرنک بنانے کا اشارہ کیا۔

لوک ہوز ہیئر! لڑکوں کا باقاعدہ ٹولا اسکے سر پر آدھمکا۔وہ اسکے کالج، تو کوئی اسکول فرینڈ تھے۔مگر وہ آج جس فرینڈ کو سب سے زیادہ مس کر رہا تھا بد قسمتی سے وہ نہ جانے کہاں تھا؟نیوز تو دیکھی ہو گی اس نے بھی! کیاہوتا اگر جھوٹے منہ مبارک باد دے دیتا اسے، آخر کو چھوٹا بھائی تھا وہ اسکا مگر کہاں؟ وہ شاید بھول گیا تھا کہ اسکا کوئی بھائی بھی ہے۔یشم کا دل یک دم ان رنگینیوں سے دل اچاٹ ہونے لگا۔وہ بے دلی سب دوستوں کے بغل گیر ہوا جو اسے مبارکباد دے رہے تھے۔

یہ سب کیا ہے؟ وہ نا سمجھی سے کائونٹر پر سجی شیمپئن کی بوتلوں کو دیکھتا ہوا بولا۔

آج پوری رات تمہاری جیت کے جشن ہو گا !

جارڈن شیمپئن ڈھکن کھول کر لوگوں پر فوارے برسانے لگا۔ کم آن گائیز! وہ بیزار ہونے لگا۔اس وقت اکیلا رہنا چاہتا تھا۔ مگر انکے ہوتے ہوئے یہ ناممکنات میں سے تھا۔ اور پھر کئی گھنٹے گزر گئے۔ وہ بے زاری سے اس شور شرابے میں بیٹھا رہا جب اسکی ہمت دینے لگی تو دامن بچا کر باہر نکل آیا۔ رات گئے تک سڑکوں پر بے مقصد گاڑی دوڑاتا رہا۔اور تھک ہار کر ساحل کے کنارے آ بیٹھا۔اسکے پاس زندگی کی ہر آسائش تھی۔ عزت، دولت، شہرت، مقام سب تھا۔بلکے دوسروں سے زیادہ ہی تھا۔ مگر سکون نہیں تھا۔ سچی محبت کرنے والا نہ تھا۔ سچا خیر خواہ نہ تھا۔اسکا بھائی نہ تھا اسکے پاس۔ وہ بچھر گیا اس سے۔

وجہ جو بھی تھی دل کہاں وجوہات کو مانتا ہے۔ وہ تو جدائی کے دکھ میں بچپین سے لے کر اب تک جلتا آ رہا تھا۔اس نے ہاتھ میں مجود بریسلٹ سے جھولتے 'دل کے ٹکڑے' کو محبت کو چھوا۔

یشم اگر تمہارا کنواں بھر گیا ہو تو !

آجائو یار ہم آلریڈی لیٹ ہیں !

یشم میرا ہاتھ پکڑ لو اس روڈ پر بہت ٹریفک ہے ! یشم رکو، تم گر جائو گے

یہ آوازیں اسے اپنے آس پاس سے آتی ہوئی سنائی دیں۔اسکا دوسرا حصہ اسکے بھائی کے پاس تھا۔اسکے اصلی یار کے پاس تھا۔یقیناوہ اسے بھول چکا تھا اتنے سالوں میں اس نے کبھی رابطہ نہیں کیا۔

تم جیسا بد قسمت انسان نہیں دنیا میں یشم ! ماں، باپ بھائی ! ایک مکمل فیملی کے ہوتے ہوئی بھی،ا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دھوری زندگی جی رہا ہے کم بخت ! وہ اپنے آپ پر ہنس پڑا۔بے بسی سے پتھر اٹھا اٹھا کر پانی میں پھینکنے لگا۔

****

بیش گیس واٹ ! خوشی سے کھلا کھلتی کمرے میں داخل ہوئی۔

ٹائم نہیں ہے ! نبیشہ نے اسکی آواز سن کر مصورف انداز میں کہا۔اور پیج پلٹتی ہوئی کتاب پر جھکی۔

کرو تو سہی ! ایمان نے اسکی کتاب جھپٹی۔

کیا بد تمیزی ہے واپس کرو! وہ جھنجھلائی۔

پتا ہے، وہ ٹیبل پر ہاتھ رکھتی ہوئی اسکی طرف جھکی۔ یونیورسٹی ہمیں دو دن کے ٹور پر وینس لے جا رہی ہے! وہ مسکراتی آنکھوں سے کہتی ہوئی۔

خوشی سے اتنی تیز چلائی کہ نبیشہ نے بے اختیار اپنے کانوں پر ہاتھ جمائے۔

پاگل ہو گئی ہو کیا! وہ اسکے سر پر چپت لگاتی ہوئی مسکرائی۔

آئی ایم سو ہیپی نبیشہ ! وہ اسکی گلے میں بانہیں ڈالتے ہوئے چٹاچٹ اسکا منہ چومنے لگی۔

دور ہٹو! اور کتاب واپس کرو میری ! وہ جھنجھلائی۔ کبھی کبھی تو مجھے لگتا ہے میں زو میں آ گئی ہو

کبھی تو انسان کی طرح بی ہیو کیا کرو!

ولدان دروازہ بند کرتی ہوئی بولی۔

تم سنو گی تو تم بھی جنگلی ہو جاؤ گی! وہ کھلکھلائی۔

ہیں ایسا کیا ہے؟؟اس نے ابرا واٹھایا۔

ہم وینس جا رہے ہیں ٹور پر!بس پھر کیا تھا وہ جو کچھ دیر پہلے اسے 'بی ہیو' کی تاکید کر رہی تھی۔نبیشہ کو انہیں 'بی ہیو یور سیلف' کہہ کر یاد دلانا پڑا کہ وہ انسان ہیں جنگلی نہیں۔ ورنہ انکی چیخوں سے پورا ہاسٹل یہاں جمع ہو جاتا کچھ دیر تک۔

****

19 قسط|

مہینے ہفتوں اور ہفتے دنوں میں گزرنے لگے۔وہ شہر کی خاک تک چھان چکا تھا مگر اس لڑکی کا کچھ پتا نہیں چل پا رہا تھا۔وہ روز کسی انہوں کے احساس سے جلتا کڑھتا اوپر سے اسکی ماں کا منگنی کے متعلق دباؤ بڑھتا ہی جا رہا تھا وہ کیا کرتا ایسے میں اسکی سمجھ سے باہر تھا۔

وہ رحمان خاور کی تمام چھوٹی بڑی رہائش گاہوں کا چپہ چپہ دیکھ آیا تھا مگر کہیں نہیں ملی اسے۔

زمین کھا گئی اسے یا آسمان نگل گیا

وہ بری طرح ناکام ہوا تھا۔اسکی ناکامی اسکے کریئر اور میڈلز پر سوالیہ نشان تھی۔وہ بڑے سے بڑا اور ڈفکلٹ کیس سولو کرتے دیر نہیں لگاتا تھا۔مگر محبت کے معاملے میں وہ پیچھے رہ گیا تھا۔بہت پیچھے۔

****

**

آسمانی رنگت کا تاثر دیتی نشیلی آنکھیں،ہلکی ہلکی شیو،سرخ لب،موتی کی طرح چمکتے دانت!!سیاہ تھری پیس میں ملبوس,بالوں کو جیل لگا کر اوپر کی طرف سیٹ کر رکھا تھا۔وہ ایوارڈ سرمنی پر جانے کے لیئے اسکی فرمائش ملک کے مشہور اسٹلسٹ اور آرٹسٹ رابرٹ اسٹون سے تیار ہوا تھا۔

وہ خود ہی خود کو بگاڑے رکھتا تھا زرا سی توجہ سے سنورنے پر ہی اسکی پرسنالٹی کو چار چاند لگا دیئے تھے۔شہزادوں سے کہیں شاندار تھا اسکا بیٹا۔ !تاتیہ نے تفصیلی نگاہ اس پر ڈالتے بلائیں لیں۔

یسوع تمہیں بری نظر سے بچائے !وہ محبت سے گال سے گال مس کرتی ہوئی بولی

شکر ہے تم آ گئیں تاتیہ مجھے،

اگر تم نے اب ایک بار بھی اور میرے منہ کو ہاتھ لگایا تو خدا کی قسم تمہارے ہاتھ توڑ دونگا میں! وہ اپنی بات ادھوری چھوڑ کر ناگواری سے اپنے سر پر منڈلاتے اسٹائلسٹ کو بولا۔

اس بے چارے نے مدد طلب نگاہوں سے تاتیہ کو دیکھا۔

اسے اپنا کام کرنے دو یشم! وہ نرمی سے بولی۔

بس بہت ہو گیا! اسکے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا۔

تم جاؤ! وہ اسے جانے کا کہتی ہوئی اس سے مخاطب ہوئی۔

تم اکتا کیوں جاتے ہو اتنی جلدی! دیکھو تو سہی !

چھوٹی سی ایوارڈ سرمنی ہے میری شادی نہیں! وہ بے زارگی سے شیشے میں خود پر نظر ڈالتا ہوا بولا۔

چھوٹی؟ تمہاری نظر میں چھوٹی ہو گی یشم !

اچھا چلنا ہے یا نہیں! وہ جھنجھلایا۔

تم نے بتایا نہیں میں کیسے لگ رہی ہوں ! وہ شوخی سے بولی۔یشم کرسی پر جھولتا ہوا مڑا۔

ہلکے سے میک اپ کے ساتھ ویوی بال دوسرے کندھے پر سیٹ کیئے !کانوں میں ٹاپس اور گلے چمکتا ڈائمنڈ کا نیکلس جگمگا رہا تھا،سیاہ سلیو لیس میکسی میں اسکے لباس کا آدھے سے زیادہ حصہ زمین پر پڑا تھا۔

تم جل پری لگ رہی ہو مجھے اس وقت،

ایک حسین جل پری ! وہ جوش سے اسکی جانب ہاتھ بڑھاتا ہوا بولا۔

اونہہو ! وہ مسکراتی ہوئی اسکی توجہ اپنے ڈریس کی جانب دلانے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سوری سوری ! وہ جھٹ سے بولا۔

چلیں میم ! وہ کہنی آگے بڑھاتا ہوا بولا۔تانیہ کھلکھلا کر ہنستے ہوئے اسکا ہاتھ تھاما۔

****

**

نوٹس بورڈ پر ٹورکا نوٹیفیکیشن دیکھ کر ایمان خوشی سے اچھلی۔ولدان نے کہنی مار کر گھورتے ہوئے اسے آگے چلنے کا اشارہ کیا۔کیونکہ وہاں اسٹوڈنٹس بھر مار ہونے والی

تھی۔چونکہ انہیں پہلے ہی خبر مل گئی تھی اسلیئے وہ یہاں صبح سے ہی موجود تھی۔

نوٹیفکیشن لگائے جانے کے بعد بقیہ اسٹوڈنٹس بھی نظر مار رہے تھے۔چونکہ اکثریت یہاں اٹالوی اسٹوڈنٹس کی تھی جنہوں پہلے سے ہی وینس کئی بار دیکھ رکھا تھا۔سوانکے کے لئے کوئی نئی بات نہیں تھی۔

کیوں نہ آج شاپنگ پر چلیں! وہ کینٹین کی بڑھتی ہوئی کھلکھلائی۔ولدان نے اچٹتی نگاہ اس پر ڈالی۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو،وہ سوالیہ گویا ہوئی۔

اتنا کچھ تو ہے تمہارے پاس اب کیا پورا اٹلی خرید و گی! وہ برہمی سے بولی۔

اسی اثنا میں نبیشہ بھی کلاس سے فارغ ہو کر انکے ساتھ آ بیٹھی۔کیا باتیں ہو رہی ہیں؟؟

وہ باری باری دونوں پر نگاہ ڈالتے ہوئے بولی۔

بی بی شاپنگ پر جانا چاہتی ہیں! ولدان نے لقمہ دیا۔

اتنا کہنا تھا کہ نبیشہ نگاہوں سے ایمان کو گھورنے لگی۔

کیا ہے نا! وہ خفت کا شکار ہوئی۔

تم لوگ تو میرے پیچھے ہی پڑ گئی ہو یار، اچھا بس تھوڑی سی شاپنگ کریں گے ! اتنی سی بس ! وہ انگوٹھے اور انگلی کا گول دائرہ بناتے ہوئے منت بھرے انداز میں بولی تو ان دونوں کی بے اختیار ہنسی چھوٹی۔

ٹھیک ہے ! لیکن ابھی کھانا کھا کر آرام کرتے ہیں ! شام کو چلیں گے !۔ وہ فوراسے مان گئیں۔ ولدان سر ہلاتی ہوئی۔ کھانا لانے کے لیئے اٹھی۔

ویسے جانا کب ہے ؟ نبیشہ نے سرسری سا پوچھا۔

کل شام کو ! وہ انگلیوں سے بال سنوارتے ہوئے بولی۔

کل شام ؟ وہ کچھ پریشان ہوئی۔

ہاں کیوں ؟ کوئی مسلہ ہے ! وہ سیدھی ہو بیٹھی۔

بہت امپورٹنٹ کلاس ہے میری یار ! وہ پیشانی مسلتی ہوئی بولی۔

ہونہہ ! وینس سے امپورٹنٹ بھی کچھ ہو سکتا ہے بھلا ! ایمان نخوت سے بولی۔

جی ہاں ! پڑھائی۔

جس کے لئے ہم یہاں آئے ہیں ! نبیشہ نے جیسے اسے یاد دلایا۔

چلو بھی،ایسا موقع بار بار نہیں ملتا! وہ اسکے ہاتھ پر ہاتھ مارتی ہوئی اسرار کرنے لگی۔

نبیشہ نے نیم رضامندی سے سر ہلایا۔

آاچھا سنو! وہ آنکھیں گھماتی ہوئی بولی۔

تمہاری رومی سے بات ہوئی؟ وہ جھجک کر پوچھنے لگی۔ نبیشہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ جیسے ایمان سے اس سوال کی توقع نہیں کر رہی تھی۔

اور پھر مایوسی سے سر نفی میں ہلایا۔

ک کیا؟ کیا وجہ ہو سکتی ہے؟؟؟ ایمان کو اب سہی معینوں میں پریشانی لاحق ہونے لگی تھی۔

نبیشہ نے لاعلمی سے کندھے اچکائے۔ اسے واقعی کوئی انداز نہیں تھا۔

اسی لمحے ولدان کھانا لے آئی۔ اور وہ خاموشی سے کھانا کھانے لگیں۔

کیا ہوا ایک دم سے خاموشی کیوں چھا گئی؟ ولدان نے حیرانی سے پوچھا۔ کیونکہ وہ انہیں کھلکھلاتا چھوڑ کر گئی تھی۔ مگر؟؟؟

ایسے ہی، ایمان نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے۔

رومی کہاں ہو تم؟؟؟؟

نبیشہ بے دلی سے کھانے میں چمچ گھمانے لگی۔۔۔

****

**

وہ نیم بے ہوشی کی حالت میں تھی جب اسے محسوس ہوا کوئی دروازہ سے اندر داخل ہوا ہو جیسے۔اس نے بمشکل آنکھیں کھولتے ہوئے دیکھا۔مگر منظر دھندلایا سا تھا۔شاید اطہر ہو؟؟اک موہوم سی امید اسکے دل میں جاگی۔پھر کوئی نفوس کرسی کھینچ کر اسکے سامنے بیٹھ گیا۔اور پاس پڑا پانی کا جگ اٹھایا اور اسکے سر پر انڈیل دیا۔وہ ہڑابڑا کر سیدھی ہوئی۔یکایک اسکے تاثرات غصے اور نفرت میں تبدیل ہونے لگے۔

تو کیا فیصلہ کیا تم نے؟تم میری بیٹر ہاف بننا چاہتی ہو یا؟رحمان نے معنی خیزی سے جملہ ادھورا چھوڑا۔

اسکا دماغ تیزی سے چلنے لگا اگر اس خر دماغ سے ضد لگاتی تو عمر بھر شاید قید ہی اسکا مقدر بنتی

ٹھیک ہے مجھے منظور ہے! وہ جھٹ سے بولی۔

ہاں؟ کیا کہا؟ پھر سے کہنا زرا! شاید میں نے غلط سنا! وہ بے یقینی سے کان اسکے قریب لے جاتا ہوا بولا۔

مجھے تمہاری شرط منظور ہے ! اس نے ناگواری سے رخ پھیرتے ہوئے کہا۔

دیٹس لائیک مائی گرل! وہ اسکا گال زور سے کھینچتا ہوا بولا۔

تو چلو پھر شادی کی تیاریاں شورع کی جائیں، کیونکہ اب مجھ سے اور انتظار نہیں ہوتا!

رومیصہ نے نفرت اور غصے اسے گھورا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مزے کی بات تو یہ ہے کہ ڈیڈ بھی اس شادی میں شامل ہونگے! اور حیرت کی بات تو یہ کہ انہیں اب تم سے کوئی مسلہ نہیں! انکا کہنا ہے کہ انکی الیکشن کیمپین پر بہت اچھا اثر پڑے گا جب لوگوں کو پتا چلے گا کہ میں ایک یتیم اور بے آسرا لڑکی کو اپنایا ہے یونو!.ا

وہ اسکی طرف جھکتا ہوا خباست سے مسکرایا۔

وہ شاکی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔ کس قدر بے حس لوگ تھے۔

دفع ہو جائو یہاں سے! وہ۔ نفرت سے چیخی۔

جیسے تم کہو! وہ ہنستا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

رومیصہ بے بسی سے فرار کی راہ تلاشنے لگی۔اسکا اب یہاں سے نکلنا بہت ضروری ہو گیا تھا۔وہ مر تو سکتی تھی مگر ان قاتلوں کے بیچ ایک پل بھی اور رہنا اسے گوارہ نہیں تھا کجا کہ شادی۔

****

کلاس لینے کے بعد اس نے مین روڈ کا رخ کیا۔دماغ میں پکڑ دھکڑ چل رہی تھی۔کہیں اسکے ساتھ کچھ ہو نہ گیا ہو؟ کہیں وہ کسی مصیبت میں نہ پھنس گئی ہو !
عجیب سے خیالات اسکے دماغ میں آ رہے تھے۔

اس نے ٹیلی فون بوتھ کو دیکھ کر لمبی سانس لی اور قدم آگے بڑھاتے ہوئے کریڈل کان سے لگایا۔اور نمبر ڈائل کرنے لگی۔کچھ ہی پلوں میں اسے سخت مایوسی کا سامنا کرنا پڑا۔ کیونکہ اسکا نمبر ابھی بھی بند جا رہا تھا۔

یااللہ! کیا کروں میں؟ کیسے پتا لگاؤں! وہ کریڈل بے بسی سے واپس پٹختی شکست خوردہ قدموں سے واپس مڑی۔وہ بارہا ہاسپٹل کے کئی چکر لگا چکی تھی۔تاکہ ڈاکٹر کاظمی کے

زریعے سے کچھ چل سکے مگر! وہاں سے بھی اسے مایوسی کا منہ دیکھنا پڑا۔انہیں سوچوں میں غلطاں وہ کب ہاسٹل پہنچی اسے خبر نہ ہوئی

۔کہاں سے آرہی ہو یار! پتا بھی ہے اگر ہم لیٹ ہو گئے تو ہمیں چھوڑ کر چلیں جائیں گے وہ لوگ! ایمان اپنی ہی جون میں کہتی ہوئی اسے پانی کا گلاس تھما کر مڑی۔

اور آئینہ کے سامنے کھڑی اپنا عکس دیکھنے لگی۔

سرخ رنگ کے بزنس سوٹ میں ملبوس، سیاہ گہری آنکھیں، تراشیں ہوئی بھنویں، گلابی گال پر اسکی چمکتی گلابی رنگت، لبوں پر سرخ لپ اسٹک، بالوں کو اسٹریٹ کیئے کندھے پر کھلا چھوڑ رکھا تھا! وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔نبیشہ نے بے اختیار نظریں ہٹالیں۔کہیں اسی کی نظر نہ لگ جائے اسے۔

کیا ہوا ایسے ہونکوں کی طرح کیوں بیٹھی ہو، تیار ہو جاؤ ایمان ناک پر آئی ویئر جماتی ہوئی اسے ڈپٹنے لگی۔

دیکھو اب یہ مت کہنا کہ تم نہیں جارہی، کم آن یار بہانے بنانا بند کرو ! اسے بری سے شکل بناتے دیکھ کر وہ فورا بولی۔

ولدان کہاں ہے !اس نے تھکے تھکے انداز میں شوز اتارے ہوئے سرسری سا پوچھا۔

چینج کرنے گئی ہے، تم بھی اٹھو جلدی کرو، ریڈی ہو جاؤ چھ بجے نکلنا ہے ہمیں !وہ مصروف انداز میں اسے تاکید کرنے لگی۔

نبیشہ نے بے دلی سے شوزوں کو پیر مار کر ایک طرف کرتی اٹھ کھڑی ہوئی۔فریش ہونے کے بعد اس نے لیمن کلر کے ٹرئوزر اور ہم رنگ لونگ کوٹ کے ساتھ سفید رنگ کی شرٹ پہنی اور بالوں کو کندھوں پر کھلا چھوڑ کر ہیلز پہننے لگی۔کیا مطلب تم میک اپ نہیں کر رہی؟؟؟

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایمان حیرانگی سے پوچھنے لگی۔

کہہ تو ایسے رہی جیسے تمہیں نہ پتا ہو پہلے سے کہ 'میں میک اپ نہیں کرتی'!نبیشہ نے اسے یاد دلایا۔

ہاں مگر آج تو کر لو یار، بہت خوبصورت لگو گی قسم سے !وہ گلوز کا ڈھکن کھولتی ملتجی ہوئی

۔

نو تھینکس !اس نے ہاتھ سے اسکا پرے دھکیلا اور کوٹ اٹھا کر پہننے لگی۔

مرضی ہے! وہ اپنے میک اپ کو فائنل ٹچ دینے لگی۔

شکر ہے تم بھی آگئی ورنہ ایسا لگتا تھا کہ آج سارا دن تم نے وہیں گزارنا ہے

وہ ولدان کو دیکھ تنزیہ گویا ہوئی۔ جو منہ پھاڑے حیرانگی اسے تک رہی تھی۔

کیا؟ ایمان نہ سمجھی سے پوچھنے لگی۔

تم، بہت خوبصورت لگ رہی ہو! وہ بوکھلائی۔

بس بھی کرو تم دونو! وہ اسکی باتوں کا اثر نہ لیتی ہوئی ناک سے مکھی اڑانے کے انداز میں بولی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب بھلا دوستوں میں کیسی تعریف؟ ہے نا! نہیں، واقعی تم بہت خوبصورت ہو یار!

وہ مبہوت انداز سے کہتی ٹاول رکھ کر بال سنوارنے لگی۔ تمہیں آج پتا چلا! ایمان نخوت سے بولی۔

تو وہ بھی اپنی ٹون واپس آنے لگی۔

اب اتنی بھی نہیں! ایمان اسے پلٹتا دیکھ کر ہنس پڑی۔

بس کب آئے گی؟نبیشہ نے سرسری سا پوچھا۔

آگئی سمجھو!وہ گھڑی پر نظر ڈالتی ہوئی ضروری سامان بیگ میں رکھنے لگی۔

بس کے ہارن پر وہ تینوں اپنا سامان اٹھاتی باہر نکل گئیں۔

****

میلان سے وینس زیادہ دور نہیں تھا انہیں بمشکل آدھا گھنٹا لگا تھا یہاں پہنچنے میں۔

بس جیسے ہی سینٹ لوسیا اسٹیشن سے آگے نکلی۔اسکے اندر خوشی سے جذبات مچلنے لگے۔

کچھ ہی دیر میں بس سے اتر کر انہوں نے میلان کو خیر باد کہا۔اور واٹر بس میں سوار گئے

۔جسے یہاں کی زبان میں گنڈولا بھی کہا جاتا تھا۔جونہی وہ آگے بڑھنے لگے ایک عجیب و

غریب شہر نے انکا استقبال کیا۔یہ شہر سینکڑوں سال سے سمندر پر آباد تھا اور کتنی

حیرت کی بات تھی کہ وینس ایک ایسا شہر تھا جس میں سڑکوں کی جگہ نہریں اور گاڑیوں

کی جگہ کشتیاں چلتیں تھی۔کیونکہ یہ سمندری کھاڑی کے بیچوں بیچ موجود تھا۔اسکے

مختلف علاقوں اور حصوں کو پُلوں کے زریعے ایک دوسرے سے منسلک کیا گیا تھا۔اسی

لیئے شہر کے مختلف علاقوں میں سفر کے لیئے کشتیوں،بوٹس اور واٹر بسز کا استعمال کیا

جاتا تھا۔اس شہر میں سینکڑوں نہریں بہتیں تھی اور سڑکوں کا کوئی وجود ہی نہیں کیونکہ نہریں ہی سڑکوں کا کام کرتیں تھی۔ایڈریاٹک کی ملکہ ،پُلوں کا شہر، پانیوں کا شہر، روشنیوں کا شہر، طلسمی جادوئی کئی ناموں سے جانا جانے والا شہر وینس دنیا کے خوبصورت ترین شہروں میں شمار کیا جاتا تھا۔جو بھی وینس کا رخ کرتا اسکی خوبصورتی سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا۔۔اس دیومالائی شہر کے قدرتی حسن اور انوکھے پن کی ایک دنیا دیوانی تھی۔وہ تینوں مبہوتی سے چاروا ور دیکھنے لگی۔شہر کی تمام عمارتیں، بازار ،دفتر، مکانات سمندر میں شایان شان کھڑے تھے۔شام کے وقت اس خوبصورت شہر میں موجود گرینڈ کنال سے ڈوبتے سورج کا منظر انتہائی دلکش لگ رہا تھا۔

Ne kadar güzel

)کس قدر خوبصورت ہے یہ(

ولدان لبوں پر انگلیاں جمائے حیرانی سے کہنے لگی۔جبکے نبیشہ اس سے اتفاق کیا۔

واقعی !ایمان کو لگا جیسے وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہو۔سمندر کی ٹھنڈی ہوائیں اسکے بالوں کو چھو رہی تھی۔اس نے ہاتھ باہر نکال کر ان مناظر کو محسوس کرنے لگی۔جیسے وہ واقعی یقین کر لینا چاہتی ہو کہ یہ کوئی خواب نہیں حقیقت ہو

نبیشہ اسکی حرکت ہر بے اختیار مسکرائی۔ بقیا اسٹوڈنٹس کوئی کیمرے کی آنکھ میں ان خوبصورت پلوں کو قید کرنے میں مصروف تھا تو کوئی انکو اپنے ہمسفر کے ساتھ یادگار بنانے میں۔ جبکے ان سے زرا دور بیٹھے برش کی نگاہ سرخ لباس والی پر ہی جمی ہوئی تھی۔ جسے اس بات کا احساس تک نہ تھا۔

کچھ ہی دیر میں واٹر بس نے انہیں سان مارکو تک پہنچا دیا۔ سان مارکو اس شہر کا مرکز اور دل تھا۔ اسٹیشن سے یہاں لوگ واٹر بوٹ میں بھی آتے تھے اور تنگ گلیوں سے گزر بھی۔ ان گلیوں کے اندر تہہ در تہہ قدیم عمارتیں موجود تھیں۔ جنکی کئی سو برس کی تاریخ ہے۔ چپے چپے پر ریستورانت اور دکانیں تھی۔ دنیا شاید ہی کوئی ایسا بڑا اسٹور ہو جس کی چیزیں یہاں موجود نہ ہوں۔ یہاں آکر وہ لوگ گویا مبہوت ہو کر رہ گئے۔ اس جگہ کے کروفر اور فن تعمیر کی مکمل تصویر کشی کرنا ممکن ہی نہیں تھا۔ جو اثاثہ اس شہر کے پاس تھا وہ دنیا میں کسی کے پاس نہیں۔ وہ دل ہی دل میں اسکی خوبصورتی سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ ریسٹورانٹ میں بیٹھ کر انہوں نے کھانے کا آرڈر دیا۔ ایمان کرسی چھوڑ کر گلاس وال کے پاس آکھڑی ہوئی۔ وہ جتنی بار دیکھتی اتنی بار ایک نئ سرے دیوانی ہو جاتی۔ کھانا کھانے کے بعد انہوں نے شہر کے مختلف مقامات کا وزٹ

کیا۔اور رات ڈھلے ہوٹل کا رخ کیا۔جہاں انہیں اسٹے کرنا تھا۔باقی کے اسٹوڈنٹس بھی اسی ہاٹل میں ٹھہرے تو کوئی سرے سے ہی غائب تھے۔جبکے ہیڈ کے مطابق وہ جہاں مرضی جائیں مگر دو دن بعد انہیں ٹھیک سان مارکو کے اسٹیشن پہچنا تھا جہاں سے وہ اکٹھے واپسی کا راستہ طے کرتے۔ہوٹل کا کمرہ کافی مہنگا تھا انہوں نے مینیج کر لیا تھا۔ برش سمیت وہ چاروں ایک ہی روم میں ٹھہرے تھے۔

نبیشہ تھک چکی تھی سو وہ سونے کے لیئے لیٹ گئی۔ولدان بھی اسکی تاکید میں اٹھی اور کمرے کا رخ کرنے لگی۔جبکے 'کپلز' ہوٹل کے حال میں گٹار اور پیانو بجا کر انکی شام کو یادگار اور رنگین بنانے کی سر توڑ محنت کر رہے تھے۔ایمان اپنے گرد مخمل کا شال نما اسکارف لپیٹتی ہوئی۔انکے بیچ سے اٹھی۔اور ہوٹل سے باہر نکل گئی۔داخلی دروازے کے آگے ایک لمبا سا روڈ نما پل بنا ہوا تھا۔وہ تقریبا کنارے پر آ کھڑی ہوئی۔اور پلکیں گرائے پانی کے شور کو محسوس کرنے لگی۔یخ ٹھنڈی ہوا خون جمانے کے درپہ تھی۔ اسکے باوجود اسے یہاں عجب سا سکون محسوس ہونے لگا۔

یہاں کیا کر رہی ہو اس وقت لڑکی؟؟مردانہ آواز پر وہ گھبرا کر پلٹی۔

تم؟؟ڈرا ہی دیا تھا! برش کو دیکھ کو اس نے برہمی کہا۔تم بھی ڈرتی ہو! اس نے

مسکراتے ہوئے اسے چھیڑا۔

ہاں تو؟ میں انسان نہیں ہوں کیا! اس نے برامانا

۔ہاں بلکل ہو! مگر الگ قسم کی! وہ جھٹ سے بولا۔

کیا مطلب الگ قسم کی؟ اس نے بھنویں اچکائیں۔

خیر چھوڑو! یہ بتائو کہ تمہارا مشن کہاں تک پہنچا؟

وہ شوخی سے بولا۔

کونسا مشن؟ وہ پوچھنے لگی۔

مجھے زچ کرنے کا مشن! وہ اسکی آنکھوں میں جھانکنے لگا۔پل بھر کو نگاہیں ملیں اور

ایمان نے رخ پھیر لیا۔

ای ایسا تو کچھ نہیں ہے! وہ گڑبڑائی۔

اچھا! وہ کہتے زرا نزدیک ہوا۔

ہاہاں بلکل! اس نے بلاوجہ بال کان کے پیچھے اڑسے۔

برش اسکے روشن چہرے کی جانب دیکھنے لگا۔

ایمان بے اختیار دو قدم پیچھے ہوئی۔

اونہہ ! گرمت جانا! وہ آہستگی سے بولا۔

ک کیا مطلب؟ وہ گھبرا گئی۔

مطلب یہ ہے کہ اگر تم نے ایک قدم بھی اور پیچھے کی جانب بڑھایا تو تم پانی میں بھی گر سکتی ہو !

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اسکے کان کے قریب سرگوشی کرنے لگا۔

ایمان کرنٹ کھا کر اچھلی۔اور کنارے سے دس قدم دور ہوئی۔ برش بے اختیار ہنسا۔

وہ خفت کا شکار ہوئی۔اور بھاگتے ہوئے ہوٹل کی جانب چلی گئی۔

ڈرپوک کہیں کی ! وہ ایک بار پھر سے ہنسنے لگا۔

****

****

20قسط|

وینس میں انہیں دو دن کیسے گزرے پتا ہی چلا اگلے دن وہ لوگ سینٹ لوسیا اسٹیشن پر موجود تھے۔ یہاں سے انہیں واپس یونیورسٹی جانا تھا مگر ایمان مصر تھی کہ آج کا دن تو ویسے ہی ضیاع ہو چکا ہے دن کے دس بج رہے تھے

کیوں نہ میلان گھوم لیا جائے۔

مگر نبیشہ مان کے نہیں دے رہی تھی۔

جبکے ولدان نیم رضامند تھی اسکی بات سے اور برش خاموشی کی چادر اوڑھے ایک طرف بیٹھا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مان جائو نا یار ! کل پکا واپس چلیں جائیں گے ایسے موقعے بار بار تھوڑی نہ ملتے ہیں ! وہ اسکی کلائی تھامے بچوں کی طرح ضد کرنے لگی۔

نبیشہ نے اسے گھوری سے نواز کر رخ موڑ لیا۔

ہاں مان گئی ؟؟ وہ خوشی سے کھلکھلائی۔

جی نہیں ! نبیشہ تنک کر بولی۔

بس بھی کرو ! وہ برہمی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

ٹھیک ہے، مگر صرف آج کی رات ! اسے ماننا ہی پڑا۔ تھینک ہو سو مچ ! اس نے آس پاس کی پرواہ کیئے چٹاچٹ اسکا منہ چوما !

اونہو ! نبیشہ نے اسے پرے دھکیلتے ہوئے گھورا تو وہ دانت دکھا کر مسکراتی ہوئی۔ اپنی جگہ پر جا بیٹھی۔

اور کتنا ویٹ کرنا پڑے گا بھائی ! ولدان اکتائی۔

وہ اس وقت ٹور بس کا ویٹ کر رہے تھے۔ اپنی تمام تر پونجی وہ وینس میں ہی خرچ کر آئے تھے۔ ورنہ ٹرام میں چلے جاتے۔ پورا اٹلی بھی اگر کچھ نہ کرتا تو اکیلا وینس شہر ہی کافی انہیں پالنے کے لیئے وہ اس قدر مہنگا شہر تھا۔

bilmiyorum kizi

)پتا نہیں لڑکی (

اس نے لاعلمی سے کندھے اچکائے۔ وہ کئی بار اٹلی کی سیر آچکا تھا مگر صرف کچھ دنوں کے لیئے۔ اسلئے وہ شہروں کے بارے میں زیادہ نہیں جانتا تھا۔ یہاں کے لوگ کافی اکھڑ مزاج کے تھے اس نے نوٹ کیا تھا ایک سے زیادہ بار کچھ پوچھ لو تو انکی بدمزاجی باہر

آجاتی تھی۔

کیوں نہ ہم ٹرین سے چلیں! ایمان نے لقمہ دیا۔

جبکے نبیشہ لاتعلق سی ایک طرف بیٹھی نہ جانے کن سوچوں میں مگن تھی۔

برش نے کندھے اچکائے جیسے کہہ رہا ہو مجھے کوئی مسلہ نہیں۔

تو چلو، ٹکٹس لے لیتے ہیں! وہ اپنا بیگ اچکتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔ وہ اس وقت سول اسٹریٹس پر موجود تھے۔ سامنے آفس موجود تھا۔ ٹکٹ کیپر انہیں دیکھ کر آفس سے باہر نکل آیا اور بیچ و بیچ رکھی چیئر پر بیٹھتے اطمینان سے سگریٹ سلگانے لگا۔

اس نے حیرت سے مڑ کر برش کو دیکھا اور برش نے اجتناب برتتے ہوئے یہاں وہاں ۔وہ سمجھ چکا تھا۔

جسکا مطلب تھا آفس اب بند ہے۔

کیا مطلب ہے اسکا ہاں؟؟ ہمیں ٹکٹس چاہیئے ٹرین کی! کاؤنٹر کلرک اسکی باتوں کا اثر نہ لیتے ہوئے آفس کے دروازے کے قریب جھولتے CLOSED* کے ٹیگ کی جانب انکی توجہ دلائی۔

وہ حیرانگی سے کبھی اس شخص کو تو کبھی ٹیگ کو دیکھتی۔

کیا بیہودگی ہے یہ؟؟ وہ ہتھے سے اکھڑی۔

میں کچھ نہیں کر سکتا! کسی کو شکایت کرنی ہے تو کر دو! وہ شخص اسکی زبان نہ سمجھتے ہوئے اندز اًبولا اور سگریٹ کے دھویں ہوا میں اڑاتا مدہوش نظر آنے لگا۔

یو نو واٹ! ہمارے لوگ تمہاری شان میں کچھ زیادہ ہی قصیدے لکھ لکھ دیتے ہیں! اب دیکھنا میں تمہارا کیا حشر کرتی ہوں! وہ کائونٹر چھوڑتی غصے سے اس شخص کی جانب بڑھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ کیا کر رہی ہو تم؟ برش نے اسے ہاتھ سے روکا۔

تم ہٹو زرا اسکی تو میں خبر لیتی ہوں یہ کیا بات ہوئی آخر! وہ چلائی۔اور خونخوار بلی کی طرح اس پر جھپٹ پڑی۔

برش زبردستی اسے دبوچتے ہوئے دور لے جانے لگا۔

مگر وہ ایمان ہی کیا جو اتنی آسانی سے جانے دے؟

چھوڑو مجھے! برش میں آج اسکا منہ توڑ دونگی ! وہ اسکی گرفت میں مچلتی اچھل اچھل

کراس شخص کو دھمکیاں دیتی ہوئی چلائی۔ لیکن اس مردناہجار پر رتی برابر اثر نہ ہوا۔ ولدان اسے الجھتا دیکھ کر اسکی طرف بھاگی۔جبکے نبیشہ خاموشی سے لب دبائے یہ تماشہ دیکھنے لگی۔

dur dur dur ! Ne yapiyorsun kizzi!

)رکور کو کیا کر رہی ہو لڑکی(!

ولدان بوکھلائی۔

جہنم میں جائو تم! جاہل بدتمیز انسان !

چھوڑو، چھوڑو مجھے

وہ اس شخص کو انگلی دکھاتے ہوئے بولی۔اور ساتھ ہاتھ پیر مارتے ہوئے برش کی کانوں میں چیخی۔

tamam canim ! Sakin ol

(Allright dear , calm down) !

ولدان اسے کھینچتے ہوئے لے جانے لگی۔

ya ney sakin ol vildan ! Ney ?????

(Calm down for what???)

وہ الٹا اسی پر برس پڑی۔جو برش کو رتی برابر پسند نہ آئی۔

YETER !

(enough)

وہ تنبہی نگاہوں سے اسے گھورتا ہوا بولا۔اسی لمحے انکے قریب سیاہ رنگ کی کئی گاڑیاں آ گے پیچھے آ رکی۔

وہ تینوں چونک کر مڑے۔جبکے نبیشہ بھی بے اختیار اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔سوٹڈ بوٹڈ گارڈز تیزی سے باہر نکلتے اپنے مالک کی گاڑی کا دروازہ کھولے اسکے باہر آنے کا انتظار کرنے لگے۔

اس نے نوٹ کیا تھا۔کچھ تو تھا جو غیر معمولی تھا یہاں !لوگ انہیں دیکھ کر یہاں وہاں کھسکنے لگے۔جیسے انہیں پہچانتے ہوں۔اور وہ کلرک جو اپنی جگہ سے ہلا تک نہ تھا۔فورا سے پہلے کرسی اٹھائے اندر بھاگا۔نبیشہ کے ہاتھ پیر ٹھنڈے پڑنے لگے۔برش نے بے

اختیاران دونوں کی تھام کرایک طرف کیا۔

ایمان نا سمجھی سے اسے اور پھران گاڑیوں کی طرف جھانکنے لگی۔ مرون رنگ کے تھری پیس میں کوئی شخص باہر نکلااور تیزی سے کوٹ کے بٹن بند کرتاہوااس بڑی سی عمارت کے جانب بڑھا۔چونکہ اسکارخ دوسری طرف تھااسلیئے وہ اسکامنہ نہیں دیکھ پائی مگر!

وہ'بیج'نماتمغہ جواسکے کوٹ پر چسپاں تھا !

یہ کیا تھا؟؟؟اسے لگااس نے وہ نشان پہلے بھی کہیں دیکھا تھا۔چونکہ وہ لوگ اسٹریٹ کے اس پار کھڑے تھے سواسے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔سوائے کالے سوٹوں والوں کے۔

کیاہوا؟کون ہیں یہ لوگ؟وہ برش سے پوچھنے لگی۔

پتانہیں!چلو ٹیکسی میں چلتے ہیں !

وہ سرے سے جھوٹ بولتاانہیں لیئے نبیشہ کی جانب آیا۔اور ٹیکسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انہیں سوار ہونے کا کہنے لگا۔آخری نظر مڑکران لوگوں پر ڈالی اور

ڈرائیور کے برابر براجمان ہوا۔نبیشہ کی نظروں سے یہ منظر چھپا نہ رہ سکا۔کیا برش انہیں جانتا تھا؟؟؟؟

****

وہ لوگ ٹیکسی لیئے میلان کی سب سے خوبصورت جگہ ڈائون ٹائون آ گئے۔میلان کا مرکز،حد درجہ حسین اسکی تاریخ و تہذیب سے لدا پھندا۔اسکی گلیوں میں گھومتے انہوں نے خوب سیر سپاٹا کیا۔وہ لوگ چلتے چلتے کھلے گلیرے سے زرا آگے نکلے تو سانس رک گئی۔اف ایسا خوبصورت منظر،شاندار عمارتوں سے گھرا میدان ایک جانب اونچے سے پیڈسٹل پر کھڑا یورپ کی نشاۃ ثانیہ کا وہی محبوب جینئیس لیونارڈو وانچی،اپنی لمبی داڑھی،اور اپنا ہائیڈروانجیئرنگ ہیٹ پہنے وجود میں اپنے علم کی بے پایاں وسعتوں کو حلم اور عاجزی میں سمیٹے،آنکھیں جھکائے،ہاتھ ناف پر باندھے گویا اس خوبصورت لاسکالا اوپیراہائوس کو تعظیم دیتا ہو۔کمال کی بات ہی تھی کہ اس نے میلان کے نہری سسٹم کو لاکز Locks کے تحت کیا۔اس سسٹم نے 1920ء تک بڑی کامیابی سے کام کیا۔نیچے اسکے چار نوجوان شاگرد مختلف سمتوں میں کھڑے تھے ۔مشتاقان دید کا ایک ہجوم اسکے گرد ڈھیرا ڈالے ہوئے،تصویر کشی اور کہیں ایک دو

پوڈیم کے نیچے لکھی گئی تحریروں کو پڑھنے کی کوششوں میں مصروف تھے۔جب دھوپ زیتونی رنگی ہوتے ہوتے بلند و بالا عمارتوں کے بنیروں پر ٹکنے لگی تب تک انہوں گھومتے گھومتے ڈائون ٹائون کے دائیں بائیں مڑتی گلیوں اوران کے دہانوں سے پھوٹتے کئی اسکوائرز دیکھ لیئے۔مسرور سے انداز میں اس نے آنکھیں اٹھا کر نیلے آسمان کو دیکھا تو اس رب کا شکر ادا کیئے بغیر نہ رہ سکی۔زندگی کے خوشگوار ترین لمحات اسکی عنایت میں تھے کہ جب آپ اپنی پسندیدہ جگہ پر ہوں اور سکون و طمانیت موج زن بھی ہوں۔

وہ کافی کا گھونٹ گھونٹ بھرتی۔سامنے فرش پر کبوتوں کی مست خرامیاں دیکھ رہی تھے۔انکے رنگ ڈھنگ شام کا حسن بڑھا رہے تھے۔وہ چلتے پھرتے Vaya dante اسٹریٹ آگئے۔شام کے ان حسین لمحوں میں وہاں بجتا اکارڈین کی دھن جب فضائوں میں گھونجنے لگتی تو لوگ لطف انداز ہوئے بغیر نہ رہتے۔اسکے ساتھ ساتھ قدیم کرداروں کے کاسٹیوم پہنے پھرتے کردار لوگوں سے ساتھ تصویریں اتروا تے سیر کا مزہ دوبالا کر رہے تھے۔اس نے کافی کا خالی کپ ڈسٹبین کی نظر کیا اور گھوم کر انکے قریب آ کھڑی ہوئی۔جو گپ شپ میں مصروف تھے۔اسکو ئر روشنیوں سے

جگمگانے لگے تھے۔ کیونکہ دھوپ اپنا بوریا بستر سمیٹ چکی تھی۔ تو انہوں نے ولدان کی فرمائش پر ریسٹورنٹ پہنچ کر کھانے کا آرڈر دیا۔ ایمان اپنے پیروں کو ہیل سے آزاد کرتے انکا معائنہ کرنے لگی۔ جو مسلسل چلنے کے بعث ایڑھیاں سرخ ہو چکیں تھی ۔ مگر جوش ابھی بھی اونچائیوں پر تھا۔ سو اس نے ہیل پھر سے چڑھائی اور واشروم تلاش کرنے لگی۔ منہ پر پانی کے چھنٹے مارے اور ہیل اتار کر کرسی پر پیر اوپر کیئے اطمینان سے بیٹھ گئی۔ جیسے اسکی خالہ کا گھر ہو۔ تمام ڈشز نظر انداز کرتے ہوئے اس نے پیزے کا ڈبہ اٹھا کر جھولی میں دھرا۔

برش نے اسے نظروں سے گھورا جیسے کہہ رہا ہو 'بھوکی کہیں کی'۔

آنہہ، آگے کہاں جانے کا ارادہ ہے! وہ بڑا سا نوالہ منہ میں رکھتے ہوئے بمشکل پوچھنے لگی۔

صبر کے ساتھ میری جان، صبر! ولدان نے اسکی کمر سہلاتے ہوئے صبر کی تاکید کی۔

جس پر وہ اسے گھور کر رہ گئی۔

میزیم لیک کیوں نہیں! برش کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ بول پڑی۔ برش کا منہ میں کھانا کا چمچ جاتا رکا۔ تو وہ بھی رک کر اسکا منہ دیکھنی لگی۔

پلیز، میں نے سنا ہے یہاں Pink lake ہے جو بڑا خوبصورت ہے! وہاں چلتے ہیں نا! وہ پرجوش انداز میں بولی۔

نہیں! وہ سپاٹ لہجے میں کہتا ہوا کھانا کھانے لگا۔

اسکا سارا جوش ملیامیٹ ہو گیا۔

وہ برہمی سے اسے دیکھتی جھولی سے ڈبہ اٹھا کر ٹیبل پر رکھنے لکھی۔ برش کے دل میں نہ جانے کیا سمائی۔

وہ بہت دور ہے تب تک تو ہم آدھا میلان گھوم لیں گے، آدھا تو ہم نے دیکھ ہی لیا ہے! اس نے صفائی دی۔

تو آدھا ہم پھر کبھی دیکھ لیں گے نا! پلیز ابھی لیک چلتے ہیں سنا ہے رات کے وقت وہاں پریاں اترتی ہیں!

جھٹ سے پلین حاضر کیا اس نے۔

ہاں تو پریوں کو ہی آنے دو نا چڑیل کا وہاں کیا کام! ولدان کی زبان بے اختیار پھسلی۔

برش کی بے اختیار ہنسی پھوٹی۔ جبکے نبیشہ نے لب دبائے۔

وہ میرا مطلب تھا کہ ! جبکے ایمان کو اپنی طرف گھورتا پا کر اسے احساس ہوا وہ کیا بول گئی ہے۔

ولدان نے بمشکل نوالہ نگلا۔

میں اچھے سے جانتی ہوں تمہارا مطلب ! اس نے ولدان کی کمر پر زوردار دھپ رسید کرتے ہوئے کہا۔

آل رائٹ لیڈیز ! آئی ایم ڈن، تم لوگ کھانا کھالو تو مجھے ایک میسج کر دینا میں یہیں ہو ! وہ نیپکن سے ہاتھ پونچھ کر کرسی دھکیلتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو ہم جا رہے ہیں نالیک ؟ وہ پر امید نگاہ

آل رائٹ لیڈیز ! آئی ایم ڈن، تم لوگ کھانا کھالو تو مجھے ایک میسج کر دینا میں یہیں ہو ! وہ نیپکن سے ہاتھ پونچھ کر کرسی دھکیلتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

تو ہم جا رہے ہیں نالیک ؟ وہ پر امید نگاہوں سے اسے دیکھتی بولی۔

اب وہ نا کیسے کر سکتا تھا۔ جیسے تم لوگ چاہو ! کہتے ہوئے باہر کی طرف چلا گیا۔

ہرِرررررررے ے ے ے ے!اس نے چلاتے ہوئے ہاتھ اوپر کی جانب اٹھائے نعرہ لگایا۔آس پاس کے لوگ عجب نگاہوں سے اس دیوانی کو دیکھنے لگے۔وہ انہیں دانت دکھاتی فوراہاتھ نیچے کرنے لگی۔پیزا کی طرف متوجہ ہوئی جس میں آخری پیس بچا تھا۔

میرا پیزا کہاں گیا؟اسے صدمہ ہوا۔

وہیں جہاں اسے ہونا چاہیئے تھا!ولدان نیپکن سے ہاتھ صاف کرتی ہوئی بولی۔

تم نے کھایا نا؟؟وہ شکی نگاہوں سے دیکھنے لگی۔

ولدان نے فرمانبرداری کے تمام ریکارڈ توڑتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا بس پھر کیا تھا ۔وہ آگے آگے اور ایمان پیزے کا آخری پیس کے نوالے لیتی اسکے پیچھے پیچھے۔

نبیشہ ارے ارے!کرتی رہ گئی۔مگر مگر وہ ننگے پیروں سے پورے ہوٹل میں اسکے پیچھے دوڑنے لگی جب تک کہ اسے دبوچ نہ لیا۔

****

****

It's been a long day without you my friend

And I'll tell you all about it when i see you again

We've come a long way

From where we began

And I'll tell you all about it when i see you again

OH,OH,OH,OH,OH,OH

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ سب یک زبان ہو کر ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے تیز تیز چیختے سمندر کی لہروں پر گھومنے لگے۔

چھوڑو مجھے میں گر جائو نگی! نبیشہ ہنستے ہوئے چلائی۔اووواووواووو! ایمان سنی ان سنی کرتی اسکے کان کے قریب منہ لے جاتے ہوئے چلانے لگی۔

ان سے کچھ دوری پر پڑے ٹیپ ریکاڈر میں 'وز خلیفہ کا سونگ اٹس بین آلونگ ڈے چل رہا تھا۔جو اسکے کلاس فیلوز یہاں لائے تھے۔نبیشہ ان سے دوری بناتے ہوئے

گھٹنوں پر ہاتھ رکھے گہرے گہرے سانس لینے لگی۔وہ ہمیشہ پانی سے گھبراتی تھی۔ مگر آج کا دن انکے لیئے بہت اسپیشل اور یادگار تھا۔وہ ہمیشہ اس دن کو یاد کر کے افسردہ ہونے والی تھی۔وہ لوگ آج اتنا ہنسے تھے جتنا وہ اپنی پوری زندگی میں نہیں ہنسی تھی۔

یااللہ! ہماری خوشیوں کو کسی کی نظر نہ لگے!اس نے نظر اٹھا کر کھلکھلاتی ہوئی ایمان کو دیکھتے شدت دل سے دعا کی۔زندگی سے بھرپور مسکراہٹ تھی اسکے چہرے پر۔کیا ہوا ؟؟؟؟ برش اپنے بالوں کو ہاتھ سے جھٹکتا ہوا اسکے قریب آ کھڑا ہوا۔

تمہیں بھی! وہ حیرانگی اسکے بھیگے کپڑوں کو دیکھ رہی تھی جوان لوگوں کی شرارت کا شکار ہو کر آ رہا تھا۔

They are insane !

برش نے مسکراتے ہوِئے ناک بھوں چڑھاتے ہوئے۔ان لوگوں کی طرف اشارہ کیا ۔جن میں ولدان اور ایمان بھی تھی۔جو دیوانوں کی طرح ناچتی گاتی، کبھی کسی کو پانی میں دھکیل دیتی تو کبھی ریت میں ڈبکی دلواتی بلکل پاگل لگ رہی تھیں۔وہ لوگ اس وقت لیک پر موجود تھے۔رات کے تقریبا دس بجنے کے قریب تھے۔

آئے تو وہ لوگ اکیلے ہی تھے اتفاق سے انہیں ایمان اور ولدان کے مشترکہ کلاس فیلوز مل گئے۔ جو ابھی تک تماشے لگانے میں پیش پیش تھے۔ وہ دونوں بھی انکی شرارتوں سے بچ نہیں پائے تھے۔ اس نے کیمپ سے لکڑی کی بنی دو چیئریں باہر کھینچیں اور ریت پر رکھتے ہوئے بیٹھ گیا۔ نبیشہ بھی اسکے قریب آ بیٹھی۔

کتنی خوبصورت جگہ ہے نا! دل کرتا ہے بس، سب فکروں، غموں، دکھوں کو بھلائے یہاں بسیرا کر لیں! وہ جذب سے غیر مرئی نقطے کو گھورتی ہوئی بولی۔

واقعی! سہی کہا تم نے، یہ جگہ جادوئی ہے انسان کو پینوٹائیز کو لیتی ہے! وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

اچھا، وہ اس طرف کیا ہے؟ وہ پہاڑوں کی اونچی چوٹی پر بنی عمارت سے پھوٹتی روشنی کی کرنوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے پوچھنے لگی۔

برش نے نظر اٹھا جزیرے کی جانب دیکھا۔

وہ آئی لینڈ ہے! طلسمی آئی لینڈ، بہت خوبصورت ہے ! اسکی مسکراہٹ سمٹی۔

چلیں وہاں دیکھنے! اس نے انوکھی خواہش ظاہر کی۔ آنہانہ! ہم وہاں نہیں جا سکتے! وہ

مایوسی سے کندھے اچکا کر بولا۔

پر کیوں؟ وہ تعجب سے پوچھنے لگی۔

کیونکہ۔۔۔۔وہ گہری سانس لیے کر بات ادھوری چھوڑتے ہوئے ناچتے گاتے ان لوگوں کو دیکھنے لگا۔

کیا ہوا؟ نبیشہ نے ایک نظر اسکے تعاقب میں ڈالی اور چونک کر پوچھنے لگی۔

ہم وہاں 'دیکھنے' بھی نہیں جا سکتے کیونکہ وہاں سزیلینس کا قبضہ ہے یعنی وہ اس جزیرے کے مالک ہیں! وہ اسکی طرف جھکتے ہوئے زرا آہستگی سے بولا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نبیشہ کے سر پر گویا آسمان آ گرا ہو۔

س سز سزیلیں زز! اسکا رنگ فق ہوا۔

برش نے نا سمجھی نے بھنویں سکیڑیں۔

سزیلین مافیا! اسکے گلے کی گلٹی ڈوب کر ابھری۔

تمہیں کیسے پتا کہ میں 'مافیا' کی بات کر رہا ہو؟

وہ قدرے حیرانی سے بولا۔

نبیشہ کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔وہ لاجواب ہوئی۔اس کیسے پتا؟

مجھے۔۔۔مجھے بھلا کیسے پتا ہو گا!ایسے ہی تکا لگایا

وہ بوکھلائی۔

بائے داوے آج صبح جن سے سامنا ہوا وہ بھی یہی لوگ تھے نا؟؟؟اس نے ڈرتے

ڈرتے پوچھا۔

برش نے ایک نگاہ اس پر ڈالی اور سر اثبات میں ہلایا۔وہ کچھ تو چھپا رہی تھی۔

نبیشہ کی آنکھوں میں خوف وہراس پھیل گیا۔

ووہ'بَیچ'جو اس شخص کے پاس تھا!وہ!!؟؟؟

اسکے لفظ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے لگے۔وہ خود بھی نہیں جانتی تھی وہ اتنا کس چیز سے

خوفزدہ ہے۔

وہ'بیچ انکی نشانی ہے،وہ صرف انہی کے لوگوں کے پاس ہوتا ہے یعنی جو انکے لیئے خاص

ہوں یا جو انکے لیئے کام کرتے ہو!برش گہرے سانس اندر کھینچتا ہوا بولا۔

وہ وہاں کیوں آئے تھے؟؟؟اسکے معصومانہ سوال پر برش بے اختیار مسکرایا۔

یہ پورا شہر کا پھر یوں کہو کہ یہ پورا ملک انہی کا ہے،

وہ جب چاہیں جہاں چاہیں آ جا سکتے ہیں !

وہ عام سے انداز میں بولا۔

پھر بھی کوئی ایک مخصوص ٹھکانہ؟

وہ نہ جانے کیا جاننا چاہتی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com

ہاں وہ لوگ روم میں رہتے ہیں !اب کون جانے سچ کیا ہے اور کیا جھوٹ !ایٹ لیسٹ لوگوں سے تو یہی سنا ہے !اس نے بے اختیار نگاہ اٹھا کر اس جزیرے کی جانب دیکھا۔

صد شکر وہ میلان میں نہیں تھے۔۔۔۔مگر وہ یہاں نہ ہوتے ہوئے بھی ہر جگہ تھے !

اور سنو !اس آئی لینڈ کا زکر ان دونوں سے مت کرنا خوامخواہ جانے کی ضد کریں گی !جو تقریبا ناممکن ہے !وہ انہیں اپنی طرف آتا دیکھ کر نبیشہ سے بولا۔

Sen iyyim missin abi???

(Are you okay bro?)

ولدان اسکے چہرے پر چھائی سنجیدگی نوٹ کرتی ہوئی پوچھنے لگی۔

iyyyim iyyim !

(good , good)

وہ اسکا گال تھپتھپاتا ہوا اپنی نشست چھوڑ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

Ne oldu ??

)کیا ہوا؟(

ایمان تعجب سے باری باری انکے سنجیدہ چہروں کو دیکھتی ہوئی ولدان سے پوچھنے لگی۔

Bilmiyorum !

)پتا نہیں(

وہ لاعلمی سے کندھے اچکاتی اپنے کپڑوں سے ریت جھٹکنے لگی۔اچھا نبیشہ تم!

ایمان پلیز میں بہت تھک گئی ہوں! وہ ہاتھ اٹھا کر ٹوکتی ہوئی اسکی بات پوری سنے بغیر

کیمپ کی جانب بڑھ گئی۔اسے کیاہوا؟ایمان ہاتھ اٹھا کر رہ گئی۔

روم می !رومی ! وہ کپکپاتے ہاتھوں سے رومی کا نمبر ڈائل کرنے لگی مگر ناکام رہی۔

کیونکہ اسکا نمبر اب بھی بند جارہا تھا۔

رومی کہاں ہو تم؟؟؟ یااللہ رحم کر۔انکی خوشیوں پر جیسے اوس پڑ گئی تھی اچانک سے۔

اب کون جانتا تھا آگے کیاہونے والا تھا۔وہ جتنا ہنسے تھے قسمت انہیں دگنا رلانے والی

تھی؛

****

****

سر یہ دیکھیں !ثنان تقریبا بھاگتے ہوئے آفس کا دروازہ دھکیل کر اندر داخل ہوا۔

کیاہوا اتنے بوکھلائے کیوں ہو !اطہر کرسی دھیکلتا ہوا ٹیبل کے قریب ہوا۔

یہ اسلام آباد کے کسی پرائیویٹ کمپنی کا ریکارڈ ہے,اور کل ہی یہاں سے ہزاروں

ویڈنگ کارڈ پرنٹ آئوٹ ہوئے ہیں ROMESA WEDS!

REHMANکے نام سے !

وہ ایک ہی سانس میں بولا۔

اطہر چہرے کا رنگ اڑ گیا۔

آآر یو شیور؟؟؟ وہ شاکڈ رہ گیا۔

یس آفکورس سر! ہمیں کوئی ایکشن لینا چاہیئے سر، آئی ایم ہنڈرڈ پرنسٹ شیور وہ زبردستی رومیصہ سے شادی کر رہا ہے !

اطہر نے اپنے بال مٹھیوں میں جکڑے۔اسکی آنکھیں جلنے لگیں تھی۔

یہ شادی کسی قیمت پر نہیں ہونی چاہیئے ! وہ چیخا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ثنان حیرت کے سمندر میں غوطازن ہوا۔یہ 'وہ' چیف تو نہیں تھے۔یہ تو کوئی اور ہی تھے۔اسکے اندر کچھ کھٹکا۔کہیں وہ رومیصہ کو پسند تو نہیں کرنے لگے؟ مگر ان کی تو انگیجمنٹ ہونے والی تھی ! !!

تم یہاں کھڑے کھڑے کیا کر رہے ! جاؤ اور لوکیشن پتا کرو ! وہ اشتعال انگیزی سے چیخا ۔اسکا ہمیشہ غصے پر کنٹرول رہتا تھا چاہے جیسے بھی حالات ہوں۔مگر نہ جانے اسے کیا ہوتا جا رہا تھا۔رومیصہ کے معاملے میں حد سے زیادہ کانشس ہو رہا تھا۔

وہ اسلام آباد میں ہیں سر! یہ دیکھیں !

ثنان لیپ ٹاپ لیئے پھر سے حاضر تھا۔

This marriage is going to be 'official marriage

'سر مجھے لگتا ہے ہمیں پلین کے تحت وہاں جانا چاہیئے، چونکے وہ لوگ آفیشلی یہ شادی کر رہے تو وہاں میڈیا بھی انوالو ہو گا! اگر ہم نے کوئی ایکشن لیا تو یہ اپنے پیروں پر کلہاڑی مارنے کے مترادف ہو گا سر! وی نیڈ آپلین !

اطہر پریشانی سے سر ہلاتا کرسی پر ڈھے گیا۔

میٹنگ ارینج کرو! جتنی جلدی ہو سکے! کمشنر صاحب کے علم میں بھی بات ہونا ضروری ہے کہ ہم کیا کرنے جا رہے ہیں! وہ ٹیبل سے فون اٹھا کر باہر نکل گیا۔

****

قسط21 :

از قلم: اوزائے زِہان

وہ لوگ اسے بے ہوشی کی حالت میں پرائیویٹ پلین میں ڈال کر لاہور سے اسلام آباد

لے آئے تھے اور اس کو علم بھی نہیں ہوا۔ وسیع حال نما لائونج میں ڈیذائنر رنگ برنگے عروسی ملبوسات صوفوں پر پھیلائے،

بقیا سامان بھی نمائشی انداز میں پھیلائے

*ہونے والی دلہن کے انتظار میں تھے۔ جو بدنصیب اس سے لاعلم تھی۔

اسکی آنکھ شور کے تحت کھلی۔ اس نے نظر گھما کر کمرے میں ڈالی تو خود کو ایک نئی جگہ پر پایا۔ یہ وہ کمرہ نہیں تھا جہاں وہ کئی وقتوں سے قید تھی۔ اُس کمرے کا تو چپہ چپہ اسے منہ زبانی حفظ ہو چکا تھا۔ وہ ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ اسی لمحے دروازہ کھلا اور رحمان مسکراتے ہوئے اندر داخل ہوا۔

ویلکم ٹو آر ہائوس مائی لو! اسکی مسکراہٹ رومیصہ کو نفرت سے رخ موڑنے پر مجبور کر گئی۔

کم آن! تھوک بھی دو غصہ! چلو برائڈل ڈریس کا انتخاب کر لو کل ہماری شادی ہے! وہ اسکے پشت پر بندھے ہاتھ کھولنے لگا۔

وہ تنزیہ انداز میں مسکرائی۔ کیسی شادی کہاں کی شادی؟؟

کوئی ہوشیاری نہیں! وہ اسکے منہ سے کپڑا ہٹاتے ہوئے تنبیہی انداز میں بولا اور جھک کر پیروں کی گرہیں کھولنے لگا۔اس نے سوچ لیا تھا چاہے اسے بھاگنے کا بھی موقع ملے یا نہ ملے۔ مگر وہ شادی تو کسی صورت اس سے نہیں کرے گی! البتہ اگر وہ مر گئی تو انہیں بھی ساتھ لے کر مرے گی! یہ تو طے تھا۔

چلیں! وہ مسکرا کر اسکی طرف اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے بولا۔اور وہ مسکرا بھی نہ سکی۔ سفید اور گولڈن انٹیریئر کے ساتھ وہ حال نما کمرہ نہیں محل لگ رہا تھا۔ہر طرف چہل قدمی تھی لوگ پھولوں سے صحن سجا رہے تھے۔اور کچھ لوگ لائونج میں پھیلاوہ پھیلائے کھڑے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لال رنگ کے عروسی لباس دیکھ کر اسکا حلق تک کڑوہ ہو گیا۔

اگر کوئی ہوشیاری کی تو سوچ لینا میں تمہارا کیا حشر کرونگا! سنا تم نے؟ وہ اسکے کان میں سرگوشی کرتا۔ مسکرا کر اسے ڈیزائنر کے حوالے کیئے حال نما کمرے سے نکلتا چلا گیا ۔وہ بے دلی سے ان رنگین جوڑوں کو دیکھتی جا رہی تھی! اسکا دل خون کے آنسو رونے لگا۔ قسمت نے اسے یہ دن بھی دکھانا تھا۔اسے اندازہ نہیں تھا۔اور کتنا سہتی وہ پل پل مر رہی تھی۔اس سے تو اچھا ہوتا وہ لوگ اسکی فیملی کے ساتھ ساتھ اسے بھی مار دیتے۔

کیاہوامیم !آپکو کوئی ڈریس پسند آیا؟وہ لڑکی گہری نظروں سے اسے دیکھتی پوچھنے لگی۔

تمہارے پاس اسکے علاوہ اور کپڑے ہیں؟اس نے تیزی سے آنسو پوچھے اور پلٹ کر اسے بولی۔

یس میم وی ہیو آہیوج کلیشن !ویٹ آمنٹ !

وہ خوشدلی سے کہتی وہاں سے ہٹ گئی۔اس نے تیزی سے کپڑے ادھر ادھر کرتے ہوئے موبائل تلاشنا چاہا مگر بے سدھ۔وہاں ایسا کچھ موجود نہیں تھا۔سونے پر سہاگا سامنے گلاس وال کے اس پار لوگوں کی چہل پہل تھی۔اور وہ وحشی وہیں موجود تھا۔ جبکے نظریں اسی پر جمیں ہوئی تھی۔

ڈیم اٹ !اس نے رخ موڑتے ہوئے نارمل تاثراتوں سے کپڑوں کا جائزہ لینے لگی ۔بظاہر اسکی نگاہیں راہداریوں کی طرف تھی۔اس محل نما گھر کے راستے بھول بھلیاں سے کم نہیں تھے۔وہ پچھلے پانچ منٹ سے یہی سمجھ نہیں پائی کہ کونسا راستہ باہر کی جانب جاتا ہے۔

یہ دیکھیں میم !وہ کپڑوں کا ریک دھکیلتی ہوئی اسکے قریب لے آئی۔رومیصہ زبردستی

مسکرائی۔

یہ سارے بہت اچھے ہیں بس جو تمہارا دل چاہے وہی ڈن کر لو !

لیکن میم انکے ساتھ جیولری اور !

ہاں وہ بھی تم دیکھ لینا !

وہ کنی کتراتی تیزی سے کمرے کی جانب بڑھی۔اور دروازہ سرعت سے بند کیئے سائیڈ ٹیبل کھنگھالنے لگی۔پھر بک ریکس، پھر واشروم، پھر ڈیسنگ روم سب دیکھ لیا۔مگر اسے کوئی قابل استعمال چیز نہیں ملی۔

یااللہ، کیا کروں میں، تو ہی میری مدد کر ! وہ شکستہ حال سی بیڈ پر گری۔سامنے ہلتے پردے دیکھ کر وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔اسے لگا شاید وہاں کھڑکی سے باہر نکلنے کا راستے ہو ۔مگر جونہی اس نے پردے دائیں بائیں سرکائے وہاں دیوار کی جگہ گلاس وال نسب تھا۔ سامنے وہی چہل قدمی تھی اور وہیں رحمان خاور۔وہ اسے دیکھ کر زہر خندی سے مسکرایا

۔

اس نے نفرت سے پردے دوبارہ گرائے۔اور بیڈ پر گرتی سسکنے لگی۔

****

اسکے دباؤ ڈالنے پر بھی اسے اسکے پلین پر کام نہیں کرنے دیا گیا۔اور فیصلہ سنا کر میٹنگ برخاست کر دی گئی۔یہ مفروضہ وہ انکی ایلکشن کیمپئن کی کامیابی سے جاری ہونے کی بناپر لیئے گئے تھے۔انکے مطابق طاقتور سیاسی شخصیت پر ہاتھ ڈالنا اپنی نوکریوں اور جانوں کو خطروں میں ڈالنے کے مترادف تھا۔اور پھر ایک لڑکی ہی تو تھی۔ملک میں نہ جانے کتنی لڑکیاں زبردستی بیاہی جاتی ہیں۔اب سب کی زمہ داری ٹھیکہ تو نہیں لے رکھا نا!

اسکے اکھٹے کیئے گئے ثبوت بھی اکارت گئے۔وہ زخمی شیر کی طرح اپنے آفس میں چکر لگا رہا تھا۔وہ ان کے کسی فیصلے کا پابند نہیں تھا۔اسکے پاس بھی اختیارات تھے۔پولیس فورس تھی۔مگر امید کا کوئی سرا اسکے ہاتھ نہیں آرہا تھا۔

اگر رومیصہ نے اسکے ساتھ آنے سے انکار کر دیا تو؟

اگر اس نے کہہ دیا کہ وہ اپنی مرضی سے یہ شادی کر رہی ہے؟

یہ بھی تو ہو سکتا ہے وہ اسے پہچاننے سے بھی انکار کر دے؟؟؟تو کس بناپر وہ یہ قدم اٹھا

رہا تھا۔اپنی کئی سالوں سے بنائی گئی عزت،اپنی نوکری دائوں پر لگا رہا تھا۔سر آپ کیا سوچ رہے ہیں؟ہم کیا کریں گے؟

ثنان اسے مضطرب انداز میں ٹہلتا دیکھ کر پوچھنے لگا۔مجھے خود کچھ سمجھ نہیں آرہا!وہ تھکے تھکے انداذ میں کرسی پر ڈھے گیا۔

سر پلیز!اسے اکیلا مت چھوڑیں،اسکی مدد کریں وہ واقعی بہت بڑی مصیبت میں پھنس گئی ہے !

ثنان نے استفسار کیا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم کتنے وقت سے جانتے ہو اسے؟اطہر نے تعجب سے پوچھا۔

زیادہ نہیں بس دو چار مہینوں سے،وہ میری بہت اچھی دوست ہے،اور مجھے پورا یقین ہے اس نے جو جو مجھے اپنی فیملی کے بارے میں بتایا سب سچ ہے!اگر ہمارے پاس وقت ہوتا تو میں خود آپ کو تحقیق کے زریعے یقین دلاتا مگر ! پلیز سر!ہمیں اسکی مدد کرنی چاہیئے !

وہ ملتجی ہوا۔چاہتا تو اطہر بھی یہی تھا۔مگر وہ کسی فیصلے پر پہنچ نہیں پا رہا تھا۔

ٹیم تیار کرلو ! اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہااور تمام سوچوں کو پس پشت ڈال کر اٹھ کھڑا ہوا جو ہو گا دیکھا جائے گا۔

یسسس ! ثنان نے جوش سے مکہ ہوا میں لہرایااور اسکے لیئے دروزہ دھکیلا۔

****

میلان سے اگلے دن ہی وہ واپس یونیورسٹی آ گئے تھے۔زندگی اپنی ڈگر پر چلنے لگی۔وہ معمول کے مطابق یونیورسٹی جاتی اور دوسرے کام انجام دیتیں۔

البتہ نبیشہ کی پریشانی معمول سے بڑھ گئی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ رومیصہ سے رابطے کے لیئے کئی کوششیں کر چکی تھی۔البتہ اس نے ہاسپٹل کے ذریعے مسز کاظمی کا نمبر بھی حاصل کر لیا تھا مگر اسے کوئی تسلی بخش جواب نہیں ملا۔ اسے لگا جیسے وہ اس سے کچھ چھپا رہی ہیں۔مگر پھر اس نے اپنا وہم سمجھ کر ٹال دیا۔

وہ بھلا کیوں کچھ چھپانے لگیں اس سے ؟پریشانی دن بدن بڑھتی ہی جا رہی تھی۔انکے مڈز اسٹارٹ ہونے تھے وہ اسکی تیاری میں مصروف تھے۔پھر اس نے ارادہ باندھ لیا تھا کہ وہ پاکستان ضرور جائے گی رومیصہ سے ملنے۔مگر قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا !

کون جانتا تھا وہ اس سے پھر کبھی مل پائے گی یا نہیں؟

****

وہ رات گئے گھر واپس لوٹا۔ چابیاں ڈرار میں پھنکتے ہوئے بیڈ پر تھکے سے انداز میں بیٹھتے ہوئے۔ شوزوں کے لیس کھولنے لگا۔

تمہیں کتنی کالز کی میں نے؟ تم نے میری ایک بھی کال رسیو نہیں کی اطہر! وہ برہمی سے بولیں۔

مام میں بزی تھا! وہ اکتا گیا۔

بزی تھا؟ واقعی یا یوں کہو کہ تمہیں اب ماں بری لگنے لگی ہے! وہ انتہائی لہجے میں بولی۔

یہ کیسی باتیں کر رہی ہیں مام آپ! وہ برہمی سے بولا۔

بلکل ویسی ہی جیسا تم رویہ رکھنے لگے ہو میرے ساتھ! وہ دلبرداشتہ ہوئیں۔

ایسا کچھ نہیں ہے! اس نے نگاہیں چرائیں۔

ہاں انکے فیصلہ سے اسکا دل دکھا تھا۔ مگر دل ہی تو تھا! وہ تو اسکی جان تھیں اسکی کل کائنات۔

آج سارہ آئی تھی تم سے ملنے، کہہ رہی مل کر رِنگ پسند کریں گے ! مگر تم نے کال رسیو نہیں کی میری وہ بے چاری ویٹ کر کر کے واپس چلی گئی ! وہ افسوس سے سر جھٹکتی اسکے برابر میں ٹک گئیں.

میں ضروری میٹنگ میں تھا مام ! اور اگلے کچھ دنو تک ایک کیس پر بزی رہو نگا اسکے بعد کچھ سوچیں گے !

اسکے دل پر چھریاں چلانے لگی تھی منگنی کی بات

مگر وہ پی گیا تھا۔ وہ اپنی ماں کا دل نہیں دکھا سکتا تھا۔ اس نے یہ بات کیسے کہی تھی یہ وہی جانتا تھا۔

کھانا کھائو گے ! وہ اسکے شانے پر محبت سے ہاتھ رکھتی ہوئی پوچھنے لگی۔

نہیں مجھے بھوک نہیں بس فریش ہونے کے بعد آرام کرو نگا ! بہت تھک گیا ہوں ! اس نے نم آنکھیں چھپائیں۔ اور اٹھ کھڑا ہوا۔ کبڈ سے کپڑے نکال کر واشروم میں گھسا۔ وہ جانتی تھیں انکا بیٹا دکھی ہے اس فیصلے سے۔ مگر رومیصہ سے اطہر کا کوئی جوڑ نہیں تھا۔ وہ ایک پڑھا لکھا مضبوط فیملی بیک گرائونڈ سے تعلق رکھنے والا شاندار انسان

تھا۔

اور کہاں رومیصہ ! معمولی سی جرنلسٹ ! انکا واقعی کوئی جوڑ نہیں تھا ! اور پھر بن ماں باپ کی بچیوں کو سماج اسی طرح کی الزام تراشیوں کے بعد کنارے کر دیا کرتا تھا۔ یہی زمانے کی رِیت تھی۔ یہی کڑوا سچ تھا۔

****

وہ جب سے آئی اسی کمرے میں نظر بند تھی۔ رات کا کھانا بھی اسکے کمرے تک پہنچا دیا گیا تھا۔ سوچ سوچ کر اسکا سر درد سے پھٹنے لگا تھا۔ اور اعصاب شل ہونے لگے۔ مگر راستہ نہ سجھائی دے رہا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گھڑی اس وقت صبح کے پانچ بجنے کا سندیسہ دے رہی تھی۔ وہ رات بھر نہیں سوئی تھی ۔ جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا اسے موت نزدیک آتی دکھائی دے رہی تھی۔ اس نے سوچ لیا تھا یا تو آر یا پار ! شادی وہ کسی صورت نہیں کرے گی چاہے اسکی جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔ وہ حتمی انداز میں اٹھی اور وضو کرنے کے بعد نماز ادا کی۔ دعا کے لیئے ہاتھ اٹھائے تو آنسو بھل بھل اسکی آنسو سے بہنے لگے۔

کیا تھا اسکے پاس ! کچھ بھی تو نہیں، وہ کسکا ساتھ مانگتی، کسکی خیرت، کسکی سلامتی کی دعائیں مانگتی ! ہاں ؟ پھر اسے یاد آیا اسکی دو بہنیں تھیں بے شک وہ اسے ناراض کر کے گئیں تھیں مگر اسکے جگر کا ٹکڑا تھی وہ دونوں ! اگر مجھے کچھ ہو جائے نا آج تو انہیں کبھی پتا نہ چلنے دینا یا اللہ ! میں نہیں چاہتی وہ اس دلدل میں آکر پھنس جائیں ! بس انکی حفاظت کرنا وہی میرے لئے سب کچھ ہیں ! وہی میری زندگی ہیں ! میرے میری ذات بعد میں ہے اور ہمیشہ سے تھی، میں نے انکو اول پر رکھا ہے بس میں اور کچھ نہیں مانگتی تجھ یارب سوائے انکی خوشیوں کے، انکی جھولی میں ہزاروں خوشیاں ہوں، اس نے ڈھیر ساری دعائیں کیں انکے لیئے اور جائے نماز لپیٹ کر ایک طرف رکھ دیا۔

اور سساتے کے لیئے لیٹ گئی۔ نیند تو اسے بچپن میں آتی تھی۔ اب تو وہ جب تک سلیپنگ پلز نہ لے لیتی اسے نیند نہیں آتی تھی۔ وہ بے رونق نگاہوں سے چھت کو گھورنے لگی آنسو اسکی گالوں سے پھسلتے اسکے بالوں میں جذب ہونے لگے۔ اس نے دھیرے سے پلکیں میچ لیں۔۔۔۔

****

میم میم کی آواز پر اس نے کسمسا کر پلکیں وا کیں !

کوئی زور زور سے اسکا کندھا ہلا رہا تھا۔وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔ سرخ لباس اسکے دائیں جانب بیڈ پر پڑا تھا۔اس نے نگاہ گھماتے اپنے سامنے کھڑی اجنبی لڑکی کو دیکھا۔آپ یہ پہن لیں اسکے بعد ہمیں آپکو ریڈی بھی کرنا ہے سر نے ہمیں صرف آدھے گھنٹے کا ٹائم دیا ہے ! وہ لڑکی اسے ہونکوں کی طرح اپنی طرف دیکھتا پا کر بولی۔

ٹائم،ٹائم کیا ہو رہا ہے ! وہ بوکھلائی۔دن کے دس بج رہے تھے۔گلاس وال کے پار سورج کی کرنیں اسکے کمرے کو روشن کر رہی تھیں۔

وہ مضطرب سی لب کاٹتی کشمکش کا شکار تھی

کیا کرے ؟ کیا نہ کرے ؟؟ بھاگنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔راہداری کے ہر کونے پر لمبے تڑنگے جوان کھڑے تھے۔

میم آپکا ناشتہ ! وہ شخص ٹرالی دھکیلتے ہوئے اندر لے آیا۔اس نے بے زاری سے نظر ناشتے پر ڈالی اور پیشانی مسلتی کمرے میں چکر کاٹنے لگی۔

آپ ناشتہ کر لیں جلدی سے میں تب تک اپنی ہیلپر کو بلا لوں پھر آپکا میک اپ اسٹارٹ کریں گے !

وہ لڑکی تاکید کرتی باہر نکل گئی۔

اس شخص نے جلدی سے دروازہ بند کیااور اسکی جانب مڑا۔رومیصہ نے نہ سمجھی سے یہ منظر دیکھا

ہے گرل؟؟؟دیکھواس بار مت کہنا کہ تم مجھے نہیں جانتی!وہ شوخی سے بولا۔

ہاہ!ث۔۔۔۔ثنان تم؟خوشی اور غم کے ملے جلے تاثراتوں سے منہ پر ہاتھ رکھے حیرانگی سے بولی۔

اس نے جواباً آنکھیں جھپکائیں۔وہ بے اختیار آنسو بہانے لگی۔کوئی تو تھا!جسکے لئے وہ معنی رکھتی تھی۔

اوکے اوکے!وہ بوکھلایا۔

تم،تم میرے لیئے آئے ہو!وہ اسکا ہاتھ تھام کر بے یقینی سے پوچھنے لگی۔

نہیں تمہاری شادی کرسیاں ٹیبل لگانے آیا ہوں!اس نے برا مانتے ہوئے کہا تو وہ ہنس دی۔

اس بے رونق چہرے پر زندگی سے بھری مسکراہٹ دیکھ کر ثنان بھی مسکرایا۔

چلواب جلدی سے میری بات سنو! میرے پاس زیادہ ٹائم نہیں ہے! وہ اسے دروازے سے پرے لے جاتے ہوئے سرگوشیوں میں بولا۔

تم بس عین وقت پر شادی سے انکار کر دینا! اسکے بعد چیف سب سنبھال لیں گے! یاد رہے انہیں بھنک بھی نہیں لگنی چلناچاہیئے کہ ہم نے تمہیں یہ کرنے کو کہاہے ایسا ظاہر ہو کہ تم سے زبردستی کی جارہی ہے !

ویسے یہ سچ ہے نا؟ وہ آخری جملہ تمسخرانہ انداز میں بولا۔

ظاہر ہے! وہ جھٹ سے بولی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور یہ چیف بیچ میں کہاں سے آگئے؟؟اسے تعجب ہوا۔

وہ کہاں؟ بیچ میں تو تم آئی ہو میڈم کیاہورہاہے سب! وہ شوخی سے کہنی مارتے ہوئے بولا

۔

کیا؟ میں سمجھی نہیں؟اس نے نا سمجھی سے بھنویں سکیڑیں۔اس سے پہلے اسے کوئی جواب ملتا دروازہ بجا۔اور رومیصہ کے قدموں تلے زمین نکل گئی۔وہ اسے خاموشی رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے دروازے کے پیچھے جا کھڑا ہوا۔اور اشارے سے اسے

دروازہ کھولنے کا کہنے لگا۔

اس نے سر ہلاتے ہوئے دروازہ کھولا۔

آپ نے ناشتہ کر لیا ! وہ جیولری کے سرخ ڈبے لیئے اندر داخل ہوئی اور انہیں لیئے ڈریسنگ کی جانب بڑھی . ثنان نامحسوس طریقے سے دروازے کی اوٹ سے نکلا اور باہر کی طرف بڑھ گیا۔ تو رومیصہ کی جان میں جان آئی۔

یہ کیا آپ نے تو کچھ کھایا ہی نہیں !

ہاہاں میں، میں بس کھانے ہی والی تھی ! وہ بدحواسی سے بولتی ہوئی جلدی جلدی لقمے لینے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

آج بھی خاور حسین کی خاص تاکید پر سکیورٹی اسکے زمے تھی۔ وہ مرتا کیا نہ کرتا اسے یہ کرنا پڑا۔

اسکی ڈیوٹی تھی یہ البتہ وہ دوسرے لوگوں کی طرح انہیں خوش کرنے کے لیئے نہیں بلکے اپنا فرض سمجھ کر کرتا تھا۔ اور پھر اسے سینیئرز کے آرڈرز بھی موصول ہوئے تو

اسے کرنا پڑا۔وہ سفید کے اوپر بلٹ پروف جیکٹ پہنے ہوئے تھا۔وہ کئی راتوں بے سکونی کا شکار تھا۔

اسکی آنکھیں اس دشمن جاں کو دیکھ کر ترس گئی تھی۔وہ بھول چکا تھا۔آج صبح اسکی ماں نے اسے دو دن بعد منعقد کی گئی منگنی کی خبر 'خوش خبری' کے طور پر سنائی تھی۔جو اسکے دل پر قہر بن کر ٹوٹی تھی۔مگر اس نے ظاہر نہیں کیا تھا۔اسکے لیئے اس وقت رومیصہ سے ضروری کچھ نہیں تھا۔

کیا چیف صاحب؟؟آج میری شادی ہے اور آپ لگتا ہے خوشی میں تیار ہو کر آنا بھول گئے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اپنی ٹیم کو انسٹرکشنز دے رہا تھا۔جب شوخ آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی

رحمان اسے سرتاپا دیکھتا ہوا تمسخرانہ انداز میں بولا۔۔میں یہاں اپنے آفیشل کام سر انجام دینے آیا ہوں!نہ کہ تمہاری سو کالڈ شادی میں شریک ہونے!

وہ سپاٹ لہجے کہتے ہوئے دوبارہ مڑا۔

رحمان ڈھٹائی سے ہنس پڑا۔

چلو پھر،انجوائے کرو!بظاہر وہ اطہر کو سنانے کی خاطر بولا تھا۔

مگر اس نے سنی ان سنی کرتے ہوئے کوئی رد عمل ظاہر نہیں کیا۔وہ حیران تھا۔اسے کیسے معلوم؟یا پھر!ہو سکتا ہے وہ صرف اندازے لگا رہا ہو!

سب اوکے ہے سر میں نے اسے سمجھا دیا ہے!

ثنان اسکے بگل میں آ کھڑا ہوا۔

آر شیور ثنان؟وہ زیادہ پر امید نہیں تھا۔

شیور سر!دیکھنا آپ وہ ایسی ایکٹنگ کرے گی،ایسی ایکٹنگ کرے گی نا آپ دنگ رہ جائو گے!میں بتا رہا ہوں میری دوست ملٹی ٹیلنٹڈ ہے آپ خوامخواہ بے چاری پر شک کرتے۔۔۔۔۔۔

کڑے تاثراتوں سے اطہر کو اپنی طرف دیکھتا پا کر اسکی کینچی کی طرح چلتی زبان کو بریک لگی۔

میں معاذ سے رپورٹ لے کر آتا ہوں!

اس نے کھسکنا ضروری سمجھا۔

آئی ہوپ سب پلین کے مطابق ہو! اطہر نے دل سے دعا کی۔ وہ اسے اب اور تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا۔ شاید اسی کو محبت کہتے تھے لوگ۔

****

ایوارڈ سر منی پہنچتے تک اس کے نفاست سے سیٹ کیئے گئے بال ماتھے پر آ چکے تھے۔

....

وجہ تھی اسکی بے سکونی وہ اس حلیے حد سے زیادہ بے زار تھا۔..... گاڑی جھٹکے سے رکی ۔اس نے باہر نکل کر ہاتھ بڑھایا۔ وہ اسکا ہاتھ تھامے باہر نکل آئی۔۔۔۔

اسی لمحے کئی اسپورٹ لائٹس انکے چہروں کی چمک کو دوبالا کرنے لگیں۔ یشم اندر ہی اندر اپنے فیصلے پر خود کو ستا ہوا۔ بظاہر تاتیہ کا ہاتھ تھامتے ہوئے ان گنت کیمروں کی جانب منہ کیئے مسکرایا۔

دوسری جانب لوگ اسے دیکھ کر پاگل ہونے لگے۔ جنکے آگے ایک طرف ریکنگ لگا کر راستہ روکا گیا تھا۔ مگر وہ دیوانے کہاں ماننے والے تھے۔ وہ چیخ چیخ کر اسکی توجہ اپنی طرف دلانے لگے۔ چار و ناچار اسے جانا پڑا۔ وہ تاتیہ کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے آگے

بڑھااور پین تھام کر اپنے سامنے ابھرتے کاغذوں پر سطریں کھینچھنے لگا۔۔۔۔

اور پھر کئی آوازوں کو ایک مسکرا کر کہے جانے والے 'تھینک یو' سے دباتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔

ایسا نہیں تھا کہ اسے اپنے مداحوں کی پرواہ نہیں تھی۔ مگر وہ کبھی کبھی اس 'نیم اور فیم' والی زندگی سے عاجز آجاتا تھا۔ جہاں جاتا لوگ اسکے پیچھے پیچھے آتے۔اس نے تقریبا دنیا کا سارا نقشہ کھنگال ڈالا تھا کہیں تو کوئی ایسا ملک ہو گا جہاں لوگ اسے نہ جانتے ہوں ! مگر نا ممکن۔یشم؟؟؟؟تاتیہ کی آواز پر وہ رکا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ کیا؟ نہیں ! پھر سے۔۔۔۔

وہ ریڈ کارپٹ پر کھڑی تصویریں بنواتی تاتیہ کو دیکھ بولا۔ کم آن؟؟ وہ بظاہر مسکراتے ہوئے نظروں گھورتی ہوئی بولی۔۔۔۔تو اسے آنا ہی پڑا۔

وہ ایک منٹ' کہتے ہوئے انگلیوں سے اسکے بال سنوارنے لگیں۔ مگر کچھ دیوانوں نے کھچا کچھا ان لمحات کو کیمرے کی آنکھ میں قید کر لیا یہ جانے بغیر کہ کسی کے لیئے یہ تکلیف کا باعث بھی ہو سکتے ہیں۔۔۔۔

یشم اس وقت ناراض بچے سے کم نہیں لگ رہا تھا۔ مگر بظاہر وہ تمام کیمروں کی طرف مسکرا کر دیکھتا۔ باقی آوازوں کو نظر انداز کیئے۔۔۔۔۔

ہاتھ ہلا کر اندر چلا گیا۔ یہ بے نیازی بھی

اسکی ایک 'ادا' تھی۔ جو صرف اسی پر سوٹ کرتی تھی۔ کیونکہ وہ یشم تھا اپنے نام کا ایک نہ اسکے جیسا کوئی تھا نہ وہ کسی کے جیسا تھا۔۔

لوگ عش عش کر اٹھنے لگے۔۔۔ جن میں سر فہرست ریڈ کارپٹ پر پہلا قدم رکھتی ایپرل اونل بھی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

SAINT LOSCIA STATION | ITALY

نوجوان افریقی نے اپنے پیچھے آتے لوگوں کو اشارہ کیئے وہیں رہنے کا کہا۔۔۔

اور اسٹریٹس پر رکھی بینچوں میں سے ایک پر آ بیٹھا جہاں پہلے سے ہی ایک شخص منہ کے آگے اخبار جمائے بیٹھا تھا۔

سنا ہے تم مجھے مارنے والے ؟اس کے بیٹھتے ہی وہ بول پڑا !اور آنکھوں کے سامنے سے اخبار ہٹا کر ایک اچٹتی نظر اس پر ڈالی۔

کیا کروں موقع بھی ہے دستور بھی !وہ شخص اخبار کے نیچے سے بندوق اسکی طرف سرکاتا ہوا بولا۔

اچھا !یعنی مجھ سے بھی نمک حرامی اب !بحرام کے لب کا کونا ہلا۔

اب کوئی اتنی رقم دے تو ایمان ڈول ہی جاتا،اسکے لہجے سے لالچ کی بو آرہی تھی۔۔

کتنے پیسوں سے ڈولنے لگا ہے تمہارا؟؟؟؟

وہ اخبار ٹیبل پر پٹختا کرسی پر پھیلا۔

پچیس لاکھ۔۔اس افریقی شخص نے کہتے رخ موڑ کر اپنے ساتھی کی جانب دیکھا جس نے ہاتھوں کی انگلیوں پر گنتی گنوائی۔

میں تمہیں اسکا ڈبل دونگا تم ایسا کرو ایمان کو مار دو!

اس شخص کے چہرے کی ہوائیاں اڑنے لگیں۔

لیکن ایمان کیوں تمہارے لیئے کانٹریکٹ فارمان (فرمان) نے دیا ہے !وہ شخص تذبذب

کا شکار ہونے لگا۔

کیا فرق پڑتا ہے،

ہے تو ایک ہی پیداوار باپ مرے یا بیٹا! وہ آرام دہ لہجے میں بولا۔

تم مجھے مروائے گے! اسکے چہرے پر پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔ یمان ایسا خطرناک شیر تھا جس کے منہ میں ہاتھ ڈالنا اپنی موت کو دعوت دینے کے برابر تھا۔

اور اگر بحرام کی بات نہ مانتا تو وہ اسے مار دیتا.

اگر فرمان کی بات ٹھکراتا تب بھی اسکے ہاتھوں مارا جاتا۔ وہ بری طرح سے پھنس چکا تھا

۔

بہرام نے اسکے چہرے پر چھائے مایوسی کے آثار دیکھے اور دلکشی سے مسکرایا۔

بھلا اور کوئی تھا۔ جو اس سے بہتر 'گیم' پلے کر سکتا تھا۔ وہ 'وہی' تھا اپنے نام کا ایک۔۔۔

جہنم میں جائو تم جاہل بد تمیز انسان! بحرام چونک کر مڑا اور آواز کے تعاقب میں دیکھنے لگا۔۔۔ وہ کوئی لڑکی تھی سنہری بالوں والی۔۔۔۔ بہرام اسکا چہرہ نہ دیکھ پایا۔ نوجوان کی گرفت میں مچلتی کائونٹر کلرک پر جھپٹنے کو تیار تھی۔ اس نے غیر دلچسپی سے رخ

موڑااور

آنکھوں پر سیاہ چشمے سجاتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔اس شخص کو کشمکش میں مبتلا چھوڑ کر ٹیبل سے اپنی کافی اٹھائی اور دھیمی چال چلتا اسٹریٹ پار کرتے ہوئے مقابل عمارت میں اندر چلا گیا۔

(NOTE:YA PREVIOUS EPI KA SEEN HAI)-JO DENA BHOL GAI THI

****

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیسی لگ رہی ہے !ان تینوں کی ٹور کے وقت لی گئی تصویر کو پرنٹ آئوٹ کیئے اپنے ٹیبل پر سجالیا تھا۔

ہمم،اچھی ہے !ولدان کھانے کا نوالہ لیتی ہوئی بولی۔پڑھائی میں مصروفیت کے بعث وہ کھانا کئی دنوں سے کمرے میں ہی کھا رہی تھی۔نبیشہ انہیں کھانا دینے کے بعد لائبریری چلی گئی تھی اور وہ دونوں کتابیں سمیٹ کر ستانے کے لیئے تھوڑی دیر لیٹ گئیں۔ویسے بھی رات کے دو بج رہے تھے دو گھنٹوں بعد انہیں واک پر نکلنا تھا اور پھر

وہی روٹین۔

ہے گرلز؟؟؟ یہ انکی کلاس میٹ سلینا کی آواز تھی۔وہ اندر داخل ہوتی دروازہ بند کرنے لگی.

ولدان کا حلق میں جاتا نوالہ اٹکا وہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی۔

جبکے ایمان تیزی سے کھڑکی کے باہر جھانکنے لگی۔

یہ آج چاند کہاں سے نکلا ہے؟؟؟؟

ان دونوں اپنی جگہ حیران ہونا بنتا تھا۔یا تو وہ انہیں کمرے میں نظر نہیں آتی یا تو سوتی ہوئی پائی جاتی۔ایسے میں آج کئی مہینوں بعد اسے *ہیلو ہائے' کرنے فرست مل ہی گئی آخر۔

یہ لو! وہ سرخ لفافہ اسکی طرف بڑھاتے ہوئے بولی۔

یہ کیا ہے؟ ولدان چمچ پلیٹ میں رکھتی ہوئی اسکے ہاتھ سے لفافے لیتی ہوئی بولی۔

پارٹی کے ٹکٹس! وہ پرخوش انداز میں بولی۔

ہیں ہیں؟ کس خوشی میں پارٹی بہن؟

ایمان تیزی سے کرسی پر پیراوپر کیئے بندر کر طرح براجمان ہوئی۔

اور یہ تم ہمیں کیوں دے رہی ہو! ہم کونسا تمہارے دوست ہیں! وہ ولدان سے لفافہ جھپٹتی ہوئی۔صاف گوئی سے بولی۔

مرضی ہے تمہاری، میں نے ویسے ہی تمہیں آفر کی تم لوگ میرے روم میٹ ہو آفٹر آل! وہ کندھے اچکا کر لاپراوہی سے بولی۔

ہمم ٹھیک ہے ہم دیکھیں گے! اس نے نخوت سے گردن اکڑا کر کہا۔تو وہ بھی مسکراتی اپنے بیڈ کی جانب بڑھی۔تمہیں کیا لگتا ہے! وہ دبی دبی آواز میں ولدان کے کان میں بولی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے لگتا ہے کچھ گڑ بڑ ہے! وہ اسی کے انداز میں خفیہ لہجے میں بولی۔

ایمان اسکی شرارت جان کر اسکی کمر میں دھپ رسید کرتی ہوئی بولی۔

ہمارے لاسٹ پیپر والے دن ہے، چل لیں گے تھوڑی آئوٹنگ ہو جائے گی! ولدان آخری نوالہ لیتی سرسری سا بولی۔اور پلیٹ ایک طرف کرتی ہوئی بید کی جانب بڑھی۔

کہاں؟؟ایمان نے پیچھے سے اسکی شرٹ دبوچی

سونے ! بہت نیند آرہی ہے قسم سے باقی کام کل کرلیں گے یار ! وہ ملتجی ہوئی۔

نہیں ابھی کے ابھی ہوگا اسی وقت ہوگا سارا کام ! وہ رعب دار آواز میں بولی۔

Lütfen yaaaa !

)پلیززززز(!

وہ اپنی شرٹ چھڑاتی ہوئی بولی۔

hayir ! Yokkkk

)نہیں س, بلکل نہیں(

وہ اسی کے انداز میں کہتی شرٹ سے کھینچ کر اسے کرسی پر دھکیلنے لگی۔ وہ برے برے منہ بناتی ہوئی کتاب کھولنے لگی۔

تم کتنی کیوٹ لگ رہی ہو ایسے ! وہ تمسخرانہ انداز میں اسکا گال زور زور سے کھینچنے لگی۔

Birakkkk !

)چھوڑووو(

وہ درد سے بلبلائی۔

Askim benim askim

(my love)

وہ محبت سے اسکا سر زور زور سے دائیں بائیں ہلاتی ہوئی بولی۔

ولدان جھکٹے کھا کر سیدھی ہوئی۔اسے کمرے میں چیزیں گھومتے ہوئے دکھائی دیں۔

senden nefret ediyorum

(I hate you)

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry

وہ برے برے منہ بناتی ناک بھوں چڑھاتی ہوئی بولی۔

ben de !

)میں بھی(

وہ پھر سے زچ کرنے کی خاطر اسکی چوٹی کھینچی ہوئی بولی۔

Buuuurrrriiikkkkk

ولدان حلق کے بل چلائی۔ایمان بے اختیار اسکے انداز پر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

saçmalik !

(nonsense)

ولدان کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورتی کتاب پھینک کر بیڈ پر چڑھی۔ایمان ہنستے ہوئے کتاب کھولنے لگی۔

****

وہ عروسی لباس میں سیڑھیاں اترتی کسی اپسرا سے کم نہیں لگ رہی تھی۔اطہر کے سینے میں سانسیں اٹکنے لگیں۔اس نے ہمیشہ اسے سیاہ لباس میں دیکھا تھا۔نہ جانے کیوں وہ رنگین لباس نہیں پہنتی تھی۔مگر آج سرخ جوڑے میں وہ قہر ڈھا رہی تھی۔

رحمان نے اسکی نظروں کے تعقب میں دیکھا۔اور اسی لمحے اسکے شک کی تصدیق ہو گئی ۔وہ نمبر ڈائل کرتے ہوئے پلین بی ایکٹو کرنے کا کہتے ہوئے فون جیب میں ڈالا۔ان کے بیچ ضرور کچھ نہ کچھ چل رہا تھا۔اطہر کی نگاہوں نے اسے سب بتا دیا تھا۔

خوبصورت ہے نا؟'میری ہونے والی دلہن' وہ اسکے قریب ہوتا ہوا خباست سے آنکھ دبا

کر بولا۔

اطہر نے ضبط سے لب اور آنکھیں ساتھ میچیں۔اسکا دل چاہا اپنی بندوق میں تمام گولیاں اسکے سینے میں اتار دے۔ قاضی۔۔۔۔میڈیا۔۔۔خاور حسین سب حال میں موجود تھے۔اسکا دل چاہا اپنی محبت ان سے چھین کر کہیں دور لے جائے۔جہاں کوئی دکھ کوئی غم اسکے نزدیک نہ آنے پائے۔وہ سرخ نگاہوں سے اسے دیکھتی اسکے قریب سے گزر کر سامنے سجے صوفوں پر جا بیٹھی۔اطہر کا دل بہت زور سے دھڑکا۔وہ اس سے کچھ ہی قدموں کی دوری پر تھی۔مگر!ایسا کیوں لگ رہا تھا۔وہ اس سے ہمیشہ کے لیئے دور جانے والی ہے۔قاضی صاحب نے نکاح پڑھوانا شروع کیا۔اطہر نے بے چینی سے پہلو بدلا۔

کام ڈاون چیف!سب کچھ ہمارے مطابق ہو گا!ثنان اسکی بے چینی نوٹ کرتے ہوئے بولا۔قاضی صاحب دوسری بار اپنے جملے دہرانے لگے۔مگر مقابل ہنوز خاموشی چھائی ہوئی تھی۔اطہر کو پتنگے لگنے لگے۔

کیا ہوا گر اس نے ہاں کر دی تو؟اسکی محبت پروان چڑھنے سے پہلے زمین بوس ہو جاتی۔

وہ بے تابی سے اسکے جواب کا منتظر تھا۔

نہیں! نہیں! نہیں! وہ لفظ چبا چبا کر بولی۔آواز قدرے بلند تھی

کیا؟ یہ کیا کہہ رہی ہو تم؟ رحمان نے بے چینی سے پہلو بدلا۔۔۔۔ساتھ ساتھ خاور کے چہرے کا رنگ بھی اڑ گیا۔

انکے معزز مہمانوں میں سرگوشیاں بلند ہونے لگیں۔

وہیں اطہر کے جلتے سینے پر ٹھنڈی پھوار برسی۔وہ بے اختیار مسکرایا۔

وہی جو تم نے سنا! مجھے یہ نکاح قبول نہیں ہے،سنا آپ نے قاضی صاحب' مجھے قبول نہیں ہے' وہ ان دونوں کو باور کرواتی بے باکی سے آنکھوں میں آنکھیں ڈالتی ہوئی بولی۔۔۔۔بس پھر کیا بندوقیں بلند ہوئیں اور اسکے سر پر تنیں۔

آگئی نا تم اپنی اوقات پر! مجھے پتا تھا

وہ اسکی کلائی دبوچتا ہوا چیخا۔

کیا بدتمیزی سے چھوڑو مجھے! تم لوگ دیکھ نہیں رہے یہ زبردستی کر رہا ہے میرے ساتھ! وہ مدد طلب نگاہوں سے لوگوں پر چلائی۔مگر بے سدھ

ثنان، معاذ، سمیت اطہر بھی سینے پر ہاتھ باندھے خاموش تماشائی بنا کھڑا تھا۔اسکے اندر

کچھ کھٹکا۔ کہیں یہ سب انکی ملی بھگت تو نہیں؟؟؟اس نے اطہر پر بھروسہ کر کے غلطی کر دی؟؟؟شاید !

چھوڑو مجھے !اسکے اب صحیح معنوں میں اوسان خطا ہونے لگے۔

وہ اسے کھینچتے ہوئے قاضی کے پاس لے آیا

پڑھائو نکاح جلدی !ورنہ تم بھی اسکے ساتھ ٹپکا دیئے جائو گے !وہ دھمکی آمیز لہجے میں بولا۔

خاور حسین بے چینی پہلو بدلتا ہوا اپنی سپوت کے کرتوت ملاحظہ کر رہا تھا۔جو اسکا نام ڈبونے کی بھرپور کوشش میں تھا۔تمام میڈیا اور معززین کے سامنے۔

رومیصہ نے متلاشی نگاہوں سے ارد گرد دیکھا۔

بے اختیار اسکی نظر ثنان پر پڑی۔وہ اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔۔وہ شاکی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

یہ کیسی مسکراہٹ تھی؟؟وہ تو اسکی مدد کرنے آیا تھا پھر؟کچھ کر کیوں نہیں رہا !

اس کی آخری امید بھی دم توڑ گئی۔قاضی صاحب خوفزدہ ہو کر اپنے جملے ایک بار پھر

سے دہرانے لگے۔ صحن میں ایک طرف ٹیبل پر بوتلوں کے بیچ کئی کانچ کے کلاس رکھے تھے۔اس نے آئو دیکھانہ تائو دیکھااور پوری قوت سے اپناہاتھ چھڑاکر اسٹیج سے اتر کر بھاگی اور گلاس زور سے ٹیبل پر مارتے ہوئے اسکا بقیا حصہ مٹھی میں دبوچ لیا۔

خبر دار!اگر تم نے میرے ساتھ زبردستی کی تو!وہ چیخی۔رحمان کے قدم وہیں منجمند ہوئے۔

ی یہ کیا کر رہی ہے یہ لڑکی؟اطہر نے بے یقینی سے ثنان کو دیکھ کر بولا۔

پتا نہیں سر!وہ خود اپنی جگہ حیران تھا۔اب تک سب سہی جارہا تھا۔مگر یہ ان کے پلین کا حصہ نہیں تھا۔انہیں لگا رومیصہ ان سے سب اگلوالے گی اور ثبوت کے طور پر وہ اسے ریکارڈ بھی کر رہے تھے۔مگر ایسے؟

وہ شاید کسی غلط فہمی کا شکار ہو گئی تھی۔

نہیں کبھی نہیں!میں اسے یہ نہیں کرنے دے سکتا

اطہر بوکھلا کر اسکی اور بھاگا۔

چیف ہم۔۔۔۔!ثنان کی بات منہ میں ہی رہ گئی۔وہ کان میں موجود آلے پر الرٹ

رہنے کا سگنل دیتا اسکے پیچھے ہوا۔

ت تمہارے ساتھ کوئی زبردستی نہیں کر سکتا اوکے ؟اب اسے پھینک دو! وہ اسکے مینٹل ٹراما کی ساری سچویشن دیکھ چکا۔اسے سخت گھبراہٹ ہونے لگی تھی اب۔

خبردار، تم بھی میرے پاس مت آئو دور رہو مجھ سے! وہ روتے روتے چلائی۔

جھوٹے، مکار انسان! تم میری مدد کرنے آئے تھے نا؟؟

یہ ہے تمہاری مدد ! ہاں؟ وہ بری طرح رو دی۔

رحمان نے بے یقینی سے اطہر کو دیکھا۔

تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے ایسا کچھ نہیں جیسا تم سمجھ رہی ہو! وہ ڈھکے چھپے لفظوں میں بولا۔اسکا دل باہر آنے کو تھا۔

رومیصہ پلیز زززز، اسے پھینک دو یہاں کوئی تمہارے ساتھ کچھ نہیں کرے گا میں وعدہ کرتا ہوں تم سے؟؟

پلیز! وہ ملتجی ہوا۔یہ لڑکی اسکی جان لینے درپے تھی۔تم سب کے سب جھوٹے ہو، سب جھوٹے ہو، کوئی میرے لیئے نہیں آیا! اس نے روتے روتے ایک کے بعد ایک

کئی لکیریں اپنی کلائی پر کھینچیں۔

اطہر شاکی کیفیت میں اسکے ہاتھوں سے ٹپکتے سرخ خون کو دیکھنے لگا۔ثنان دنگ رہ گیا۔

سب گڑ بڑا اسکی وجہ سے پیدا ہوئی تھی اسے سخت غصہ آیا خود پر۔۔۔۔۔

خبر دار جو اپنی جگہ سے ورنہ جان سے جائو گے ! گن پھینک دو ! وہ سختی سے بولا۔۔۔

کیا کیا نہ تھا اسکی آنکھوں میں غم، غصہ، بے بسی، بے یقینی۔دھیرے دھیرے اسکی آنکھیں بند ہونے لگیں۔سیاہی اسکی ساعتوں پر چھائے لگی اور وہ بے ہوش ہو کر زمین پر جا گری۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں نہیں نہیں۔۔۔ہمے ہے رومیصہ اٹھو !

اطہر بدحواس سا ہو کر اسکی طرف بھاگا۔

آپکو گرفتار کیا جاتا ہے !

ثنان نے ہتھ کڑی رحمان کے سامنے لہراتا ہوا بولا۔

کیوں؟؟؟؟اسکے چہرے کا رنگ اڑا۔

اچھاسوال ہے کیوں؟؟؟دیکھ نہیں رہے لڑکی نے تمہاری وجہ سے خودکشی کی کوشش کی ہے خیر۔۔۔

جیل میں بیٹھ کر سوچنا تمہارے پاس اب تو وقت ہی وقت ہے! وہ اسکے ہاتھوں میں ہتھ کڑی لگاتا ہوا بولا۔

کھولو ہتھ کڑی کس کی اجازت سے تم نے میرے بیٹے کو ہاتھ لگایا! خاور حسین غصے سے پھنکارا۔

چیف کی اجازت سے! اور آپ کون ہیں؟ چلیں ہٹیں ہمارے راستے سے اب، کیا انداز تھا۔لوگ اسکی بہادری پر عش عش کر اٹھنے لگے۔وہ اسے معاذ کے حوالے کیئے۔ ایمبولینس کو کال کرنے لگا۔

تم، تمہیں کچھ نہیں ہوگا! ٹھیک ہے؟ رکو یہ میں تمہارے ہاتھ پر باندھ دیتا ہوں! وہ تیزی سے اپنا رومال اسکی کلائی پر باندھنے لگا۔ مگر ایک چھوٹا سا رومال کئی خون کی لکیروں کو کور نہیں کر سکتا تھا۔

سر ایمبولینس آگئی ہے، چلیں

ثنان کے کہتے ہی وہ اسے لے کر باہر کی طرف بھاگا۔غالباخون کافی بہہ چکا تھا۔ڈاکٹر اسے ایمر جنسی میں لے گئے۔اور وہ خالی ہاتھ رہ گیا۔

ڈونٹ وری سب ہمارے کنڑول !

شٹ اپ جسٹ شٹ اپ !اس نے اشتعال میں آکر اسکا گریبان دبوچا۔

اگر کوئی اور وقت ہوتا ثنان، توغالبامیں اب تک تمہاری ہڈیوں کا سرمہ بنا چکا ہوتا!کیا سوچ کر تم نے اسکی زندگی خطرے میں ڈالی؟وہ چیخا۔

مگر چیف میں نے اسے یہ کرنے کو نہیں کہا تھا!اس نے گھبرا کر صفائی دی۔اسے بھی انداز نہیں تھا کہ وہ انتہائی حرکت سکتی ہے۔

اگر اسے کچھ ہوا نا!تو تم اپنی خیر منالینا !

وہ اسے دور دھکیلتا ہوا بولا۔

س سسوری !

دفع ہو جائو یہاں سے !وہ غصے سے بے قابو ہونے لگا۔اسکی پریشانی حد سے سوا تھی۔وہ کبھی اپنے ورکرز ایسے ٹریٹ نہیں کرتا تھا۔یہ بات ثنان بھی جانتا تھا۔اسے رومیصہ

سے عجب سی جلن محسوس ہوئی۔وہ اتنے وقت اسکے لیئے کام کر رہا تھا۔اطہر سے تعریفیں تو نہیں سمیٹ پایا کیونکہ اسے بہت کم چیزیں پسند آیا کرتی تھی۔مگر اطہر نے غلطی ہونے کے باوجود ایسا رویے اسکے ساتھ کبھی نہیں اپنایا تھا جیسا کہ آج۔جبکے اسکی کوئی غلطی تھی بھی نہیں۔

وہ خاموشی سے باہر نکل گیا۔

ڈاکٹر کے باہر آتے ہی وہ بے تابی سے انکی طرف بڑھا۔

ہمارے لیئے ڈفکلٹ تھا کیونکہ خون کافی بہہ چکا تھا۔۔۔اگر وہ بچ جاتی ہیں تو انہیں ریکوری کے لئے وقت لگے گا! مگر ہم زیادہ پر امید نہیں ہیں!

آخری بات پر گویا اسکا دل اچھل کر حلق میں آگیا۔انشااللہ کیوں نہیں! آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں! وہ برہمی سے بولا۔

کیونکہ آپکی پیشنٹ پہلے سی بہت ویک ہے اوپر سے یہ ایکسیڈنٹ! آئی ہوپ شی ول سروائیو !

اسکا کندھا تھپتھپا آگے بڑھ گیا۔۔۔وہ شکستہ حال سا بنچ پر بیٹھ گیا۔

****

اسے ہاسپٹل میں ایڈمیٹ ہوئے کئی دن ہو چکے تھے۔وہ وقفے وقفے سے کام چھوڑ کر اسکے پاس چکر لگالیا کرتا تھا۔مسز کاظمی بھی رومیصہ کی پرسنل ڈاکٹر ہونے کے حوالے سے اسکی دیکھ بھال کر رہی تھی۔اسے یکے تین بعد ہوش آئی تھی۔ہوش میں آتے ہی اس نے خود کو اسٹریچر پر پایا۔

ٹن ٹن ٹن کی آواز کی انکی سر اٹھا کر دیکھا۔آکسیجن مشین کی آواز تھی۔۔۔

وہ ہاسپٹل کیسے آئی۔؟سر درد سے بھاری ہو رہا تھا اور کلائی میں درد کی ٹھیسیں اٹھنے لگیں۔زہن کے پردوں گزرے دن کا سایہ سا لہرایا تو وہ اسے نے گھبرا کر اٹھنے کی کوشش کی۔

اسے کس نے بچایا؟کیا وہ پھر سے رحمان کے قبضے میں تھی؟؟؟؟

ارے لیٹی رہو!مسز کاظمی کی آواز پر وہ حیران ہوئی۔آپ یہاں؟؟؟

جی ہاں میرا تو کام ہی یہی ہے!آپ بتایئے مس آپ کیسا فیل کر رہی ہیں؟انکے بیگانے انداز پر اسکے دل کو کچھ ہوا۔اس سے کونسی خطا سرزد ہوئی تھی؟؟؟جو وہ بھی اجنبیوں

جیسے رویے اپنانے لگیں اسکے ساتھ۔وہ سمجھ نہیں پائی۔

ٹھیک ہوں! وہ آہستگی سے بولی۔

بائے داوے میں اطہر کو بتادیتی ہوں کہ تمہیں ہوش آگیا ہے! وہ کہتی ہوئی مڑی۔

لیکن انہیں کیوں؟ وہ نا سمجھی سے بولی۔

تم آج اسی کی وجہ سے زندہ ہو میری جان! سو تھینکس ٹو ہم!! وہ سپاٹ لہجے میں کہتی باہر نکل گئیں۔

رومیصہ کے گلے میں آنسوئوں کا پھندا سا اٹکا۔مسز کاظمی کا رویہ نہ جانے کیوں اسے دکھی کر گیا۔جیسے ہی دروازے سے باہر قدم رکھا اطہر کو وہاں کھڑا پایا۔

اور شاید۔۔۔وہ انکے بیچ ہونے والی گفتگو بھی سن چکا تھا۔اسکے ہاتھ میں سرخ گلابوں کا بکے دیکھ کر مسز کاظمی کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔وہ خاموشی سے واک آئوٹ کر گئیں ۔اطہر سے افسوس سے سر جھٹکتے ہوئے دروازہ کھولا۔اس نے آہٹ پر پلکیں وا کیں تو کسی کو سائیڈ ٹیبل پر پھولوں کا گلدستہ رکھتے ہوئے پایا۔

کیسی ہیں آپ مس رومیصہ! وہ نرمی سے گویا ہوا۔

آپ؟ یہاں! وہ حیران رہ گئی۔اس کرم نوازی پر۔

بلکل !اطہر اسکی حیرامحنگی نوٹ کرتے ہوئے عام سے لہجے میں بولا۔

یہ سب کیاہورہاہے مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا!اس نے اٹھنے کی کوشش کی۔مگر بے سدھ

۔

اور مجھے آپ سمجھ نہیں آئیں، مس رومیصہ

کیوں کیاآپ نے ایسا؟؟؟ تھوڑاصبر کرلیتی میں نے مدد کاوعدہ کیاتھانا؟اگرکچھ ہو جاتا

تومیں !روانی میں کہتے ہوئے اسے احساس نہیں ہواکہ وہ کیاکہہ گیا۔۔

اسکے لہجے میں کچھ تھا۔رومیصہ نے بے اختیاراسکی آنکھوں میں جھانکا۔وہ ٹھٹھکی۔کیا

وہ اس سے !

نہیں نہیں۔اس نے اگلے ہی لمحے اپنی دماغی فتور کر مسترد کرتے ہوئے۔نگاہوں کارخ

پھیر لیا۔

اچھی مدد کی آپ نے !اس نے زخمی ہاتھ کو مٹھی میں لیتے ہوئے شکوہ کیا۔

اچھی'مدد بھی کردیتا تھوڑاصبر توکرلیتیں !دراصل آپ کو مجھ پر بھروسہ ہی نہیں تھا!

اسکے لبوں سے شکوہ پھسلا۔

کیا رشتہ ہے ہمارے بیچ؟ جو میں آپ پر آنکھیں بند کر کے بھروسہ کر لیتی! اس نے بھنویں سکیڑیں۔

جب سے بابا کو کھویا ہے، میں کسی مرد پر بھروسہ نہیں کرتی مسٹر چیف! میں تو خود ایک سک پرسن ہوں، کہیں بھی چکرا کر گر جاتی ہوں، کبھی بھی مر سکتی ہوں مجھے خود پر بھی بھروسہ نہیں ہے تو آپ پر کیسے بھروسہ کر لیتی! آنسو ٹوٹ کر اسکی گالوں پر بہنے لگے۔

وہ اپنی ذات کی نفی کرتی اسے از حد بری لگی تھی۔ پھر اوپر سے یہ آنسو۔ وہ اپنا غصہ دباتا اٹھا اور جیبوں ہاتھ ڈالے کھڑکی کے پاس جا کھڑا ہوا۔

شکریہ آپ نے میری جان بچائی! وہ کئی لمحے جواب نہ پا کر آنسو پونچھتی ہوئی بول پڑی۔

یہ میرا فرض تھا! وہ تنے نقوشوں سے بولا۔ غصہ ابھی بھی کم نہیں ہوا تھا۔

تو وہ صرف اپنا 'فرض' نبھا رہا تھا۔ اور اس نے خود سے ہی نہ جانے کیا کیا سوچنے شروع کر دیا۔ وہ خود کو تنکے سے بھی ہلکا محسوس کرنے لگی۔ بے معنی ہونے دکھ شدت سے اسکے دل میں ابھرا۔ وہ خالی خالی نظروں سے اپنی پٹیوں میں جکڑی کلائی کو دیکھنے لگی۔

گیٹ ول سون ! وہ سپاٹ لہجے میں کہتا اپنا کوٹ اٹھا کر باہر نکل گیا۔اطہر کا رویہ بھی اسکے ساتھ اکھڑا اکھڑا تھا۔ مگر کس بات پر؟اب تو اسے اس پر کوئی شک بھی نہیں تھا۔ پھر بھی !اس نے افسردگی سے چھت کو گھورا۔اور آنکھیں موند لیں۔ایک بار پھر سے اسکی پلکیں بھیگنے لگیں۔

****

باس آ گئے !گاڑی کے ٹائر چراچرانے کی آواز پر شراب کی بوتلیں ٹیبل کے نیچھے رکھتے ہوئے سب اٹھ کھڑے ہوئے

مارشل نے تیزی سے استقبالیہ انداز میں آگے بڑھ کر گاڑی کا دروازہ کھولا۔

کتنی بار کہا ہے یہ انرجی اپنے مالک کے لیئے بچا کر رکھو !میرے آگے پیچھے گھومنے کی ضرورت نہیں !

آنکھوں سے سیاہ چشمہ ہٹاتے ہوئے وہ دنیا بھر کی بے زاری چہرے پر سجائے ہوئے تھا ۔زور سے ہاتھ گاڑی کے دروازے پر مارتے ہوئے خاکی پی کوٹ ہوا میں لہراتا اندر کی جانب بڑھ گیا۔مارشل بھی اسکے ہم قدم ہوا۔

سائیٹ پر کام کیسا جارہا ہے؟؟

وہ کرسی سنبھالتے ہوئے بولا

ہم نے نئے لڑکے بھی بھجوائے ہیں وہاں بہت بہترین کام کر رہے ہیں! اگلے دو ہفتوں میں کنسٹرکشن کا کام بھی مکمل ہو جائے گا! مارشل نے تفصیلات بتائیں۔

تم نے پی رکھی ہے مارشل؟؟؟ یمان گہری نظروں سے اسکی چال میں لڑکھڑاہٹ چھپ نہ سکی

س س سوری سر! اسکی نظریں بے اختیار جھکیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مسلہ کیا ہے تیرے ساتھ؟؟ وہ کرسی کی جانب اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

اس سے مسلے کا حل نکلوانا یہنی مسلے کو جڑ سے اکھاڑ کے پھینک دینا۔ اسکا جھگڑا اسکی بیوی کے ساتھ تھا۔ اب نجانے وہ اسکی بیوی کے سے ساتھ کیا سلوک کرتا۔

ارے بول نا! ڈرتا کیوں ہے وہ

اسکے چہرے کا اڑا بھا نپتے ہوئے بولا۔

مارشل بھیگی بلی بنا اسکے سامنے ٹک گیا۔

ہاں؟؟؟؟! وہ ٹیبل کے نیچے سے شراب کی بوتل نکال کر اسکے گلاس میں الٹنے لگا۔

بے چارے مارشل کو چار و ناچار بتانا پڑا۔

میری بیوی کسی اور کو پسند کرتی ہے اور وہ چاہتی ہے میں اسے طلاق دے دوں، اسی بات پر آئے روز جھگڑے ہوتے رہتے!

بس بس میں سمجھ گیا۔اس نے ہاتھ اٹھا کر اسے ٹوکا اور گلاس حلق میں انڈیلتے ہوئے اٹھ کھڑا۔

مارشل سوالیہ نظروں اسے دیکھنے لگا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج ہو ہی جائے! آر یا پار، کہتے ہوئے اس نے ہاتھ آگے بڑھا۔ سر پلیز میں! مارشل ملتجی ہوا۔

کہاں ملے گی؟ اسکی ایک گھوری ہی کافی تھی کہ مارشل نے گن نکال کر اسکی ہتھیلی پر دھری۔

'ہوٹل گارزہ روم نمبر تھری تھارٹی فور!

وہ بے بسی سے بولا۔

واہ،، سچا عاشق ہو تو تم جیسا مارشل !

سب ٹھکانے معلوم ہیں اپنی بیوی کے

وہ گرفت مضبوط کرتا ہوا۔ گاڑی ریورس کیئے زن سے آگے بڑھا لے گیا۔ اور مارشل نے سر پکڑ لیا۔ کچھ ہی لمحے بعد 'گارزہ' نامی ہوٹل سامنے کھڑا تھا۔ لفٹ نے اسے تھرڈ فلور تک پہنچایا۔ اور وہ کمروں کے باہر نمبر پلیٹس پر نظر ڈالتا مطلوبہ کمرے کے سامنے آ کھڑا۔ وہ اپنے ساتھ کوئی نوکیلی چیز نہیں لایا تھا تو سو شرافت کا ثبوت دیتے ہوئے اس نے دروازہ ناک کیا۔

اس وقت کون ہے؟ اندر موجود شخص گھبرایا۔

پتا نہیں جا کر دیکھو تو! عورت سرعت سے بیڈ سے اٹھی اپنے کپڑے تلاش کرنے لگی۔

کون ہے؟؟؟ وہ شخص دروازے کا ہینڈل گھماتا ہوا بولا۔ روم سروس۔۔۔ اس نے بے زاری سے پیشانی مسلی۔

نہیں چاہیئے! اس شخص نے گھبرا کر آدھ کھلا دروازہ بند کرنا چاہا۔ بھلا رات دو بجے کیسی روم سروسز۔

لینی تو پڑے گی سر! کڑے تاثراتوں سے کہتے ہوئے اس نے دروازے میں پیر اڑایا۔اور گن اسکے کنپٹی پر تانی۔

ک ک کون ہو تم ! وہ شخص ہکا بکا رہ گیا۔

نن آف یور بزنس! وہ لفظ چباتے ہوئے بولا۔ گن دیکھ کر اس عورت کی چیخیں نکل گئیں۔

ارے بھابھی، صاحبہ اچھا ہوا آپ بھی یہیں مل گئیں! پتا ہے میں آپ ہی کے لئے آیا تھا۔وہ اس شخص کو پرے دھکیلتا اسکی جانب بڑھا۔

کون ہو تم؟ میں تمہیں نہیں جانتی! وہ گھبرا کر بولی۔اسکی ضرورت بھی نہیں ہے! چلو میں دو منٹ دیتا ہوں گیٹ ڈریسڈ! ہری اپ! وہ سنجیدگی سے بولا۔

کیا بدتمیزی ہے؟؟؟؟ یہ میری وائف نے کہا نا وہ تمہیں نہیں جانتی! پھر کیا مسلا ہے تمہارا جائو یہاں سے! وہ شخص غصے سے بولا۔

اچھا! تم مارشل کے ساتھ ساتھ . اسکی بھی بیوی ہو! وہ نظریں اس عورت پر جبکے گن اس شخص کی جانب پوائنٹ کرتا ہوا بولا۔

کک کون ! مارشل ؟؟؟اسکے پسینے چھوٹنے لگے۔

اب اسکا دماغ گھومنے لگا تھا

تم لوگ وہی ہو نا جن کے 'گناہ' کبھی کچرے کے ڈھیر تو مردہ خانوں میں ملتے ہیں۔۔۔۔وہ چبا چبا کر کہتا اسکا بازو کھینچتا ہوا کمرے سے باہر لے جانے لگا۔

چھوڑو میری بیوی کو ! وہ شخص اس پر جھپٹا۔اس نے دور ہی سے نشانہ تانا اور اس عورت کو دیکھتے ٹریگر پر انگلی دبائی۔ ٹھاہ' کی آواز فضائوں میں گونجی

وہ شخص بے یقینی اسے دیکھتا خون میں لت پت زمین پر جا گرا۔

یہ کیا کیا تم نے ؟؟؟وہ عورت پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

مجھے ایسے لوگ پسند نہیں، کیا کروں !

اس نے بے نیازی سے کندھے اچکائے اور اسکا بازو سے گھسیٹتا ہوا ہوٹل سے باہر لے آیا

۔

جاہل وحشی انسان چھوڑو مجھے ! آخر ہو کون تم ؟؟؟؟

وہ روتی ہوئی چلائی۔

سہی پہچانا تم نے 'جاہل وحشی' ہی ہوں میں ! وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اپنا تعارف کروانے لگا۔

اب اپنی زبان پر تالا لگائو ورنہ تمہارے عاشق کی تمہیں بھی مارنے میں ایک پل نہیں لگاِونگا ! وہ قہر ڈھاتی نگاہوں سے دھمکاتے ہوئے بولا۔اور اسے تقریباکار کے اندر دھکیلتے ہوئے دروازہ لاک کیااور گھوم کر فرنٹ سیٹ پر آبیٹھا۔

کچھ ہی لمحوں میں وہ اس عورت کو گھسیٹتے ہوئے واپس فارم ہائوس لے آیا۔مارشل کا کلیجہ کٹنے لگا۔بھلے ہی وہ اچھی بیوی نہ تھی مگر اسکے بچوں کی ماں تو تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

For Jesus sake ! Leeeeaaaavvvaveeee

Leave my hand !

وہ گڑگڑاتی ہوئی چیخنے لگی۔مگر اس پتھر دل پر کوئی اثر نہ پڑا۔ایک جھٹکے سے اسکی بازو چھوڑتے ہوئے دور خود سے دور دھکیلا وہ عورت مارشل کے قدموں میں جا گری ۔مارشل سرعت سے پیچھے ہوا۔

تم لوگ میری شکل کیا دیکھ رہے ہو کمینو ! چلو فاتحہ پڑھو بھابھی پر شاباش ! جلدی وہ ارد

گرداپنے لوگوں پر حکم جماتاہوابولا۔

جو گھبرائے گھبرائے لگ رہے تھی۔وہ عورتوں کے معاملے میں پہلے ہی'بے رحم' مشہور تھا۔نہ جانے اس بے چاری عورت کے ساتھ وہ کیا کرنے والا تھا۔

پلیز سیو میں مارشل پلیز پلیز! وہ رحم طلب نگاہوں سے مارشل کے سامنے ہاتھ جوڑنے لگی۔جس نے بے اختیار نگاہیں چرالیں۔اب مالک کی حکم عدولی کرتا تو ساتھ ساتھ وہ بھی مارا جاتا۔

ہو گیا؟ معافی تلافی؟؟؟؟فاتحہ؟؟؟؟وہ کڑے تاثراتوں سے باری ان سب پر نظر ڈالتا ہوابولا۔

اوپر والا تمہیں جہنم واصل کرے

وہ نفرت سے پھنکاری۔

تمہیں بھی! وہ جواباً اطمینان سے کہتا گن اسکے سینے پر پوائنٹ کیئے ٹر گر دبا دیا۔خون کی بوندوں کی پھوار مارشل کے چہرے پر پڑی۔اس نے بے بسی پلکیں میچیں۔وہ خون میں لت پت لہراتی ہوئی زمین پر جا گری۔اس نے گن مقابل کھڑے شخص کی طرف

اچھالی اور رومال سے ہاتھ پونچھتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

آج کے بعد تم جیسے روگی لوگ مجھے نظر نہ آئیں آس پاس، اسکے پیسے نہیں ملتے تمہیں؟؟؟؟؟؟

اور تم؟؟؟؟ اگر چاہو تو اسے ہاسپٹل لے جا سکتے ہو! چوائس از یور آفٹر آل وائف ہے تمہاری! بلا کا اطمینان تھا اسکے لہجے میں۔ وہ اس پر گویا احسان کر کے جیسے آندھی طوفان کی طرح آیا تھا ویسے ہی واپس مڑ گیا۔

مارشل تقریبا بھاگتے ہوئے اپنی بیوی کی جانب بڑھا۔ کرسٹی؟؟؟؟ کرسٹی۔۔۔۔ آنکھیں کھولو؟؟

وہ بے بسی سے چلایا۔

گاڑی نکالو جلدی! وہ چیختے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا اور اسے اٹھائے گاڑی میں ڈالا اور ہاسپٹل لے جانے لگے۔ وہ ایسا ہی تھا۔ بے باک، بے رحم! اور نڈر تو وہ ہمیشہ سے ہی تھا۔ وہ اپنے آپ میں ایک 'وحشت' تھا۔ جان لینا اور جان دینا اسکے لیئے کوئی بڑی بات نہیں تھی۔ اس دھندے میں اور کیا چاہیئے ہوتا ہے؟؟؟ اسکی اسی بے باکی

کے چرچے انکے سرکل میں بہت مشہور تھے۔خاص طور عورتوں کے معاملے میں وہ بہت ظالم تھا۔اب خدا ہی جانتا تھا یا وہ 'خود'۔۔۔کہ اسے عورتوں سے کیا خار تھی۔

****

***

اسے ہفتے سے زائد دن ہو چکے تھے۔وہ پہلے سے کافی بہتر تھی۔وہ بار ہا نرس سے جانے کی فریاد کر چکی تھی۔مگر وہ ہر بار کہتی

'سوری میم جب تک اطہر صاحب نہیں کہتے ہم آپ کو ڈسچارج نہیں کر سکتے'

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ تنگ آچکی تھی اس ماحول سے! وہ اکتائے ہوئے انداز میں دوبارہ لیٹ گئی۔

ہے بیوٹی؟؟غالبا یہ ثنان کی چہکتی آواز تھی۔

مگر اس نے ناراضگی رخ نہ موڑا۔

مجھے پتا ہے تم نہیں سو رہی ہو! کم آن رومی !

وہ کہتے ہوئے کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

کیا چاہیئے؟وہ بے رخی سے بولی۔

بس بھی کرو اب تھوک دو غصہ ! خدا کی قسم ہمارا مقصد تمہیں پروٹیکٹ کرنا تھا نہ کہ تمہیں نقصان پہنچانا !

اس نے صفائی پیش کی۔

ہونہہ ! آخر میں کوئی کچھ نہیں کر پایا اور مجھے خود ہی خود کو پروٹیکٹ کرنا پڑا !

وہ استزائیہ انداز میں کہتی اٹھ بیٹھی۔

ایسا نہیں ہے !

ایسا ہی ہے ثنان ! تم پلیز جاؤ یہاں سے ! اس نے آنسو چھپاتے ہوئے رخ موڑ لیا۔

ثنان نے بے بسی سر جھٹکا۔

یہ میں تمہارے لیئے فون لایا تھا ! اس میں سم کارڈ بھی ہے ! آئی ایم اسٹل پریانگ فوریور اسپیڈی ریکوری ! وہ دوستانہ انداز میں کہتے ہوئے فون اسکی طرف بڑھایا۔

جو اس نے کچھ پس وپشت کے بعد تھام لیا۔

رحمان کا کیا ہوا؟ وہ آہستگی سے بولی۔

وہ جیل میں ہے،اسکا باپ ممکن کوشش کر رہا ہے اسے چھڑانے کی مگر تم اسکی فکر مت کرو چیف اسے بھی لپیٹ لیں گے۔اور پھر دونوں باپ بیٹا تمام عمر چکی پیسیں گے جیل میں ! وہ ناپسندیدگی سے بولا۔

وہ یہ سب کیوں کر رہے ہیں؟اس نے نہ جانے کیوں پوچھ لیا۔

کون؟ چیف؟ ہو ونوز,انکے دماغ میں کیا چل رہا ہے ! وہ خود ہی اپنے سوال کا جواب دیتا ہوا بولا۔

خیر آج کل تو انکی منگنی کی خبریں گردش کر رہی ہیں، جلد ہی منگنی کرنے والے ہیں بٹ ڈونٹ وری تمہارے کیس پر اسکا کوئی اثر نہیں پڑے گا !

وہ تسلی بھرے انداز میں بولا۔

جبکے رومیصہ کے دل درد سا اٹھا۔کیوں؟ یہ وہ خود بھی نہیں جانتی۔اس بیماری نے اسے حد سے زیادہ حساس کر دیا تھا۔اسلئے جذباتی ہو رہی تھی بات بات پر۔یہی سوچ کر اس نے اپنے دل کو ڈپٹا۔

ثنان میں گھر جانا چاہتی ہوں ! اسکا دل یک دم ہر چیز سے اچاٹ ہونے لگا۔

چلی جانا کچھ دن اور صبر کر لو! ہمیں تمہارے لیئے سکیورٹی کا انتظام کرنے دو پھر آرام سے تم جہاں چاہے آ جا سکتی ہو! چیف آجکل بزی ہیں تو مجھ پر تھوڑا برڈن ہے تھوڑا رحم کھائو اپنے دوست پر !

وہ آخری جملے پر مسکرا دیا۔اور وہ مسکرا بھی نہ سکی۔پلیز ز! اس سے زیادہ اور کیا سکتا ہے مجھے! وہ رو دینے کو تھی۔

اچھا ٹھیک ہے میں کچھ کرتا ہوں! وہ اسے جذباتی ہوتے دیکھ کر فورا بولا۔

تھینک یو! اس نے آہستگی سے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوکے! مجھے اب جانا ہو گا میں کل آئو نگا چیف کے آرڈرز بھی ضروری ہیں میں اپنی طرف سے پوری کوشش کرونگا کہ تمہیں گھر شفٹ کیا جائے مگر آخری فیصلہ انہی کا ہو گا! کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

وہ 'تمہارے' چیف ہیں میرے نہیں، میں انکے حکم کی غلام نہیں ہو! اسکے لہجے میں غصہ امڈ آیا۔

وہ تمہارا کیس ہینڈل کر رہے ہیں رومی! تمہیں انکے ساتھ کوپریٹ کرنا چاہیئے اور تم ہو

کہ۔۔۔

وہ اسکے انتہائی رویے کی وجہ نہیں سمجھ پا رہا تھا۔مجھے کسی بھی حال میں گھر جانا ہے بس!

وہ خود بھی اپنی کیفیات سمجھنے سے قاصر تھی۔

فائن؛وہ ہار مانتے ہوئے بولا۔

آرام کرو اور زیادہ اسٹریس مت لو! وہ اسکو سر پر ہلکا سا تھپتھپاتا ہوا باہر نکل گیا۔

رومیصہ نے بیڈ پر چت لیٹے آنکھیں موند لیں۔۔یہ اسکے ساتھ کیا ہو رہا تھا؟

.....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فارگاڈ سک مام میں کہیں بھاگا تو نہیں جا رہا! آپ کو کس بات کی جلدی ہے! وہ سخت بیزار ہونے لگا اس روز روز کے 'انگیجمنٹ نامے' سے۔

تمہاری انگیجمنٹ دو دن بعد ہو گی اینڈ دیٹس فائنل! وہ حتمی انداز میں بولی۔

اطہر نے نفی سے سر جھٹکا۔

بھول گئے تم نے مجھے کیا کہا رومیصہ مل جائے تو تم انگیجمنٹ کر لو گے! اب تم مکر رہے

ہوا اپنی کمٹمنٹ سے ! یا پھر یوں کہوں کہ وہ لڑکی تمہیں یہ کرنے پر مجبور کر رہی ہے ! وہ بغیر سوچے سمجھے نہ جانے کیا بول رہی تھی انہیں خود بھی معلوم نہیں تھا۔

مجھ زیادہ آپ اسے جانتی ہیں ماما پھر بھی آپ ایسی باتیں کر رہی ہیں اسکے بارے میں ! اطہر شاکڈ رہ گیا۔

انسان کو بدلتے دیر نہیں لگتی اطہر ! وہ جھٹ سے بولی۔ میری ایک بات کان کھول کر سن لو اطہر... شادی تمہاری میری مرضی سے ہی ہو گی ! جتنی جلدی ہو سکے اس لڑکی سے جان چھڑا لو، ورنہ یہ نہ ہو تمہیں سیدھا شادی کرنا پڑ جائے، وہ دھمکی آمیز لہجے میں کہتی یہ جا وہ جا۔

اطہر کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا۔ یہ اسکی ماں تھی؟ یا کوئی اور۔ اسکی آنکھیں شدت ضبط سے سرخ پڑنے لگیں۔ وہ شرٹ سمیت شاور کے نیچے جا کھڑا ہوا۔ ایک طرف اسکی محبت تھی ایک طرف اسکی ماں۔ ظاہر سی بات تھی ماں کا پلڑا بھاری تھا۔ کل کی آئی لڑکی کی مجال کہ اسکی اور اسکے ماں کے بیچ آئے۔ مگر یہ دل کم بخت کسی طور ماننے کو تیار نہیں تھا۔ ہر لمحے ہر گھڑی جب جب اسے دیکھتا اسکا دل بغاوت پے اتر آتا۔

اس نے ہاتھ مارتے ہوئے شاور بند کیا اور شرٹ چینج کرنے کے بعد باہر آ گیا۔ فون کی

بیل پر اس نے ٹاول بیڈ پر پھینکا اور رسیو کرتے کان سے لگایا۔

ہاں بولو ثنان !۔۔۔۔دوسری طرف وہ اسے رومیصہ اور اسکے بیچ ہونے والی گفتگو سے آگاہ کرنے لگا۔

اطہر نے جواب دیئے بغیر فون رکھ دیا۔اسکے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔اور نہ ہی جواز ! اسے ہاسپٹل میں رکھنے کا۔کیونکہ وہ اسے یہاں لانا چاہتا تھا۔اپنے گھر میں اپنے دل میں ۔بیوی بنا کر ! وہ کیسے اس سے محبت کرنا چھوڑ سکتا ہے ! یہ سوچ ہی اسکی سانسیں اکھاڑنے لگتی تھی ! وہ کیسے محبت ترک کر دیتا۔اسکے زکر پر اسکا دل اسے دیکھنے کے مچل پڑا۔

وہ دل کو بے دردی سے نظر انداز کرتا تکیہ کھینچ کر لیٹ گیا۔مگر وہ سو نہیں پا رہا تھا ۔آنکھیں بند کرتا تو اسکا چہرہ بار بار اسکی آنکھوں کے سامنے گردش کرنے لگا۔وہ بے بسی سے اٹھ بیٹھا۔اور تکیے کو زور سے زمین پر پٹخا۔دل و دماغ کے بیچ جنگ چھڑی ہوئی تھی۔وہ خاموشی سے گاڑی کی چابی اٹھائے باہر نکل گیا۔کئی گھنٹوں سڑکوں پر بے مقصد آوارگی کے بعد وہ ہاسپٹل کے سامنے آ کھڑا ہوا۔کیسے ؟ کیوں ! وہ نہیں جانتا تھا ۔مگر اسکا دل اسکے دماغ پر حاوی ہونے لگا۔مطلوبہ کمرے کے سامنے کھڑے اسکے

دماغ نے کئی بار اسے باز رہنے کے اشارے دیئے وہ ہاتھ ہینڈل پر رکھتا پھر اٹھالیتا۔۔۔۔ پھر رکھتا۔ آخر کار اس نے ہینڈل گھما کر دروازہ کھولا۔ وہ اسکی جانب پشت کیئے کھڑکی کے قریب کھڑی۔ سیاہ بال آبشار کی طرح اسکی کمر پر لہرا رہے تھے۔ اطہر کا دل پنجرے میں قید پنچھی کی طرح پھڑ پھڑایا۔ وہ قدم قدم چلتا ہوا اسکے عین پیچھے آ کھڑا ہوا۔ اسکے بال لہراتے ہوئے اسکے سینے سے ٹکرانے لگے۔ وہ بے اختیار آنکھیں بند کیئے اسکی خوشبو اپنے اندر اتارنے لگا۔ کسی احساس کے تحت اس نے رخ موڑا تو حیران رہ گئی۔ وہ کب آیا؟ اور کیوں؟

رات کے ایک بجنے کے قریب تھا۔ وہ بے اختیار پیچھے کھسکی۔ مگر فاصلہ نہ ہونے کے برابر تھا۔ اطہر نے دھیرے سے پلکیں وا کیں۔ تو اسے خود سے اتنا قریب پا کر اسکا دل بے ایمان ہونے لگا۔ سرخ آنکھیں، بھیگی ہوئی پلکیں، وہ شاید روئی تھی۔ وہ کئی لمحے بے خودی سے اسے تکتے رہا۔ وہی یہی کرتا اگر رومیصہ اسکے سامنے سے نہ ہٹ جاتی تو! اطہر نے اسکا بازو کھینچ کر پھر سے اپنے سامنے کیا۔

تم جانا چاہتی ہو؟ وہ بمشکل اپنے جذبات پر قابو پانے لگا۔ رکنے کا کوئی جواز نہیں بنتا اب! وہ اسکی آنکھوں دیکھتی ہوئی بولی۔ منگنی والی بات سے اپ سیٹ تھی۔ شاید؟

اگر میں کہوں تب بھی نہیں رکو گی؟اس کے لہجے میں مان تھا۔

نہیں! وہ دوبدو بولی۔جب انکے بیچ کوئی رشتہ تھا ہی نہیں تو مان کیسا؟اطہر کی گرفت کمزور پڑی۔اس نے آہستگی سے اسکا بازو چھوڑ دیا۔رومیصہ نے نوٹ کیا وہ بہت تھکا تھکا اور اپ سیٹ لگ رہا تھا۔مگر اسے کیا! منگنی مبارک ہو! اسکی آواز پر اطہر نے بے اختیار نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔اس کیسے پتا؟ وہ بیک وقت حیران اور پریشان ہوا۔نہ جانے اس نے کیوں بولا تھا مگر! اسکی زبان پھسل گئی تھی اب تو۔وہ پچھتائی۔

اسے وہ خوش نہیں لگ رہا تھا۔یا ہو سکتا تھا اسکا وہم ہو! وہ جانے کے لیئے مڑی۔

تمہیں کس نے بتایا؟ وہ اسکی کہنی تھامتا ہوا بولا۔

آپ سے مطلب! اس نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑایا۔اور آگے بڑھ گئی۔اطہر کا دل کرچی کرچی ہوا اس ہتک امیز رویے پر۔وہ اپنے خالی ہاتھ کو گھورنے لگا۔

آپ کے پاس آجکل فرسٹ نہیں ہے! مجھے معلوم ہوا ہے اسلئے مہربانی ہو گی آپ مجھے ڈسچارج کروا دیگے تو! وہ بے گانگی سے بولی۔اطہر آنکھوں میں نمی کو اندر دھکیلتا ہوا رخ موڑ کر اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے باہر نکل گیا۔پارکنگ لاٹ میں آتے آتے اسکے

ضبیح کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔اور وہ غم اور بے بسی سے زور سے کبھی پیر تو ہاتھوں سے گاڑی پر ضربیں مارنے لگا۔اس نے زندگی میں کبھی کسی لڑکی کے ساتھ یہ حرکت نہیں کی تھی ۔وہ اپنی حرکت پر اب پچھتانے لگا تھا۔انتہائی غیر معیاری حرکت تھی کسی لڑکی کے کمرے میں رات کے اس پہر جانا۔کم بخت دل نے اسے اس قدر بے بس کر دیا تھا۔

****

**

نبیشہ اس وقت لائبریری میں بیٹھی تھی۔جب اسکا فون وائبریٹ کرنے لگا۔اس نے نظر ڈالے بغیر اٹھا کر کان سے لگایا۔

ہیلو؟؟؟؟رات کے دس بجنے کے قریب تھے۔مگر وہ ابھی بھی لائبریری بیٹھی تھی ۔۔اسے لگا ایمان ہو گی۔اور بھلا کون ہو سکتا تھا!

کیسی ہو تم؟؟؟؟اس آواز پر وہ اچھلی۔

رویبی!!!!وہ حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثراتوں سے چلائی۔لائبریری میں موجود اسٹوڈنٹس برہمی سے اسے دیکھنے لگے۔وہ معذرت خواہاں نظروں سے زیر

لب

'سوری' بڑبڑاتے ہوئے اٹھی اور۔۔۔

بک ریکس کے درمیان آ کھڑی ہوئی۔

بد تمیز! لاپرواہ، تم نے تو میری جان ہی نکال دی تھی! کہاں چلی گئی تم یار پتا ہے میں کتنا پریشان ہو گئی تھی؟؟ وہ بے ساختہ رو دی۔

کہیں نہیں بس تھوڑی بیمار تھی! وہ کسلمندی سے اپنی ہتھیلی پر نظر ڈالتی ہوئی بولی۔

میں نے مسز کاظمی سے بھی رابطہ کیا تھا مگر انہوں تو ایسا کچھ نہیں بتایا! رومی تم جھوٹ تو نہیں بول رہی نا؟؟؟ وہ فکر مندی سے گویا ہوئی۔

رومیصہ اس نئے انکشاف پر حیران ہوئی۔ مسز کاظمی اسے کیوں نہیں بتایا اس بارے میں؟؟؟

نہیں نہیں ! تم فکر مت کرو انہیں میں نے ہی منع کیا تھا! رومیصہ نے صفائی سے جھوٹ بولا۔

رومی تم ٹھیک تو ہو نا؟

اسے پتا نہیں اسکی باتوں پر یقین نہیں آیا۔

ہاں میری جان میں بلکل ٹھیک ہو! تم بتائو اسٹڈی کیسی جارہی ہے؟ایمان کیسی ہے! وہ نقاہت سے بولی

۔بہت اچھی! وہ کھلکھائی۔اسکی تو جیسے جان میں جان آگئی تھی رومیصہ آواز سن کر۔

کون؟اسٹڈی یا ایمان؟رومیصہ بولی۔

دونو! وہ ہنس دی۔

تو رومیصہ بھی مسکرادی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔اچھا سنو! رومی کچھ دن بعد ہمارے مڈز ختم ہورہے ہیں اور میں آرہی ہوں تم سے ملنے! اس نے خوشخبری سنائی۔کم آن تم ابھی تو گئی اسٹڈی پر فوکس کرو کوئی ضرورت نہیں ہے آنے کی! رومیصہ نے سختی سے ٹوکا۔

جی نہیں! مجھے تمہاری یاد آرہی ہے اور میں آکر رہونگی! یو ڈونٹ نو ہائو مچ آئی مس یو! اینڈ یور پاستا ! وہ سر کھجاتی ہوئی بولی۔

پاگل! رومیصہ ہنس دی۔

توڈن کریں؟وہ پر جوش انداز میں بولی۔

ڈن!رومیصہ مسکراتے ہوئے سر ہلایا۔.

لویو سو مچ اینڈ ٹیک کیئر!میں اس وقت لائبریری میں ہوں۔۔۔ہاسٹل جاکر بات کرتی ہو!وہ فون منہ کے قریب کرتے ہوئے سرگوشیوں میں بولی۔اور مسکراتے ہوئے فون کاٹ دیا۔یااللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے!وہ فون سینے سے لگائے آسمان کی طرف سر اٹھاتے ہوئے بولی۔

****
**

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا بات ہے بیش،،آج بڑی خوش نظر آرہی ہو!وہ کتابیں سمیٹ کر اونگھتے ہوئے کرسی کے ایک طرف ڈھلکی۔

ہونا بھی چاہیئے!گیس واٹ؟؟

وہ کوٹ اتارا ایک طرف رکھتے ہوئے۔دروازہ بند کرنے لگی۔رات کے بارہ بجنے کے قریب تھے وہ ابھی ابھی لائبریری سے لوٹی تھی۔مڈز قریب ہونے کے بعث ان پر

پڑھائی کا کافی برڈن تھا اسلیئے وہ رات گئے تک پڑھتی رہتیں۔

کیا؟اسکے چہرے پر خوشی کے تاثرات دیکھ کر وہ کہنی کے بل اونچی ہوئی۔

رومی کی کال آئی تھی! بزی تھی اور بیمار بھی اسلیئے کال نہیں کر پائی معذرت کر رہی تھی اور تمہارے بارے میں بھی پوچھ رہی تھی! وہ چہکتے ہوئے اوون میں کھانا رکھنے لگی۔

اچھا! میں نے تو پہلے ہی کہا تھا ایسا ہی کچھ ہو گا تم خو مخواہ ہی پریشان ہو رہی تھی! اندر سے تو وہ بھی پر سکون تھی۔ مگر باہر سے لاتعلقی کا اظہار کرتی ہوئی بولی اور بیڈ کا رخ کرنے لگی۔

یہ کیا ہے؟ وہ کھانے کا باکس ٹینکر ٹیبل پر رکھتی ہوئی! سرخ کارڈ کو دیکھ کر چونکی !

ان صاحبہ نے دیا ہے، ایزام کے ختم ہونے کی خوشی میں سیلیبریشن کا انویٹیشن! وہ تنزیہ انداز میں بولی۔

امم یہ لڑکی پتا نہیں کیوں مجھے مشکوک سی لگتی ہے، میں تو نہیں جاؤنگی بھئی! اس نے چھوٹتے ہی انکار کر دیا۔ اور نوالہ منہ میں رکھنے لگی۔

اچھا یار دیکھ لیں گے، پلیز لائٹ بند کر دو بہت نیند آ رہی ہے! وہ برا سا منہ بنا کر بولی تو وہ سوئچڈ آف کرتی بالکونی میں جا بیٹھی۔

سب کچھ ٹھیک چل رہا تھا! بس ایگزام کے ہوتے ہی وہ رومیصہ سے ملنے جائے گی اپنی دلی تسلی کی خاطر۔ وہ آسمان کی طرف دیکھتی ہوئی مسکرائی۔ کون جانتا تھا کہ اب کچھ بھی ٹھیک نہیں ہونے والا تھا۔

****

وہ ہاسپٹل سے ڈسچارج ہو کر گھر آ چکی تھی۔ ثنان اسے یہاں چھوڑ گیا تھا۔ اور ساتھ ہی اسکی حفاظت کی خاطر گھر کے باہر گارڈز بھی۔ وہ کل رات سے سخت بور ہو رہی تھی۔ اس نے آفس فون کیا تو بری خبر نے اسکا دل توڑ دیا۔ اسے جاب سے نکالا جا چکا تھا۔ اسی لمحے اسے ایک ای میل موصول ہوا۔ اس نے لیپ ٹاپ اٹھایا اور صوفے پر آ بیٹھی۔ وہ جیسے پڑھتی جا رہی تھی اسکے تاثرات بے یقینی اور حیرانگی میں بدلنے لگے۔ بار ایسوسی ایشن کی جانب سے اسکی نوکری بحال کر دی گئی تھی۔ فائنلی وہ اپنی جاب پر واپس جا سکتی تھی۔

یااللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے !ایک ساتھ دو مصیبتوں سے جان چھوٹ گئی ! مگر اسے کیا خبر تھی یہ تو صرف شروعات تھی۔وہ خوشی سے لیپ ٹاپ ایک طرف رکھتی ثنان کو فون کرنے لگی۔

ہاں ثنان۔۔۔گیس واٹ ؟؟میں اپنی جاب دوبارہ جوائن کر سکتی ہو ! مجھے ابھی ابھی با کونسل سے نوٹیفکیشن ملا ہے !اچھا سنو میں اپنا کیس خود ہینڈل کرنا چاہتی ہو ! وہ بال کان کے پیچھے اڑستی ہوئی بالکونی میں آ کھڑی ہوئی۔ مگر کیوں ؟وہ چونکی۔ہففففف یہ اطہر کاظمی ہر جگہ کیوں گھس جاتا ہے !اس نے جھنجھلاتے ہوئے فون کاٹ دیا۔خیر مجھے کیا بھاڑ میں جائیں سب !اس نے دل میں سوچا اور اپنی پرانی روٹین کا شیڈول سیٹ کرنے لگی۔

****

**

اے ڈسٹرب چڑیل آگے سے ہٹ نا!یہ وہی میگی بالوں والا لڑکا تھا۔جو نوٹس نوٹس بورڈ کا سامنے نہیں بلکے اسکے سامنے کب سے کھڑا تھا۔اس نے زور سے چپت اسکے سر پر لگائی !اور رخ موڑ لیا۔وہ جیسے ہی مڑا مگر کسی کو اپنی جانب متوجہ نہ پا کر دوبارہ

مصروف ہو گیا۔

کیا یار! وہ جھنجھلائی اٹھی۔۔۔

ایمان؟ ولدان دور کھڑی اسے پکارنے لگی۔ وہ ہاتھ کے اشارے سے پاس آنے کا کہنے لگی مگر مجال ہے وہ مان جاتی وہ بھی 'ولدان' تھی اسکی طرح پیدائشی ڈھیٹ۔ اسے کینٹین آنے کا اشارے کرتی واپس مڑ گئی۔ وہ صدمہ سے اپنی بات رد کیئے جانے پر لمبے لمبے ڈگ بھرتی اسکے پیچھے ہوئی۔ آج انکا لاسٹ پیپر تھا۔ سب ٹینشن فری ہو کر کھانا کھا رہے تھے۔ تو کوئی خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ وہ بھی ان دونوں کے مقابل کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔

کیا ہوا؟؟ نبیشہ اسکے اترے ہوئے چہرے پر نظر ڈالتی ہوئی بولی۔ یشم کے برینڈ کی لانچنگ ہے اور پاس ختم ہو گئے! میں دیر سے پہنچی! وہ برے برے بناتی ہوئی بولی۔

بس اتنی سی بات؟؟؟ نبیشہ آنکھیں پھاڑے صدمے سے اسے دیکھنے لگی۔ اسے جیسے اسکی دماغی حالت پر شبہ ہوا۔

Yeter kizi yeter yaaaa !

)بس لڑکی بس بھی کرو(!

ولدان اس یشم نامے سے سخے تنگ آچکی تھی۔ایمان نے سخت گھوری سے اسے نوازا

۔

اب میں اس ہینڈسم ہنک کو میلان فیشن شو میں دیکھ نہیں پائو گی! وہ مصنوعی رونا روتے ٹیبل پر مکے مارنے لگی۔

لائیو دیکھ لینا! نبیشہ سرسری سا بولی۔اب وہ اور کیا کہتی بے چاری اسکے تو الفاظ ہی چھوٹے پر گئے 'بہن جی' کی بے پایا محبت کے آگے۔

نہیں نا! اسکرین پر دیکھنے میں وہ مزا نہیں جو۔۔۔۔وہ اپنی ہی جون میں کہتی ہوئی جب اس پر نظر ڈالی تو اپنے لفظوں کا احساس ہوا۔

وہ بول کیا گئی تھی! ولدان حلق میں نوالہ اٹکائے خوفناک نظروں سے اسے گھور رہی تھی۔

چھی چھی! ی یہہ یہ کیسی باتیں کر رہی ہو! کیا مطلب مزا نہیں آتا ہاں؟؟ ولدان چمچ پلیٹ میں پھنکتی ہوئی بولی۔

ہاں بتائو ! والے انداز میں نبیشہ نے بھی متفق ہو کر سر ہلایا۔اسکی زبان کو تالا لگ چکا تھا۔اب وہ کیا کہتی کیسے ایکسپلین کرتی اپنی اسٹیٹمنٹ !

ت تم لوگ پتا نہیں کیا سوچ رہے ! وہ رخ موڑتے ہوئے بولی۔ہم کیا سوچ رہے ہیں ؟ یہ تم ہو جو پتا نہیں کیا کیا سوچ رہی ہو ! یہ تم ہی تھی ناجو اسکے ننگا گھومنے پر بڑا شور مچا رہی تھی !

آنہہں۔کتنا حسین ہے،ہائے کتنا ہینڈسم ہے ! وہ اسکی نکلیں اتارتی ہوئی بولی۔

نبیشہ کی بے اختیار ہنسی چھوٹی۔

ایمان کا غصہ سے چہرہ لال بھبھوکا ہونے لگا اس بے عزتی پر۔

اسے ننگا نہیں،شرٹلس کہتے ہیں یو بریننلیس ! وہ خفت کے مارے منہ چھپانے لگی۔

تو شرٹلس کو بھی ننگا ہی کہتے ہیں بہن !

ولدان دوبدو بولی۔

ایمان کا دل چاہا کھانے کی پلیٹ اٹھا کر اسکے سر پر مارے۔

ولدان ہاں بولو اب' والی نظروں اسے دیکھنے لگی۔

بھاڑ میں جائو! وہ پیر پٹختی ہوئے وہاں سے واک آئوٹ کر گئی۔

Sen de güzel kizzi !

(You to pretty girl)

ولدان نے جیسے جواب دینا ضروری سمجھا۔اسے زچ کرنے کا مزہ ہی الگ تھا۔وہ نبیشہ کے ہاتھ پر ہاتھ مارتی ہوئی ہنس دی۔

****

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں نہیں جائو نگی یار! کہہ دیا نا ایک بار، بار بار فورس مت کرو! وہ اپنا کندھے کو جھٹکا دیتے ہوئے اسکا ہاتھ ہٹاتی ہوئی بولی۔

یار یہ کیا بات نبیشہ! تم نہیں جائو گی تو اور کون جائے گا میرے ساتھ! پلیز چلو نا میں اکیلی وہاں کیا کرو نگی ! پلیز! وہ اسکے گلے میں بانہیں ڈالتے ہوئے استفسار کرنے لگی۔

ولدان برش کے ساتھ روم میں مقیم اپنی خالہ سے ملنے گئی تھی۔وہ اسکے بغیر سخت بور ہو رہی تھی۔۔

آدھے گھنٹے میں واپس آنا ہے میں پہلے بتا رہی ہو ! وہ ہار ماننے کے سے انداز میں کتاب ایک طرف پٹختی اٹھ کھڑی ہوئی۔ چینج کرنے کے بعد اس نے بلیک فراک نما جھبلا سا پہنا اور لونگ شوز چڑھاتے ہوئے زپ بند کرتی اٹھ کھڑی ہوئی۔ اور آئینے میں اپنا عکس دیکھنے لگی۔ میک اپ کرنے کی وہ عادی نہیں تھی اور نہ ہی اسے ضرورت تھی۔ ہاتھوں سے ماتھے ہر کٹے بالوں کو درست کرتے ہوئے لونگ کوٹ پہننے لگی۔

یہ کیا ہے؟ ایمان کے بڑھے ہاتھ کی جانب نظر ڈالتی نہ سمجھی سے بولی۔

کیا کیا ہے؟ دکھائی نہیں دیتا چشمہ ہے! وہ سپاٹ لہجے میں بولی۔

مہربانی! مجھے نہیں پہننا! وہ جھنجھلائی۔

لے بھی چکو ! وہ بضد ہوئی۔ نبیشہ نے سخت گھوری سے نوازتے ہوئے سیاہ چشمہ تھام کر آنکھوں پر سجالیا۔

خوش؟ گویا ایمان پر احسان کیا ہو۔

نظر نہ لگے کسی کی ! وہ اسکی بلائیں لینے لگی۔

نبیشہ اکتاہٹ بھرے انداز سے اسکے ہاتھ جھٹکتی بیگ اٹھانے لگی۔ تو ایمان بھی مسکراتی

ہوئی پائوچ سنبھالے اسکے پیچھے ہولی۔ ٹیکسی انہیں 'RED EYE'نامی کلب کے سامنے اتار کر آگے بڑھ گئی۔

ایمان ایک بار پھر سوچ لو! میزک تیز دھنیں یہاں تک سنائی دے رہی تھیں۔ نجانے اندر کیا ہو رہا ہو گا !

کیسے لوگ ہونگے ! آج سے پہلے ان دونوں نے کلب نامی 'بلا کا نام صرف فلموں اور ڈراموں میں سنا تھا۔ ایمان ایڈونچر کی شوقین تھی وہ ہمیشہ کی طرح خوش اور پر جوش نظر آرہی تھی۔جبکے نبیشہ کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے .

کم آن ! اب یہاں تک آہی گئے ہیں تو اندر چلتے ہیں نا! کچھ دیر ٹھہریں گے پھر واپس چلیں جائیں گے ! وہ اسکے بازو میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسکے آگے لے جانے لگی۔جبکے نبیشہ کا دل کیا وہ بھاگ جائے یہاں سے۔

سوری میم ! آپکا کارڈ؟ سکیورٹی گارڈ کی آواز پر ان دونوں نے بے اختیار ایک دوسرے کو دیکھا۔

کیسا کارڈ؟ ایمان نے سمجھی سے پوچھنے لگی۔

میم یہ کوئی عام کلب نہیں ہے جہاں آپ ایسے ہی چلی جائیں گی ! یہ اٹلی کا مہنگا ترین کلب ہے یا تو آپکے پاس ممبر شب کارڈ ہونا ضروری ہے یا پھر انویٹیشن وغیرہ !

وہ شخص زرا اکھڑے انداز میں بولا۔

ایمان نے کچھ سوچتے بیگ میں ہاتھ ڈالا اور سرخ رنگ کا لفافہ اسکی جانب بڑھایا۔وہ شخص لفافے کو دیکھ کر ایک طرف ہو گیا۔ایمان فاتحانہ نگاہ سے نبیشہ کو دیکھ کر آنکھ مارتی اندر داخل ہونے لگی۔ہر طرف سرخی ہی سرخی پھیلی ہوئی تھی۔کانوں کے پردے پھاڑتا ہوا میوزک۔ماربل کے سفید فلور پر لڑکیاں اول جلول لباس پہنے رقص کناں تھیں۔کسی کا لباس کا ہاتھ نہیں تھا تو کسی کے پیر! بار ٹینڈر بھر بھر کر لوگوں کو شراب صرف کر رہا تھا یہ کام ثواب ہو جیسے۔وہ ہونکو کی طرح لوگوں کو دیکھتی ان سے بچتی بچاتی ایک کونے میں رکھی ٹیبل پر آ بیٹھی۔یہاں آنے کے بعد ایمان کو احساس ہوا ۔نبیشہ کی بات مان لیتی تو فائدے میں رہتی۔اسے لوگوں کی نظریں اپنے اندر تک اترتی محسوس ہوئیں۔

میم کچھ لیں گی آپ؟؟؟اچانک سے ابھرنے والی مردانہ آواز پر وہ گھبرا کر مڑی۔

س سافٹ ڈرنک ! وہ بوکھلائی۔

تو ویٹر بوتل کے جن کی طرح حکم بجالایا۔انہیں یہاں بیٹھے زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ نبیشہ کے فون پر رومیصہ کی کال آنے لگی۔نبیشہ گھبرا کر ارد گرد دیکھا یہاں بات کرنا تقریبا ناممکن تھا۔اگر رومی کو بھنک لگ جاتی کہ وہ کلبنگ کر رہی ہیں تو نہ نجانے انکے بارے میں کیا سوچتی۔

کیا ہوا؟؟؟ایمان اسکے تاثرات بھانپتی ہوئی بولی۔

رومی کی کال ہے، کیا کروں؟وہ بدحواس سی ہونے لگی۔تو کیا ہوا اٹینڈ کر لو!ایمان نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے۔

ہاں مگر یہاں!وہ اسکی توجہ موجودہ جگہ پر دلانے لگی۔اوہ ہاں!ایسا کرو باہر چلی جائو!وہ ارادتا بولی۔تو نبیشہ بیگ اسکے حوالے کیئے لوگوں کے بیچ سے نکلتی باہر چلی گئی۔ایمان بے نیازی سے پیر ہلاتی فلور پر ناچتے لوگوں میں سلینا کو ڈھونڈنے لگی۔حیرت کی بات تو یہ تھی نہ یہاں سلینا تھی ناہی انکا کوئی کلاس فیلو!

اسکے اندر کا ڈیٹیکٹو جاگ اٹھا۔وہ بیگ سنبھالتی ہوئی اٹھ اور فون میں سے سلینا کی فوٹو نکالتی ہوئی بار ٹینڈر کو دکھانے لگی۔

اس لڑکی کو کبھی دیکھا ہے آپ نے یہاں؟؟؟وہ اسکرین اسکے سامنے کرتی ہوئی بولی۔

اس شخص نے ایک نظر سر تا پا اسکی لڑکی کو دیکھا۔اور سر ہلایا۔

یہ ہماری 'وی آئی پی' کسٹمرز میں سے ایک ہے! کہتے ہوئے بوتل کے ڈھکن کھولنے لگا۔

اسے حیرت ہوئی۔

اچھا۔۔آج نہیں کیا سلیناد کھائی نہیں دے رہی؟ کہاں ہے؟وہ مصنوعی انداز میں ارد گرد دیکھتی ہوئی بولی۔

وہ ادھر ہے۔۔اس طرف! وہاں لال رنگ کا ایک دروازہ ہے جس پر سفید بلز بنے ہوئے ہیں! اسی کمرے میں چلی جانا! وہ ایک کونے میں اترتی سیڑھیوں کی جانب اشارہ کرتا ہوا بولا۔اور ہاں۔۔۔۔وہ اس شخص کی آواز پر جاتے جاتے رکی۔

غلطی سے بھی غلط کمرے میں مت چلی جانا! اس شخص کا انداز اسے خوف میں مبتلا کر گیا ۔مگر وہ ایمان ہی کا جو اتنی آسانی سے جانے دے۔اس نے سر جھٹکا اور سیڑھیاں اتر گئی

۔

مگر یہ کیا؟ یہاں تو آخر تک کمرے ہی کمرے تھے ہر کمرہ لال رنگ کا تھا جس پر سفید

.بلز کے نمونے بنے تھے۔اسے سختی سے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔

سنو لڑکی ! تمہیں سلینا نے بھیجا ہے ؟؟ وہ مڑی اور جانے ہی والی تھی کہ رعبدار آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی اور وہ خوف کے مارے اچھلی۔۔۔۔اسکا پیر لڑکھڑایا۔اور زمین پر جا گری۔ہاتھ سے فون چھوٹ کر اس شخص کے پیروں میں جا گرا۔اس نے بے اختیار ان لمبے تڑنگے سیاہ نقاب پوشوں کو دیکھا۔اور پھر اپنے فون کو۔

اس شخص نے اسکی نظروں تعقب میں نظر اپنے قدموں کی جانب ڈالی۔جہاں فون کی اسکرین پر سلینا کی تصویر جگمگا رہی تھی۔دیکھتے ہی اس نے اپنے ساتھی کو نظروں سے اشارہ کیا۔اور آگے بڑھتے ہوئے وہ اسے دبوچتے ہوئے باہر لے جانے لگے۔گویا اسکے سر پر آسمان آ گرا ہو۔خوف سے اسکی زبان سے ایک لفظ نہ ادا ہوا۔وہ لوگ کون تھے ؟ اور اسے کیوں لے جا رہے تھے ؟

چھوڑو مجھے ! میں نے کیا کیا ہے ؟

مجھے کہاں لے جا رہے ہو ! وہ حلق کے بل چلائی۔

چھوڑو مجھے ! نبیشہ، نبیشہ ! وہ رو دی۔

نبیشہ نے اپنے نام کی پکار پر جیسے ہی مڑ کر دیکھا۔دو نقاب پوش پوش ایمان کو دبوچے پارکنگ لاٹ کی جانب لے جانے لگے۔اسکے اوسان خطا ہونے لگے۔فون اسکے ہاتھ سے چھوٹ کر قدموں میں جا گرا۔

ای ایمان !ایمان !ایمان ! وہ چلاتی ہوئی اسکی جانب بھاگی۔وہ دونوں شخص چونک کر پلٹے۔اور جلدی سے اسے گاڑی میں دھکیلنے لگے۔اتنے میں وہ انکے قریب آ پہنچی۔ چھوڑو اسے کہاں لے جا رہے ہو ! وہ غرائی۔

نبیشہ پلیز بچاؤ مجھے !

ان میں سے ایک شخص نے غصے میں آ کر بندوق کی ہتھی زور سے نبیشہ کے سر پر دے ماری۔اور وہ لہرا کر زمین بوس ہو گئی۔نہیںںںبیشہ !

ایمان کی چیخیں فضا میں بلند ہوئیں۔

نبیشہ ! وہ چیختی چلاتی ان سے اپنا چھڑاتی ہوئی اسکے جانب لپکی۔

نبیشہ ! پلیز اٹھو ! وہ دونوں شخص بوکھلا کر رہ گئے۔تیزی سے رومال پر کلورفام اسپرے کرتے ہوئے اسکے منہ کے آگے جمایا۔اور اسکے کھینچتے ہوئے گاڑی کی میں ڈالا

-

اسکا کیا کرنا ہے؟وہ شخص مڑ کر ایک نظر بے جان پڑی نبیشہ پر ڈالتے ہوئے بولا۔وہ اپنے ساتھے کو جواب دیئے بغیر اسے بھی کندھے پر لاد کر گاڑی کی بیک سیٹ پر پھینکتے ہوئے۔گاڑی اڑا لے گئے۔۔

****

**

کیسا فیل ہو رہا ہے؟آہ،ماحول تو پسند آیا نا تمہیں!دیکھو تمہارے لیئے تو یہاں بیڈ بھی ہے!انفورچونیٹلی کچھ لوگوں کو تو یہ بھی دیا جاتا !

اسکا اشارہ عثمان صاحب کی طرف تھا۔اس جیل میں انہوں نے کتنی اذیتیں کاٹیں تھی ۔کوئی نہیں جانتا تھا مگر وہ گواہ تھی اس نے اپنے باپ کی آنکھوں میں کرب اور لبوں پر مسکراہٹ دیکھی تھی۔

زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے!میں جلد ہی یہاں سے نکل جاؤنگا پھر دیکھنا میں تمہارا کیا حال کرتا ہوں!ساتھ ہی اسکا سلاخوں پر دھرا ہاتھ دبوچا۔

آہہہہ ! وہ درد سے چلا اٹھی۔

میں تمہیں تمہارے بھائی سے بھی زیادہ اذیت ناک موت دونگا ! وہ بے دردی سے اسکی کلائی میں انگلیاں میں دھنسائیں۔

ہاہہہ ! وہ درد سے دہری ہونے لگی۔

چھوڑو اسے جاہل انسان ! کرخت آواز اسکے سماعتوں سے ٹکرائی۔ مگر اس نے رخ نہیں موڑا۔ بمشکل سلاخیں تھامے اس نے خود کو گرنے سے بچایا۔

تم ٹھیک تو ہو؟ اور یہاں کیا کر رہی؟ ثنان پریشانی سے کہتا اسکے قریب آیا۔

ڈیم اٹ ! تم تو۔۔۔۔ یہ کیا ہوا؟ وہ اسکی کلائی سے ٹپکتے خون کو دیکھ کر جیب میں ہاتھ مارنے لگا۔

یہ لو ! اطہر نے کڑے تاثراتوں سے اسے گھورتے ہوئے رومال ثنان کی جانب بڑھایا۔

وہ کس شے کی بنی تھی؟ یا اس نے اپنی جان کو بے مول کر لیا تھا۔ اسے سخت غصہ آیا اس لڑکی پر۔

کھولو اسے ! وہ مڑ کر انسپکٹر سے کہتا قہر بھری نگاہوں رحمان کو گھورنے لگا۔ انسپکٹر نے

بڑھ کر لاک اپ کا دروازہ کھول دیا۔

اپنی محبوبہ کو تو سنبھال لو پہلے ! دیکھو تو، بے چاری کو زخمی کر دیا میں نے ! وہ کمینگی سے کہتا ہنس دیا۔

اسکے لفظوں سے زیادہ اطہر کو اسکے لہجے پر طائو آیا۔ رخ موڑ کر اس نے نہ جانے ثنان کو کیا اشارہ کیا۔ وہ رومیصہ کی کہنی تھامے اسے باہر لے گیا۔ کچھ لمحے گزرنے کے بعد جب وہ واپس آیا تو اسکے نفاست سے بنے بال ڈھے چکے تھے۔

تم جائو یہاں سے ! ہموار سانسوں کے درمیان ثنان کو حکم دیتے ہوئے۔ وہ خاموشی سے اٹھا اور نگاہ رومیصہ پر ڈال کر وہاں سے واک آئوٹ کر گیا۔

چلو میرے ساتھ ! وہ تحکم بھرے لہجے میں بولا۔

مجھے کہیں نہیں جانا ! رومیصہ نے الجھن بھری نگاہوں سے ایک نظر اسے دیکھا۔ اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ اسے شدید درد ہو رہا تھا۔ اسکے جواب پر اطہر کی رگیں تنیں۔

وہ پہلے اس پر بہت غصے تھا۔ وہ غصہ دباتے ہوئے اسکی کہنی دبوچے گھسیٹتا ہوا پولیس اسٹیشن سے باہر پارکنگ میں لے آیا۔ بے رخی سے اسکا بازو چھوڑتے ہوئے اسے دور

دھکیلا۔وہ لڑکھڑا کر گاڑی سے ٹکرائی۔

منع کیا تھا نا میں نے ! کیا تھا یا نہیں ؟ کہ تم یہاں پولیس نہیں آئو گی ! وہ اسکے دائیں بائیں زور سے ہاتھ مارتے ہوئے غرایا۔اس ہتک امیز رویے پر اسکی آنکھیں جل تھل ہونے لگیں۔وہ پہلے ہی زخمی تھی اوپر سے اسکی عنایتیں۔

تم کون ہوتے ہو مجھے حکم دینے والے ! میں کیوں مانوں تمہاری بات وہ آہستگی سے بولی۔چلانے کی سکت اس میں اب باقی نہیں رہی تھی۔

کیوں کہ تمہارا کیس میں ہینڈل کر رہا ہو ! تم وہی کرو گی جو میں کہونگا ! جواب حاضر تھا ۔

تمہارے لیئے بہتر ہے تم کیس ہینڈل کرو ! نہ کہ مجھے ! وہ اسکی سرخ آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بے باکی سے بولی۔ہٹو میرے راستے سے ! وہ کلائی سینے سے لگائے ہوئے۔تکلیف کے آثار اسکے چہرے پر نمایاں تھے۔اسکی برداشت جواب دینے لگی۔اسکی سرخ کلائی پر نظر پڑتے ہی وہ سیدھا ہوا۔وہ کیسے بھول گیا کہ وہ زخمی تھی ! اسکی یہ حالت اس سے زیادہ اطہر کے لیئے تکلیف دہ تھی۔

چلو میرے ساتھ ! وہ پریشانی سے بولا۔اسے ہاسپٹل لے جانے کاارادہ رکھتا تھا۔

دیکھو ! میں تم سے ،بحث کرنے کے بلکل بھی موڈ میں نہیں ہوں پلیز مجھے ، یک دم اسکی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔

میں تمہیں ہاسپٹل چھوڑ دیتا ہوں آئو،اسکی یہ حالت اس سے زیادہ اطہر کے لیئے تکلیف دہ تھی۔وہ اس وقت اذیت کی انتہائوں پر تھا۔

ارد گرد نظریں پھیرتے ہوئے اس نے آنسو اپنے اندر اتارے۔اور خاموشی سے گاڑی میں بیٹھ گئی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

**

کیسی ہے اب وہ؟ وہ بے تابی سے ڈاکٹر کو باہر آتے دیکھ کر بولا۔

ٹھیک ہے بس ویکنس ہے آپکو انکے کھانے پینے پر دھیان دینا ہو گا،اور ریگولر روٹین چیک اپ کے لیئے آنا ہو گا ! ڈاکٹر کہتے ہوئے دوائوں کی پرچی اسکی جانب بڑھائی۔وہ بنا کچھ بولے اسکے ہاتھ سے چٹ لیئے باہر نکلا۔وہ راہداری سے گزر کر اسکے کمرے کے

سامنے آ کھڑا ہوا۔

ہیلو آفیسر ؟؟؟نسوانی آواز پر اسکا ہینڈل کی طرف بڑھا رکا۔اس نے رخ موڑ کر سر تا پا اس لڑکی کو دیکھا۔سفید جینز پر نیلا ٹاپ پہنے، کندھے پر پرس جھول رہا تھا۔کٹے ہوئے بال بمشکل کندھوں پر پڑ رہے تھے۔خوش شکل سی وہ لڑکی اسے دیکھ کر مسکرائی۔

اطہر نے نا سمجھی سے بھنویں سکیڑیں۔

اب یہ مت کہہ دینا کہ 'میں تو تمہیں جانتا ہی نہیں'، کیونکہ ایک ڈیڑھ دن بعد ہماری منگنی ہے ڈیئر فیانسے ! وہ زرا اسکی جانب جھک کر اہستگی سے بولی۔

اطہر نے لمبی سانس باہر اندر کھینچی مگر بولا کچھ نہیں۔شاید تم بزی ہو، ہم پھر بات کر لیں گے ! وہ سمجھ چکی تھی۔شاید !

کیونکہ اسکا سپاٹ چہرہ دیکھ کر تو کوئی بھی ایک سے دوسری بات نہ کرتا۔وہ مسکراتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔اطہر نے بھی روکنے کی زحمت نہیں کی۔اور اندر آ گیا۔وہ اسٹریچر پر آنکھیں موندے لیٹی ہوئی تھی۔اطہر دبے قدموں کرسی کھینچ کر اسکے قریب بیٹھ گیا ۔اسکے سیاہ بال تکیے سے نیچے جھول رہے تھے۔بے اختیار اسکا دل چاہا وہ انہیں چھو کر

محسوس کرے۔ مگر یہ اسکی عادات کے بر خلاف تھا۔ وہ چاہ کر بھی ایسی حرکت نہیں کر سکتا۔ بے شک وہ اسکی محبت تھی مگر تھی تو نا محرم !

جسے محرم بنانے کے خواب بننے لگا تھا۔ مگر خواب تو خواب ہوتے ہیں۔ اور اس خواب کی تعبیر پانے کی خاطر وہ ایک بہت ہی انمول رشتہ نہیں کھو سکتا تھا۔ وہ اپنی ماں کی حکم عدولی نہیں کر سکتا تھا۔ کبھی نہیں !

وہ اسکی نہیں تھی یہ احساس ہی اسکے جی جلانے کو کافی تھا۔ وہ بے بسی سے اٹھا کھڑا ہوا۔ یہ سوچیں اسکے دماغ پر حاوی ہونے لگیں۔ ایک نظر اسکے معصوم چہرے پر ڈالی۔ اسکا دل کیا وہ سارے بندھن، وعدے توڑ کر اسے اپنا لے اسکی سارہ تکلیفیں دور کر دے ! کہ غموں کو اسکے قریب آنے کا موقع ہی نہ ملے۔ اور دوسری طرف اسکی ماں تھی ۔ایسی ہستی جو ہر وعدے، ہر اٹوٹ بندھن پر بھاری تھی۔ وہ اسے بہت پیاری تھی ۔ لمحوں میں فیصلہ ہوا۔ وہ۔ اسے آخری بار نظر بھر کر دیکھ لینا چاہتا تھا۔ آنسو اسکی آنکھوں میں چمکنے لگے مگر اسے احساس نہ ہوا خاموشی سے الوداعی نظر ڈال کر باہر نکل گیا۔ آج اس نے اپنی خاموش محبت کو بھی دفنا دیا تھا۔ وہ کسی بہت پیارے کے لفظوں کی قید میں تھا۔ و گرنہ وہ اس محبت کو اس قدر خوبصورت سے پایا تکمیل تک پہنچاتا کہ

دنیا اسکی محبت کی مثالیں دیتی۔

بجلی کڑکنے کی آواز پر وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔ کمرے میں اندھیرا چھایا ہوا تھا، بجلی کڑکنے کے باعث کمرے میں ہلکی سی روشنی پیدا ہوئی تو، اس نے حیرت سے ارد گرد کا منظر دیکھا۔۔۔ بوسیدہ سے کمرے میں عجیب سی پراسراریت چھائی ہوئی تھی۔۔ جو شاید لکڑی کا تھا۔ جابجا دیواروں پر کسی نوکدار چیز سے لکیریں لگیں ہوئی تھی۔ زمین پر مٹی تو کہیں لکڑی کا اکھڑا ہوا فرش تھا۔

وہ نہیں جانتی تھی وہ کہاں ہے؟؟؟؟ ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔۔ اسکے ہاتھ پیچھے کو بندھے ہوئے تھے۔ گرہیں اتنی سخت تھی کہ اسکے زرا کسمسانے پر ہی اسے اپنی جِلد اکھڑتی ہوئی محسوس ہوئی . ان کے ساتھ کیا ہوا تھا؟؟ یہ سوال شدت سے اسکے دماغ میں گردش کرنے لگا۔ جیسے جیسے اسے گزری رات کے خوفناک مناظر یاد آنے لگے۔ اسکا دل ڈوب ڈوب گیا۔ ایمان؟ ایمان کہاں ہے؟ اسے لب ہلنے سے انکاری تھے۔

اس نے نظر گھما کر دیکھا تو وہ اسکے بغل میں کرسی پر بندھی تھی۔ گردن ایک طرف لڑھکی ہوئی تھی

بند دروازہ کے اس پار مردانہ آوازیں آرہی تھی۔

مطلب باہر کوئی پہرے پر موجود تھا؟ یہ سوچ ہی اسکی جان نکالنے کے لیئے کافی تھی۔

ای ایمان! ایمان اٹھو! وہ دائیں جانب رخ موڑ کر آہستگی سے بولی۔

وہ بے ہوش تھی۔۔۔شاید! تبھی اس سن نہیں پا رہی تھی۔یااللہ، کہاں پھنس گئے ہیں ہم؟ اسکی آنکھیں ڈبڈبائیں۔سر میں درد کی شدید ٹھیسیں اٹھ رہی تھی۔اس نے خود کو اتنا بے بس کبھی محسوس نہیں کیا۔

ایمان اٹھووو۔۔۔۔اٹھو نا یار۔۔۔پلیز مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے! وہ خوف سے کہتی رو دی۔مگر ایمان پر کچھ اثر نہ ہوا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اللہ میاں! پلیز ہماری مدد کر پتا نہیں ہم کہاں پھنس گئے ہیں! اس نے سسکتے ہوئے گردن ایک طرف ٹکائی۔

****

پھر وہ دن بھی آ گیا جس کا اسے چھوڑ کر باقی سب کو شدت سے انتظار تھا۔وہ کل رات سے اب تک نہ جانے کتنے سگریٹ پھونک چکا تھا۔اس نے زندگی میں کبھی سگریٹ نہیں پیا تھا۔جتنا ایک دن میں۔

رات اس پر بہت بھاری تھی آخر کار کٹھن رات بھی اپنے اختتام کو پہنچی اور دن کی روشنی ہر طرف پھیلنے لگی۔ مسز کاظمی اسکا ڈریس تھامے کمرے میں داخل ہوئیں تو حیران رہ گئیں۔ سرخ قالین پر جابجا سگریٹ کی راکھ پھیلی ہوئی تھی۔اور ایش ٹرے پر نظر پڑتے ہی وہ ساکت رہ گئیں۔

تم نے سگریٹ پینا کب سے شروع کیا اطہر؟؟؟وہ کہتی ہوئی ڈریس بیڈ پر پھیلاتی اسکے قوریب صوفے پر آ بیٹھی۔وہ خالی نظران پر ڈال کر جواب دیئے بغیر خلا میں گھورنے لگا

-

اطہر؟ کیا ہوا میری جان! کوئی پریشانی ہے؟ مسز کاظمی نے پریشانی کے عالم میں اسکا کندھا تھاما۔

نہیں! کوئی پریشانی نہیں بلکہ اب تو سارا مسلہ ختم ہو گیا وہ عجیب سے انداز میں انکا ہاتھ ہٹا کر پہلو میں رکھتا اٹھ کھڑا ہوا۔

مسز کاظمی کو سخت ملال نے آگھیرا۔ کہیں وہ کوئی غلطی تو نہیں کر رہی تھی! اپنے بیٹے پر فیصلہ تھوپ کر، آخر کار وہ بالغ تھا اپنا اچھا برا سمجھتا تھا۔اور پھر پہلی بار تو اسے محبت ہوئی تھی زندگی میں۔وہ بھی انجام پر پہنچنے سے پہلے اختتام کو پہنچ چکی تھی۔ خیر! محبت تو کبھی

نہ کبھی بھلا ہی دے گا۔رومیصہ سے شادی کرواکر وہ اپنے سرکل میں سالوں سے بنائی گئی عزت اور اطہر کا مستقبل دائو پر نہیں لگا سکتی تھی۔سارہ حسب نسب والی تھی . خوبصورت تھی اور ہر طرح سے اسکے بیٹے کے ساتھ چلنے کا قابل تھی۔مگر اطہر کی یہ حالت انہیں سخت پریشان کر رہی تھی۔وہ خاموشی سے بیڈ سے کپڑے اٹھاتا واشروم میں گھسا۔

بھائی کہاں ہیں؟ایمل اپنی فراق چٹکیوں میں تھامے اسکے کمرے میں داخل ہوئی۔مسز کاظمی نے سوچوں کو جھٹکتے ہوئے واشروم کی جانب اشارہ کیا۔

اور خاموشی سے باہر نکل گئی۔

انہیں کیا ہوا؟ایمل نے منمناتے ہوئے اسکی پشت کو گھورا۔اور اسکا کمرہ سمیٹنے لگی ۔سگریٹ کی راکھ دیکھ کر پریشان تو وہ بھی ہوئی تھی کیونکہ اطہر سگریٹ نہیں پیتا تھا۔ مگر اس نے نظر انداز کر دیا۔

اللہ۔۔۔بھائی ایسی بھی کیا قیامت آگئی تھی منگنی ہی ہے نا! شادی تو نہیں ہو رہی جو آپ نے خوشی خوشی میں اتنے سگریٹ پھونک ڈالے ! وہ اسے چھیڑنے لگی۔

اطہر نے اچھنبے سے اسے دیکھا اور ٹاول سے سر رگڑتے ہوئے آئینے کے سامنے آ کھڑا ہوا۔اب وہ اسے کیا بتاتا وہ خوش نہیں تھا، سگریٹ پھونک کر خوشی کا اظہار کون کرتا ہے۔یہ تو ماتم تھا جو اس نے رات بھر منایا تھا اور شاید تمام عمر منانے والا تھا۔محبت جو کر بیٹھا تھا۔خود ازیتی میں اسکی تمام رات آنکھوں میں کٹی۔اب آنکھیں سرخ پڑ چکی تھی۔اس نے سر جھٹکتے ہوئے رخ موڑا۔

کہاں؟ تیار تو ہو جائیں آخر جلدی کس بات کی ہے؟ وہ اسکے آگے ہاتھ پھیلاتے شوخی سے بولی۔

ایمل ہٹو! وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔

یار کیا بھائی۔۔۔ مسکرا تو دیں ادھر مما بھی پتا نہیں کیوں منہ لٹکائے گھوم رہی ہیں، کوئی بات ہے کیا؟ آپ خوش تو ہیں نا بھائی؟ وہ یک دم سنجیدہ ہوئی۔

اطہر کو اسکے انداز پر بے جا پیار آیا۔

وہ زبردستی مسکراتے ہوئے سر ہلانے لگا۔

مجھے ایسے کیوں لگ رہا ہے کہ آپ خوش نہیں ہیں؟ وہ جانچتی نگاہوں سے اسکو دیکھنے

لگی۔

تو کیا ناچوں اب میں؟ کیسے ہوا جاتا ہے خوش؟

وہ اکتا گیا۔

تو ناچیں نارو کا کس نے ہے! آخر کار آپکی پہلی شادی شادی ہے! وہ شوخی سے کہنی مارتی ہوئی بولی۔

اطہر نے اسکا کان دبوچا۔

آہ میرے جھمکے، چھوڑیں بھی مزاق کر رہی تھی نا! وہ جھٹ سے بولی۔

چلو جائو تنگ مت کرو! اطہر نے اسے گھوری سے نوازتے ہوئے دور دھکیلا۔

یہ ٹارچر اپنی بیوی پر کرنا آئی سمجھ آفیسر، ہونہہ آئے بڑے جیمس بانڈ وہ جاتے جاتے دروازے کے قریب کھڑے ہو کر چلائی اور پھر غائب ہو گئی۔ اطہر کس بے اختیار رومیصہ یاد آئی۔ تمام رات اس نے سہلا سہلا کر اپنی محبت کو سلایا تھا اور اس نادان نے پل بھر میں اسے پھر سے جگا دیا۔ اس نے ٹھنڈی سانس اندر دھکیلی اور باہر نکل آیا۔

گھر کا ٹیرس کافی کشادہ تھا۔ وہاں انگیجمنٹ کا خوبصورت سیٹ اپ کر دیا گیا تھا۔ جہاں

انکے علاوہ مسز خان کی فیملی اور اسکے کچھ قریب لوگ شامل تھے۔ جس میں ثنان اور معاذ بھی شامل تھے جو منگنی کی تیاریوں میں پیش پیش تھے۔اس نے ایک نظر ان رنگینیوں کو دیکھا اور خاموشی سے ایک طرف کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

ارے واہ! چیف بھی اپنے نام کے ایک ہیں !

معاذ کی زبان پھسلی۔

کیا ہوا؟ ویٹر سے بات کرتے ثنان نے مڑ کر اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔

دیکھو تو زرا آج بھی لیٹ نہیں ہوئے، بلکل ٹائم پر آئے ہیں! ہاں تو اچھی بات ہے نا ۔۔۔۔۔پتا چلے لیٹ آنے پر لڑکی والو نے منگنی سے انکار کر دیا! پھر تو نقصان ہی ہے نا بھائی! اوپر سے بندہ اتنا کھڑوس ہو تو لڑکی ملنا مشکل ہی ہے! ثنان نے پیش گوئی کی ۔جس معاذ کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

ادھر آئو تم دونو؟؟؟اطہر کی رعبدار آواز انکے کانوں میں پڑتے ہی انکی ہنسی کو بریک لگی ۔

لو آگیا بلاوا! ثنان زیر لب بڑبڑایا۔

تم دونو یہاں کیا کر رہے ہو؟؟انتہائی بے مروت انداز تھا۔ان دونوں نے صدمے بھری نگاہوں سے ایک دوسرے کو دیکھا۔انہیں تو لگا تھا وہ 'اسکے 'انوٹیشن پر آئے تھے ۔مگر نہیں اس نے آج ثابت کر دیا تھا وہ ظالم مرد ہے۔

آہمم! ہمیں میم نے بلایا تھا! معاذ کی اس بے عزتی پر بمشکل آواز نکلی۔

کیوں؟ وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔دونوں کا سر مزید جھک گیا۔حد ہوتی ہے! بندہ اتنا بھی فارمل نہ ہو؛ ثنان نے سوچا۔مگر کہہ نہ سکا۔

کیا مطلب کیوں بلایا، بھئی انکے باس کی منگنی ہے وہ نہیں آئیں گے تو کیسے چلے گا! کیوں لڑکو؟ وہ انکے طرف دیکھتی ہوئی بولی۔

بے چارے لڑکوں نے اتنی بے عزتی کے بعد معصوموں کی طرح جھٹ سے سر اثبات میں ہلایا۔

اچھا جائو تم لوگ زرا انتظامات دیکھ لو! وہ لوگ آتے ہی ہونگے! وہ ان دونوں کو منظر سے ہٹاتی ہوئی بولی۔تو وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے کندھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب ہو گئے۔

اطہر کیاپریشانی ہے؟وہ اس کے سنجیدہ چہرے پر نظر ڈالتے ہوئے بولی ۔

اب تو کوئی پریشانی نہیں! وہ سرد لہجے میں بولا۔ مگر اسکی آنکھوں میں شکوہ غم، غصہ ملال کیا کیا نہیں تھا۔ بے شک وہ زبان سے نہ کہتا۔ مگر انہوں نے محسوس کر لیا تھا۔ انکا بیٹا خوش نہیں تھا۔ اسکے موبائل کی رنگ پر ہوش میں آئی۔ اسے باہر جاتا دیکھنے لگی۔

****

منگنی کا فنکشن تمام ہو چکا تھا وہ بے دلی سے کار کی چابی اٹھائے باہر نکل گیا۔ بے مقصد سڑکوں پر آوارگی کرنے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکا دل تمام رنگینیوں سے اچاٹ ہو چکا تھا۔ ابھی تو اس نے اپنی محبت کو محسوس ہی کیا تھا۔ ابھی تو سفر کی شروعات ہوئی تھی وہ اسکی محبت میں جینا چاہتا تھا۔ مگر ہوا کیا! اس نے اپنی ماں کے لفظوں کا پاس رکھ لیا اور محبت کو الوداع کر دیا۔ یہ فیصلہ اسکے دل پر بہت بھاری پڑا۔ جواب دن رات تڑپ رہا تھا۔ اور ساتھ ساتھ اسے بھی جلا رہا تھا۔ فون کے تھرتھرانے کی آواز پر وہ ہوش میں آیا تو اس نے خود کو اسکے گھر سامنے کھڑا پایا۔ وہ حیران رہ گیا۔ وہ یہاں کب اور کیوں آیا تھا؟

نہیں مجھے یہاں نہیں ہونا چاہیئے !آج ہی کسی کا نام میرے ساتھ منصوب ہوا ہے میں اس سے بے وفائی نہیں کر سکتا۔وہ واپس مڑا۔

نہیں رک جائو،وہ تمہاری محبت ہے تم تڑپ رہے تھے جسکی ایک جھلک دیکھنے کی خاطر اب کیا ایسے ہی چلے جائو گے ؟؟دل سے فریاد نکلی۔

نہیں،تم نے سارہ کو اپنے نام کی انگوٹھی پہنائی ہے !تم اب اسی کے ہو !دماغ غرایا۔

انسان صرف اسی کا ہوتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے،بھلا محبت کے بغیر بھی کوئی زندگی ہے !دل نے دہائی دی۔آہہہہہہہہ !وہ غم وغصے سے چلایا۔دل ودماغ کی جنگ میں اسکی حالت ابتر ہونے لگی۔

چپپپپ ایک دم چپ ! وہ جلالی انداز میں چیخا۔

رات کا ایک بجنے کے قریب تھا وہ سونے کی تیاری میں تھی۔کچن میں پانی کا جگ بھرتے ہوئے اس نے کمرے کا رخ کیا۔مگر کسی کے چلانے کی آواز پر اسکے قدم منجمد ہوئے۔رات کے اس پہر ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔سوال ہی پیدا نہیں ہوتا یہ اسکا وہم ہو۔اسکا دل زوروں سے دھڑکنے لگا۔پانی کا جگ لائونج میں ٹیبل

رکھ کر اس نے کھڑکی سے باہر جھانکا۔ تو اطہر کو دیکھ کر حیران رہ گئی۔ یہ یہاں کیا کر رہا ہے؟ وہ پردہ برابر کرتی حیران سے بڑبڑائی۔ اسے اُس رات اطہر عجیب انداز یاد آیا۔

کیا کروں؟ باہر جاؤ یا نہیں! وہ کشمکش سے انگلیاں چٹخانے لگیں۔ اور پھر لمبی سانس لے کر ہمت باندھتی دروازے کی جانب بڑھی۔ وہ آج اسکی اچھی خاصی کلاس لینے کے موڈ میں تھی۔ بھلا یہ کوئی وقت تھا کسی کے گھر آنے کا؟ اس نے واپسی کے لیئے قدم بڑھائے ہی تھے دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔ اطہر کے قدم منجمند ہوئے۔

کیا کر رہے ہیں آپ یہاں؟ مسٹر چیف، اسکی آواز میں تنز واضع تھا۔ اسے لگا اب وہ مڑا تو پتھر کا ہو جائے گا۔

ہیلو؟ وہ جواب نہ پا کر دوبارہ اکتاہٹ بھرے لہجے میں کہتی ہوئی چوکھٹ چھوڑ کر اسکے سامنے آ کھڑا ہوئی۔ اطہر کا دل زور سے دھڑکا۔ اپنے اندیشے کے عین مطابق وہ پتھر کا ہو گیا۔ اسکا دل کیا بس یونہی عمر وہ اسے دیکھتا رہے۔ سیاہ بالوں کی لٹھیں اسکے سینے پر جھول رہی تھی۔ سرخ آنکھیوں میں نیند کی خماری واضع تھی۔

ہونٹوں کو کاٹتی وہ مضطرب نگاہوں سے اسے گھور رہی تھی۔

کیاپوچھ رہی ہو میں ؟کیا کر رہے ہیں آپ یہاں ؟وہ بھڑکی۔

پتا نہیں ! وہ اس نظروں کے حصار میں لیئے آہستگی سے بولا۔اتنا آہستہ کہ رومصیہ بمشکل سن سکی۔وہ لاجواب ہوئی۔اب وہ کیا کہتی !اطہر کے قدم بے اختیار اسکی جانب بڑھے۔اسے اتنا قریب پاکر اسکا دل بے ایمان ہونے لگا۔رومیصہ اسکے انداز پر گھبرا کر الٹے قدم اٹھاتی دروازے کی چوکھٹ پر جا کھڑی ہوئی۔اسے پہلے وہ دروازہ بند کرتی وہ بولا پڑا۔ک ک کافی ملے گی ؟

ہاں ؟؟؟وہ بے یقینی سے چلائی۔

کافی۔۔۔؟اس نے اپنا سوال دہرایا۔نظریں ہنوز اسکے چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔

تو کیا وہ اتنی دور اسکے پاس صرف کافی پینے آیا تھا؟

حد ہو گئی ویسے ! وہ سخت نگاہوں سے گھورتی ہوئی ایک طرف ہو گئی۔وہ قدم قدم چلتا ہوا لائونج میں آ کھڑا ہوا۔بیٹھیں ! میں کافی لے کر آتی ہو آپ کے لیئے ! وہ جتا کر کہتی کچن کی جانب بڑھی۔وہ خاموشی سے بیٹھ گیا۔نہ جانے اس نے یہ حرکت کیوں کی تھی ۔حالانکہ اسے کافی کی طلب ہر گز نہیں تھی۔شاید اسکے ساتھ وقت بتانے کے بہانہ تھا

اسکا؟؟؟

کچھ پلوں میں کافی کا کپ لیئے حاضر تھی۔کپ اسکے ہاتھ میں تھمانے کے بجائے اس نے جان بوجھ کر اسکے ہاتھ کے ساتھ گرم کپ لگایا۔مگر حیرت کی بات تو یہ تھی اس نے کوئی رد عمل ظاہر نہیں کیا۔اسے اب بے چینی ہونے لگی۔آپ ٹھیک تو ہیں؟؟؟ اس نے جھجھکتے ہوئے پوچھا۔تو اطہر نے بے اختیار نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔اس قدر فکر مندی سے پوچھے جانے پر اسکا دل پھگلنے لگا۔نظریں اسکے چہرے سے ہٹنے سے انکاری ہونے لگیں۔اس نے سر بے اختیار نفی میں ہلایا۔رومیصہ نے نظروں کا رخ بدل لیا۔ اسکی بے تاب نگاہیں اب اسے پریشان کرنے لگی تھی۔

منگنی مبارک ہو! وہ اسکے کرتے پاجامے کو دیکھ کر اندازً بولی۔وہ شاید اپنی منگنی سے لوٹ رہا تھا؟؟؟

اطہر کافی کا سپ بمشکل گلے میں انڈیلا۔اسے آج سے پہلے کافی اتنی کڑوی کبھی نہیں لگی ۔اس نے زور سے کپ ٹیبل پر پٹخا۔تو رومیصہ چونکی.

اب ایسا بھی کیا کہہ دیا؟ وہ سوچ کر رہ گئی۔وہ خاموشی سے جانے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

تھینکس تو کہتے جائیں !

وہ رک کر مڑا۔اور قدم بڑھاتے ہوئے اسکے نزدیک آیا۔

کس لیئے ؟وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔

منگنی کی مبارکباد پر ! وہ انجانے میں اسکے زخموں کر کریدنے لگی۔

تھینکس فار دا کافی ! وہ شکست خوردہ لہجے میں کہتا اس پر بھرپور نگاہ ڈالتے ہوئے باہر نکل گیا۔رومیصہ نے آنکھیں گول کرتے ہوئے کندھے اچکائے اور کپ اٹھائے کچن کی جانب بڑھی۔اور اطہر سزا کے طور پر زور زور کے کار پر رسید کرنے لگا۔زندگی میں اتنا بے اختیار کبھی نہیں ہوا۔جتنا اسکے سامنے ،اس نے ٹھان لی تھی آج کے بعد اس کے سامنے کبھی نہیں آئے گا۔کبھی نہیں۔

اسکی یہ خواہش جلد پوری ہونے والی تھی.وہ بھی ایسے کہ اسے تمام عمر اس خواہش پر پیشماں ہونے والا تھا۔

****

ہا کیا چل رہا ہے مارشل ؟؟؟

وہ آج کئی دنوں بعد سائیٹ پر آیا تھا۔مارشل اسے دیکھ کر احترام اٹھ کھڑا ہوا۔

ہمارا پروجیکٹ کمپلیٹ ہونے والا ہے !کچھ دنوں تک !اچھا،اس پیش گوئی پر اس نے سر ہلاتے ہوئے فائل تھامی۔اور کوئی خبر ؟؟؟وہ سرسری نگاہ فائل پر ڈالتے ہوئے بولا ۔اگلی ڈلیوری دوسرے ہفتے کے شروعات سے ہو گی !

ہمممم۔۔۔۔وہ منمنایا۔اور مارشل سوچ میں پر گیا اگلی بات اسے بتائے یا نہ بتائے۔

کیا بات ہے ؟وہ اسکی خاموشی نوٹ کرتے ہوئے بولا ساتھ ہی فائل ٹیبل پر اچھالی۔

وہ سر۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جلدی مارشل اور بھی بہت کام ہیں مجھے !اکتاہٹ بھرے لہجے میں کہتے ہوئے اس نے گھڑی دیکھی۔

ہمارے لوگ غلط لڑکیوں کو اٹھالائے !انکا کیا کرنا ہے ؟؟

اس نے ندامت سے سر جھکایا۔

*****کہیں کے،سب کے سب نااہل ہو تم

اسکے نقوش تنے !

اس دھندے میں غلطی کی گنجائش نہیں، کام تو ہو گا وہ رک نہیں سکتا۔۔۔پھر چاہے جو مرضی کرے! ہمارے لوگ کریں یا کوئی۔۔۔۔گاڑی نکالو تم! اگلا حکم صادر کرتے ہوئے وہ آفس سے باہر نکل آیا۔

وہ سر باس نے کہا تھا کہ آپ اس معاملے کو زرا دیکھ لیں تو۔۔۔۔اسکی بات سن کر اس نے ناپسندیدگی سے دیکھا۔تمہارے باس صرف نام کا ہی 'باس' ہے! چلو اب۔۔۔

وہ سخت بے زار ہوا۔

۔کچھ دیر بعد وہ لوگ سنسان علاقے میں جنگلوں کے بیچوں بیچ آ رکے۔مارشل نے گھوم کر اسکی طرف کا دروازہ کھولا۔اور اسے راہ دکھانے لگا۔وہ ایک بوسیدہ سے کمرے کے سامنے آ رکے۔

اس نے گردن دائیں بائیں جھٹکی اور زور سے دروازے کو پیر مارا تو دھاڑ کی آواز کے سے ساتھ دروازہ کھلا۔ایمان ہڑ بڑا کر سیدھی ہوئی اور خوف سے نبیشہ کو تکنے لگی ۔رات کے اس پہر روشنی میں اسکا چہرہ دیکھ نہیں پائی مگر وہ جو کوئی بھی تھا خاصا لمبا چوڑا اور وحشت زدہ شخص معلوم ہو رہا تھا اپنے ارادوں۔ایمان نے تھوک نگلا۔مارشل نے بڑھ کر کرسی کھینچی اور ان کے عین سامنے رکھ دی۔وہ آگے بڑھ اور کرسی پر براجمان

ہو گیا۔

چہرے پر عجب سی وہشت تھی۔وہ کچھ دیر ان دونوں کو گھورنے کے بعد سیدھا ہو بیٹھا

۔

وہ دونوں ہی کم عمر اور معصوم واقع ہوئیں تھی۔ مگر وہ کیا کرتا! یہی اسکا کام تھا

۔۔۔۔اسکا گھٹنا ایمان کے گٹھنے سے ٹکرایا تو اسکی چیخیں نکل گئیں۔وہ خوف سے آنسو بہاتی پیچھے سرکی۔اسی اثنا میں نبیشہ کی آنکھ کھلی۔جب اس نے اپنے بیچ کسی تیسرے نفوس کو محسوس کیا تو اسکی جان ہوا ہونے لگی۔۔۔خوف سے اسکی آنکھیں باہر آنے کو تھی۔ماتھے کا طواف کرتی کچھ لٹھیں، عجب سا رنگ تھا آنکھوں کا جو کسی کو بھی خوف میں مبتلا کرنے کے لیئے کافی تھا۔قدرے بڑھی ہوئی شیو! ویل ڈریسڈ وہ کسی بھی لحاظ سے کوئی غنڈہ یا موالی معلوم نہیں ہو رہا تھا۔

تم دونوں کی شکلیں کافی ملتی جلتی ہیں! بہنیں ہو تم دونو؟؟؟ وہ ببل دانتوں تلے چباتا آرام دہ لہجے میں بولا۔ایمان نے خوف سے سر ہلایا۔

ہمم! نام کیا تمہارا وہ نظریں ایمان پر گھاڑھے نبیشہ کا جانب انگلی کرتا ہوا بولا۔

ن ن نبیشہ ! وہ تھوک نگلتی ہوئی بولی۔

ملیشہ ؟ وہ بولا۔

ن نبیشہ ! اس نے درشتگی سے کہا۔

ہاں ؟؟؟ کیا ؟؟؟ وہ نا سمجھی سے بولا۔

اسکا لہجہ ان دونوں کو خوف مبتلا کر گیا۔

کیا مارشل ؟ تم نے معزز مہمانوں کو میری دہشت کی داستانیں سنا کر پہلے ہی خوفزدہ کر دیا ! وہ رخ موڑ کر برہمی سے مارشل سے کہنے لگا۔ جب اسکی نظر غیر ارادی طور پر ایمان کے سینے پر جھولتے لاکٹ پر پڑی۔ وہ جھٹ سے سیدھا۔ ایمان کی سانسیں گلے میں اٹکنے لگیں۔ نبیشہ بھی خوفزدہ نگاہوں سے دیکھنے لگی۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر بے دردی سے لاکٹ کھینچ لیا !

پلیز یہ میرے بابا کی آخری نشانی ہے، اسے واپس کر دو پلیز پلیز ! وہ روتے ہوئے فریاد کرنے لگی۔

رئیلی ؟؟؟ تمہارے باپ نے تمہیں مرنے سے پہلے دیا تھا ؟؟ ایمان کو تعجب ہوا۔

نہیں، یہ مجھے میری بہن نے دیا ہے !پلیز واپس کر دو پلیز ! اسکی آواز اب سرگوشیوں میں بدلنے لگی۔

ویری اسمارٹ۔۔۔۔۔وہ متاثرہ انداز میں بولا۔۔ بڑے شاطرانہ انداز میں لاکٹ کے اندر ٹریسر فٹ کیا گیا تھا۔

مگر اسکے سامنے یہ ہوشیاری کسی کام کی نہیں آنے والی تھی۔اس نے لاکٹ زمین پر پھینکا اور بے رخی سے جوتے کے نیچے مسلنے لگا ! ان دونوں نے غم وغصے کے عالم میں یہ منظر دیکھا۔

لڑکیوں کو اٹھالائے اور چیکنگ تمہارا باپ کریگا کیا؟ وہ رخ موڑ کر ان تینوں چاروں پر چلایا۔

وہ دونوں خوف سے سہمی۔البتہ اسکی زبان سمجھنے سے قاصر تھی وہ جس زبان میں لوگوں سے مخاطب تھا۔کیسی چیکنگ سر؟ مارشل ناسمجھی سے بولا۔

اس ٹریسر کے ذریعے اگر تمہارے سسرالی یہاں پہنچ گئے تو اپنا انتظام تم لوگ خود کر لینا ! بے وقوف !

وہ سخت نگاہوں سے گھورتا ہوا انکی جانب مڑا۔

پلیز ہمیں جانے دو! ہم نے کچھ نہیں کیا، ہم تو تمہیں جانتے بھی نہیں پلیز! نبیشہ کو اسکے ہر ہر سے انداز خوف محسوس ہو رہا تھا۔ وہ باقاعدہ رو دی۔

ٹھیک ہے! جانے دیں گے، بلکل جانے دیں گے تمہیں مگر !

وہ رکا۔۔۔ ساتھ ہی اسکے چلتے منہ کو بریک لگی۔

اور ان دونوں کی سانسوں کو۔

تھووو۔۔۔ کی آواز کے ساتھ اس نے ببل گم ایک طرف پھینکی اور سیدھا ہو بیٹھا۔

ہمارا کام کرنا ہو گا تمہیں! کر دو گی تو آزاد ہو جائو گی ورنہ۔۔۔

وہ معنی خیزی سے بات ادھوری چھوڑتا ان دونوں کو باری باری گھورنے لگا۔

ان دونوں کی آنکھیں ابل کر باہر آنے کو تھی۔

سمجھ گئی نا تم دونو؟ وہ تاکیدی نظروں سے دیکھنے لگا۔ انکا تو یہ حال تھا آگے کنواں تھا اور پیچھے کھائی۔

کام کیا تھا یہ تو خدا ہی جانتا تھا۔فلحال جان بچانا ضروری تھی۔

سمجھ گئی؟؟؟اسکی دھاڑ پر خوف وہراس سے نبیشہ کا سر جھٹ سے ہلا۔

گڈ گرل!اس نے متاثرہ نگاہوں سے سر جھٹکا۔اور کرسی پر پھیلا۔

غیر ملکی ہو تم دونوں؟وہ سرسری سا پوچھنے لگا۔

ایمان کا سر اثبات میں ہلا یا۔

کیا کر رہی تھی یہاں؟ہاتھوں کی مٹھی لبوں پر جماتا ہوا دلچسپی سے بولا۔

اسکالرشپ پر اسٹڈی کے لیئے آئے تھے!اس نے بمشکل جملہ ادا کیا۔اس شخص کی نظریں خوف میں مبتلا کیئے دے رہیں تھی۔

چہ چہ چہ!سن کر افسوس ہوا۔۔۔پتا ہے یہ ملک ہی ایسا ہے،باہر سے جتنا خوبصورت ہے اندر سے اتنا ہی سیاہ اور گہرا ہے،میں بھی جب پہلی بار یہاں آیا تھا تو ایسا ہی تھا!وہ بے چارگی بھرے لہجے میں بولا۔

ایمان کو لگا وہ اسکا مزاق اڑا رہا ہو جیسے۔

پلیز ہمیں جانے دو،ہم نے کچھ نہیں کیا خدا کے لیئے!وہ ایک بار پھر ملتجی انداز میں

گڑگڑائی۔ مگر اس پتھر نما شخص کے سامنے رونا دھونا بیکار تھا۔

سنو بچی؟؟؟ کیوں آئی؟؟؟ کیسے آئی؟ اسکا علم تو مجھے بھی نہیں! مگر اب آ ہی گئی تو اتنی آسانی سے نہیں جا سکتی تم۔۔۔۔ ہر رہائی کی ایک قیمت ہوتی ہے! تمہیں بھی قیمت ادا کرنی پڑے گی! ورنہ۔۔۔۔ وہ دو انگلیوں سے گن بنا کر اسکے ماتھے کی جانب پوائنٹ کرتا ہوا بولا۔

ایمان خوف سے لرزی۔

پلیز اسے کچھ مت کرنا! نبیشہ نے دہائی دی۔

نہیں کریگے! دیکھتے ہیں تم کیا کرتی ہو ہمارے لئے! وہ سپاٹ لہجے میں کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

وہ کس مصیبت میں پھنس گئی تھی۔

کہیں، کہیں یہ وہی تو نہیں تھے؟؟ وہ سیز یلین؟؟؟

اس کے دماغ میں جھماکا سا ہوا۔۔

وہ اس سے آگے سوچ ہی نہ سکی۔ اگر ایسا تھا تو رومیصہ بلکل سہی تھی۔ انکا بھی وہی حشر

ہونے والا تھا جو انکے باپ کا۔یعنی وہ بھی گمنام موت مرنے والی تھی۔

ت ت تم سیز یلین ہو؟وہ ہمت جٹاتی آخر کار بول پڑی۔

یمان رک کر مڑا۔سز یلین کے نام پر اسکے ماتھے پر ناگواری کی لکیریں نمودار ہوئیں

۔۔۔۔

نہیں، مگر اتنا جان لو کہ میں ان سے کئی زیادہ وحشی ہوں!کر ختگی سے کہتا باہر نکل گیا۔

جبکے وہ دنگ رہ گئی۔

سیز یلین بھی نہیں تھے؟؟؟تو اور کون تھا پھر؟؟

یااللہ رحم کر ہم پر!وہ رو دی۔

یہ لوگ بہت خطرناک ہیں یہ ہمیں مار ڈالیں گے نبیشہ!دیکھنا تم!ایمان خوف سے منمنائی۔

چپ کرو یار ایمان، کم از کم مایوسی کی باتیں تو مت کرو ہم انکا کام کریں گے اور بدلے میں وہ ہمیں جانے دیں گے،اب زیادہ مت سوچو!وہ اسے تسلی دینے لگی۔

تمہیں کیا معلوم وہ ہم سے کیا کروائیں گے نبیشہ !

بمباری؟؟؟ قتل؟؟؟ یا کچھ بھی ایسا۔۔۔تو کیا ہم کر دیں گے؟؟؟ ہم اپنی جان بچانے کی خاطر کسی کو نقصان نہیں پہنچائیں گے نبیشہ؟؟؟ وہ زندگی سے بھرپور لڑکی آج بے بسی کی انتہائوں پر تھی۔نبیشہ نے بے اختیار آنسوئوں سے تر چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔وہ سچ ہی تو کہہ رہی تھی۔

****

روم شہر میں دھوپ اپنا بوریا بستر سمیٹ چکی تھی۔انہی دنوں میں سے ایک دن شام ڈھل رہی تھی جب فرمان عاطر کے وسیع عریض مینشن کے ٹیرس پر پرائیویٹ جیٹ اترا۔پچاس سالہ شخص سفید بالوں میں انگلیاں پھیرتا ہوا جیٹ کی سیڑھیاں اترتا نیچے آیا۔اور تکان بھرے انداز میں اپنا کوٹ ریگنر کی کی جانب بڑھا دیا۔

ویلکم باس! وہ خوشدلی سے کہتا اسکے پیچھے چلنے لگا۔وہ سر خم دیتا آگے بڑھنے لگا۔فرمان آج دو مہنے بعد روس سے لوٹا تھا۔اسکے بعد اسکے بزنس سمیت تمام غیر معیاری بمع غیر قانونی کام جن میں وہ ملوث تھا۔یمان کے ذمے تھے۔جو یمان بخوبی انجان دے رہا تھا۔لفٹ انہیں دوسرے فلور پر پہنچا چکی تھی۔اس سے آگے راہداری سے گزر کر لائونج تھا۔جس میں یمان پہلے سے ہی موجود تھا۔

میری آنکھوں کی ٹھنڈک! وہ بانہیں پھیلاتے ہوئے گرمجوشی سے یمان کی جانب بڑھا

۔

مگر مقابل سرد مہری سی تھی۔وہ خاموشی سے اٹھااور باپ کے بغل گیر ہوتے ہوئے

دوبارہ صوفے پر ڈھے گیا۔

کیسا ہے میرا شیر؟؟فرمان مقابل صوفے پر براجمان ہوا۔جیسا نظر آرہا ہوں! وہ

سرسری سا کہتے ہوئے شراب کی بوتل گلاس میں انڈیلنے لگا۔

کوئی مسلہ تو نہیں ہوانا میرے بعد!

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھلا سر کے ہوتے ہوئے کیا مسلا ہو سکتا ہے! مارشل کی پیش گوئی پر یمان نے تنقیدی

نظر نگاہوں سے اسے دیکھا۔

لیکن تمہارے ہوتے ہوئے بہت مسلے ہو رہے ہیں مارشل! وہ اسکی توجہ ان لڑکیوں کی

جانب دلانے لگا۔جنہیں وہ غلطی سے اٹھالائے تھے۔وہ ابھی بات مکمل کر رہا تھا کہ

گارڈز نے افریقی نوجوان کے آنے کی اطلاع دی۔

آنے دو۔۔۔اسے بھی آنے دو

فرمان نے لفظوں کو کھینچ کر ادا کیا

لمحے بھر میں وہ اسکے سامنے حاضر تھا۔اسکے کندھے جھکے ہوئے تھے۔جس سے فرمان نے اندازہ لگالیا تھا وہ اس بار بھی ہی ناکام لوٹا ہے۔اس نے ضبط سے مٹھیاں بھینچیں۔

کیا خبر لائے ہو پھر؟بظاہر اطمینان زدہ لہجے میں کہتا صوفے پر پھیلا۔جبکے یمان گلاس کو منہ لگائے بے نیاز سا نظر آنے لگا۔

اس نے تو الٹا مجھے ہی گھما دیا باس!

اچھاااا!فرمان زہر خندی سے گویا ہوا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے کہا میں تمہیں اسکا ڈبل دونگا تم۔۔۔۔تمم یمان کو مار دو!اس نے کہتے ہوئے سر ندامت سے جھکا لیا

یمان نے بے ساختہ اس شخص کو دیکھا۔

ہاہاہاہاہاہا!وہ ہنسا اور سر پیچھے کی جانب گرائے ہنستا چلا گیا۔اسکے لئے یہ بات مزاق ہو جیسے

فرمان نے عجب نگاہوں سے سپوت کو دیکھا۔جبکے مارشل بھی زیر لب مسکرایا

اسکی غیر متوقع ہنسی نوجوان افریقی کو خوف میں مبتلا کرنے لگی۔

وہ ***میرے ہاتھوں مرے گا دیکھنا تم! وہ مطمئن سے انداز میں کہتے ہوئے گلاس لبوں سے لگانے لگا۔اسکی آنکھوں میں شرارے سے پھوٹنے لگے

فرمان نے افسوس سے سر جھٹکا اور اٹھ کر آرام گاہ کی جانب بڑھ گیا۔یمان نے دو انگلیوں کے اشارے سے اس شخص کو غائب ہونے اشارہ دیا۔تو وہ پل بھر میں نظروں سے اوجھل ہو گیا۔جان بچی تو لاکھوں پائے

قبر تک مجھے اپنے پیچھے پائے گا وہ! اس نے آخری گھونٹ حلق میں انڈیلا اور خیالوں میں بہرام کو برے برے القابات سے نوازتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

میری اجازت کے بغیر نہ کوئی اندر جائے گا اور نہ کوئی باہر آئے گا! چاہئے وہ مر ہی کیوں نہ جائیں! وہ مارشل کو سختی سے تنبیہ کرتا ہوا بولا۔اشارہ لڑکیوں کی جانب تھا۔اور ہاں ۔۔۔۔وہ جاتے جاتے رک کر مڑا۔

اگلی ڈلیوری کا انتظام کرو، دیکھتے ہیں لوگ جان بچانے کی خاطر کس حد تک جا سکتے ہیں ! وہ مزے سے کہتا آگے بڑھ گیا۔جبکے مارشل اثبات میں سر ہلاتا داخلی دروازے سے

باہر نکل گیا۔

****

وہ سوئی جاگی کیفیت میں سر ایک طرف گرائے ہوئے تھی۔جب اسکے کانوں سے ایمان کی آواز ٹکرائی۔۔۔اسکے سر ابھی بھی شدید درد تھا۔۔

نبیشہ !نبیشہ اٹھو مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔پلیز۔۔اٹھو،

ایمان کی لرزتی آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی تو وہ ہمت جٹاتی سیدھی ہو بیٹھی۔اسکے سر میں درد سے شدید ٹھیسیں اٹھنے لگیں تھی۔ضرب لگنے کی وجہ سے خون نکل سر شاید جم چکا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہاں کوئی ہے۔۔۔دیکھو۔۔۔نبیشہ وہاں کوئی ہے !

وہ خوف سے کانپنے لگی۔اس نے رخ موڑا کر دیکھا تو سایہ سا لہرانے لگا۔دروازے پر شاید کوئی پہرہ دے رہا تھا۔

ت تم ڈرو مت ایمان باہر کوئی ہو گا ! تبھی تو سایہ نظر آرہا ہے۔۔وہ تسلی دینے لگی۔ڈر اسے بھی لگ رہا تھا مگر کیا کرتی؟

م مجھے بہت ڈر لگ رہا نبیشہ ! پ پ پلیز کچھ کرو

وہ خوف سے رو دی۔

ایمان پلیز چپ کرو یار، کیوں ہماری مشکلیں بڑھا رہی ہو اگر کسی نے سن لیا تو نہ جانے ہمارے ساتھ کیا کریں گے ! صبر کرو یار۔۔۔اسکے گلے میں آنسوئوں کا پھندا سا لگا۔

ایمان کو اک نئے خوف نے آگھیرا۔وہ دو دنوں سے بھوکی پیاسی اس کجی نما کمرے میں قید تھی۔کس قدر ظالم لوگ تھے کھانا تو دور کی بات پانی تک نہیں دیا پینے۔زندگی میں پہلی بار سخت مایوس کے عالم میں رونے لگی۔پلیز ایمان رو تو مت ! نبیشہ نے متلجی نگاہوں سے اسے اور پھر بند دروازے کو خوف سے دیکھا۔

میں نے رومی کے ساتھ بہت غلط کیا نا؟؟؟اسکا دل دکھایا تبھی میرے ساتھ ایسا ہو رہا ہے نا نبیشہ ؟؟؟

اسے اپنی آواز اتھاہ گہرائیوں سے آتی سنائی دی۔نبیشہ نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

اسے اسکی دماغی حالت پر شبہ ہوا۔

ی یہ تم کیسی باتیں کر رہی ہو ایمان ؟ تم نے کچھ نہیں کیا اب چپ کرو۔۔۔وہ اسے ڈپٹتی

ہوئی بولی۔

سچ کہہ رہی ہو نا؟؟؟رومی کا دل دکھانے کی سزا دی نا اللہ پاک نے مجھے ! آنسوئوں کے بیچ اسکی ہچکیاں بندھنے لگیں۔نبیشہ سخت مایوسی سے اسے دیکھا اور رخ موڑ لیا۔دو دن کی قید نے اس اس قدر حساس بنا دیا تھا کہ وہ خود کو رومیصہ کا مجرم سمجھنے لگی جبکے رومیصہ نے تو کبھی اسکا برا نہیں چاہا۔ہمیشہ در گزر سے کام لیا تھا۔وہ مر کر بھی ان دونوں کا برا نہیں چاہے گی اسے یقین تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com

وہ کھانے کی ٹرے سامنے رکھتے ہوئے کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔ان دونوں نے خوف سے ایک دوسرے کو دیکھا۔

وہ ازلی لاپرواہی سے کرسی پر پھیلا۔

میری شکل کیا دیکھ رہے ہو ہاتھ کھولو ان کے !

وہ رخ موڑ کر مارشل سے مخاطب ہوا۔جو سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ کر ان کے ہاتھ رسیوں سے آزاد کرنے لگا۔

یمان نے اچٹتی نگاہ دونوں لڑکیوں پر ڈالی اور اٹھ کھڑا ہوا۔ چلو اٹھو۔۔۔ !

وہ نبیشہ نے مخاطب ہوا۔ اسکی جان ہوا ہونے لگی۔

ن نہیں ! ایمان کے لب پھڑ پھڑائے وہ نفی میں زوروں سے سر ہلاتی رونے لگی۔

اٹھوووو، سنا نہیں کیا تم نے ؟؟ وہ کر خنگی سے بولا۔ ہمیں جانے دو پلیز۔۔۔ پلیز۔۔ پلیز ! ایمان نبیشہ کا ہاتھ دبوچتے ہوئے گڑ گڑائی۔ مگر اس پتھر دل پر کوئی اثر نہ ہوا۔ وہ اپنے بات رد کیئے جانے پر سختی سے اسکی کہنی دبوچتا ہوا باہر لے جانے لگا۔ وہ پتھر کی مورت بنی اسکے گھسٹتی چلی گئی۔

نہیں بہں ننن ! پلیز ہمیں چھوڑ دو جانے دو ہمیں تم لوگوں کو خدا کا واسطہ ! وہ روتے ہوئے چلائی مگر دروازہ ٹھاہ کی آواز کے ساتھ اسکے منہ پر بند کر دیا گیا۔ ایمان کی سانسیں حلق میں اٹکنے لگیں۔ وہ لوگ کیا کرنے والے تھے ؟؟؟

کہاں لے جا رہے ہو مجھے۔۔۔ چھوڑو ! اس نے اپنا بازو چھڑاتے ہوئے کمزور سا احتجاج کیا۔

تم بھول گئی تمہیں بہت سے کام کرنے ہیں ! رہائی چاہیئے نا؟؟؟؟ یمان اسے پرے

دھکیلتا ہوا تاکیدی نظروں سے دیکھنے لگا۔

اس نے بے بسی سے آنسوئوں کے بیچ سر ہلایا۔حامی بھرنے کے سوا اسکے پاس کوئی چارہ نہیں تھا۔نہ جانے وہ اس سے کیا 'کام' کروانے والے تھے؟

ت۔۔تم جو بولو گے میں وہ کرنے کے لیئے تیار ہوں پلیز میری بہن کو چھوڑ دو!اسے جانے دو؟؟

وہ اس وحشی کے سامنے ہاتھ جوڑنے لگی۔شاید اسے رحم آجائے۔

وہ تو تمہیں کرنا ہی پڑے گا، مگر تب تک تمہاری بہن ضمانت کے طور پر ہمارے پاس رہے گی، میری پناہ میں اسے ناخن جتنی کھروچ بھی نہیں آئے گی بے فکر رہو !

وہ آرام دہ لہجے میں کہتا اپنی مخصوص کرسی پر براجمان ہوا۔

اب سنو دھیان سے اس کام کے کچھ اصول ہیں چاہے تمہاری موت واقع ہو جائے تمہیں انہیں پھلانگنے کا سوچنا بھی مت!نبیشہ نے سختی سے لب بھینچے۔۔۔

رول نمبر ون! تمہیں بیگ دیا جائے گا، جو تمہیں ڈلیور کرنا ہے بِنا اس کو کھولے!اسکے لہجے میں سختی در آئی۔نبیشہ کے ہاتھ پیر ٹھنڈے پڑنے لگے۔

رول نمبر دو؛پولیس کی نظروں میں آئے بغیر تمہیں بتائے گئے پتے پر پہنچانا ہے !

پولیس کا نام سن کر اسکا حلق خشک ہونے لگا۔

رول نمبر تھری:ان کیس اگر تم پکڑی جائو پولیس کے ہاتھوں۔۔۔تو'میں تمہیں نہیں جانتا'اور

'تم بھی مجھے نہیں جانتی'کلیئر؟؟؟؟

اس سے اچھا ہوتا وہ لوگ اسکی جان ہی لے لیتے۔

اور'۔۔۔۔۔۔وہ رکا۔

اگر تم ہمارے مال یعنی اس بیگ کی حفاظت کرو گی تو یقین مانو تمہیں ایسے پروٹیکٹ کیا جائے گا جیسے لوگ اپنی آنکھوں کو کرتے ہیں! سمجھ گئی تم؟

وہ حتمی انداز میں کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔

مارے خوف کے اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا مگر اس نے حامی بھری۔

کم ہیئر،وہ سائیڈ ٹیبل سے موجود ایک چِپ نما مائیکروفون اٹھاتے ہوئے بولا۔

وہ کنفیوز سی انگلیاں چٹخاتی قدم قدم چلتی اسکے قریب آ کھڑی ہوئی۔

مج۔۔مجھے کیا کرنا ہو گا؟ وہ ہمت جٹاتی ہوئی بول ہی پڑی۔

تمہیں انسٹرکشنز دے دی جائیں گی! وہ مصروف سے انداز میں آلے کو جوڑتا ہوا اسکے مقابل آ کھڑا ہوا۔اور کان کے پیچھے جوڑنے لگا۔

اس پر یک لخت کپکپی طاری ہونے لگی۔

ڈونٹ موو۔۔۔وہ برہمی سے بولا۔

نبیشہ نے بے بسی سے اپنے کپکپاتے ہاتھوں کو جوڑتے ہوئے خود پر قابو پانے کی ناکام کوشش کی۔

آئی سیڈ ڈونٹ موو! وہ اسکے ہاتھوں کی لرزش نوٹ کرتا ہوا اس بار آہستگی سے بولا ۔اس نے سختی سے پلکیں میچے خود پر پایا۔

دو گھنٹے بعد تمہاری فلائٹ ہے! گو گیٹ ریڈی! وہ آلہ اسکے کان کے گرد چسپاں کیئے دور ہوتا ہوا بولا۔

ف فلائٹ؟ وہ نا سمجھی سے بولی۔

روس کی فلائٹ ! وہ کہتا ہوا فائلوں میں مصروف نظر آنے لگا۔اور نبیشہ کے سر پر گویا چھت آ گری ہو۔

وہ نہتی اب روس جائے گی؟ کیسے ؟

اس نے تو آج تک گھر سے مارکیٹ تک کا سفر اکیلے طے نہیں کیا کجا کہ کہیں دور کسی دوسرے ملک میں سفر کرنا۔

کل موسکو ایئرپورٹ پر لینڈ کرتے ساتھ ہی ہمارا مال ڈلیور کرنا اور اگلے دن اٹلی کی فلائٹ پکڑ کر واپس آ جانا! فرض کرو یہ تمہارے لیئے ایک ٹرپ کی طرح ہے،انجوائے یور سیلف وہ تمسخرانہ انداز میں کہتا اٹھا اور باہر نکل گیا۔نبیشہ کسی پتے کی مانند لرزنے لگنے۔

مج مجھے اپنی بہن سے ملنا ہے ایک بار پلیز؛! وہ منت بھرے انداز میں مارشل سے مخاطب ہوئی۔

بے چارا مارشل اسکے آنسو کے سامنے کمزور پڑا۔دراصل غلطی سراسر اسکی تھی۔۔

وہ اسکی کہنی تھامے اسے پہلے کی سی جگہ پر لے آیا۔صرف دو منٹ ! وہ تنبہہ کرتا ہوا

ایک طرف ہوا۔

نبیشہ۔۔۔ایمان اسے دیکھ کر جان میں جان آئی۔

تم بلکل بھی فکر مت کرو میں یہاں سے چھڑالو ننگی تمہیں، ٹھیک ہے تمہارے بغیر بلکل نہیں جائو نگی یہاں سے چاہے کچھ بھی جائے! وہ اسے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں لیئے محبت بولی۔

ایمان کو کچھ بہت غلط ہونے کا احساس ہوا۔

ت ت تم تم کہاں جارہی ہو؟ وہ ہونکو کی طرح اسے دیکھنے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ لوگ مجھے روس بھجوارہے ہیں! ضبط کا بندھن ٹوٹ گیااور وہ پھوٹ کر رودی۔

ن نہیں نہیں! نہیں نہیں ت تم مت جائو پلیز مجھے چھوڑ کر مت جائو مجھے یہاں سے بہت خوف آتا ہے پلیز نبیشہ مت جائونا! وہ منتوں پر اتر آئی۔

جاناپڑے گا ایمان! بس تھوڑا سا صبر کرلو صرف دو دن کی بات ہے پھر ہم یہاں سے آزاد ہو جائیں گے! وہ اسے بچوں کی طرح پچکارتے ہوئے بولی۔

بس بہت ہو گیا! مارشل کی رعب دار آواز کے ساتھ وہ بھی آٹپکا۔اور ساتھ ہی اپنے

ساتھ گھسیٹنے لگا۔

نہیں !رکو پلیز !نبیشہ مجھے چھوڑ کر مت جائو !نبیشہ پلیز رک جائو مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے !وہ چلا چلا کر دہائیاں دے رہی تھی۔ مگر وہاں موجود کسی نفوس پر بھی اسکا چیخ و پکار کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ نبیشہ خود تو اسکے گھسٹتی جا رہی تھی مگر اسکا دل کہیں بہت پیچھے رہ گیا۔ وہ بے جان گڑیا کی طرح گاڑی میں بیٹھی مارشل کے ہمراہ کسی اپارٹمنٹ میں آگئی ۔وہ اسے کسی اسٹائلش سی لڑکی کے پاس چھوڑ کر مطلوبہ ہدایت دیتا باہر نکل گیا۔ نبیشہ کے اعصاب جواب دے گئے۔ وہ ہولے سے پلکیں گرائے زمین پر سرکتی چلی گئی۔

****

یہ بیگ دھیان سے رکھنا کہیں کچھ توڑ مت دینا !اس میں میری پرسنل کیئر کا سامان ہے بھئی !

وہ ہانک لگا کر اپنے مینیجر کو یاد دلانے لگی۔

کہاں جانے کی تیاری ہو رہی ہے؟؟ وہ ٹاول سے سر رگڑتا سیڑھیوں سے نیچے جھانکنے لگا۔

ہاہ! تم ابھی تک تیار نہیں ہوئے؟؟

وہ اسے دیکھ کر حیران رہ گئی۔

کیوں؟میری شادی ہے آج؟وہ غالبا اچھے موڈ میں تھا۔شرائے نے بمشکل لب دبائے

۔

وہ بھی ہو جائے! تم جلدی سے تیار ہو جاؤ ہماری آدھے گھنٹے بعد میلان کی فلائٹ ہے،

بھول گئے تم

برینڈ کے لانچ کے لیئے فیشن شو آرگنائیز کیا میں نے اتنی محنت سے یشم اور تم ہو کہ! وہ

سخت برہم ہوئی۔

اوہہ! تو ٹھیک ہے۔۔۔تم جاؤ میں آتا ہوں کچھ دنوں تک !

وہ سرے سے بھول چکا تھا۔

کچھ دنو تک؟چار دن بعد فیشن شو ہے اور تم کچھ دنو بعد آئو گے! وہ چیخی۔

اچھا ٹھیک ہے دو دنوں بعد آجائو نگاتانیہ! ابھی نہیں آسکتا سمجھو یار۔۔۔میرا بہت بزی

شیڈول ہے !

کہتے ہوئے اس نے شرائے کو آنکھ ماری۔جو کچھ کچھ سمجھ چکی تھی۔

ہا۔۔۔ہاں ہاں! سر ٹھیک کہہ رہے ہیں! وہ بوکھلائی۔افففف! ٹھیک ہے تم دھیان رکھنا اسکا! وہ لمبی سانس اندر کھینچتے ہوئے ہارمان کر بولی۔

یہ کیوں میرا دھیان رکھے گی! میں کوئی بچہ تھوڑی نہ ہوں! وہ برامان گیا۔

ٹھیک ہے بھئی آپ اپنا خیال رکھنا یشم صاحب! وہ مصنوعی انداز میں بولی۔تو یشم کو جی بھر کر پیار آیا۔وہ ٹاول پھینک کر سیڑھیاں پھلانگتا ہوا نیچے آیا اور چٹاچٹ اسکا منہ چومنے لگا۔

اونہہوں! دور ہٹو! وہ اسے پرے دھکیلتی ہوئی بال سنورانے لگی۔وہ بے ساختہ ہنس دیا

۔

اپنا بہت خیال رکھنا میری جان! اور میڈیسن ٹائم پر لینا، وہ اسکے بغل گیر ہوتی ہوئی بولی۔

آپ بھی تاتیہ مادام، وہ فرمانبردار بچوں کی طرح مسکراتے ہوئے سر ہلانے لگا۔گاڑی پورچ سے باہر نکلنے کی دیر تھی۔وہ پارٹی۔۔۔پارٹی چلانے لگا۔

شرائے نے بے اختیار کانوں پر ہاتھ رکھے۔

ڈاکٹر نے الکوحل سے منع سے کیا سر !

وہ اسے یاد دلانے لگی۔

اوہ؟؟؟اچھا! ہو سکتا ہے تمہیں کہا ہو کیونکہ مجھ سے تو ایسا کچھ نہیں کہا ڈاکٹر نے ! وہ اسکی بات کو مزاق میں اڑاتے ہوئے سیڑھیاں پھلانگتا اپنے کمرے میں چلا گیا ۔ ہففففف ! شرائے نے ایک لمبی سانس اندر کھینچی اور ٹیبلٹ اٹھالیا۔ پھر سے وہی روٹین شروع ہونے والی تھی اسکی۔

****

جب اسے ہوش آیا تو اس نے خود کو بیڈ پر پڑا پایا۔ وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔ کہاں تھی وہ اس وقت ؟اس نے ارد گرد نگاہیں گھما کر دیکھا کمرے میں کوئی نہیں تھا سوائے اسکے۔ گلاس وال کے اس پار بڑی بڑی عمارتیں نظر آرہی تھی۔ جب اسکی نظر گلاس وال پر ابھرتے اپنے عکس پر پڑی تو از حد حیران ہوئی۔ اس نے بے ساختہ اپنا چہرہ چھوا۔ میک اپ سے سیاہی زدہ آنکھیں، سرخ لپ اسٹک لال گال ! اسٹریٹ بال کندھوں پر بکھرے ہوئے تھے۔ سیاہ رنگ کا اسٹائلش سا لباس پہنے وہ خود کو پہچان ہی نہ پائی۔

یہ کس نے کیا؟؟وہ بے اختیار مڑ کر کسی نفوس کو تلاش کرنے لگی۔مگر وہاں کوئی نہیں تھا۔غیر ارادی طور پر اسکی نظر دیوار پر چسپاں چِٹ پر پڑی۔جس پر 'وقت' کے ساتھ ساتھ وارننگ بھی تھی۔ٹھیک آدھے گھنٹے کے بعد اسکی فلائٹ تھی۔اور اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔وہ تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکلی تو لمبی سی راہداری میں کمرے ہی کمرے تھے۔غالباوہ کسی ہوٹل میں تھی۔اس نے گھبرا کر دروازہ بند کر دیا۔اور کمرے کے سائیڈ ٹیبل کھنگالنے مگر وہاں کچھ نہ تھا۔اسنے کبڈ کھولا تو اس میں سفری بیگ کے ساتھ ایک ہینڈ بیگ پڑا تھا۔وہ کئی دیر خوف سے اس بیگ کو گھورتی رہی۔

کیا ہو سکتا تھا اس بیگ میں؟ پھر اسے کھینچ کر نیچے اتارا اور سینڈل پہننے لگی۔ایک پل کو اسکا دل چاہا وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر بھاگ جائے یہاں سے

مگر ایمان کا خیال اسکے پیروں میں زنجیریں باندھنے کے لیئے کافی تھا۔وہ اپنی بہن کے لیئے کچھ بھی کر سکتی تھی۔اس نے آئینے میں اپنا عکس دیکھا وہ کس قدر خوفزدہ لگ رہی تھی ڈر کے مارے اسکے چہرے کا رنگ اڑا ہوا تھا۔اس نے بیگ سے چشمہ نکال کر آنکھوں پر سجایا اور خود کر پر سکون کرنے کی خاطر لمبی لمبی سانسیں بھرتی بیگ کھینچتے ہوئے باہر آگئی۔راہداری سے ایگزٹ کا رخ کرتے ہوئے اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے سب

کی نظر اسی پر ہے نے مڑا کر دیکھا تو کوئی بھی اسکی طرف مخاطب نہیں تھا۔وہ رخ موڑ آگے چل دی۔ہوٹل کے باہر گاڑی پہلے سے موجود تھی نہ جانے کس کے لئے تھی ۔مگر اس شخص نے اسے دیکھ کر گاڑی کا دروازہ کھول دیا۔اسکے ہاتھ کانپنے لگے۔وہ خود کو مطمئن ظاہر کرتی گاڑی میں بیٹھ گئی۔گاڑی اپنے سفر رواں دواں تھی جب ڈرائیور نے فون ملا کر اسکی جانب بڑھایا اس نے کچھ پس وپشت کے بعد فون تھام لیا۔

Don't be afraid !

بیگ کی اوپری زپ میں کچھ ہے اسے کان کے ساتھ لگالو تمہیں انسٹرشنز ملتی رہیں گی !

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بس اسکے بعد فون بند ہو گیا۔وہ کپکپاتے ہاتھوں سے آلہ تلاش کرنے لگی۔گاڑی اسے ایئرپورٹ پر چھوڑ کر چلی گئی وہ ہونکوں کی طرح آتے جاتے لوگوں کو دیکھنے لگی۔

یہاں کھڑی کس کا انتظار کر رہی ہو ! جائو سامان کی چیکنگ کروائو ! اور اپنی سیٹ پر بیٹھ جاو ! آواز اسکے کان کے پاس ابھری۔ایک پل کو تو ڈر کر اچھلی۔پھر حواسوں پر قابو پاتے ہوئے بیگ کھینچتی آگے بڑھ گئی۔سامان کی چیکنگ کے دوران اسکا سانس گلے میں اٹکا ہوا تھا۔

کیاہوا گر بیگ سے غیر اخلاقی چیز بر آمد ہو جائے؟اور اٹلی پولیس اسے سزا کے طور پھانسی پر چڑھادے؟؟؟یا

جیل میں ڈال دے؟؟؟

یہ سوچیں اسکی جان لینے کے درپے درپہ تھیں۔

have a safe journey madam

آفیسر نے اسکے کاغزات لاٹاتے ہوئے مسکرا کر کہاتو وہ ہکا بکا رہ گئی۔ان لوگوں نے سب کچھ پہلے سے ہی پلین کرر کھا تھا؟؟؟ایئرپورٹ کا عملہ بھی اس میں ملوث تھا؟

سر ہلاتے ہوئے اپنا پاسپورٹ تھاما اور آگے بڑھ گئی۔اسے بزنس کلاس کی سیٹ فراہم کی گئی تھی۔جس میں کچھ چند لوگ جو شکل سے بزنس مین معلوم ہو رہے تھے اور اس کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔وہ خاموشی سے بیگ ٹھکانے پر رکھتی اپنی جگہ پر آ بیٹھی

۔سارے راستے پل بھر بھی اسے سکون میسر نہیں ہوا۔رہ رہ کر اسے ایمان کا خیال آرہا تھا نہ جانے وہ اسکے بغیر کیسی ہو گی؟اس نے کھانا کھایا ہو گا یا نہیں؟یا اللہ اسے اپنے امان میں رکھنا۔۔

دکھی دل سے دعا کرتی کرسی کی پشت ٹیک لگالی۔

****

رورو کر اسکی آنکھوں سے آنسو سوکھ چکے تھے۔ مگر یہ وقت گزر کے نہیں دے رہا تھا ۔اکیلے پن کے خوف سے اسکی جان جارہی تھی۔ جس کی جگہ پچھتاوے نے لے لی تھی ۔نبیشہ سہی کہتی تھی تمہارے ایڈونچر کسی دن ہماری جان لے لیں گے ! جان لے لی تھی ان دونوں بہنوں کو جدا کر دیا تھا۔اس سے برا اور کیا سکتا تھا کاش۔۔۔۔وہ رومیصہ کی بات مان لیتی اور لاہور یونیورسٹی میں ایڈمیشن لے لیتی ! کاش وہ یہاں آتے ہی نہ ! کاش۔۔۔کاش

وہ ندامت سے آنسو بہاتی دیوار پر اپنا سر پٹخنے لگی۔

تبھی دھاڑ کی آواز کے ساتھ دروازہ کھلا اور وہی شخص کھانا لیئے حاضر تھا جو پچھلے دو دنوں سے انکا نگراں تھا۔اسکی نظریں ایمان کو سخت خوف میں مبتلا کیئے دے رہی تھی ۔کھانا کھالو !

وہ وہ کمینگی سے مسکراتا ہوا بولا۔

ایمان بے اختیار خود میں سمٹی۔

سنا نہیں تم نے کھانا کھالو! وہ اپنی بات دہرانے لگا۔

مگر وہ اپنی جگہ سے ہلی تک نہیں۔

تم ایسے نہیں مانو گی، تمہیں اپنے طریقے سے سمجھاتا ہوں،۔۔وہ پستول ایک طرف رکھتا اپنا کوٹ اتارنے لگا! ایمان کا اوپر کا اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔

وہ کیا کرنے والا تھا؟؟؟؟

مجھے نہیں کھانا کھانا، تمہیں سمجھ نہیں آتی

وہ خوفزدہ ہو کر چیخی۔

وہ کوٹ ایک طرف پھینکتا دروازہ بند کیا اور اسکی بازو پکڑ کر کھینچنے لگا۔

چھوڑو مجھے! وہ روتے روتے چلائی۔ قسمت نے انہیں کیسے کیسے دن دکھائے جہاں عزت بچانا بھی مشکل ہو گیا تھا۔ چھوڑو مجھے، کیا کر رہے ہو تم! وہ چلائی۔

تبھی دھاڑ کی آواز کے ساتھ دروازہ کھلا اور وہی لمبا چھوڑا نوجوان جسے وہ لوگ 'باس' کہہ کر پکارتے تھے وہ نمودار ہوا۔ ایمان سینے کے گرد بازو پھیلاتی ایک کونے میں دبکی

۔اس شخص کی آنکھیں خوف سے پھیل گئی جیسے کوئی بھوت دیکھ لیا ہو۔

کیا ہو رہا تھا یہاں؟ وہ سر تا پا قہر بھری نگاہوں سے دیکھتا ہوا بولا اور ساتھ ہی مکوں کی بھرمار اس شخص پر کر دی۔ایمان خوف سے کانپنے لگی۔وہ جس بے رحمی سے اس شخص کے مار رہا تھا اسکا مر جانا طے تھا۔یمان اسے کھینچتے ہوئے باہر دھکیلا۔

اس شخص کا اتارا ہوا کوٹ ایمان کی جانب پھینکا۔اور دھاڑ کی آواز کے ساتھ دروازہ بند کر دیا۔وہ خوف سے سہمی کوٹ اپنے گرد لپیٹتے ہوئے کھڑی سے باہر جھانکنے لگی۔اور پھر اس نے دیکھا وہ شخص اسکے قدموں میں بیٹھا ہاتھ جوڑ رہا تھا اپنی جان کی بھیک مانگ رہا تھا مگر اس نوجوان کو اس پر رحم نہ آیا اس نے بندوق کے کئی فائر اسکے سینے میں اتار دیئے۔وہ آنکھیں پھاڑے خوف سے یہ منظر دیکھ رہی تھی۔دونوں ہاتھ اپنے منہ پر سختی سے جماتے ہوئ اس نے چیخوں کا گلا گھونٹا اور دیوار کے ساتھ لگی کانپنے لگی۔اب اسکے ساتھ کیا ہو گا؟

****

کئی گھنٹوں کی تھکا دینے والی فلائٹ کے بعد آخر کار جہاز کی موسکو ایئرپورٹ پر لینڈنگ ہوئی اور وہ بیگ کھینچتی عجلت میں ایئرپورٹ سے باہر نکلی۔وہ ٹیکسی کی تلاش میں ادھر

ادھر نگاہ دوڑانے لگی۔جب اسکی نظر سڑک کے اس پار سیاہ رنگ کی دو گاڑیوں پر پڑی ۔غالباوہ انہی کے لوگ تھے۔وہ آنکھوں پر چشمہ سجاتی ہوئی آگے بڑھی۔جلد سے جلد گلے میں لٹکتی تلوار سے جان چھڑوانا چاہتی تھی۔اسے دیکھ کر گارڈز نے دروزہ کھولا اور وہ اندر جا بیٹھی۔وہ 'مارشل' نامی شخص گاڑی کے اندر موجود تھا۔اسے دیکھتے ہی مسکرایا

۔

---Bravoooo

اور بیگ اپنے قبضے میں لے لیا۔

ت تمہیں اتنی سہولتیں درکار ہیں یہ کام خود بھی تو کر سکتے تھے،بے ساختہ اسکے لبوں سے ادا ہوا

سہی کہا تم نے مگر،وہ رکا۔۔۔

یہ دنیا خوبصورت لوگوں کی ہے اب دیکھو تم پر کسی نے شک بھی نہیں کیا اور مجھے دیکھو !کیا میں یہ کام کر سکتا ہوں؟؟؟شکل سے ہی بدمعاش لگتا ہوں۔۔۔وہ دم بخود رہ گئی دنیا کتنی چال باز تھی اسے کچھ کچھ اندازہ ہونے لگا تھا۔۔۔

اور۔۔میری بہن۔۔۔!وہ نا سمجھی سے ان تماموں کو دیکھنی لگی۔کام پورا نہیں ہوا ابھی مادام!ہمارا ڈرائیور ہوٹل چھوڑ دے گا واپسی کی فلائٹ دو دن بعد ہے تب تک لیئے ایک اور کام ہے تمہارے لیئے ہمارے پاس!وہ مسکراتا ہوا بولا

جبکے اسکے چہرے کی ہوائیاں اڑنے لگی۔

مگر تم لوگوں نے کہا تھا۔۔۔ہاں کہا تھا وہ بھی ہمی نے کہا تھا یہ بھی ہم ہی کہہ رہے ہیں!خاموشی سے سب کرتی جائو ورنہ انجام بہت برا ہو گا ! وہ آخری الفاظ سختی سے کہتا ہوا آنکھوں پر گاگلز جماتا بیگ لیئے باہر نکل گیا۔

نبیشہ کے گالوں پر بے بسی سے آنسو بہنے لگے۔ڈرائیور ماسکو ایئر پورٹ سے اسے شاندار ہوٹل میں ڈراپ کیئے غائب ہو گیا وہ ریسپشن سے اپنے کمرے کی 'کی کارڈ' لیئے بوجھل قدموں سے اندر آئی اور اوندھے منہ بیڈ پر گرنے کے سے انداز میں لیٹتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

****

شام کے چھ بج رہے تھے جب فون کی بیل پر اسکی آنکھ کھلی وہ روتے روتے کب سو گئی

اسے پتا ہی نہیں چلا۔یہ فون بھی اسے انہی کی طرف سے دیا گیا تھا۔سوان جلادوں کے علاوہ اور کون ہو سکتا تھا اس نے سوچا۔اور فون کان سے لگایا۔

سائیڈ ڈرار میں ایک خاکی لفافہ اور ایک چٹ پڑی ہے !اس لفافے کو لو اور چٹ پر لکھے ایڈریس پر پہنچاؤ !

اگلا حکم حاضر تھا۔وہ بے بسی اٹھ کھڑی ہوئی۔کبڈ میں ایک عدد کپڑوں کا جوڑا پہلے سے موجود تھا۔اس نے شاور لے کر سادہ لباس پہنا اور لفافہ اٹھا کر باہر آ گئی۔ماسکو میں اس وقت شام اتر رہی تھی اسکی خوبصورتی دیدنی تھی۔اس نے زندگی میں کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ روس یا کسی دوسرے اجنبی ملک اکیلے سفر کرے گی۔وہ سڑک پر بے مقصد چلتی جا رہی تھی جیسے کوئی بچہ اپنی ماں سے بچھڑ گیا ہو۔تبھی ایک ٹیکسی اسکے قریب آ رکی۔وہ سمجھ نہیں پائی وہ شخص مقامی زبان کیا کہہ رہا تھا۔اس نے غائب دماغی سے ایڈریس ڈرائیور کے حوالے کیا اور تکان سے سر سیٹ کی پشت پر ٹکا دیا۔کچھ ہی لمحوں بعد گاڑی مطلوبہ جگہ پر رکی۔وہ پوش علاقہ تھا۔انتہائی خوبصورت ہم رنگ قطار در قطار گھر بنے ہوئی تھے۔جو ایک ہی جیسے معلوم ہو رہے تھے۔اس نے چٹ پر مکان نمبر دیکھا اور قدم قدم چلتے دروازے کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔بیل پر ہاتھ رکھ کر وہ

ایک طرف ہو گئی۔اسے زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا اور دروازہ کھلا۔ مگر جو منظر اس نے دیکھا اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔وہ سلینا تھی۔انکی روم میٹ سلینا۔

ت تم؟تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ بمشکل لفظ اسکے لبوں سے ادا ہوئے۔

کیا مطلب؟کیا کر رہی ہو؟میرا گھر ہے یہاں! وہ اکھڑ مزاجی سے بولی۔

لائو میرے پیسے دو! وہ ہاتھ بڑھا کر بولی۔

کیس۔۔۔کیسے پیسے؟؟؟نبیشہ اپنی جگہ شاکڈ رہ گئی۔

وہی جو تم لائی ہو! اب دماغ کا دہی مت کرو پیسے دو اور اپنا راستہ ناپو! وہ بدلحاظی سے بولی

۔

نبیشہ اب کچھ کچھ سمجھنے لگی۔یہ سب تم نے کیا نا؟؟؟؟وہ بے یقینی سے پوچھنے لگی۔

سلینا نے اکتاہٹ بھرے انداز میں اپنا ہاتھ واپس کھینچا۔ہاں! میں نے کیا ہے تو؟؟؟ کچھ غلط کیا کیا؟انہیں لڑکیوں کی ضرورت تھی اور سچ بتائوں تو میں اس کام سے بور ہو گئی تھی سو میں نے جان چھڑانے کی خاطر تمہارا نام بتا دیا۔بتائو کیا غلط کیا اس میں؟تم بھی تو غریب ملک سے آئی ہو آخر۔۔۔پیسے کمائو اور عیش کرو! اسکی باتیں سن کر نبیشہ

کے کان سائیں سائیں کرنے لگے۔

ہماری بہن نے پائی پائی جوڑ کر اپنے خون پسینے کی کمائی سے ہمیں یہاں تک پہنچایا تھا،اور تم نے سب خاک میں ملادیا۔۔۔ !اسکا ضبط جواب دے گیا۔اس نے غصے سے ایک زوردار تھپڑ سلینا کے منہ پر دے مارا۔

جاہل عورت ! یہ کیا کیا تم نے ؟وہ جلالی انداز میں چیخی۔سلینا کا چہرہ غصے سے سرخ پڑا۔

اس نے پل بھر میں بندوق نکال کر اس پر تانی۔مگر اس بار نبیشہ کو زرا خوف محسوس نہیں ہوا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا تھا اس بیگ میں ؟؟وہ نظریں اس پر گاڑے مضبوط لہجے میں بولی۔

کم آن اوور ایکٹنگ مت کرو ! جیسے تمہیں نہیں پتا اس بیگ میں کیا تھا ! مجھے میرے پیسے دو اور جائو یہاں سے ورنہ بہت برا ہو گا ! وہ دھمکی آمیز لہجے میں بولی

میں نے پوچھا کیا تھا اس بیگ میں ؟وہ اپنا سوال دہراتی اٹل انداز میں چلائی

بلیک منی,اسلحہ،ہیروئن ایسی بہت سی اور چیزیں ہو سکتی ہے ! وہ بولی۔نبیشہ کے پیروں تلے زمین نکل گئی۔وہ جانے بغیر اتنا سنگین جرم کر آئی تھی۔

اللہ غارت کریں تمہیں! وہ غصے اور نفرت سے خاکی لفافے زور سے اسکے منہ پر مارتی وہاں سے چلی آئی۔ چلتے چلتے اسکے اعصاب شل ہونے لگے۔ اسکی ہمت جواب دے گئی تھی۔ وہ لڑکھڑاتے قدموں سے سڑک کے ایک طرف رکھی کرسی پر گرتی بری طرح روپڑی۔ وہاں سے گزرتا بوڑھا زہیف شخص اسے روتا دیکھ کر پانی کی بوتل اسکی جانب بڑھانے لگا۔ جو اس نے دو گھونٹ بھرنے کے بعد واپس کر دی۔ وہ بوڑھا شخص اسے اور بھی بہت کچھ کہہ رہا تھا مگر وہ سن کہاں رہی تھی۔ بس خاموشی سے چلتے جا رہی تھی ۔انجان سڑکوں پر۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

فون بجنے کی آواز پر وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔ وہ کل کس وقت واپس آئی اور کب سوئی اسے کچھ خبر نہ ہوئی۔

گڈ مارننگ مادام۔۔۔اس شخص کی گھمبیر آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی۔

ک ک کون؟ کون ہے؟ وہ بوکھلائی۔

Well , the devil..

یمان اطمینان مزے سے بولا۔وہ سمجھ چکی تھی وہی شخص تھا جسکے کہنے پر اسکی زندگی جہنم بن چکی تھی۔تم وہاں خواب و خروش کے مزے لوٹ رہی ہو اور یہاں۔۔۔اس نے معنی خیزی سے جملہ ادھورا چھوڑا۔

یہاں؟ یہاں کیا؟ کیا یہاں! میں نے پہلے بھی کہاں تھا میری بہن کو کچھ مت کرنا میں سب کرنے کے لیئے تیار ہوں! نبیشہ کا دل ڈوب کر ابھرا۔

فلحال تو کچھ نہیں کیا مگر! ہمارے کچھ لوگوں کی نیت خراب ہو گئی تھی یونو، خوبصورت بہت ہے نا تمہاری بہن انفار چونٹلی مجھے اپنے ہی آدمی کو مارنا پڑا اب کون جانے اگلی بار وہ بچ پاتی ہے یا! نبیشہ کے پسینے چھوٹنے لگے۔فون بند ہو چکا تھا وہ شاکڈ رہ گئی اسکی باتیں سن کر یہ سچ تھا۔یا پھر کوئی نئی دھمکی۔جو بھی تھا وہ از حد پریشان ہو چکی تھی۔یا اللہ اسکی حفاظت فرما۔میں کیا کرو؟؟ کہاں جاوں اگر یہ کام کرنے کے بعد بھی ہمارا ان پیچھا نہ چھوٹا تو؟؟؟ یہ کیسی آزمائش میں ڈال دیا ہے تو نے مجھے! وہ بالوں میں انگلیاں پھنسائے کمرے میں چکے کاٹنے لگی۔اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔اوپر سے اس نے ہفتوں سے ڈھنگ سے کچھ کھایا بھی نہیں تھا کمزوری کے بعث اسکا سر چکرانے لگا۔اس نے شاور لیا اور نیچے آگئی۔لابی میں کئی لوگ ٹیبلوں پر موجود تھے۔اس نے بے دلی سے دو چار

لقمے زہر مار کیئے اور اٹھ کھڑی ہوئی آج اسکی واپسی تھی وہ جلد سے جلد واپس جانا چاہتی تھی۔ مگر دوسری طرف ہنوز خاموشی تھی اسے فلائٹ کے حوالے سے کوئی میسیج یا کال موصول نہیں ہوا۔ وہ بوجھل دل سے ہوٹل سے باہر نکل آئی۔ مین روڈ پر لوگوں کا جیسے سیلاب امڈ آیا ہو۔۔ روڈ کے اس پار پولیس اسٹیشن تھا۔ ایک پل کو اسکا دل چاہا پولیس کو سب بتادے۔ اسی لمحے اسے نوٹیفیکشن موصول ہوا۔ اس نے فون کان سے لگایا۔ جِیسے جیسے وہ سنتی جارہی تھی اسکے اوسان خطا ہونے لگے۔ یہ ایمان کی آواز تھی وہ چلارہی تھی خوف سے۔ فریاد کررہی تھی۔ تبھی اسکے فون پر کال آنے لگی۔ کیا کیا ہے تم نے میری بہن کے ساتھ؟؟؟ وہ روتے ہوئے چلائی۔

تم پولیس اسٹیشن کے باہر کیا کررہی ہو! غصیلی آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی۔ اور خوف نے اسکو اپنے لپیٹے میں لے لیا۔ وہ مڑ مڑ کر دیکھنے لگی۔ جیسے کسی نفوس کو تلاش کررہی ہو۔ انہیں کیسے پتا چلا؟ وہ یہاں بھی اسکا پیچھا کررہے تھے؟ اسکی جان ہوا ہونے لگی۔

م۔۔م۔۔ میں پولیس اسٹیشن نہیں جارہی تھی تم لوگوں کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے پلیز اسے کچھ مت کرنا! پلیز پلیز تمہیں خدا کا واسطہ ہے! وہ چیخی۔ مگر فون کب کا بند ہو چکا تھا۔ وہ تیزی سے جانے کے لئے مڑی۔

مگر یہ کیا؟ وہاں لوگوں کا سیلاب امڈ آیا اچانک سے۔ شاید کوئی فیسٹیول تھا یہاں آج ۔اس میں اب اور سکت نہیں تھی۔ وہ اور نہیں سہہ سکتی تھی اسے کسی بھی حال میں رومیصہ کو بتا دینا چاہیئے تھا۔ وہ ضرور کوئی نہ کوئی حل نکال لے گی۔ مگر کیسے؟ وہ ہر جگہ سے اس پر نظر رکھے ہوئے تھے۔ یہاں تک وہ کسی فون بوتھ سے کال بھی نہیں کر سکتی تھی۔ اس بے دردی سے آنسو پونچھے اور لوگوں کے سیلاب کو چیرتی آگے بڑھنے لگی ۔جب بری طرح کسی سے ٹکرائی۔

روڈ پر اسکی گاڑی خراب ہو چکی تھی سو اس نے پیدل چلنے کا سوچا مگر لوگوں کے اس سیلابی ریلے نے اسے سخت کوفت میں مبتلا کر دیا وہ اپنے فیصلے پر سخت پچھتاتے ہوئے خود کو کوس رہا تھا کہ بے دھیانی میں زور سے کسی ٹکرایا۔

pardon ! Pardon!

)سوری۔۔ سوری(

اس نے جھٹ سے کہا۔

نبیشہ کا سر چکرانے لگا اچانک سے۔ مگر اس نے ہار نہیں مانی تبھی اسکے دماغ ایک خیال

کودا۔وہ سوچے سمجھے بغیر اس اجنبی شخص کے سینے پر جماتے ہوئے اسے پیچھے دھکیلتے ہوئے دیوار سے لگا۔

Izvinite menya ???

(Excuse me??)

یشم اس افتاد پر ہوا میں ہاتھ اٹھاتے ہوئے بوکھلایا۔

پلیز پلیز پلیز پلیز ہیلپ می پلیز ! وہ سختی سے آنکھیں میچے منت بھرے انداز میں اس کے سینے سے سر اٹھا کر بولی۔۔اور اسے دھکیل کر ایک کونے میں عمارت کی دیوار سے لگا دیا۔۔یشم تعجب سے اس لڑکی کو دیکھنے لگا۔اسکا سامنا ایسے کئی 'ڈائے ہارٹ 'فینز سے ہو چکا تھا مگر۔۔۔

سرخ آنکھیں، سلگتی ناک، عنابی لب مکھن کی طرح چمکتا چہرہ ! سیاہ بال کی کچھ لٹھیں اسکے سینے پر، تو کچھ اسکے چہرے کا طواف کر رہی تھی

وہ جو کوئی بھی تھی بہت خوبصورت تھی۔یشم کا دل زوروں سے دھڑکنے لگا۔

پلیز ہیلپ می ! وہ پھر سے التجا کرنے لگی۔غالبا وہ اسے کسی چیز خوفزدہ لگ رہی تھی۔

H, how may i help you?

وہ اپنے حواسوں میں لوٹتے ہوئے بمشکل اسکے چہرے سے نظر ہٹاتا ہوا بولا۔وہ تو اسے کچھ اور ہی سمجھ رہا تھا تمہارے پاس فون ہے؟؟؟وہ رخ موڑ کر نہ جانے کیسے ڈری سہمی پوچھنے لگی۔

آہ۔۔ہاں! ہاں ہے۔۔وہ حواس باختہ سا ہو کر جیب ہاتھ مارتے ہوئے فون نکال کر اسکے سامنے کیا۔جو نبیشہ نے تقریبا جھپٹ کر رومیصہ کو کال ملانے لگی۔

chto s toboy ???

(Whats the matter with you ???)

وہ اسکے ہاتھوں کی کپکپاہٹ تو کبھی مڑ مڑ کر پیچھے دیکھنا نوٹ کرتے ہوئے اچھنبے سے پوچھنے لگا۔

رومیصہ پلیز فون اٹھائو پلیز پلیز! وہ اسکی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے بے بسی سے رو دی۔اسکے پاس یہ آخری موقع تھا۔

Eh eh ne plach '

(Don't cry)

اسے روتے دیکھ کر نہ جانے کیوں یشم کے دل کو کچھ ہوا۔ مگر وہ سن کہاں رہی تھی۔ اگر وہ اپنے حواسوں میں ہوتی تو اسے کب کا پہچان لیتی۔ آخر کار یشم الیم کا ذکر سب کے زیادہ انہی کے ہاسٹل روم ہوا کرتا تھا۔

ہے۔۔ہے ہیلو رومی! فائنلی کال رسیو کر لی گئی۔ وہ بری طرح رو پڑی۔ دوسری طرف رومیصہ اس سے رونے کا سبب پوچھ رہی تھی۔ مگر اسکی زبان ساتھ نہیں دے رہی تھی وہ بس روئے جا رہی تھی۔ اسے روتا دیکھ کر یشم کے ہاتھ پیر پھولنے لگے۔۔ اسکا پہلی بار ایسی سچویشن سے سامنا ہو رہا تھا۔ وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کیا کرے۔ اوپر اس لڑکی کی زبان اسکے سر اوپر سے گزر رہی تھی۔ وہ شاید غیر ملکی تھی۔

TY chego-to boish'sya????

(Are you afraid of something???)

وہ ہچکچاتے ہوئے بولا۔

سب، سب ختم ہو گیا! سب برباد ہو گیا۔۔ ہم سے بہت بڑی غلطی ہو گئی

اس نے سسکتے ہوئے دیوار سے سر ٹکایا۔اور دوسرا ہاتھ غیر ارادی طور اسکے سینے پر جمایا ۔وہ سہارا چاہتی تھی اسکے اعصاب جواب دینے لگے۔

یشم نے بے اختیار ایک نظر اسے دیکھا اور پھر ایک مظر اسکے ہاتھ پر ڈالی۔وہ سمجھ نہیں پارہا تھا اسے سنبھالے یا اپنے دل کو۔۔اچانک یہ احساسات محسوس کرنے پر وہ خود بھی حیران تھا۔

ایمان ان کے قبضے میں ہے !انہوں نے ہمیں کڈنیپ کر لیا تھا رومی مجھے چھوڑ دیا مگر ایمان کو نہیں چھوڑا پلیز کچھ کرو رومی،ایمان کو بچالو پلیززز ! وہ بد حواسی کے عالم میں روتے روتے گرنے کو تھی۔

یشم نے جھٹ سے اسکی کہنی تھام کر اسے گرنے سے بچایا۔

s toboy vse vporyadke??

(are you alright???)

وہ فکر مندی سے پوچھنے لگا۔مگر اس بار بھی وہ لڑکی اسکا سوال سننے یا سمجھنے سے قاصر تھی۔

Ya trepeshchu k tebe , devochka ?

(I am talking to you girl?)

وہ اس بار برہمی سے بولا۔

Ty russkaya ??

(are you russian?)

نبیشہ نے فون بند کرتے ہوئے ایک نظر اس اجنبی شخص پر ڈالی۔اسکا سر چکرانے لگا تھا۔آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے لگا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Sei italiano ?

(Are you italian?)

وہ اسکے اسٹائلش کپڑوں پر ایک نظر ڈال کر انداز بولا کیونکہ اٹلین خواتین ہی اس قدر فیشن ایبل ہوا کرتی تھی۔نبیشہ بند ہوتی آنکھوں سے سر اثبات میں ہلایا۔

اوہ,اوکے مادام،،آپ مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی! یہاں رکیں میں آپ کے لیئے پانی لاتا ہوں! وہ اطالوی زبان میں قدرے پریشانی لہجے میں سموئے اسے تاکید کرتا لوگوں کی

بھیڑ میں غائب ہو گیا۔ نبیشہ بمشکل پلکیں کیں اور پوری قوت سے اپنے قدموں پر اٹھ کھڑی ہوئی وہ کسی کے لئے مسلا نہیں بننا چاہتی تھی۔ اس اجنبی ملک میں کسی نے اسکی مدد کر دی تھی اسکے لیئے اتنا کافی تھا۔ وہ اس شخص کا فون مقامی بچے کے حوالے کرتے ہوئے وہاں سے غائب ہو گئی۔ یشم گاڑی سے پانی کی بوتل لیئے لوٹا تھا کہ اس لڑکی کو نا پا کر بے چینی سے اطراف میں دیکھنے لگا۔ سنو تم نے یہاں کسی لڑکی کو دیکھا !

وہ اجنبی لڑکے کو روک کر پوچھنے لگا۔

یہاں ہر طرف لوگ ہی لوگ ہیں بھائی آپ کس کے بارے میں پوچھ رہے ہو! واقعی اطراف میں لوگوں کا ہجوم تھا۔ ایسے میں وہ کہاں اسے ڈھونڈتا۔

شٹ! اس نے بے بسی سے پیر پٹخے۔ تبھی ایک بچہ قدم قدم چلتا ہوا اسکا فون اسکی جانب بڑھانے لگا۔ اس نے ایک نظر بچے پر ڈال کر فون تھاما اور وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ نہ جانے کون تھی؟ اور کیا مسلہ تھا اسے؟

وہ سوچ کر رہ گیا۔

وہ جب سے واپس آیا تھا اسکا دل کہیں نہیں لگ رہا ایک عجیب سی بے چینی رگ وپہ سرائیت کر چکی تھی۔

وہ دو منٹ کی ملاقات اسے بھلائے نہیں بھول رہی تھی۔

Stop thinking about her dude, stoooppppp it

She's just a ordinary girl !!!

وہ خود کو ڈپٹتے ہوئے تکیے منہ پر جمائے سونے کی کوشش کرنے لگا مگر بے سدھ۔

کیا مصیبت ہے! وہ تکیہ زور سے زمین پر پھینک کر اٹھ بیٹھا۔اور تاتیہ کو فون ملانے لگا اسے بتائے بغیر اسے نیند نہیں آنی تھی اسکی عادات میں شامل تھا۔اگر اسے کوئی چیز پریشانی کرتی تو وہ تاتیہ سے شیئر کر لیا کرتا تھا۔جو اسکی "واحد' دوست بھی تھی اور ماں بھی۔

ہیلو۔۔۔تاتیہ ؟وہ گلاس وال کے سامنے آ کھڑا ہوا۔

کیا ہوا؟؟؟یشم۔۔۔سب ٹھیک تو ہے اس وقت کیوں کال کر رہے ہو؟؟؟وہ گھڑی پر نظر ڈالتی ہوئی بولی جو رات کے دو بجا رہی تھی۔

ہاں سب ٹھیک ہے! وہ آہستگی سے بولا۔

اچھا! تو پھر سو جائو ہم کل بات کرینگے، شاباش!

وہ تکان سے آنکھیں موندتے ہوئے بولی۔

تاتیہ سنو نا یار! نیند نہیں آرہی مجھے بہت دیر سے کوشش کر رہا ہو! وہ اکتاہٹ بھرے لہجے میں بولا۔

مگر کیوں میری جان؟ تم نے کھانا کھایا؟ اور ٹیبلٹ لی! وہ فکر مندی سے بولی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

افففف تاتیہ افففف! وہ جھنجھلا گیا۔

پھر کیا بات ہے؟ وہ اچھنبے سے پوچھنے لگی۔

آج ایک لڑکی ملی تھی۔۔۔۔راہ چلتے۔۔۔مدد مانگ رہی تھی کافی پریشان تھی, غیر ملکی تھی شاید ! وہ رک رک کر کہتے ہوئے غیر مرئی نقطے کو گھورتا کسی اور دنیا کا باسی لگ رہا تھا۔

تمہیں کیا چیز پریشان کر رہی ہے یشم؟

وہ نا سمجھی سے پوچھنے لگی۔

وہ بہت خوبصورت تھی تاتیہ !

وہ پلکیں موندے تخیل میں اسے سوچنے لگا۔

آں آں ! میرا بیٹا پھر کسی کو دل دینے کے لیئے تیار ہے ؟ وہ خوشگوار حیرت سے پوچھنے لگی۔

ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔اس بار کچھ نیا ہے۔۔۔کچھ بہت الگ۔۔۔جو اسے لمس سے محسوس ہونے لگا،،، میں خود بھی حیران ہوں ! وہ ہاتھ گلاس وال پر ٹکائے بے یقینی سے مسکرایا۔اس نے تمہیں چھوا؟ وہ شوخی سے پوچھنے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایسے نہیں یار۔۔۔یعنی۔۔۔ایکسڈنٹلی !

وہ اسکے مزاق کو برہمی سے رد کرتا ہوا بولا۔

خیر، چھوڑو، کوئی فین ہو گی، تمہارے قریب آنے کی خاطر مدد کا بہانہ لیا ہو گا، خود کو مت تھکائو، چلو سو جائو شاباش ہیو آ گڈ نائٹ ! کہتے ہوئے اس نے کال کاٹ دی۔

چھوڑ دیا۔۔۔! وہ فون کی سیاہ اسکرین کو گھورتا ہوا بڑبڑایا۔۔۔تاتیہ کی بات پر یقین کر لینا چاہتا تھا مگر دل نہیں مان رہا تھا۔اس نے گلفزا اٹھائے پریکٹس روم کی طرف آ گیا۔

نیند ویسے بھی اسکی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ سو وہ اپنے پسندیدہ مشغلے میں مصروف آنے لگا۔

****

رومیصہ کی زندگی اپنے معمول کی جانب لوٹ رہی تھی۔اس نے اپنی جاب پھر سے جوائن کرلی تھی۔ابھی بھی وہ عدالت کے باہر کسی کیس کے سلسلے میں موجود تھی جب اسکا فون بجنے لگا۔وہ سنی ان سنی کرتی اپنے اسسٹنٹ کو ہدایات دینے لگی۔ مگر شاید بہت ضروری کال تھی۔تم فائل ریڈی کرو ہم اس کیس پر بھی کام شروع کرتے ہیں کل سے ! وہ اپنے سے کہتے ہوئی فون لیئے زرا فاصلے پر آ کھڑی ہوئی۔ان نان نمبر سے کال تھی۔

ہیلو؟؟؟اس نے فون کان سے لگایا۔ مگر دوسری طرف ہنوز خاموشی تھی۔

ہیلو؟؟؟؟ کس سے بات کر رہی ہو میں ؟وہ بلند آواز بولی۔ مگر نبیشہ کے رونے کی آواز نے اس کے چودہ طبق روشن دیئے۔

ہے ہیلو! نبیشہ تم ہو؟ وہ بے چینی سے بولی۔

نبیشہ ؟ کیا ہوا یار ؟ رونا بند کرو ؟ اور کچھ تو بتائو میرا دل بیٹھا جا رہا ہے ؟ وہ بے تابی چکر کاٹنے لگی۔

کیا سب ختم ہو گیا ؟ کیا برباد ہو گیا ؟ کیسی باتیں کر رہی ہو پلیز ٹھیک سے بتائو ! ہوا کیا ؟؟؟؟

وہ پیشانی مسلتی ہوئی سخت پریشانی نظر آ رہی تھی۔ اور پھر جو نبیشہ نے بتایا رومیصہ کو اپنے کانوں پر یقین نہ آیا۔ ان دونوں کو کسی نے اغوا کر لیا تھا ! مگر کیوں ؟ اور کیسے ؟ وہ صدمے سے گرنے کو تھی۔ اس نے دیوار کا سہارا لیتے ہوئے خود بمشکل گرنے سے بچایا۔ کیا ہوا میم آپ کی طبیعت ٹھیک ہے ؟ اسکا اسٹنٹ بھاگتا ہوا اسکی طرف آیا۔ مجھے ابھی اور اسی وقت ان کے پاس جانا ہو گا ! وہ زیر لب بڑبڑائی۔ کیا ہوا ؟ کس کے پاس ؟ میم کوئی مسلہ ہے کیا ؟ وہ نا سمجھی سے پوچھنے لگا۔

مجھے ابھی جانا ہو گا ! وہ سخت پریشانی کے عالم میں بھاگتی ہوئی گاڑی میں بیٹھی اور ریش ڈرائیونگ کر کے گھر پہنچی۔ پاسپورٹ کی تلاش میں اس نے پورا گھر درہم برہم کر دیا ۔ایک آزمائش ختم ہوتی نہیں تھی کہ دوسری دروازے پر تیار کھڑی تھی۔ یا اللہ ان دونوں کو اپنے حفظ و امان میں رکھنا ! میں مما بابا کو کیا منہ دکھائونگی ! وہ آسمان کی جانب

منہ کر کے کہتی روپڑی۔کون جانتا تھا یہ آزمائش کتنوں کے سر لینے والی تھی۔

****

رات دیر سے سونے کے بعث اسکی آنکھ کمرے میں ہونے والی کھٹ کھٹ سے کھلی.

اس نے ناگواری سے سر اٹھا کر دیکھا تو وہ شرائے تھی۔

گڈ مارننگ سر!اسکی طرف دیکھتے ہوئے مسکرائی۔

ہففففف! سکون نام کی چیز سے تو یہ لڑکی واقف ہی نہیں! وہ بڑبڑاتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا شیڈول ہے آج کا؟ وہ کسملندی سے مخاطب ہوا۔

آپ ہی نے تو کہا سب کینسل کر دو، دو گھنٹے بعد ہماری میلان کی فلائٹ ہے ! وہ بوکھلائی۔

اوہ ہاں! میری دماغ سے نکل گیا وہ پیشانی رگڑتا ہوا بولا۔ٹھیک ہے تم پیکنگ کر لو میں فریش ہو جاؤ تب تک ! پھر چلتے ہیں! وہ بیڈ چھوڑتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور واشروم کا رخ کرنے لگا۔

****

اس کا جسم سخت بخار میں تپ رہا تھا۔اسے بس اتنا یاد تھا کہ وہ آج واپس جا رہی ہے۔وہ ایمان سے ملے گی اسے اپنے ساتھ لے گی اور پھر پاکستان واپس چلی جائے گی ہمیشہ ہمیشہ کے لیئے۔اٹلی ان کے لیئے نہیں تھا۔دیر سے ہی سہی مگر انہیں اندازہ ہو چکا تھا۔ لیکن جیسا ہم سوچتے ہیں ہر بار ویسا تو نہیں ہوتا نا۔۔۔شاید ہماری قسمت کچھ اور ہی چاہتی ہو ہم سے ! ۔

ناشتہ اس نے کمرے میں ہی منگوا لیا تھا دو چار لقمے لینے بعد اس نے گولیاں نگلی۔ تبھی اسکے فون نوٹیفکیشن موصول ہوا۔اس سارے وقت میں وہ پہلی بار مسکرائی تھی۔اسکی فلائٹ کے ڈیٹیل تھے وہ میلان واپس جا رہی تھی۔اسکے بعد وہ ایمان سے مل سکتی تھی ۔اسکی خوشی دیدنی تھی۔ مگر خطرہ ابھی ٹلا نہیں تھا۔وہ بیگ کندھے پر ڈالتی ہوٹل سے باہر نکل آئی۔ معمول کے مطابق گاڑی اسکے انتظار میں پہلے سے ہی موجود تھی۔وہ روڈ کراس کرتی گاڑی میں جا بیٹھی۔مارشل نامی شخص گاڑی میں پہلے سے ہی موجود تھا ۔اسے دیکھتے اس نے لوگوں سے اشارہ کیا اور وہ ایک اور سیاہ بیگ اسکے حوالے کیئے گاڑی سے باہر نکل گئے۔اسکے دل پر بوجھ سا آ گرہ۔وہ سنگین جرم کر رہی تھی۔ مگر اپنی

جان چھڑوانے کا انکے پاس اور کوئی چارہ نہیں تھا۔

یہ بیگ پہلے والے زیادہ ضروری ہے، یاد رہے اگر کوئی غلطی ہوئی نا تو ہم تمہاری بہن کو اوپر پہنچادیں گے سمجھی؟؟؟ وہ کھلے عام دھمکی دیتا گاڑی سے باہر نکل گیا۔ نبیشہ کے گلے میں آنسوئوں کا پھندا سا لگا۔ کتنا آسان تھا ان کے لئے کسی کی جان لینا۔۔

گاڑی اسے ماسکو ایئرپورٹ پر چھوڑ کر جا چکی تھی۔ یہاں اسکے سامان کی چیکنگ ہونی تھی اسکی سانسیں گلے میں اٹکنے لگیں۔ مگر کان میں موجود آلے سے ملنے والی ہدایات کے مطابق وہ تھرڈ رو میں جا کھڑی ہوئی۔ سامان کی چیکنگ ہو چکی تھی۔ آفیسر اسکی طرف دیکھ کر مسکرایا۔ اور وہ مسکرا بھی نہ سکی۔ اسکے چہرے کا رنگ ایسے اڑا ہوا تھا جیسے کوئی قتل کی واردات انجام دے کر آ رہی ہو۔ وہ تیزی سے بیگ گھسیٹتی اہنی سیٹ پر جا بیٹھی۔

صد شکر بزنس کلاس میں آج بھی زیادہ لوگ نہیں تھے۔ ورنہ اسکی حالت دیکھ کر لوگ ضرور اسکا راز بوجھ لیتے۔ اللہ اللہ کر کے یہ سفر بھی تمام ہوا۔ اس بیگ میں کیا تھا؟ یہ سوال شدت سے اسکے دل و دماغ میں گردش کرنے لگا۔ وہ اپنا ڈر چھپاتے ہوئے بیگ گھسیٹ کر واشروم میں لے آئی۔ نہیں۔۔۔۔ نہیں یہ غلط ہے اگر ان لوگوں کو پتا چل

گیاتو کیاہو گا! بنی بنائی بات بگڑ جائے گی! اس نے بڑھاہواہاتھ واپس کھینچ لیا۔ پھر ایک لمبی سانس بھرتے ہوئے۔ کپکپاتے ہاتھوں سے بیگ کی زپ ایک طرف سرکائی۔ اسکے پیروں تلے سے گویا زمین نکل گئی۔ سفید پڑ یا کس چیز کی تھی؟ ڈر گز؟ اس نے بے اختیار دونوں ہاتھ منہ جمائے۔

یہ میں نے کیا کر دیا؟ پولیس۔۔۔۔ اگر پولیس کو پتا چل گیا تو؟ اس سے اچھا ہوتا وہ انجان ہی رہتی۔ اسکا ضمیر بار بار اسے لعنت و ملامت کرنے لگا۔ اس نے ڈر کے مارے جلدی سے زپ بند کی۔ اور سر تھام لیا۔

میں یہ بیگ ان کے حوالے کر ودنگی! یہ آخری بار ہے! اسکے بعد میں کوئی ایسا کام نہیں کرونگی! وہ خود کو دلاسے دیتی بیگ گھسیٹتی باہر آ گئی۔ اسکے ہاتھ کپکپا رہے تھے۔ سانسیں ہموار تھیں۔ اسکے اندر ایک ڈر بیٹھ گیا تھا۔ تبھی پولیس کے سائرن کی آوازیں لگیں۔ جو کہ معمول کی بات تھی۔ مگر اس پاگل کون سمجھاتا۔ بیگ کی ہتھی اسکے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گری۔ وہ خوف ہراس سے اطراف میں دیکھنے لگی۔ تبھی ہر طرف شور سا پھیل گیا۔ اسے لگا اب تو وہ گئی۔ پولیس اسے پکڑ لے گی۔۔۔۔ اور سزائے موت سنائے گی۔۔۔۔ وہ مارے خوف کے

جوں ایئرپورٹ کے احاطے سے نکلی اور جی جان سے بھاگ کھڑی ہوئی۔ تبھی یشم ایئرپورٹ میں داخل یہ شور وغل اور پولیس اسی کی پروٹیکشن کے لیئے تھا مگر اس نادان نے لاعلمی میں سب برباد کر دیا۔ یشم نے اکتاہٹ بھرے لہجے میں چیختے چلاتے لوگوں کو دیکھا اور بیگ ایک طرف سرکا کر انہیں آٹو گراف دینے لگا۔ شرائے فارمیلٹیز پوری کر رہی تھی۔ تبھی اسکینرز شور مچانے لگے اور پولیس سمیت ایئرپورٹ کا سارا عملہ وہاں امڈ آیا۔

وہ ناسمجھی سے سب دیکھنے لگا۔

ہینڈز اپ! پولیس آفیسر زاس پر چیخے۔

آاو کے اوکے! وہ بوکھلاتے ہوئے ہاتھ کھڑے کرنے لگا۔

پولیس آفیسر اس پر بندقوتا نے بیگ کی تلاشی لینے لگے۔ جیسے بیگ کھلا ہر طرف سفیدی ہی سفیدی نظر آنے لگی۔ اسے سمجھنے زیادہ وقت نہیں لگا تھا وہ کیا چیز ہے۔ مگر یہاں شاید کوئی غلط فہمی ہو گئی تھی۔ وہ بیگ اسکا نہیں تھا۔ کیا ہے یہ؟؟؟ آفیسر قہر بھری نگاہوں سے اسے دیکھتا ہوئے بولا۔

کیا۔۔۔کیا ہے؟یہ بیگ میرا نہیں ہے!وہ فورا بولا۔تبھی شرائے اسکی جانب دوڑی چلی آئی۔

آفیسرز اسے ہتھ کڑی لگانے لگے۔لوگوں میں کہرام سا مچ گیا۔کیا ہو رہا ہے؟یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟وہ چیخی۔انہیں بتائو کہ یہ بیگ میرا نہیں ہے!وہ سر پھرا بے زاری سے چلایا اٹھا۔

ہاں!یہ بیگ انکا نہیں ہے پلیز انہیں چھوڑ دیں،آپ دیکھ سکتے ہیں ہم نے ابھی سامان کی چیکنگ کروائی ہے

وہ پریشانی کے عالم میں بولی۔

مگر آفیسرز سنی ان سنی کرتے ہوئے اسکے ہتھ کڑی لگائے ایئرپورٹ سے باہر جانے لگی ۔شرائے کے ہاتھ پیر پھولنے لگے اگر مس تاتیہ کو پتا چل جاتا تو اسکی خیر نہیں تھی۔نئ مصیبت گلے پڑ گئ تھی۔وہ تیزی وکیل کا نمبر ملانے لگی۔

****

ایئرپورٹ سے اندھا دھند بھاگتے بھاگتے وہ ساحل سمندر پر آرکی۔گھٹنوں پر ہاتھ

جمائے ہموار سانسیں بحال کرنے لگی۔اپنی جان تو بچ گئی تھی مگر اب وہ لوگ ایمان کے ساتھ کیا کرتے یہ تو اسکا خدا ہی جانتا تھا۔

کیا کروں اب؟نہ جانے بیگ کس کے ہاتھ لگا ہو گا۔

وہ ایمان کو مار ڈالیں گے،یہ میں نے کیا کر دیا؟

یااللہ! وہ پریشانی سے چکر کاٹنے لگی۔

کین آئی یوز یور فون؟وہ سمندر پر ٹہلتی لڑکی سے درخواست کرنے لگی اس لڑکی نے کچھ سوچتے ہوئے سر ہلایا اور فون نکال کر اسے تھما دیا۔

نبیشہ تیزی سے رومیصہ کا نمبر ڈائل کرنے لگی۔

ہیلو! رومی؟کہاں ہو تم پلیز یہاں آجاؤ پلیز پلیز پلیز! وہ چھوٹتے ہی رو پڑی۔مگر اسکی بات سن کر اسے کچھ حوصلہ ملا۔وہ ایئرپورٹ پر موجود تھی میلان کی فلائٹ پکڑ کر آرہی تھی۔تب تک اسے یہیں رہنا تھا۔خوف وہراس نے اسے ہر طرف سے لپیٹ میں لیا ہوا تھا۔اگر وہ یہاں سے تو پولیس اسے پکڑ کر لے جائے گی۔اور پھر وہ تمام عمر اپنے باپ کی طرح جیل میں سڑتی۔اس اذیت سے وہ اچھے سے واقف تھی۔اس نے

فون واپس کیااور بینچ پر آ بیٹھی۔وہ ہنوز کانپ رہی تھی۔اور ایمان کے لیئے دعائیں مانگ رہی تھی۔

****

کمرے میں ہر طرف اندھیرے کا راج تھا۔وہ شرٹ سے عاری اوندھے منہ بیڈ پر سویا ہوا تھا۔سرخ کمفرٹر آدھا اسکے جسم پر تو کہیں فرش پر پھیلا ہوا تھا۔تبھی اسکے فون کی گھنٹی بجنے لگی۔اس نے ناگوار پیشانی سے ٹیبل پر ہاتھ مار کر فون اٹھایا اور بنا دیکھے رسیو کرتے ہوئے کان سے لگایا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں مارشل؟؟؟؟

سر گڑبڑ ہو گئی!مارشل پریشان آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی۔

اب کیا؟وہ خمار آلود آواز میں بولا۔

بیگ پولیس کے ہاتھ لگ گیا!یشم بابا بھی ایئرپورٹ پر موجود تھے اور پھر،مارشل نے بات ادھوری چھوڑی۔

لعنت ہو!وہ جھٹکے سے کمفرٹر ہٹاتا اٹھ بیٹھا۔

لعنت ہو تم سب پر ! نااہل۔۔۔۔ تیزی سے شرٹ پہنتے ہوئے پستول اٹھائی اور کوٹ اچکتا ہوا باہر کا رخ کرنے لگا۔ گاڑی پورچ میں پہلے سے موجود تھی اس نے چابی گھمائی اور تیزی سے مین روڈ کا رخ کیا۔ وہ پولیس اسٹیشن جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔ کان میں ایئر پوڈ سیٹ کرتے ہوئے اس نے مارشل کو کال ملائی۔ اور فون ڈیش بورڈ پر اچھال دیا

۔

ہاں مارشل ؟ کیا کہتی ہے پولیس ؟ وہ یشم کے لئے از حد پریشان تھا

پولیس کو غلط فہمی ہو گئی ہے شاید، وہ لوگ یشم بابا کو زمہ دار ٹھہرا رہے ہیں !

مارشل کی بات سن کر اس نے زور سے اسٹیرنگ پر ہاتھ مارا۔

اور وہ لڑکی ؟ وہ کہاں مر گئی ؟ اس کی رگیں تنیں۔

لڑکی ابھی تک غائب ہے سر !

ٹھیک ہے ! لڑکی کو ڈھونڈو فورا۔۔۔۔ اور پولیس اسٹیشن کے پچھلے دروزے کی جانب میرا انتظار کرو ! میڈیا کو اسکی خبر نہیں ہونی چاہیئے ! وہ اگلا حکم صادر کرتا ہوا ۔ گاڑی کی اسپیڈ بڑھانے لگا۔ کچھ چند لوگوں کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا تھا یشم اور

یمان بھائی ہیں۔یعنی فرمان عاطر کی کوئی دوسری اولاد بھی ہے۔سو وہ اس بات کو راز رکھنا چاہتا تھا۔وہ نہیں چاہتا تھا اسکی وجہ سے اسکے بھائی کا نام خراب ہو۔مارشل اسے دور سے آتا دیکھ بھاگ کر اسکی طرف کا دروازہ کھولا۔

پولیس کوئی بار بھی سننے کو تیار نہیں ہے،

دیکھ لیں گے پولیس کو بھی،وہ کڑے تاثراتوں سے کوٹ پہنتے ہوئے پستول پشت اڑسی ۔اور اسٹیشن کی سیڑھیاں پھلانگتا ہوا اندر کی جانب بڑھا۔پولیس آفیسر اسے دیکھ کر کرسی چھوڑتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

ہاں؟کیا مسلا ہے؟وہ بے نیازی سے کرسی کھینچ کر ٹانگ ہر ٹانگ جمائے بیٹھ گیا۔

کوئی مسلہ نہیں ہے سر!آفیسر بوکھلایا۔

تو اس لڑکے کو چھوڑا کیوں نہیں ابھی تک!

وہ زور ٹیبل پر ہاتھ مارتے ہوئے آگے کو ہوا۔

سر ایسے نہیں چھوڑ سکتے کچھ فارمیٹیلز پوری کرنا ضروری ہے !

ایسی کی تیسی تمہاری فارمیلٹیز کی،اسکا اس سب سے کوئی لینا دینا نہیں خبردار اگر اسکے

خلاف کیس فائل کیا تو! وہ انگلی کر سختی سے تنبہی کرنے لگا۔

لگتا ہے مارشل۔۔تم نے اپنے باس کی بات نہیں کروائی آفیسرز سے شاید وہ مڑ کر تاکیدی نظروں سے مارشل کو دیکھنے لگا۔

ہاہاں ابھی کرواتا ہوں، وہ سرعت سے فون نکال کر فرمان کو کال کرنے لگا۔

ن نہیں اسکی ضرورت نہیں ہے، ہم ابھی ریلیز کر دیتے ہیں یشم کو! وہ جانتے تھے جسکا نمک کھا رہے تھے اس سے نافرمانی کتنی مہنگی پڑ سکتی تھی۔

ابھی۔۔! وہ ٹیبل بجاتا ہوا بولا۔اور آنکھوں پر چشمہ سجاتے ہوئے پولیس اسٹیشن سے باہر نکل گیا۔وہ نہیں چاہتا تھا یشم یا پھر میں سے کوئی بھی اسے دیکھے۔مگر شاید اتنے سالوں بعد اسکی قسمت میں ان سے ملنا لکھا تھا۔

آں آں آں! لوک ہوز ہیئر تاتیہ !

یشم کاٹ دار لہجے میں اسکی پشت کو گھورتا ہو بولا۔وہ اسے آتے ہوئے دیکھ چکا تھا۔مگر آنے کا سبب نہیں جان پایا تھا۔اتنے سالوں بعد اسکا سامنا یمان سے ہوا تھا۔اور وہ ان

سے ملے بغیر ہی وہاں سے جانے کے لئے تیار تھا۔

یمان کے قدم وہیں منجمند ہو گئے

ہے مافیا مین؟؟؟وہ جواب نہ پا کر کاٹ دار لہجے میں قدم قدم چلتا ہوا اسکے سامنے آ کھڑا ہوا۔۔

یمان کے دل پر چھریاں سی چلنے لگیں۔اس نے آہستگی سے رخ موڑ کر کسرتی بدن والے خوبصورت نوجوان کو دیکھا اسے دیکھا۔۔۔وہ کتنا بڑا ہو گیا تھا۔۔

۔کیا لینے آئے تھے تم یہاں؟اپنی تمام فوج کے ساتھ؟وہ اسکے پیچھے سیاہ فاموں پر نظر ڈالتا ہوا بولا۔

یمان جواب دیئے بغیر ہی جانے کے لئے پلٹا۔

ارے آئو تاتیہ،دیکھو تو زرا تمہارا بیٹا باس بن گیا ہے

'باسسسس۔۔۔دیکھو کتنے لوگ طعینات کیئے فرمان عاطر نے اسکی حفاظت میں !یشم کا لہجہ تمسخر اڑاتا ہوا تھا۔یمان کا صبر جواب دینے لگا۔

تاتیہ پولیس اسٹیشن کی سیڑھیوں پر سپتھرائی آنکھوں سے اس مضبوط کندھوں والے

جوان کو تکنے لگی۔

وہ بہت چھوٹا تھا جب فرمان اسے تاتیہ سے چھین کر لے گیا تھا۔ وہ مرتی کیا نہ کرتی اس نے ہار مان لی۔ کیونکہ وہ بہت طاقتور انسان تھا۔ تاتیہ اسکے آگے نہیں لڑ سکتی تھی۔ سو دوسرے بیٹے کے چھن جانے کے خوف سے اس نے کبھی مڑ نہیں دیکھا کہ اسکا پہلا بیٹا کیسا ہے۔ واقعتا اس نے زیادتی کی تھی مگر جو قسمت کو منظور۔

برداشت نہیں ہوا نہ۔۔۔ تم سے میری کامیابی، اور چلے آئے میری راہ میں کانٹے بچھانے

دو قدم آگے بڑھاتے ہوئے یمان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے زہر خند لہجے میں بولا۔

اس الزام تراشی پر یمان کی آنکھوں میں سرخ ڈورے چمکے

اسے تو لگا تھا اسکا چھوٹا بھائی اسے سینے سے لگائے گا۔ اور کہے گا کہ میں نے تمہیں بہت یاد کیا بھائی؟؟؟؟

مگر وہ شاید کچھ زیادہ ہی بڑا ہو گیا تھا۔

وہ کوئی بھی جواب دیئے بغیر جانے کے لئے قدم بڑھانے لگا۔ مگر یشم اسے بخشنے کے

موڈ میں نہیں تھا۔

وہ کسی کا غصہ کسی پر نکال رہا تھا۔

مجھے بھڑکائو مت یشم۔۔۔۔وہ سرخ آنکھیں پھیرتا ہوا ضبط سے بولا۔

اچھا؟ کیا کر لو گے تم، مجھے پٹاوائوں گے اپنے ان کتوں سے! وہ بدلحاظی سے اکڑ کر بولا۔

yashumm! Don't exaggerate , come on let him go !

تاتیہ اسکا شانہ دبوچتی ہوئی بولی۔

بہتر ہوتا تم اپنے سپوت کو تھوڑی اخلاقیات بھی سکھا دیتی کہ بڑوں سے کیسے بات کی جاتی ہے! تاتیہ میڈم یمان دانت پیستے ہوئے اس عورت سے مخاطب ہوا۔ جسے اسکی کی زندگی برباد کر دینے کا اعزاز حاصل تھا۔

یشم کو اسکی بات غصے دلانے کے لیئے کافی تھی۔اس نے طیش کے عالم میں ایک زوردار گھونسا یمان کے جبڑوں پر دے مارا۔وہ

لڑکھڑاتے ہوائے دو قدم پیچھے ہوا۔کئی لمحوں سے یہ زیادتی دیکھتے مارشل کا صبر بھی

جواب دے گیا۔

یشمممم !تاتیہ کی جان ہوا ہونے وہ خونخوار نظروں سے یشم کو گھورتے ہوا بندوق تانی۔ لگی۔

یشم کا خون کھولنے لگا۔

یمان انگلیوں سے اپنا منہ دباتا ہوا سیدھا ہوا۔اگر اسکی جگہ کوئی اور ہوتا تو وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ اسکا کیا حال کرتا۔

مارشل !اس نے مارشل کا کندھا جھٹکا۔

مگر موہ ہنوز اس پر بندوق تانے ہوئے تھا۔

مارشششششل !اب کی بار وہ دھاڑا۔

مارشل نظروں سے اسے گھورتا ہوا یمان کے پیچھے جا کھڑا ہوا۔یشم نے تاسف بھری نگاہ اس پر ڈالی اور گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔

اس کے جاتے ہی یمان نے طیش میں آکر ایک زوردار مکہ مارشل کے جبڑوں پر رسید کیا ۔اور اسکا گریبان دبوچ کر اونچا کرتے ہوئے چلایا۔

تم جانتے ہو نا کہ وہ میرا بھائی ہے، پھر تمہاری ہمت کیسے ہوئی اس پر بندوق تاننے کی ۔۔۔۔۔وہ غصے سے گرجا۔

میں صرف اتنا جانتا ہوں آپ میرے باس ہیں !

مارشل نے مضبوط انداز میں دلیل پیش کی۔

اس نے ایک جھٹکے سے اسے دور دھکیلا۔

اس لڑکی کو ڈھونڈو، میں اپنے ہاتھوں سے اسکی جان لونگا، ایک بار اسے میرے سامنے لے آئو ! سخت طیش کے عالم میں گاڑی اڑاتا ہوا منظر سے غائب ہو گیا۔

مارشل نے اٹھ کر کپڑے جھاڑے اور فون ملانے لگا۔

****

وہ ایئرپورٹ کے احاطے میں سر پر اسکارف لپیٹے بے چینی سے رومیصہ کا انتظار کر رہی تھی۔

جسکی فلائٹ بس لینڈ کرنے ہی والی تھی۔ کچھ آدھے گھنٹے کے قریب وقت گزرا ہو گا جب رومیصہ اسے آتی دکھائی دی۔ وہ ضبط کے سارے بندھن توڑے اسکے گلے میں

بانہیں ڈالے پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔

اٹس اوکے،۔۔۔۔تم فکر مت کرو! میں آگئی ہوں ناں

سب ٹھیک ہو جائے گا

وہ اسکا کندھا سہلاتے ہوئے ڈھارس بندھانے لگی۔

کچھ بھی ٹھیک نہیں ہو گا! کچھ بھی نہیں! مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی رومی،

وہ۔۔۔وہہ لوگ بہت ظاہم ہیں ایمان کو کچھ کر نا دیں پلیز کسی طریقے سے اسے بچالو

رومی پلیز! وہ اسکے ہاتھوں میں منہ دیئے پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیس۔۔۔کیسی؟ کیس غلطی؟ میں سمجھی نہیں نبیشہ؟ وہ آنسو پیتے ہوئے اسے سیٹ پر

بٹھانے لگی۔

یہ سب بتانے کا وقت نہیں ہے رومی ہمیں ایمان کو ڈھونڈنا ہو گا! وہ بے چینی سے بولی

۔

ٹھیک ہے میرے پاس اس جی پی ایس کی لاسٹ لوکیشن موجود ہے، جو میں نے اس

لاکٹ میں فٹ کیا تھا، اس سے ہم آسانی سے ایمان کو ڈھونڈ لیں گے تم فکر مت کرو!

وہ اسکا کندھا سہلاتے ہوئے بولی۔

میں بھی تمہارے ساتھ جاؤنگی رومی! وہ اسکا ہاتھ تھام کر استزائیہ انداز میں بولی۔

ہر گز نہیں۔۔۔۔تم وہاں کیا کرو گی! وہ بیگ کندھے پر ڈالتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

پلیز رومی لے چلو نا، میں تمہیں اکیلے نہیں جانے دینا چاہتی نبیشہ استفسار کرنے لگی۔

ٹھیک ہے چلو! وہ اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے ایئرپورٹ کے احاطے سے باہر نکلی اور ٹیکسی ڈرائیور کو ایڈریس سمجھانے لگی۔

تمہیں پورا یقین ہے ایمان وہیں موجود ہو گی! رومیصہ نے تکان بھرے انداز میں سیٹ کی پشت سے سر ٹکایا۔

پتا نہیں رومی، کچھ معلوم نہیں میرے جانے پہلے انہوں نے اسے وہیں رکھا تھا، اسکے بعد کی مجھے کچھ خبر نہیں؛ نبیشہ پریشانی کے عالم میں انگلیاں چٹخانے لگی۔ ٹیکسی ڈرائیور انہیں سڑک پر اتار کر چلا گیا۔ رومیصہ نے اطراف میں نظر گھما کر دیکھا۔ بیاباں جنگل۔۔۔۔ہر طرف جھاڑیاں ہی جھاڑیاں تھی۔

یہاں تو کوئی نہیں ہے رومی! نبیشہ نظریں اطراف میں دوڑاتے ہوئے بولی۔

یہیں ہونا چاہیئے نبیشہ، چلو ڈھونڈتے ہیں ! وہ ٹریسر کی لوکیشن پر نظر ڈالتی اسکا ہاتھ مضبوطی سے تھام کر جھاڑیوں میں راستہ بناتی ہوئی آگے بڑھنے لگی۔ بیگ اتار کر اس نے نبیشہ کے حوالے کیا۔ اور چھوٹے سائز کے چاقو پر گرفت مضبوط کرتی ہوئی قدم قدم آگے بڑھنے لگی۔ تبھی انہیں زرا فاصلے پر لکڑی کا ایک مکان نظر آیا۔ وہ نظروں سے نبیشہ کو دیکھتی تصدیق چاہنے لگی۔

ہاہاں، ہاں یہی ہے رومی یہی ہے وہ گھر جہاں وہ ہمیں لائے تھے ! وہ بے اختیار بولی۔

رومیصہ لبوں پر انگلی رکھتے ہوئے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور آواز پیدا کیئے بغیر آگے بڑھنے لگی۔

تم یہیں رکو میں جا کر چیک کر کے آتی ہوں ! وہ اسکے کان میں بڑبڑاتی ہوئی آگے بڑھنے لگی۔

پلیز رومی دھیان سے ! وہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھے دعائیں مانگنے لگی۔ رومیصہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی دائیں جانب دیوار سے جا لگی۔ وہ کئی لمحے اندر ہونے والی حرکات کو محسوس کرنا چاہ رہی تھی مگر اندر شاید کوئی نہیں تھا۔ اس زور سے دروازے کو لات مارتے ہوئے دروازہ کھولا۔ خالی بوسیدہ کمرے میں کرسی اور اس سے لٹکتی رسی

کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔وہ اسے کسی اور جگہ شفٹ کر چکے تھے۔

نبیشہ آجائو؛وہ دروازے کی چوکھٹ سے باہر جھانکتی ہوئی اسے اندر بلانے لگی۔خالی کمرہ دیکھ کر نبیشہ کے اوسان خطا ہونے لگے۔

کہاں؟کہاں گئے وہ لوگ، کہیں ایمان کو کچھ؟؟؟؟

وہ پریشانی کے عالم می روتے روتے لب کاٹنے لگی۔

اللہ نہ کرے، کیسی باتیں کر رہی ہو!اندر سے وہ بھی جی جان سے لرزی۔اگر وہی ہمت ہار جاتی تو ان دونوں کا کیا ہوتا۔سو اسے وہ حوصلہ اور ہمت بنائے رکھنی تھی۔

چلو اٹھو!آس پاس دیکھتے ہیں، شاید ایسی کوئی اور جگہ ہو!رومیصہ ناک رگڑتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

رومی میری وجہ سے اگر اسے کچھ ہو گیا تو میں خود کو کبھی معاف نہیں کر پائو نگی!وہ زمین پر بیٹھی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

شششش، خاموش رہو۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہو گا، مجھ پر بھروسا رکھو میں سب ٹھیک کر دونگی !

وہ بمشکل آسنو پیتی۔ بال اسکے کان کے پیچھے اڑستے ہوئی اسکا ہاتھوں کے پیالے میں لیئے ۔ مضبوط لہجے میں بولی۔ نبیشہ نے بے اختیار نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔ وہ ہمیشہ کی طرح آج بھی اپنی ان کے لیئے اپنی جان دائو پر لگانے کے لیئے تیار تھی۔ نبیشہ کو سختی سے اپنی خطائوں کا احساس ہونے لگا۔۔

چلو اٹھو شاباش !! اسکا بازو تھام کر اسے اٹھایا اور

جنگل کھنگھالنے لگی۔ مگر اس جنگل میں کہیں کسی جگہ کا کوئی نام و نشان نہ تھا۔

شششش؟؟؟ تمہیں کسی کے بولنے کی آواز آرہی ہے

رومیصہ لبوں انگلی جماتے ہوئے رازداری سے بولی۔

وہ غور سے کان لگا کر سننے لگی۔ ہاں آتو رہی ہے !

وہ شور پیدا کیے بغیر آواز کا تعاقب کرنے لگیں۔ تبھی انہیں پانی کے جھرنے سے دو لوگ پانی بھرتے دکھائی دیئے۔ رومیصہ نے نظر گھما کر دیکھا تو روڈ پر ایک گاڑی کھڑی تھی۔ غالبا گاڑی میں ڈالنے کے لیئے پانی بھر رہے تھے۔ ہم انکا پیچھا کرتے ہیں، ہو سکتا ہے یہ وہی لوگ ہوں، ورنہ معمولی انسان جنگل کے راستے سے کیوں جائے گا! وہ نبیشہ

کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولی۔ نبیشہ نے سر اثبات میں ہلایا اور بیگ کندھے پر ڈالتی اٹھ کھڑی ہوئی۔ سڑک جنگل سے زرا ڈھلوان کی طرف تھی۔ سو وہ آسانی سے انکا تعاقب کر سکتی مگر مسلہ یہ تھا کہ وہ گاڑی پر تھے اور وہ دونوں پیدل۔ مگر انہوں پھر بھی ہار نہیں مانی۔ وہ جی جان سے انکی پیچھے بھاگنے لگیں۔ آخر کار نے انہیں ایک warehouse تک پہنچا دیا۔ شام کے وقت تھا۔ سورج ڈھل رہا تھا۔ پنچھی اپنے گھروں کو لوٹ رہے تھے اور وہ دونوں گھر سے در بدر ہو کر جنگل میں اپنے بہن کی تلاش میں بھٹک رہی تھیں۔

امید ہے یہی وہ جگہ ہو! رومیصہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھتی سانس بحال کرنے لگی۔

انشااللہ! وہ اسکے نظروں کے تعقب میں اس گھر پر نظر ڈالتے ہوئے بولی۔

اب میری بات دھیان سے سنو! میں اندر جاؤنگی اور تم یہیں رک کر انتظار کرنا، اور ایمان کو لے کر یہاں سے دور چلی جانا، ان کیس اگر مجھے کچھ ہو جاتا ہے تو پاگل پن مت کرنا اپنی جان بچانا! ٹھیک ہے؟؟؟

اس نے اپنی بات مکمل کیئے نظر گھما کر نبیشہ کو دیکھا تو وہ آنسو سے تر چہرہ لیئے بے بسی اور بے یقینی سے اسے گھور رہی تھی۔

تمہیں کچھ نہیں ہو گا! وہ روتے ہوئے اس سے لپٹی۔رومیصہ نے مسکراتے ہوئے اسکے گرد بانہیں پھیلائیں۔

یہ لو اسے پکڑو،اور انتظار کرو! وہ چاقو اسکے ہاتھ میں دیتی ہوئی بولی۔

ن ن نہیں اسے تم اپنے پاس رکھو،رومی وہ لوگ بہت خطرناک ہیں! وہ یہ بات کوئی چھتیس بار دہرا چکی تھی۔رومیصہ کو اب کچھ کچھ اندازہ ہونے لگا تھا۔اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے چاقو موڑ کر جیب میں ڈالا اور اسکی ماتھے پر لب رکھتی ہوئی آگے بڑھنے ۔

رومی؟؟؟وہ بے بسی سے اسے پکار بیٹھی۔رومیصہ نے مڑ کر اسے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

تمہیں کچھ نہیں ہو گا نا؟؟؟؟!نہ جانے وہ پوچھ رہی تھی یا بتا رہی۔۔۔۔۔پتا نہیں اسے کیوں کچھ بہت غلط ہونے کا احساس ہو رہا تھا۔رومیصہ مسکرا کر سر ہلاتی ہوئی آگے بڑھنے لگی۔وہ اس وقت ویرہائوس کی پچھلی جانب موجود تھیں۔رومیصہ گارڈز کی نظر سے بچتی بچاتی ایک کمرے کا رخ کرنے لگی۔جو خوش قسمتی سے کنٹرول روم تھا ۔واشروم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی۔اس نے آواز پیدا کیئے بغیر واشروم کے

دروازے کی کنڈھی چڑھائی اور کرسی کھینچ کر سی سی ٹی وی فوٹیج کا جائزہ لینے لگی۔وہ باآسانی اس وقت پورے ویرہائوس کو دیکھ سکتی تھی۔ایک کمرے کی فوٹیج پر اسکی نظر ٹھہر سی گئی۔وہ یقنا ایمان ہی تھی۔اس نے جلدی سے بیگ اٹھایا اور باہر کا رخ کرنے لگی۔مگر پھر کچھ سوچتے ہوئے رکی۔وہاں ایک لیپ ٹاپ پڑا تھا جہاں کسی پر جیکٹ کی فوٹیج چل رہی تھی۔اس نے موقع جان کر بیگ سے پینڈرائیو نکالی اور سارا ڈیٹا اسمیں ٹرانسفر کرنے لگی۔اسکے لیئے یہ کوئی مشکل کام نہیں تھا۔وہ ماہر تھی۔پینڈرائیو نکال کر اس نے لیپ ٹاپ بند کیا اور آواز پیدا کیئے بغیر باہر نکل کر کمرہ لاک کر دیا۔ایمان کا کمرہ تلاش کرنے میں اسے دقت نہیں ہوئی کیونکہ یہ اس ویرہائوس کا پہلا حصہ تھا۔

گھر کا پہلا پورشن جہاں زیادہ کمرے نہیں تھے۔وہ آہستگی سے لاک گھما کر اندر داخل ہو گئی۔ایمان گھٹنوں میں منہ دیئے سوئی جاگی کیفیت میں پڑی تھی۔اسکی حالت دیکھ رومیصہ کی آنکھوں میں آنسو جاری ہونے لگے۔کہاں وہ سجی سنوری ہشاش بشاش زندگی سے بھرپور ایمان۔اور کہاں یہ خستہ حال ڈری سہمی اسکی بہن۔ایمان؟ایمان؟ اس نے رازداری سے کہتے اسکا کندھا ہلایا۔ایمان نے آہستگی سے پلکیں وا کیں۔تو رومیصہ کا چہرہ اسکے نظروں سے ٹکرایا۔پہلے پہل تو اسے یقین نہیں آیا۔اس نے بے

یقنی سے اسکے گالوں کو چھوا۔ررررومی، رومی! ی یہ یہ تم ہو؟؟؟؟ وہ بے یقنی سے اسکا ہاتھوں میں لیئے بولی۔ رومیصہ نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا۔ وہ اسے خود میں سموتی زارو قطار رو پڑی۔

تم کہاں تھی رومی، تمہیں پتا ہے ہم یہاں پھنس گئے ہیں رومی وہ سسکتے ہوئے بولی۔

میں آگئی ہوں نا، چلو شاباش اٹھو جلدی، ورنہ کوئی آجائے گا! وہ اسکا کندھا تھام کر اٹھاتی ہوئی۔ کھڑکی کے پٹ وا کرنے لگی۔ ایمان اسکی مدد سے کھڑکی کے اس جانب کودنے ہی والی تھی کہ دھڑادھڑ دروازہ بجنے لگا۔ رومیصہ نے جلدی سے اسے باہر کی جانب دھکیلا اور بیگ اتار کر اسے تھمایا۔

اس بیگ میں ایک پینڈرائیو بہت قیمتی ہے، اس میں ان لوگوں کے خلاف تمام ثبوت ہیں یہاں سے جاتے ہی وہ پولیس کو دے دینا اب جاؤ یہاں سے! وہ عجلت میں کہتی چیخی۔ دروازہ ہنوز بج رہا تھا۔

ن نہیں نہیں میں تمہارے بغیر نہیں جاؤنگی رومی! ایمان خوف سے نفی سر ہلاتی ہوئی وہیں جمی رہی۔

پاگل مت بنو جائو یہاں سے، نبیشہ کچھ دوری پر موجود ہے اسے جنگل کا راستہ بھی معلوم ہے اب جائو

وہ غصے سے چلائی۔ایمان بے بسی سے روتی اسکا بیگ اپنے سینے سے چمٹائے وہاں سے دور ہوتی چلی گئی۔نبیشہ کو دیکھ کر اسکا رہا سہا ضبط جواب دے گیا۔وہ پھوٹ پھوٹ کر پڑی۔نبیشہ اسے بمشکل سنبھالتی درخت کی اوٹ میں لے آئی۔یہاں سے سامنے کھڑکی کا منظر واضع دکھائی دے رہا تھا۔تبھی دھاڑ کی آواز کے ساتھ دروازہ کھلا اور لمبا چوڑا شخص سیاہ پینٹ کوٹ میں ملبوس وہاں پر نمودار ہوا۔وہ قہم بھری نگاہوں سے رومیصہ کو گھورنے لگا۔رومیصہ کو اسکی آنکھوں سے خوف آنے لگا۔اور تو اور اسکے ہاتھ میں بندوق پہلے سے موجود تھی۔اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے چاقو پر گرفت مضبوط کی ۔اس سے پہلے وہ کوئی کاروائی کرتی۔اس ظالم شخص نے بندوق اسکی جانب پوائنٹ کرتے ہوئے سخت طیش کے عالم میں ٹریگر دبا دیا۔ٹھاہ کی آواز سنسان رات میں فضا میں گونجی۔رومیصہ کی آنکھوں میں خون اترنے لگا

۔ہاہہ۔ہہہہ اس نے بے یقینی سے سسکتے ہوئے اپنے سینے پر ہاتھ جمایا۔اسے تکلیف محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔اس نے سینے پر جما ہاتھ نظروں کے سامنے کیا تو اسے ہر

طرف خون ہی خون نظر آنے لگا۔ایک سسکی اسکے لبوں سے بر آمد ہوئی۔اور اسکے حواس جواب دے گئے۔وہ لہرا کر اوندھے زمین پر جا گری۔اسکی آنکھیں دھیرے دھیرے بند ہونے لگیں۔زوہان تو کبھی اسکی ماں کا مسکراتا چہرہ اسکے سامنے گردش کرنے لگا اور پھر مکمل سیاہی چھا گئی ہر طرف۔وہ دونوں سکتے کے عالم میں درخت کی اوٹ سے یہ منظر دیکھنے رہی تھی۔

نبیشہ سختی سے انگلیاں اس کے منہ پر جماتے ہوئے چیخوں کا گھلا گھونٹا

کس قدر خود غرض تھی وہ دونوں۔۔۔۔اپنی جان بچانے کی خاطر اپنی سرپرست کی جان سولی پر چڑھا دی۔۔۔۔وہ رات ان پر بہت بھاری تھی۔یمان نامی بلا کے لوگ ہر طرف انہیں ڈھونڈ رہے تھے۔وہ کسی طرح جنگل سے نکل کر میلان شہر میں داخل ہو چکی تھی۔کیونکہ جنگل والا حصہ وینس شہر میں جا پڑتا تھا۔اپنا آپ وہ کہیں بہت پیچھے چھوڑ آئی تھی۔ایمان ہنوز سکتے میں تھی۔نبیشہ کو کچھ خبر نہیں تھی وہ کہاں ہیں ۔۔۔۔۔کہاں نہیں؟

انہوں نے اسے مار دیا،وہ ہماری وجہ سے مر گئی،رومی ہماری وجہ مر گئی ایمان غیر مرئی نقطے کو گھورتی سرگوشیوں میں بولتی پاگل معلوم ہو رہی تھی۔

نبیشہ اسکے قریب ہوتے ہوئے اسکا سر اپنے کندھے پر ٹکایا۔رو رو کر انکے آنسو سوکھ چکے تھے مگر صدمے تھا کہ کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔وہ دونوں زندہ لاشیں بن کر رہ گئیں تھی۔۔۔آنکھیں آج ہر قسم سے جذبات سے عاری ہو چکیں تھی۔وہ لاوارثوں کی طرح سڑک کے کنارے بیٹھیں تھیں۔مگر رات ابھی باقی تھیں۔وہ یہاں نہیں گزار سکتیں تھی۔

اٹھو،ایمان چلو چلیں یہاں سے،وہ خالی خالی آنکھوں سے اسے گھورتی ہوئی بولی جو ناخنوں سے زمین پر سے مٹی کھروچ رہی تھی۔

میں رومی کے بغیر نہیں جاؤنگی!تمہیں کتنی بار بتایا ہے!وہ ہٹ دھرمی سے بولی۔

چلو بھیبی!نبیشہ اسکا بازو کھینچتی ہوئی بولی۔ایمان نے سرخ نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

مجھے تم پر یقین نہیں آرہا تم اتنی غرض کیسے ہو سکتی ہو وہ اسکا کندھا جھٹک کر آگے آگے چل دی۔

وہ اسے مورد الزام ٹھہرانے لگی۔۔نبیشہ خاموشی سے اسکے ہم قدم ہوئی۔انہیں نہیں

معلوم وہ کہاں جارہی تھی۔بس راستہ تھا کہ ختم ہو کے نہیں دے رہا تھا۔وہ دونوں مکمل بات چیت بند کیئے۔سنسان انجان راستوں پر چلتی جارہی تھی۔اتنا کہ ایمان تھک کر زمین بیٹھ گئی۔یہ کوئی پوش علاقہ تھا۔رات کے وقت وہاں اکادکا لوگ تھے۔

مجھے پیاس لگی ہے!وہ آہستگی سے بولی۔نبیشہ نے نظر گھما کر دیکھا وہاں کوئی اسٹور بھی موجود نہیں تھا۔مطلب انہیں اب اور آگے چلنا تھا۔وہ مایوسی سے اسکی کہنی تھامے اپنے ساتھ گھسیٹنے لگی۔زرا دور ایک جانی پہچانی عمارت کے سامنے آکھڑی ہوئی۔وہ میوزیم تھا۔وہ لوگ یہاں پہلے بھی ایک بار ٹور کر چکے تھے۔مگر آج یہاں معمول سے زیادہ رش تھا۔شاید کوئی تہوار منایا جارہا تھا۔یہ انکے لیئے سیف جگہ تھی وہ یہاں رات گزار سکتی تھی۔مگر اندر کیسے داخل ہوتی انکے پاس تو اسٹوڈنٹ کارڈ بھی موجود نہیں تھا ۔وہ عین سامنے کھڑی اجڑی حالت میں روشنیوں کو گھور رہی تھی۔۔۔۔۔

نبیہ میشہ!ولدان کی چہکتی آواز پر اس نے مڑ کر دیکھا۔وہ بھاگتی ہوئی اسکے سینے سے آلگی۔

کہاں غائب ہو گئی تھی تم دونو،پتا ہے میں کتنا پریشان ہو گئی تھی!اسٹڈی کا اتنا لاس ہو گیا اور تم لوگ ہو کہ سیر سپاٹے ہی ختم نہں میں ہورے تمہارے!وہ نان اسٹاپ شروع

ہو چکی تھی۔اسکے تاثرات اور حلیے کا جائزہ لیئے بغیر ہی۔اچھا یہ بتاِئو ایمان کہاں ہے، میں پہلے بتا رہی ہو میں اسے معاف نہیں کرو نگی، چاہے جتنی بھی معافیاں مانگ لے بھلا ایسے بتائے بغیر بھی کوئی جاتا ہے کیا؟؟؟؟؟

یار! بتاِو نا کہاں ہے ایمان؟ نبیشہ نے رخ موڑ کر بینچ پر بیٹھی ایمان کی جانب دیکھا۔ ولدان اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھتی ایمان کی جانب لپکی۔

تو یہاں بیٹھی ہے میڈم! کہاں غائب تھیں تم، پتا ہے پروفیسر جانس نے تمہارے پانچ اسکور مائنس کر دیئے ہیں اور تم ہو کہ کوئی پرواہ نہیں! وہ ایمان سے اور بھی بہت کچھ کہہ رہی تھی مگر وہ غائب دماغی کے عالم میں بیٹھی رہی۔

اور پتا ہے آج فائر فیسٹیول ہے, ہم نے پلین کیا تھا ہم یہاں آئیں گے شکر ہے تم آگئی ورنہ میں تمہارے بغیر سخت بور ہو گئی تھی بھائی کے ساتھ, چلو آئو تمہیں دکھاتی ہوں اندر سے بہت خوبصورت ہے ! ولدان اسکا ہاتھ تھامے میوزیم کے اندر لے گئی۔ ایمان وہاں ہو کر بھی وہاں نہیں تھی۔نبیشہ لٹے پٹے انداز میں بنچ پر ڈھے گئی۔سب اسکا قصور تھا۔سب اسی کی غلطی تھی نہ وہ رومیصہ کو بلاتی نہ یہ سب ہوتا۔مگر امتحان ختم نہیں ہوا تھا۔ابھی بہت کچھ باقی تھا۔۔۔۔

****

وہ غصے میں پولیس اسٹیشن سے نکلنے کے بعد کئی گھنٹوں سے ساحل سمندر پر موجود تھا ۔یمان کی آنکھوں میں شناسائی کی رمق تک موجود نہیں تھی۔مطلب اسکا چہیتا بھائی اسے بھلا چکا تھا۔تو پھر وہی بے وقوف تھا جو ماضی میں گزرے پلوں کو یاد کر کے اپنا دل جلا رہا تھا۔اس نے ہاتھ پکڑا برسلیٹ مسلا۔ایک پل کو اسکا دل چاہا اسے سمندر کی نظر کر دے مگر کچھ سوچتے ہوئے اس نے دوبارہ جیب میں ڈالا اور کپڑے جھاڑتا اٹھ کھڑا ہوا۔تبھی اسکے فون پر اسے نوٹیفکیشن موصول ہوا۔جو کسی جگہ کی لوکیشن تھی شاید ۔۔۔اسکے دوستوں کی جانب سے سینڈ کی گئی تھی۔وہ اپنے آپ کو کام ڈائون کرنا چاہتا تھا سو گاڑی میں سوار ہوتے ہوئے لوکیشن پر آ پہنچا۔مگر یہ تو کوئی میوزیم تھا۔اسے لگا وہ لوگ اسے کلب یا پارٹی وغیرہ میں بلا رہے ہیں۔میوزیم جیسی تاریخی جگہوں میں اسکا انٹرسٹ بلکل زیرو تھا۔وہ گاڑی کی چابی گھماتے ہوئے واپس ہو لیا۔سنگی بنچ کے پاس سے گزرتے ہوئے اسکے نظر غیر معمولی طور کسی لڑکی پر پڑی وہ نظر انداز کرتا دو قدم آگے بڑھا۔مگر کوئی تاثر سا لہرایا اسکی نظروں کے سامنے وہ رک مڑا۔اور اس لڑکی کا چہرہ دیکھنے لگا۔بلاشبہ وہ وہی لڑکی تھی۔جو اسے ماسکو میں ملی تھی۔اس کی نظر پلٹنا بھول

گئی۔وہ کئی لمحے اس لڑکی کو اسی نظروں سے تکتا رہا۔

تبھی اسے غیر معمولی شور سا سنائی دیا۔میوزیم کی عمارت سے دھواں سا اٹھنے لگا۔

What the hell is going on????

وہ بے یقینی سے عمارت سے اٹھتا دھواں دیکھتے ہوئے بڑبڑایا۔پھر ایک نظر گھما کر اس لڑکی پر ڈالی جو ہنوز اسٹیچو بنی وہاں بیٹھی ہوئی تھی۔

لوگوں میں خوف ہراس پھیل گیا۔آگ آگ چلاتے ہوئے میوزیم سے باہر نکلنے لگے۔ گویا قیامت برپا ہونے والی ہو۔یشم تیزی سے نمبر ڈائل کرتے ہوئے فائر بریگیڈ کو خبر کرنے لگا۔میوزیم کی عمارت لکڑی سے بنی تھی۔ تبھی منٹوں میں اسے آگ نے لپیٹے میں لے لیا۔فضا میں پولیس کی گاڑیوں کے سائرن بجنے لگے۔نبیشہ حواسوں میں لوٹتی ہوئی اٹھی اور اس جانب چل دی۔

ہے ہے ہے،ویئر آر یو گوئنگ؟یشم اسے اندھا دھند جاتا دیکھ کر اسکی کہنی دبوچ کر روکا

۔

وہ۔۔وہاں،وہاں میری بہن ہے!وہ اسے حواسوں میں نہیں لگ رہی تھی۔

تم دیکھ نہیں رہی وہاں آگ لگی ہے۔۔۔۔۔آگ !

یشم لفظوں پر زور دیتا ہوا بولا۔

آآ۔آگ؟ن نہیں نہیں نہیں !ایمان؟ایمان اندر ہے ایممممااااان ! وہ چلاتی ہوئی اپنا ہاتھ چھڑا کر بھاگی۔اے رکو کہاں جا رہی ہو ! وہ بھوکھلا کر اسکے پیچھے بھاگا ! پولیس آفیسر نے 'DO NOT ENTER کا سلیش لگا کر سارا ایریا سیل کر دیا تھا۔

پلیز آفیسر مجھے اندر جانے دیں میری بہن اندر ہے

وہ منت بھرے اندر میں آفیسر پر چلائی جو اسے دبوچے ہوئے تھا ایمانہ ننننن۔۔۔۔چھوڑو مجھے۔۔۔۔وہ مزاحمت کرتی چیخی۔۔اتنے میں زوردار دھماکہ ہوا اور عمارت زمین بوس ہو گئی۔ہر طرف چیخ و پکار اور دھواں دھواں پھیل گیا۔نبیشہ صدمے کے عالم میں یہ منظر دیکھنے لگی۔یکایک اسکی نظروں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا۔وہ بے ہوش ہو کر گرتی یشم نے اسکے گرد گھیرا بنا کر تھام لیا۔۔۔

****

❤️ختم شدہ❤️

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین